ان من البیان لسحرا و ان من الشعر لحکمۃ

مقیاس الاشعار

نام تاریخی

ارمغان

۱۲۹۲

من تصنیف

مرزا محمد جعفر اوج

در مطبع جعفری واقع مجالس المومنین باہتمام مولوی محمد تقی طبع شد

باسمہ سبحانہ وتعالےٰ

عالی و متعالی

آسمان جاہ کیوان بارگاہ انجمن آراے دولت و کامرانی

زینت افزای سریر جہانبانی مجدد قواعد مدن فرمانروائے

دکن حاتم ہمم سکندر شیم آصف حشم مفخر الکرام نظام الملک

والاسلام حضور نظام جوہر شمشیر سپہ سید محبوب علیخان

بہادر دام دولتہ کے حضور مین

باعتراف کمال عظمت و اظہار خلوص عقیدت

یہ کتاب محقر و مختصر ہدیہ کیگئی ہے گر قبول افتد زہی عز و شرف

العبد

مرزا محمد جعفر اوج عفی عنہ

یا کلام مخیل مولف اقوال ذوات الایقاعات متساویہ متکررہ سے کہ مقفی ہو
اسکو شیخ اور محقق علیہ الرحمہ نے قول محققین متاخرین کا قرار دیا ہے
یا کلام مخیل موزون بہ وزن حقیقی اور یہ معنے مخیل کلام محقق کے ہین حد شعر
لغی مین ثالث کلام مخیل موزون بہ وزن عام حقیقی و مجازی سے جیسا کہ مذہب
ائے شعرا کا ہے اور بقول محقق قول منطقیون کا بھی ہوسکتا ہے اگر مراد
ن عام ہو رابع کلام مخیل قطع نظر وزن حقیقی و غیر حقیقی سے جیسا کہ مذہب
ور منطقیون کا ہے خامس کلام موزون مقفی سادس کلام موزون
یہ دونو معنی مشہور ہین اور مراد کلام سے وہ الفاظ ہین کہ مرکب ہون
ف تہجی سے اور بسبب وضع معنے مقصود پر دال ہون پس شعر
لفاظ کے متصور نہوگا اور اگر کوئی شخص کسی فعل کو کہ مشتمل ہوا وپر
ات صوت یا خیال آواز کے اور دال ہو مراد پر مانند دستک دینے کے
جیسے اس مصرع مین ع دی خوشی سے وہین آکر در دل پر دستک
کہ بجائے لفظ دستک دو مرتبہ ہاتھ پر ہاتھ مارے کہ آواز نکلے یا اشارہ
کرے ہاتھ سے جیسے اس مصرع مین ع شخصے از غیب برون آمد و گفت کہ بیا
کہ بجائے لفظ بیا اشارہ کرے کہ مشتمل ہوا وپر تخیل صوت کے اور اس
ادا کو جزو وزن شعر کا قرار دے اور وزن مصرع کو اس فعل کے ساتھ
کامل و تمام جانے پس حکم اوس فعل کا حکم الفاظ با معانی کا ہوگا ـ البتہ
الفاظ بے معنے و مہمل اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ ہون قبیل شعر سے شمار نہین
کئے جاتے جیسے ع روزیکہ در بدخشان یخ بر چنار بندد + فالودہ و مشتق
فلفال ماگردد + مگر حکم الفاظ ہزل کا کہ نظم مین ایراد کرتے ہین حکم الفاظ
معانی دار کا ہوگا اس جہت سے کہ مراد اونکی بموجب اونکے قصد کے اوس سے
حاصل ہوتی ہے جیسے یہ قطعہ مصنفہ حکیم قاآنی من کلیات قاآنی صفحہ ۱۹۳
سطر ۵ مطبوعہ کارخانہ عبد الغفور واقع شہر بمبئی قطعہ ـــ

پیرکی لال سحرگاه به طفلی الکن
کاتی از زلف صصصبح ششام تاریک
تتتترا کم ددنے شششہد للبیت
طفل گگفتہ ممن را تتو تقلید مکن
تو مخواہی ممستی بکلکت بزنم
پیر گفتہ ووالله که معلوم است این
ہہہفتاد و ہہشتاد وسہ سال است فزون
طفل گفتہ خخدا را صصصد بار شکر
ممن ہم گگنگم مثل تو تو تو

می شنیدم که بداین نوع ہمی زد مکن
وے ز چہرت ششام صصبح روشن
صصصبر و تتتا بہ ربرفت از تن
گگگم شو ز برم اے کگگگر از زن
کہ بیفکند ممغزت میان دو دہن
کہ کہ زادم سن بچارہ ز مادر الکن
گگگنگ و للالم بخلاق زمن
کہ برستم بجہان از ملال و محن
تو تو تو ہم گگنگی مثل ممن

اور تخیل تاثیر کلام ہے نفس مین جس وجہ سے ہو مانند قبض و بسط کے یا حصول اوسکا سبب ہوا اور علت کسی فعل کے صادر ہونے کی ہوا یا تعلق اقدام فعل کی ہو کسی کام پر یا علت امتناع کی اور باز رہنے کی کسی کام سے یا سبب کسی ہیئت کے حادث ہونے کا ہو مانند خوشی و ناخوشی کے اور مراد متخیل سے وہ تخیل ہے کہ تالیف اقوال سے حادث ہو اور افادہ تام تخیل کا کرے جسطرح پر چاہین اور جس جگہ چاہین اور موزون باشتراک لفظ دو معنون پر اطلاق کیا جاتا ہے ایک حقیقی اور وہ اک قول ہے کہ حروف ملفوظ اوسکے بحسب حرکات و سکنات عدد و ایقاعی کے متناسب ہون عدد و مقدار مین کہ نفس کو ادراک سے اوس ہیئت کے لذت مخصوصہ حاصل ہو دوسرا وزن مجازی اور وہ عبارت ہے ہیئت سخن سے بسبب تساوی اقوال اور تعادل الفاظ کے کہ شبیہ بہ وزن ہو اور بیان اوسکا ذکر سجع مین آئے گا اور مراد شعرا کی وزن حقیقی ہے کہ بیان کرتی ہے اوسکو میزان شعر کہ مقیاس وس ہیئت کا ہے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ مقال اوسکے

ون مین (یعنے شعر مین ارکان وا وتا دو اسباب و فواصل سے) لسبب
ے ساتھ ارکان واوتاد و اسباب و فواصل موزون ہے کے متعین ہو جاتی
شتراک محال ہیئت سے اشتراک ہیئت بھی کہ ضروری ہے وجود اوسکا شعر مین
م ہو جاوے گا اور قافیہ تشابہ اواخر ادوار کا ہے اور مراد تشابہ سے
ن ہے اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات مقاطع کے یا اوس سے بہتر کے
مقاطع مین ہو لفظ مین یا معنے مین اور مراد ادوار سے یا مصاریع ہین کہ
لیے اوسمین اعتبار کرین یا ابیات ہین یا دونو یا وہ ادوار کہ اجزا ایک بیت
ہون مانند مسمطات چار خانہ کے اور ایک دور مین تعین قافیہ
ر التسامح ممکن نہین بلکہ تعین اوسکا عند التسامح موقوف ہے اوپر
ور آخر کے یا زیادہ کے **فصل ثالث** بعضون نے قصد وزن
قافیہ تعریف شعر مین معتبر جانا ہے اور کلام بعض سے معلوم ہوتا ہے
شعر وہ کلام ہے کہ بنفسہ صالح ہو واسطے موزون و مقفی ہونے
ے قائل نے قصد موزون و مقفی ہونے کا کیا ہو یا نہ کیا ہو پس کلام
وزون یا کلام موزون و مقفی کہ صادر ہو ساہی و منکر و شاک و نائم و مجنون
ے اور اوس شخص سے کہ بے قصد در و یہ اوس سے کلام موزون صادر
وا ہو داخل شعر مین داخل ہو گا کہ فی نفسہ صلاحیت موزون و مقفی ہونے
ی رکھتا ہے مگر اس صورت مین بعض آیات قرآن مجید اور بعض احادیث
شریف کہ موزون معلوم ہوتے ہین داخل ہوتے ہین ساتھ شعر مین اور
منافی ہے اسکو قول حضرت حق سبحانہ و تعالے کا وما علمناہ الشعر وما ینبغی له
ان هو الا ذکر وقرآن مبین جواب اسکا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مراد نفی
تعلیم تالیف شعر ہو کما مر پس منافاۃ نہو گا موزون و مقفی ہونے مین
ت کے - دوسرے یہ کہ وہ آیات کہ موزون معلوم ہوتے ہین یا اونمین
ہ تغیرات وغیرہ ہین کہ عروض و قافیہ عرب مین جائز نہین یا انقطاع دو

کہ بسبب اوسکے کلام موزون نہین رہتا اور اسیطرح احادیث مین بھی
(ملا محسن علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد اس بات سے کہ حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے شعر نہین کہا یہ ہے کہ اون حضرت نے کلام شعری
نہین فرمایا نہ یہ کہ کلام موزون نہین فرمایا اسواسطے کہ اطلاق شعر کا او
دونو معنون کے ہے اور اون حضرت سے کلمات موزون منقول ہین
مثل قول آنحضرت کے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب * اَنَا ابْنُ عَبدِالمُطَّلِب * هَلْ
اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ * وَفِی سَبِیلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ ترجمہ مین ہون نبی
نہین جھوٹ بولتا ہون مین * مین ہون بیٹا عبد المطلب کا آیا ہوا تو کہ
انگشت خون آلودہ اور راہ خدا مین ملاقات نہین کی تو نے - اور یہ استفہام
ہے قصہ اسکا یہ ہے کہ وہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ناگاہ
انگشت پاے مبارک حالت مشی مین اک سنگ سے ٹھوکر کھاکر
خون آلودہ ہوگئی اوسوقت بے اختیار یہ کلام باغت نظام زبان
اقدس پر جاری ہوا) اور یہ بحر رجز مین ہوسکتا ہے اوسوقت
کہ بضرورت استقامت وزن ہمزہ وصل اصبع کو ساقط نہ کرین کما جانہ
والا وزن شعر نہوگا اگر کوئی کہے کہ فاعلن مستفعلن سے بہ زحاف
رفع ہوسکتا ہے اگر الف گرائین تو ہم جواب دینگے کہ یہ زحاف خاص
فارسی کا ہے نہ عربی کا - اوس زمانے مین تو یہ زحاف وضع بھی
نہین ہوا تھا کیونکہ یہ زحاف ایجاد متاخرین فارس ہے - پس
وزن و قافیہ کوئی نقص کلام مین نہین لاتا اگر وزن و قافیہ باعث
نقص کلام ہوتا تو حضرات معصومین علیہم السلام ہرگز کلام موزون
نفرماتے حالانکہ اون حضرات سے اکثر کلام موزون منقول ہین چنانچہ
امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا تو دیوان ہی مو
ہے اور صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا کہ سیدہ نساء العالمین ہ

م موزون اس خاتون دوسرا سے منقول ہین اور حضرت امام موسے
رضا علیہ السلام سے بھی کلام موزون منقول ہے قاضی میر حسین میبدی
شرح دیوان مرتضوی مین نقل کرتے ہین کہ اک دن مجلس شریف
مین حضرت سید المرسلین ہین ذکر شعر ہوا اون حضرت نے فرمایا
الشعر کلام فحسنہ حسن و قبیحہ قبیح یعنے شعر کلام ہے پس حسن
اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ شعر
شرع شریف مین قبیح ہو اور یہہ منقول ہے اون حضرت سے کہ
انّ من الشعر لحکمۃ یعنے یہ تحقیق کہ بعض شعر حکمت ہے اور یہ
حدیث صحیح ہے اور خلیل مدوّن اس فن عروض کا کہتا ہے کانَ الشعر
احب الی رسول اللہ یعنے تھا شعر محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اور محاضرات راغب اصفہانی مین مذکور ہے کان ابوبکر و
عمر شاعرین و علی اشعرہما اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے شعبی سے
بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور تفسیر صافی مین ملا محسن کاشانی کہتے ہین
لیس المراد بالشعر المذموم الکلام المنظوم باعتبار نظمہ کیف و انّ من الشعر
لحکمۃ یعنی من المنظوم و انّ منہ لموعظۃ و انّ منہ لثناءً علی اللہ تعالیٰ و علی
اولیائہ بل باعتبار التشبیب بالحرام و مدح من لا یستحق و غیر ذلک
یعنے مراد شعر مذموم سے کلام منظوم باعتبار منظوم ہونے کے نہین ہے
اور کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ بعض شعر حکمت ہے یعنے بعض کلام
منظوم حکمت ہے اور بعض شعر وعظ ہے اور بعض شعر مشتمل ہے اوپر
ثنا حضرت خدائے عز و جل کے اور اوپر اوسکے اولیا کے بلکہ مذموم ہونا
اوسکا باعتبار تشبیب و تمہید بامر حرام ہے اور مدح کرنا غیر مستحق کے اور ما
امثال غیر مستحق کے کذا فی شمس الضحی بیشک وہ شعر کہ مشتمل ہے مضامین
کذب و باطل ہین مذموم ہین باعتبار مضامین مذموم ہین باعتبار منظوم ہونیکے

کہتے ہین کہ مضامین مذموم نظم پر کیا موقوف ہین نثر مین کب جائز ہین علاوہ
مطلق شعر کو اگر کوئی لغو کہے تو یہ بات خود لغو ہے چونکہ بواسطہ شعر
مضمون شعر جلد تر محفوظ ہوتا ہے پس اوس زمانہ مین بھی مشتمل اس
داخلے کے یہ بات شایع ہوگی کہ بعض شعرا سے لغو مضامین لغو بواسطہ شعر
شایع کرتے ہونگے اور معلوم ہو کہ بعض نے قافیہ کو داخل تعریف شعر نہین
کیا ہے اور سکاکی نے اس قول کو ترجیح دی ہے کتاب مفتاح مین اور
یونانیون کے اشعار مین قافیہ معتبر نہین چنانچہ ہشتولی شاعر نے اک کتاب
زبان فارسی مین جمع کی کہ جو مشتمل ہے اوپر اشعار غیر مقفی کے اور اوسکا
یوزنامہ نام رکھا پس اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار قافیہ فصول
ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ لوازم شعر سے ہے بحسب اصطلاح لیکن فصول ذاتی
بعض انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ و قطعہ و غزل و رباعی و مثنوی
وغیرہ کے یعنی جسمین دو مصرع مسجّع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین
قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور اک مصراع اور ایک فرد انمین فصول ذاتی
سے نہین بلکہ انکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا البتہ کلام و تخییل
و وزن تعلق ماہیت شعر سے رکھتا ہے عموماً اور قافیہ خصوصاً بحسب
اصطلاح اور علم اقسام و انواع شعر کا جیسے مثنوی و غزل و قصیدہ و قطعہ
و رباعی و مخمس و مستزاد و مسمط و ترکیب بند و ترجیع بند اور علم صنایع
و بدایع اور علم نقد شعر[1] یہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہین

فصل - منقول ہے کہ اول شعر زبان سریانی مین حضرت آدم علی نبینا
وآلہ وعلیہ السلام نے فرمایا مرثیہ ہابیل مین کہ ترجمہ اوسکا زبان عربی مین
اس طور پر ہے تغیرت البلاد ومن علیہا فوجہ الارض مغبر قبیح
اور بقول بعض اول شعر زبان عربی مین ہرم بن قحطان نے کہا جیسا کہ
کتب تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام بغدادی

[1] علم نقد شعر یعنی علم قوت و ضعف و حسن و قبح شعر [illegible] ۱۲ منہ

۔ اک عالمان لغت سے ہے کہتا ہی کہ شعر زبان عربی مین اول جس شخص نے کہا یعرب بن قحطان بن عامر بن سالح بن ارفحشد بن سام بن نوح ؑ ہے اور سے ابو عابیدہ سے روایت ہی کہ یعرب بن قحطان کی چار سو برس کی عمر ہوئی اور وجہ تسمیہ یعرب یہ ہی کہ بعد طوفان حضرت نوح کے لغات عربی نے عرب بن قحطان سے شہرت پائی اور یہ شخص عرب مین موجد فصاحت و بلاغت کا ہوا اور یہ شخص سوا تقفیہ و مسجع کے کوئی بات نہ کرتا تھا اور ساتھ موزونیت کلام کے کمال رغبت رکھتا تھا اس شخص نے ابتدائً یہ دو بیتین بیت

ما الحمو الا لاب فاقم	حد بین ہم او حد بین علم
ما بین خلق وابیع وحلم	فی مہج طورا وطورا اظلم

اک محفل خاص مین کہ اکابر و اعیان اوسمین حاضر تھے انشاد کین چونکہ اون لوگون نے کبھی سخن موزون نہ سنا تھا متعجب و متحیر ہوکر کہا ایہا الیعرب ہمنے کبھی ایسا سخن مطبوع و مرغوب تجھسے نہین سنا تھا یہ کہان سے لایا تو اوسنے کہا کہ مین نے اپنے شعور سے اسکو پیدا کیا از بسکہ کلام موزون و مقفی و مسجع شعور یعرب سے ظاہر ہوا لہذا نام اس کلام کا شعر رکھا اور ناظم کو اوسکے شاعر کہا اور اول جس شخص نے کہ شعر فارسی مین کہا بہرام گور چار سو مین نوشیروان عادل سے ہے شعر اوسکا یہ ہی ع منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ نام بہرام ترا و پدرت بوجبلہ کہتے ہین کہ مصراع ثانی جواب مصراع اوسے مین دل آرام معشوقہ بہرام نے کہا اور شجرۂ ملوک عجم مین لاتے ہین کہ نوشیروان بن قباد بن بلاس بن فیروز بن بہرام گور۔ اور وہ داماد نعمان بن منذر کا تھا اور اوسنے نشو و نما عرب مین پایا اور وہ فصیح شاعر تھا اور بعض کا قول ہے کہ اول شعر زبان پارسی مین ابوحفص حکیم بن احوص سعدی نے کہا ہی اور سغد بالضم نام ایک شہر کا ہی ولایت سمرقند سے اور ابوحفص سعدی واضع الہ سیتار کا ہی اور وہ بیچ سو ۳۰۰ سنہ ہجری مین ہوا ہے ذکر اوسکا ابو نصر فارابی

اپنی کتاب مین کیا ہے شعر اوسکا یہ ہے سہ آہوی کوہی در دشت چگونہ دودا ✦ چون ندارد یار بی یار چگونہ رودا ✦ یہ وزن فاعلاتن مفعولن فعلاتن فعلن ✦ فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلن ✦ حجت اس قائل کی اس دعوے کی صحت پر یہ ہے کہ اگر بہرام شعر کہتا ہوتا تو زمانہ خسرو پرویز مین باربد اور نکیسا کہ یہ دونون سطربان خسرو پرویز تھے لحن خسروانی مین اور نغمات و اغانی مین کوئی مصراع یا بیت کلام بہرام سے لاتے و کیفما کان اتفاق ہے کہ شعر عربی مقدم ہے اور پر شعر فارسی کے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین تتبع اہل عرب کے ہین نوع اول علم عروض و اقسام شعر مین

باب اول

شعر کی دس قسمین ہین - فرد - رباعی - غزل - قصیدہ - قطعہ - مثنوی ترجیع بند - ترکیب بند - مستزاد - مسمط - اور ان انواع کے تحت مین بیت - مطلع - حسن مطلع - مقطع - اور ذیل صنائع مین (مسمط چار رکنا وغیرہ لیکن) فرد - بمعنی تنہا اور اصطلاح مین وہ شعر کہ دو مصرع رکھتا ہو اور دونون مصرع اوسکے باہمدگر مقفے نہون مثال من جدم میر الشعرا اشعر خان مغفور سہ جاسے مسیح گرچہ بود چرخ چارمین ✦ مقاکہ تا مقام ابوذر نہ می رسد رباعی - بضم اول اور اصطلاح شعرا سکے عجم مین وہ دو شعر کہ اوپر وزن مخصوص رباعی کے ہون عام اس بات سے کہ تیسرے مصرع مین قافیہ ہو یا نہو مثال من جناب والد علام طاب ثراہ سہ جو پھول کبھی نہ بوستان سے نکلے ✦ ایسا دور مین جو نہ آسمان سے نکلے ✦ صد شکر کہ شہر لکھنؤ تھا جنت ✦ آدم ٹھہرے کہ ہم جنان سے نکلے ✦ یہ رباعی ہنگام ورود عظیم آباد نظم فرمائے سے اگرچہ مثال اونکین مغفور سے کہ جسکا تیسرا مصراع بھی مقفے ہے -

کونین یہ خالق کا دلی قالب ہے ۔ ہے علم خدا روح علی قالب ہے

اللہ سے مطلوب نبی طالب ہے　　کیا ذات علی ابن ابی طالب سے ہے
اور یہ رباعی ذو قافیتین بھی ہے

غزل لغتحتین - بازی کرنا سات محبوب کے اور حکایت کرنا جوانی سے اور حدیث صحبت و عشق زنان سے اور اصطلاح مین بھی مشتمل باین معنی چند اشعار اک وزن و قافیہ مین اور بیت اول مین دونون مصرع مقفے ہوتے ہین یا مردف بھی اور دیگر ابیات کے اواخر مصاریع مقفے ہوتے ہین یا مردف بھی اور اشعار غزل کم تر تین بیتون سے اور زیادہ بارہ بیتون سے نہین ہوتی اور اکثر سات بیت مثال - میر انشاء اللہ خان مغفور سے -

غزل

نگاہت رنگ مستی بر در میخانہ میریزد　　بانازی کہ صہبا از لب پیمانہ میریزد
ز آہ شعلہ سامانم الحذر گوید کاین آتش　　بیک دم آبروی برق بیتابانہ میریزد
ہمین حیفست کہ برق شعلہ خیزش خوشہ چینی　　بنای خانمان صبر اسکہ جانانہ میریزد
تو ہم واقف نۂ زین ماجرا ہرگز چہ میدانی　　کہ خون بیگناہان نرگس مستانہ میریزد
روانم ملتہب تا از فروغ شمع حسنت شد　　بجای گل ببالینم پر پروانہ میریزد
نکردی چشم خویش ای بی مروت آشنای من　　سر اشک از دیدہ زین رو بہ بیگانہ میریزد
بجای آب از رخ می فشاند نور عرفان را　　برہمن زادہ طرح تازہ در بتخانہ میریزد
بیاد آن حریفانی کہ رفتند از جہان ساقی　　نخستین جرعہ بر خاک پیمانہ میریزد
ندارم بیشتر طاقت مگو احوال خود انشا　　مرا خون جگر از چشم این افسانہ میریزد

(قصیدہ) لغت مین بمعنی مغز سطبر و غلیظ اور اصطلاح اہل فارس وہ نظم کہ دونون مصراع بیت اول جسکے مصرع ہوتا (یعنے دونون مصرع مرسے کے مقفے ہون اور مصرع ثانی ابیات دیگر کے ہم قافیہ ہون پہلی بیت کے سات بہر حال قصیدہ مین مدح یا ذم یا وعظ یا حکایت یا شل اسکے بیان ہو اور کم تر پندرہ یا اکیس بیتون سے نہ ہوا اور زیادہ کے لیے کوئی حد نہین ہے

لیکن بعض فصحاے اہل عجم نے حد قصیدہ کی ایک سو بیس شعر تک مقرر کی ہے
اور اہل شگون قصیدہ و قطعہ کے اشعار طاق رکھتے ہین مسعود جانکر اور جفت نہین
رکھتے منحوس سمجھکر اور کبھی قصیدہ کو حرف آخر قافیہ کے ساتھ منسوب
کرتے ہین مثلاً کہتے ہین قصیدہ لامیہ یا بائیہ اگر قافیہ ساحل و کامل یا حبیب
و رقیب ہو اور اسیطرح غزل کو بھی ساتھ ان قوافی مذکورہ کے لامیہ
و بائیہ کہتے ہین اور قصیدہ دو طرح پر ہوتا ہے کبھی با تمہید ہوتا ہے اوسکو
قصیدۂ تمہیدیہ کہتے ہین اور کبھی بدون تمہید ہوتا ہے اوسکو خطابیہ کہتے ہین
اور تمہید لغت مین بمعنے فرش گستردن ہے اور فرش نہین بچھایا جاتا لیکن
واسطے جلیس کے اور اس جگہ جلیس سے مراد مدح ممدوح اور نام ممدوح ہے
اور قصیدہ مین فصاحت و بلاغت و متانت ضرور ہے بخلاف غزل کہ
اوسمین صرف فصاحت ہونی چاہیے اور کبھی اوائل قصیدہ مین تشبیب
ہوتی ہے اور تشبیب بمعنی جوانی کردن لغت مین ہے اور اصطلاح مین
ذکر ایام جوانی و شورش عشق و ولولۂ شوق و شوخی حُسن عام ہے کہ قصیدہ
مین ہو یا غزل مین یا دیگر اقسام شعر مین لیکن جب قصیدہ مین تشبیب نہو
اور آغاز اوسکا عین مقصود سے ہو اوسے مجذوذ و مقتضب کہتے ہین
اور قصیدہ مین ایک بیت ہوتی ہے کہ وہ بہتر ہوتی ہے تمام
ابیات قصیدہ سے اسطور پر کہ تمام ابیات قصیدہ اوس بیت پر مبنی ہوتے
ہین ہیں اوسکو بیت القصیدہ کہتے ہین کذا فی المعجم اور اسیطرح جو بیت
منتخب ہو غزل مین اوسی بیت الغزل کہتے ہین اور جو قصیدہ با تمہید ہوتا
اوسمین جس مقام سے تمہید کو ختم کرکے رجوع اصل ممدوح کی جانب کیا جاتا
اوسکو عربی مین تخلص اور فارسی مین گریز کہتے ہین مثال قصیدۂ با تمہید
من جناب والد علام مغفور بجواب قصیدہ رشید وطواط۔

قصیدہ

ثبات عهد تو از زبان سست نهاد / گره‌بند هر گره عهد اوست بهر گشاد
نظر بحل تراکیب عنصری بگشا / بخوان ز صفحهٔ ترکیب حرف کون و فساد
بنای خلق سوالید بر ترکب جسم / در ائتلاف عناصر نهفته طبع تضاد
بنا فقاته به کیفیت مزاج بهم / عیان تخالف میل از طبایع اضداد
ز بهم تغایر موضوع ثابت از محمول / مدار حکم تو عقد برابطا اسناد
رقم مصوره بر صفحه ز دیو حرف وجود / بر آب نقش صور بست در محل مواد
بتختگاه دولت جلوه کرد خسرو روح / نهاد همچو سلیمان دل تو تخت بباد
مدار عمر تو بر باد داشت همچو حباب / که روح تو کند از باد هر دم استمداد
ز باد چار عزیزی طلب کند ترویج / دلت چراغ نهد در مهب صرصر عاد
زبان کشیده ترا تیغ از نیام برون / دهان زخم دهد از زبان تیغ تو داد
ز حدت غضبت ساخت تیغ سخت ولی / سپر ز نفس تو آهن بکوره حداد
بهم خواص سوالید و عنصرت در طبع / نمود چشمهٔ تیغ تو آب در فولاد
بصفحه ز آب نشانی ترا سهولت ترک / بلوح خسر قبولت اثر ز طبع جماد
ترا ز سعر ص طاعت ابا ز هیئت اندام / خبر ز طاعت جسمت دهد ز هیئت اجساد
بطبع عین صور صفحه تو آهن روی / بعکس خط بصیرت ترا ابناد
ز درک مغلطه حس عقل معترف بقصور / گرفته خوی سفسطه ترا بحکم عناد
عدد دل تو به قضیه مرادف تحصیل / که هست هم ایجاب سلب راست کفاد
بحکم سلب ضرورت که داد امکانات / مصدق است کز ایجاب ثبت سلب مراد
قبول نقش جلایای قدس راز ازل / نداشت عقل هیولای تو استعداد
و عار عقل تو دور از احاطه واقع / تو و حقایق اشیا بمقام استبعاد
بصفحه ملت مجردی است حرف رقم / چو خامه نقش سیه‌کاری است خط سواد
بفکر آخرت اکنون بکن رجوع ضمیر / که مرجعی است مقدم ترت برتبه معاد
چه بهره کرد عناصر که باز پس نگرفت / چه داد چرخ که آن را نکرد استرداد

گذر ز جمع عناصر بآب این آتش
فگن بدست تجرد تو بار تن از سر
عبارت است تدبیر الٰهی آه آبادیش
تنت ز عالم جسم است و جان ز عالم امر
ترا بنسبت تالیف کرده جمع نقاصم
به عراق بهل بر است ساز عزم حجاز
نگار تازه بزن نقش بر بسیط هوا
کنون نوای نوی به که بر کشید بلبل
نوای نی ز گل تازه سر کند تحریر
چو سر کشد سوی تو مر از دل پر دوم
از انقلاب ز بس ساخت قلب قالب تو
عنان تو بستی از دست اختیار ربود
که باد پای هوا پی کند سلیمان وار
کرا بغیر علی دید نفس شد تابع
برای مقدم آن پیش همه ز افلاک
علی که خرگه قدرش کشد طناب طناب
بجنب عرش شهنشاه او کرسی
نه حد مدح تو باید ثنای آنات
بعقل کل ادب آموز آن مکتب قدسی
بقلب خلق یکی صورت امانت حق
ز شرع آنست نظام زمانه را مسطر
بآب کوثر آن ری خلق در محشر
... کند فتوت ... ظلمت هم

گسل ز روابط ارکان که خاک بر سر باد
ز شهد عادت لکن شرح روح را آزاد
که هست از عدم این عالم حدوث بنیاد
بنفس امر تو امری که کرد حق ارشاد
چو لحن کن متالف بنغمه کرد الباد
بپای سر بیچ قلم دو به کعبه از بغداد
سپار رخ سپنی از گل بهجت و دامن باد
هزار گونه کند لحن در سرود ایجاد
صریر خامه کند نغمه دگر انشاد
نهند زخم هوا برگ کاه در ره باد
گذشت مدت قالب ز مقصد ... باد
مرا که نفس حرون است طبع ناشاد
برد بغیر ... شوق منافات جباد
کرا بغیر پیمبر سطیع شد ... همزاد
برای مولد این حق بنای کعبه نهاد
قیام رفعت جاهش ز بند بحر اوتاد
کند سر ... باد ز ... شد
نه حصر وصف تو تا به مراتب اعداد
بباب مدرسه این جبرئیل را استاد
دگر سفینه توی در ... اجداد
بنای خانه دین را ز کلک این استاد
بقلعه رایت این ... حشر
زند بهم ولایت ... آزاد

قبائی چهره نقش اثر ز نقش قدم | بعالم ملکوتش صعودی سواد
یکی است بسمله از بهر سوره عالم | یکی است فاتحه از بهر مصحف ایجاد
مراین مجمع حقائق شود دافع | چو سور کلیه آن در احاطه افراد
شود بمصحف تحریر وصف تو همه حرف | بود و بهای رقم کرد و هفت بحر مداد
ز رشک فیض دل تست خاک بر سر کان | بجنب دست تو مر بحر راست دو کف باد
زمان کشیده چو در سلک دانهائی عدد | بنظم سبحه ز اوصاف تو گرفت آحاد
انجم است مرا آب و گل محبت علی | مرا ولای نبی در جبلت است و نهاد
مراست نقد مقصود در کنار امید | مراست پیمانه ز سبو نشان تحمل مراد
اماشش بمعیت طهارتش در دل | محبتش بغیر نبوت ولای او بفواد
چو شمع چشم حسود تو خالی از بصر است | سیاه است چشم و لا دیده اش گذر رباد
شمار وصف تو ولا تقف لبایت حد | فضای مدح تو ولا تناهی الابعاد
نژاد هر که محبت علی نزاد ز ماد | نژاده است ز انسان که هست لا نژاد
سپاه نقبت دولت ز الیکک قدر | که تا ابد عدوش را رقم کند تعداد
مرا ز جور ستمکاره دوران شاها | که بر من آه ز آماده سپهر بیداد
شود ز بند غم آزاد گر کنی تو بسر | سخن یکی ز شفاعت کنی بحشر ارشاد
امانتی ز تو گر باشدم بقسمت بخت | مگر ز چرخ مرا نیست حاجت امداد

اور مثال قصیدہ نے تمہید جسکو خطابیہ کہتے ہیں مطلع سے مدح ممدوح آغاز کرتے ہیں خطاب اپنے عرفی علیہ الرحمہ نعت حضرت سرور کائنات

ہین مہ ای سپہر تو جان آفرینش | نعت تو زبان آفرینش
لطف تو چمن طراز امکان | خشم تو خزان آفرینش
جود تو ہمہ بخش عالم کون | علمت ہمہ دان آفرینش
مہمان سپہ ربان جود ت | عید رمضان آفرینش
نقل از چہرہ مسود ت | وجہ خیسان آفرینش

اسکے آخرہ

(قطعہ) بکسر اول و سکون ثانی پارہ از ہر چیز و بالفتح خطا مگر بعض فصحا متاخرین کے عندیہ مین جائز بھی ہے اور اصطلاح مین وہ بیتین کہ اس سے کم نہ ہون اور زیادہ کے لیے کوئی حد نہین مثل قصیدہ کی اور مطلع نہ رکھتا ہو وجہ تسمیہ یہ ہے کہ گویا وہ ٹکڑا النظم کا غزل یا قصیدہ سے منقطع ہوا ہے مثال منہ مولف بدون مطلع

الحمد للہ منبر پالان اشتر کا عروج	جلوہ طور پاے حجت حق نے دکھلایا آج
پھر لعین اسپر خطبہ عید غدیر	صاحب معراج نے اجلاس فرمایا آج
ہے نبی کے ہات مین دست زبردست خدا	زور بازو شرع و ایمان عجب پایا آج
جلوہ گر بالاے منبر ہین محمد اور علی	عرش پر باہم خدا کا نور اور سایا ہے آج
کہتے ہین مے گشت مولی شان حیدر ہین نبی	گوش زد ور زبان امت کو یہ آیا ہے آج
امت محبوب کے حق مین خدا کے عرش سے	حکم اتممت علیکم نعمتی آیا ہے آج
ایک حجت ہے علی کی حاصل دنیا و دین	مثل سایل النس جان بات پہلا پایا آج
سو سنو کو ہو مبارک ہر برس عید غدیر	اوج یہ دُر مضامین نذر کو لایا ہے آج

مثال قطعہ با مطلع منہ جدم میر انشاء اللہ خان مغفور سے

والا مناقبے کہ ہمی از صفات است	ارجا جواد التخلص بہ حاجب است
امروز ہم صیغہ معروف ذات اوست	مذکور رفتگان ہمہ مجہول غایب است

تنبیہ قصیدہ و قطعہ مین دو یا سات یا نو شعرون کے بعد قافیہ مکرر لانا جائز سمجھتے ہین دیکھو قصیدہ حکیم جسکا مطلع ہے عاشق نے کفر و شرع طریقت کا فرہست ۔ کافری بگزین گرت شور طریقت در سر است

(مثنوی) اصل مین مثنی بفتح میم و سکون ثاے مثلثہ و فتحہ نون و الف مقصورہ اک اسم ہے کہ مصدر تثنین اثنین سے ہے کہ ترجمہ اوسکا دو دو ہے الف مقصورہ کو مطابق قاعدہ کے بحالت الحاق یاے نسبتی مین واو کے ساتھ بدل کیا مثنوی ہوا چونکہ ابیات مثنوی مین ہر بیت مین دو قافیے متفق علیحدہ ہوتے ہین بیت دیگر سے لہذا ابیات مختلف القوافی کا مثنوی نام رکھا اور مزدوج بھی اور اصطلاح مین عبارت ہے اسی طرح کے اشعار سے کہ ایک وزن پر ہون اوزان معینہ مثنوی مین مثل شاہنامہ

فردوسی علیہ الرحمہ اور سکندر نامہ کی اور مثنوی کہنا نزدیک اساتذہ کے
جمیع اقسام شعر سے مشکل تھا اور اب سہل ترین اقسام شعر سے ہے
پس ہم کہتے ہین کہ مشکل ہونا مثنوی کا نزدیک اساتذہ کے بحیثیت مجموع
مثنوی کے ہوگا کیونکہ یہ اب بھی بحیثیت مجموعی مشکل ہے نہ باعتبار نفس
مثنوی کے فافہم بہر حال اساتذۂ فارس نے مثنویان سات وزنون مین
کہی ہین اسی جہت سے اکثر شعرا کا یہ عقیدہ ہی کہ جسطرح رباعی چوبیس
وزنون پر منحصر ہی اوسی طور پر مثنوی بھی سات وزنون سے مخصوص ہی
اگرچہ عروض مین مثنوی کے لئے کسی بحر کی قید نہین لیکن اتباع اہل فارس کا
متتبعین کو سوا اون اوزان ہفتگانہ کے اور کسی وزن مین مثنوی کہنے کا
حکم نہ دے گا اسلیے کہ ضبط قواعد کی اصل استعمال ہی ہے کیونکہ پہلے وجود
استعمال ہی کی جستجو کی جاتی ہی جسپر قواعد منضبط ہوتے ہین فافہم
وہ سات وزن یہ ہین اول وزن بحر ہزج مسدس مکفوف و موقوف
یا مقصور یا محذوف یعنے مفاعیلن مفاعیلن فعولان یا فعولن جیسے ؎
الٰہی غنچۂ امید بکشائے ۔ گلی از روضۂ جاوید بنمائے ۔ پس اجتماع
کف و وقف سے اور قصر و حذف سے شعر ناموزون نہین ہوتا
مثنوی شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخا جامی اور مثنوی زلالی
اسی وزن پر ہی ثانی وزن بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض یا مکفوف
موقوف یا مقصور یا محذوف یعنے مفعول مفاعلن فعولان یا فعولن جیسے ؎
آگاہ نے شب درون را ۔ نشتر چہ زنی رگ برون را ۔ یا اخرم اشتر مکفوف
موقوف یا مقصور یا اخرم اشتر محذوف یعنے مفعولن فاعلن فعولان
او مفعولن فاعلن فعولن پس اجتماع سے اون اوزان کے شعر ناموزون
نہین ہوتا مثنوی تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی لیلی و مجنون نظامی
اور مثنوی [illegible] اسی وزن پر ہی [illegible]

مقصور یا محذوف یعنے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن مثنوی مولوی معنوی
روم اور منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار اور نان وحلوا شیخ بہاؤالدین
عاملی اسی وزن پر ہے مصرعہ بشنو از نی چون حکایت میکند
وز جدائیہا شکایت میکند ـ رابع اسی بحر رمل کا وزن مسدس مخبون
مقصور یا محذوف و مقطوع جسے ابتر کہتے ہین یعنے فاعلاتن فعلاتن فعلان
یا فعلن بکسور العین یا فعلن بسکون العین چنانچہ مثنوی سبحۃ الابرار جامی اسی وزن پر
ہے مصرعہ ای بیاید کہ بپیرا یا بود + زانچہ حاصل کہ بہرپا یا بود + اجتماع سے اوزان مذکور کے
شعر ناموزون نہین ہوتا خامس وزن بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف یعنی مفتعلن
مفتعلن فاعلات یا فاعلن یا مطوی مقطوع مکسوف یعنے مفتعلن مفعولن فاعلن
یا مطوی اصلم یعنے مفتعلن مفتعلن فعلن بسکون العین یا مطوی مسکن مکسوف جسے
مقطوع و مکسوف بھی کہ سکتے ہین یعنے مفتعلن مفعولن فاعلن مثال اوسکی
نظامی سے ــ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہست کلید در گنج حکیم
ان اوزان کے اجتماع سے شعر ناموزون نہین ہوتا مخزن اسرار نظامی
اور قرآن السعدین امیر خسرو اور مطلع الانوار اسی بحر مین ہین سادس
وزن بحر خفیف مخبون فعلاتن مفاعلن فعلاتن یا مخبون مقصور فعلاتن مفاعلن
فعلات یا مخبون محذوف فعلاتن مفاعلن فعلن بکسور العین یا مخبون مقطوع
فعلاتن مفاعلن فعلن بسکون العین اجتماع سے ان اوزان کے شعر ناموزون
نہین ہوتا مثنوی حدیقہ سنائی اور ہفت پیکر نظامی اور ہشت بہشت
امیر خسرو دہلوی اسی وزن پر ہے سابع وزن بحر متقارب مثمن
مقصور یا محذوف یعنے فعولن فعولن فعولن فعول یا فعل شاہنامہ فردوسی
و حملہ حیدری ملا رفیع باذل علیہما الرحمہ اسی وزن پر ہے بعض
متاخرین نے علاوہ ان سات وزنون کے اور وزنون مین
مثنویان کہی ہین چنانچہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کی مثنوی

شیر و شکر بحر متدارک مثمن مین ہے جسکے بعض اجزا مخبون اور بعض اجزا
مقطوع یا مخبون مسکن اور عروض و ضرب مخبون مذال اور مخبون مسکن
مذال ہی مثال یارب یارب ہے یہ بہائی زار ۔ آن نامہ سیاہ خطا کردار ہے
بروزن فعلن فعلن فعلن فعلان یا فعلان اور سبحات مرحوم کی مثنوی گل کشتی
بحر رمل مثمن مخبون محذوف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن کے وزن پر ہے
مثال سہ بازوں بر دو زمین پر فن باشد بہر جسمے — شیر اندام ہے تو جیہ کشتی
گیری ۔ چونکہ یہ مصنفین متاخرین ثقات شعرا سے ہین پس اس امر مین
انکا بھی اتباع کرسکتے ہین ترجیع بند ترجیع یعنی رجوع کرنا اور اصطلاح مین
رجوع کرنا غزل سے طرف بند کے اور بند عبارت ہو ایک شعر اجنبی سے
کہ چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی مین بعد ہر غزل کے مکرر واقع ہو
اور اس شعر کے دونون مصرع باہمدگر مقفے ہون اور قافیہ اوس شعر کے
غیر قافیہ جمیع غزلیات ہون اور وہ شعر ازروے معنی سات آخر ہر غزل کے
مربوط ہو اور ہر غزل نے مقطع لیکن غزل آخر کہ اوسمین مقطع ہوگا اور تعداد
اشعار ہر غزل یکسان ہو اور حد تعداد اشعار غزل پانچ سے بارہ تک ہو

مثال من حافظ شیراز بند اول

ای سرو سمنبر گل اندامم	از عارض تو بخجل سہ تا مم
زآن کہ بجسم جان گدادت	بر داز دل من قرار و آرامم
مانیم و غم فراق جانان	تا خود بہ کجا رسد سر انجامم
جمعیت و در دگوشیا نشست	دور از تو نصیب ما نہ ایامم
حالی چو نمی شود مہیا	کام دلم از قوای دلارا مم
آن بہ کہ ز صبر رخ نتا بم	باشد کہ مراد دل بیابم

بند دوم

در صفحۂ عشق گر بمیرم	من دل ز غم تو بر نگیرم
پیوسته کمان ابروانت	از غمزه همیشه زند بتیرم
نتوان بقلم نوشت شوقت	گر پیر فلک شود دبیرم
پیر غم عشقم ارچه طفلست	طفل رہ عشقم ارچه پیرم
چون کرد زمانه ستمگار	دور از تو به بند غم اسیرم

آن به که ز صبر الحکم

ترکیب بند

لغت مین ایک چیز کو سات ایک چیز کے وصل کرنا اور اصطلاح مین چند غزلیات متحد الوزن و مختلف القوافی اور ہر غزل نے مقطع سوا غزل آخر کے کہ اوسمین مقطع ہوگا اور تعداد اشعار ہر غزل برابر اور بعد ہر غزل اک شعر غیر مکرر کہ جو آخر شعر ہر غزل سے مربوط ہو اسکی دو صورتین ہوتی ہین ایک وہ کہ بعد ہر غزل کے ہر شعر جتنے جیسے بند کیے ہین باہم دگر مختلف القافیه ہو یا متفق القافیه ہو کما ستعرف فی الشعر

لیکن اول مثال من خواجه سلمان سه

آئینہ جمال جان گشت لقاے روے تو	آئینہ ندیده ام من بصفاے روے تو
برگ گلست و جهان کو برنج توانده کے	ماند اگر نماند بلا و لقاے روے تو
در دو جهان بجان ترا خلق همی خریده من	هر دو جهان نهاده ام بهر بهاے روے تو
روے تو دید چشم من در بی دیده رفت دل	هست گناه چشم من نیست گناه روے تو
چون بہشت روے ابر از کف بادشاه ما	در رہ قست و سیده ام گل ز حیاے روے تو
کسری جهم به جنب او هر دو بنده روی اند	حاتم و معن بر در ش هر دو گداے سه

بند دوم

وه چه شود اگر شوم کشته براے چون تو ئی	صد چو من ار فدا شود بعد لقاے چون تو
چشم [illegible] گر [illegible]	چون [illegible] قدر [illegible]

از گل روے نازکت پردہ چو برگشد صبا / نکہت صبا کہ او بود پردہ کشاے چو [illegible]

ریزہ بہم بعشق تو جان لقند رحیان بود / زان ہمہ ہم کہ وانمش نیست سزاے چو [illegible]

خود بخود و جفا بہ آنکہ او بود / شاہد شاہ و سپہر ندالاف لواے چو [illegible]

ہست ز آبروے او بر لب جوے سلطنت / سر و جلال جاہ را نشو و نماے راستین

لیکن تالی مثال من ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمہ یا وہ نظم کہ جو حکمین ان غزلیات کے ہو جیسے فی زماننا الحکیم میرا لی ہر چند کہ یہ طریقہ خاص ایجاد اہل ہند کا ہے لیکن اوستاد الکل نے الکل جناب سید مصطفے حسین صاحب ضمیر طاب ثراہ اس اختراع میں سو جہد اول رزم و بزم وسے ایا وغیرہ کے ہو لئے چنانچہ

شاید مقال یہ ٹیپ اون مرحوم کی مشتق ہے

سو میں کہوں لاکہوں میں ای ور وہی میرا / اس طرز میں تو ہے کہ شاگرد ہی میرا

بہرحال ان ہفت بندین سے دو بند نقل کیے جاتے ہین

السلام ای سایہ است خورشید رب العالمین / آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

مقصد تنزیل و بلیغ مرکز اسرار غیب / مطلع شاہ و شاہ مقطع حبل المتین

مفتی ہر بار دفتر خوانچہ ہر ہشت خلد / داور ہر شش جہت انتظام امیر المومنین

صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق / بہترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما / قرۃ العین لعمرک نازش روح الامین

در جہان از روے حشمت چون جہان در جہان / برزمین از روے رفعت آسمانے بر زمین

مثل تو چون شبہ ایزد در ہمہ عالم محال / نور بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

کاتب دیوان امرت سوی دریا شکافت / پردہ دار بام قصرت علیین گردون نشین

از عطاے دست فیاض تو دریا مستفیض / وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چین

نقش بند کاف و نون ازید و فطرت تاکنون / تا کشیدہ چون سر رخسار تو نقش مبین

عالم علم لدنی شہسوار کو کشف / ناصر دین نفس پیغمبر امام المتقین

تا شنیده از زبان مهد تا پایان عمر	نی رضائی حق ز تو حرفی گرانا کا سبین
آنکه مداحش خدا احمد هم رسول الله بود	گر کسی همتاش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

ای بفر مصطفی آبا بود همتا کے نکس	لیک بر مهر تو ایزد مهر نور العین بس
مهر و مهر از گلوی صبح بر نار و فلک	گر نه از مهرت برآید صبح صادق را نفس
کاروان سالار جاهست چون کند آهنگ راه	چرخ را بر دست پیش آهنگ بندد چون جرس
حضرتت دست تو گردستان بدیدی در مصاف	مرغ روحش بیگمان از بیم بشکستی قفس
ور شکوهت را مبیران معانی پرکشند	از ره خفت کم آید بو قبیس از یک عدس
با شکوه صولت دستان بیاید در شمار	در بر عنقای مغرب کی شکوه آرد مگس
چیست با قدرت سپهر کیست با رائے تو مهر	وان ز قدرت مستعار و این ز رایت مقتبس
گر دل دریا عطا بیت موج بر گردون زند	لجه گردون دران گردان نماید چون خس
اندران میدان که مردان سما وست چو را	از ره مردی عنان از دست برباید فرس
نشتر شمشیر شیران روسی در شریان هند	چون طبیب مرگ گیر و ساعد جان را مجس
از میان مشرق میدان برای مهر وار	رایت نصرت ز پیش و آیت دولت ز پس
خلق هفت اقلیم اگر آیند ز هندوستان نشوند	از ره مردی بیار و تاب میدان تو کس
صورتی گرد و مجسم فتح گوید آشکار	لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

مستزاد بضم میم وہ زائد مجمع زیادہ کیا اوہ اصطلاح میں وہ بیت مثمن یا مصراع مثمن کہ جسکے آخر میں ایک فقرہ ہم وزن دو رکن یا چار رکن اوسی وزن بیت سے زیادہ کرین ساتھ اس بات کے کہ کلام سابق سے مربوط ہو اور ضرور نہیں کہ معنی بیت کا یا مصرع کے بغیر اوسکے تمام نہوں کا مستزاد مثالہم

مثال اول مستزاد

رفتم بہ طبیب گفتم کہ بیمارم	از اول شب تا بسحر بیدارم	در مانم چیست
بنمود طبیب و پاسخ گفت از سر لطف	جز عشق نداری مرضے پندارم	محبوب تو کیست

روے چون وصفے احوال دل خویش بگو	در لعل لبش کام دل خویش بجو	تا بتوانی زیست
رفتم بر یار گفتمش دلدارم	داغے ز غم عشق تو در دل دارم	درسن بنگریست
گفتا تو کدام دردمندی چہ کسے	صد عاشق چون تو در سلاسل دارم	گو نام تو چیست

مثال اثنائی مستزاد بعد ہر مصرع کے فارسی میں

ای دولت وصلت تا سپہر فیروزی نے روے ریا دقت است اشتیاق غم افروزی از روے وفا
چون وصل تو نیست آرزوے دگرم ای راحت جان تا چند بداغ انتظارم سوزی بر خیز بیا
مثال اسکی اردو میں سوتعت رباعی ثابت ہوئی آبرو جنونا تم کی آنسو بہرگاہ
تسبیح گھر پلک ہی چشم نم کی سبحان اللہ میزان قبول میں عقد انکا تولا نکلا انمول
ہے اوج ثریا تک کی رزق کمی ماشاء اللہ اور امیر خسرو کے ایک قطعہ مستزاد میں
معنی بیت کے فقرہ مستزاد پر موقوف ہیں لیکن یہ تشبیب بعض بیت اوس
ساتھ مخصوص ہو دہ ہذا اسہ تا خط سبزہ رخت بیرون آمد جسست از بادہ عشق تو
رخ گلگون کردہ روے جمال تو مگر آب نہ ماند کا سبزہ کہ زیر آب بود سر برون
توجیہ تقیید تثمین فی المصرع اگر بحر مسدس میں دو رکن فی مصراع زیادہ کریں سے
تو وہ دہ رکنی بحر ہو جائیگی اور اصول دائرہ سے خارج ہو گی حالانکہ
اور اگر ایک رکن بڑھائیگے تو وہ بحر مثمن ہو جائیگی اور
مسلم ہی پس مستزاد ہونا ثابت ہوگا لہذا مستزاد مثمن ہوگی اور اگر
اور اگر مثمن میں دو رکن فی مصراع زیادہ کریں تو وہ بحر ہو جائیگی اور
اگر ایک رکن فی مصراع بڑھائیں تو وہ بحر مسدس ہو جائیگی اور مسدس
ہونا بحر کا مسلم ہی پس ثبوت مستزاد ہوگا البتہ اگر ثبوت مستزاد کے لیے
کوئی وجہ وجیہ ہو تو مضایقہ نہیں جیسے سہ ہو تو بہ لگا بڑھانا
پس اسکے ثبوت میں رکن دوم یعنے لگاتے بر مستزاد ہی اور مثمن
مگر آخر میں اور بحر مثمن جو مستزاد ہوگی تو یہ دو رکن فی مصراع
فی مصراع اور مضاعف در مضاعف ہی بعض بحر آگئی ہی لیکن ایک رکن

فی مصراع اور بعض مین رکن فی مصراع زیادہ ہین کہ اسلئے کہ صورت اول مین بحر دہ رکنی ہو جائیگی
اور صورت ثانی مین بحر چہ دہ رکنی ہو جائیگی حالانکہ یہ دونون صورتین اصول
دائرہ سے خارج ہین لیکن بیت مین قید مثمن کی اس جہت سے ہے کہ فارسی مین
اصل اکثر بحور کی مثمن ہی بحیثیت عذوبت شعر اور تصرف مین اصل سے مغایرت
ہوتی ہے پس مثمن مین اگر تصرف استزاد کی جہت سے مغایرت ہوگی تو
اوسے عذوبت مثمن معتدل رکھے گی لیکن مسدس مین یہ دونون قباحتین جمع
ہونگی ایک کمی وزن کی اور دوسری تصرف استزاد پس اس جہت سے
طبیعت زیادہ متنفر ہوگی مسمّط بضم میم و فتح سین و تشدید میم دوم مفتوح
و طاے مہملہ در در رشتہ کشیدہ شدہ و سلک مروارید اور اصطلاح
شعرا مین ایک قسم اقسام شعر سے ہے اور دوسری انواع صنائع سے ہے
اور اوسکو مسمط چار خانہ کہتے ہین اور جو قسم شعر سے ہے اوسکو صرف
مسمط کہتے ہین پس مسمط یعنے شاعر کسی بیت کے توالی اصلی کی بنا جدید مصاریع
متفق الوزن و قافیہ پر رکھے اور قافیہ اصل بیت کا مخالف مصاریع متقدم کے ہو
اور وہ بیت مطلع ہوگی یا غیر مطلع پس جن بندون مین مصاریع متقدم مع
بیت اصلی طاق ہونگے اور وہ بیت مطلع ہوگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ
ہونگی ساتھ اوس بیت مطلع کے اور جو بیت غیر مطلع ہوگی بندہاے
دیگر مین تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگے بیت اصلی کے پہلے مصرع سے
اور قافیہ مصراع آخر بیت اصلی کا ہر بند مین متفق بقافیہ بند اول ہوگا
اور مخالف اپنے مصاریع متقدم سے اور جن بندون مین مصاریع متقدم
مع بیت اصلی جفت ہونگی تو مصاریع متقدم ہم قافیہ ہونگی اور بیت
اصل کے قافیے مختلف ہونگے مصاریع متقدم سے لیکن کبھی متفق بھی ہوتے ہین
حالت تدلیس مین حالانکہ وہ مصاریع مع بیت اصلی جفت ہوتے ہین
اور حال مربع و مثلث کا مثل مصاریع طاق کے ہے بلحاظ مطلع و غیر مطلع

فافہم پس مسمط کی آٹھ قسمیں ہیں اور مصاریع مسمط تین سے کمتر اور دس سے زیادہ نہیں ہوتی معشر متسع مثمن مسبع مسدس مخمس مربع مثلث لیکن معشر بضم میم و فتح عین مہملہ و شین معجمہ مفتوح و مشدد یعنی دہ گوشہ اور اصطلاح میں نظم دہ مصراعی میں فائق

شورش سودا گرفت باز گریبان من — سوئے بیابان کشید باز بداماں من
آنچہ کہ از عقل بود کار بسامان من — گشت پریشان تر از حال پریشان من
خرمن آرام سوخت آتش افغان من — مردم آبی شود دیدہ گریان من
تا غم ہجر آتشے زد بدل و جان من — کورہ آہنگر است سینۂ سوزان من
ہم نفسان این خبر جانب آن سرو برید — نزد من او را شبے بہر خدا آورید

متسع بضم میم و فتح تائے فوقانیہ و تشدید یا و سین مفتوحہ نہ تہ شدہ من صراح اور اصطلاح میں نظم نہ مصراعی میں شجرۃ العروض

فایز با وج سدرہ اگر جبرئیل بود — در سیر گاہ ختم رسل سلسبیل بود
فرمان بر کلیم اگر رود نیل بود — در روح پاک صاحب قدر جلیل بود
در نار اگر نشستہ نگاشتن خلیل بود — در جنگ تیغ بادم اصحاب فیل بود
ایوب اگر بدرد مصیبت علیل بود — در زیر تیغ ہا دو نہ یحیی قتیل بود
ہر گوشہ ہر کہ بود خدا ایش کفیل بود

بند دوم متسع بنہ

خورشید بہ فر از فلک لالہ در چمن — آئینہ در دیار حلب مشک در ختن
در سنگ لعل و گوہر نایاب در عدن — در شیشہ بادہ شمع بفانوس انجمن
خیر رنگ آب و سبزہ بہار گل و سمن — لیلی میان محمل و یوسف بپیرہن
رخسار و چشم و گوش جبین و لب و دہن — کردم نگاہ آنچہ باسکان چشم من
پر اقتدار صانع عالم دلیل بود

مثمن بضم میم و فتح تائے مثلثہ و تشدید میم مفتوحہ ہشت پہلو و ہشت گوشہ کردہ شدہ اور اصطلاح میں نظم ہشت مصراعی میں لنظیری

ای شاہ مصر در کنعان چگونہ — ای یوسف از جدائی اخوان چگونہ

با حسن خویش در تہ زندان چگونہ	در زیر گل چو چشمۂ حیوان چگونہ
ای بخت خویش بخواب پریشان چگونہ	تو در میان روضۂ رضوان چگونہ
چون کار رفتگان دگری نیست کار تو	محشر شتاب میکند از انتظار تو

مسبّع بضم میم و فتح سین مہملہ و بائے موحدہ مفتوح ہفت بخش کردہ شدہ اور اصطلاح میں نظم ہفت مصراعی ہے مثالہ

ای باعث مرگ ناگہانی	ای دشمن دوستان جانی
گر تیغ بعشق من برانی	باہم ز تو لطف زندگانی
تا چند بچشم عرق فشانی	بنما رخ خود بمہربانی
باز آ باز آ ز لن ترانی	بند دوم ہست
گاہی رخ خستہ می ندیدم	صد کوہ دلم بسر کشیدم
از راحت و عیش ناامیدم	ہرچند کہ از جہان بریدم
ہرسو کہ بپائے خود دویدم	در کوچہ درد و غم رسیدم
عشق است بلائے ناگہانی	مسدس بضم میم و فتح سین تشدید

دال مفتوح شش پہلو اور اصطلاح میں نظم شش مصراعی ہے جناب والد علام مرحوم بستایش روضۂ حضرت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء روحی فداہ است

تا عرش از در این روضۂ عالی راہیست	چرخ قندیل در حلقۂ بابش ماہیست
بر درش ہر ملک از سجدہ ترقی خواہیست	مرقد محترم و مشہد والا جاہیست
بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست	سجدہ گاہ ملک در روضۂ شاہنشاہیست

بند دوم منہ علیہ الرحمہ

موسئ اینجا بعصا آمدہ دربانی کرد	چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد
جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد	ایزد از آیہ تطہیر ثنا خوانی کرد

بے ادب اے آمدہ مخمس بضم میم و تشدید خاے معجمہ مفتوح پنج گوشہ کردہ اور اصطلاح میں نظم پنج مصراعی ہے منہ علیہ الرحمہ بستایش روضۂ آنحضرت

سرم را مو بمو گردید طاری طرفه سودائی ‏|‏ دماغم میگذارد بر سر عرش برین پائی
تنم را نیست یکدم راحت و آرام در جائی ‏|‏ دلم را برد از جا جذبهٔ شوق تمنائی

هوائی خاک بوس آستان عرش فرسائی ‏ الصبا

جهان بر کرسی نه پایه گردون همی پائی ‏|‏ که من بالاتر از عرش معلی یافتم جائی
ز دنیا و ز ما فیها ندارم هیچ پروائی ‏|‏ دلم را برد از جا جذبهٔ شوق تمنائی
هوائی خاک بوس آستان عرش فرسائی ‏|‏ بند دوم مخمس منه علیه الرحمه
چه روضه که زمین بوسش سلیمانی کند موری ‏|‏ فلک را جز طواف آن ز گردش نیست منظوری
به نکهت جنت حوری به رفعت عرش پر نوری ‏|‏ بصورت بیت معموری بمعنی سوره نوری
کلیم الله را طوری کلام الله را جائی ‏|‏ مربع بضم میم و فتح رای مهمله و تشدید

موحده مفتوح چار گوشه اور اصطلاح میں نظم چار مصراعے میں دقائق الاشعار

فصل بهار آمد است از پی زیب چمن ‏|‏ قابل نظاره شد جلوهٔ سرو و سمن
جانب گلشن بیا ابر صفت غلغله زن ‏|‏ یوسف گل میدهد نکهت خلق حسن

بند دوم مربع منه

ز آمد نو بهار باغ چو بتخانه شد ‏|‏ گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانه شد
پیشه بلبل کنون گفتن افسانه شد ‏|‏ گل ز خوشی پاره کرد پیرهن خود بتن

مثلث بضم میم و فتح ثای مثلثه و لام مشدد بمعنی سه کرده شده اور اصطلاح میں نظم سه مصراعی ع آگاه کنید مه قارا * ای پرده بغمزه هوش مارا * آموخته صد فسون ادارا * بند دوم مثلث ع یاد و نرگس سیاہت * پیچیده بشرم یک نگاہت * سے کرده هزار مدعارا * لیکن مسمط چار خانه وه بیت مثمن الاجزا ہے کہ جسمیں چار قافیہ ہوں تین قافیہ جداگانہ اور چوتھا موافق قصیده کے خواه غزل کے مثال من سعدی ع من مانده ام مهجور ازو درمانده و رنجور ازو * گویا کہ نیشے دور ازو در استخوانم میرود * اور کبھی چار قافیوں سے زیاده بھی ہوتے ہیں مثال ہے چه یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزاری * بیاری حسن گلزاری بتن و فتنه فتانے

قول صاحب المعجم ہے کہ یہ سجع ہے اور اسکو سجع کہنا چاہیے نہ مستعدا لیکن محقق
فرماتے ہین کہ غیر شعر مین یعنے نثر مین جب اعتبار قافیہ کا کرین اوسکو سجع کہنا اور
سجع یعنی آواز قمری۔ اور سجع کی چار قسمین ہین۔ متوازی اور مطرف اور مردف
اور اعنات۔ اول متوازی اوسمین حرف روی اور وزن و عدد دونین برابر ہونا چاہیے
جیسے گل و مل اور بہار و شمار اور صدری و دوری اور مجبوری و مخموری اور نظر و شکر
اور متوازی بضم میم و فتح ہاے ترشت و کسر راے سجعہ باہم برابر شوند و دوم مطرف
اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیئے اور وزن و عدد حروف مختلف
جیسے وقار و اطوار اور مثال و بال اور بود و وجود۔ و او مطرف بضم میم و فتح طای حطی
راے مہملہ مشدد و وہ اسپ کہ جسکا سر و دم سفید ہو یا سیاہ اور دیگر اعضا برنگ دیگر
سوم مردف یعنی آخر سجع مین دو فقرہ جو ہم قافیہ ہون اونمین حرف مالا یلزم لائین کہ جو مقام ردف
مین دو جگہ ہو یا ایک حرف مالا یلزم لائین اور اوسی پر فقرہ ثانی معطوف ہو۔ مثال اول
خلاصہ مطلوبات بنی آدم قیام زندگیست و وسیلہ شاہد زندگی دوام بندگیست۔ مثال ثانی
طاعتش موجب قربت است و شکر اندرش مزید نعمت۔ چہارم سجع اعنات یعنی قافیہ
سوا حرف روی کے اور کسی حرف کا لزوم کرین جیسے قلم و علم۔ حالانکہ قلم کا قافیہ
کے سات ہو سکتا ہی پس اسکو لزوم ما لا یلزم بہی کہتے ہین۔ اور متوازن اوسمین فقرہ
دو لفظون کی وزن و عدد حروف یکسان چاہیے اور روی مختلف جیسے اعمار و ارزاق
اور مراتب و مراسم اور تقریر و تسوید اسے موازنہ بہی کہتے ہین اور یہ نثر مرصع سے کافی
کما فی القرآن المجید) وآتیناهما الکتاب المبین وهدیناهما الصراط المستقیم
اور نظم مین صنعت سجع کو ترصیع بہی کہتے ہین جیسا کہ قول صاحب المعجم ہے پس
ہمیں کہتا ہی کہ نظم مین اسکو صنعت ترصیع کہنا چاہیے اور نثر مین صنعت سجع تاکہ فرق
صنعت نظم و نثر مین واقع ہو والا اقوال اول مین بہی کوئی قباحت نہین اور دوسری نوع ترصیع
کہتے ہین کہ ایک مصراع ذو معنیین ہو کسی مسمی کے علم مین جیسے سجع اسم مولف من لقب
صادق آل محمد جعفر مین جناب والد مرحوم سجع اسم ناطق حسین مرحوم امروہوی

رحل زانوی پیمبر مصحف ناطق حسینؑ اور نظم سجع مین مستحسن یہ امر ہے کہ فعل ماضی و
مضارع و حرف ضمیر و حرف رابطہ حتی المقدور نہ لائین اور اگر لائین معیوب نہین جیسا
کہ کنیز فاطمہ او رنواب سلیمان خان نے اپنا سجع خود کہا اور خوب کہا ہے سپہر و کلہ تخیر کند
آسمان بدورانم + کنیز فاطمہ و نواب سلیمانم + لیکن فعل ماضی کا سجع مین لانا نہایت بد ہے
بیت اگرچہ عام ہے ہر قسم کے شعر کو کہتے ہین لیکن خاصۃً وہ شعر کہ مثنوی کا ہو اور دونو
مصرع بایکدیگر مقفٰی ہون مثال اس کی مثنوی سحر حلال مصنفہ جدم ملا اہلی شیرازی ہے
ساقی آن شیشہ منصور دم + در رگ و ریشہ من صور دم + اور مطلع پہلا شعر قصیدہ
و غزل کا کہ جسکے دونو مصرع بایکدگر مقفٰی ہون اور اسی کو مصرع بھی کہتے ہین اور
حسن مطلع وہ شعر کہ بعد مطلع کے واقع ہوا ہو + مقطع وہ شعر کہ جسمین تخلص شاعر کا ہو
اور وہ اکثر آخر کلام مین واقع ہوتا ہے اور کبھی وسط کلام مین اور کبھی تخلص کو مطلع مین
بھی لاتے ہین باایں ہمہ ایسی غزل کے آخر مین بھی مقطع ہوتا ہے بطریق عادت والا
درحقیقت ضرورت نہین ہے

باب ثانی شرح ارکان مین

اور بعض
مصطلحات عروض کے بیان مین جو مشتمل اور فوائد پر بھی ہے اور اوسمین کئی فصلین ہین

فصل اول بیت اقل شعر اک مقدار ہے کلام منظوم سے کہ جب شاعر اوس سے فارغ ہوتا ہے
دوسری مقدار مثل اوسکے شروع کرتا ہے اور ہر مقدار کے حرف آخر کو اک جنس سے
نگاہ رکھتا ہے اور شعر کی ان دونو مقدارون کو اک بیت کہتے ہین اور بیت کے معنے
لغت مین گھر کے ہین اور اشتقاق بیت کا بیوتت سے ہے اور بیوتت بمعنے
شب گذاشتن ہے اور گھر کو اسی سبب سے بیت کہتے ہین کہ گھر جگہ رات بسر کرنے کی
ہے اور مردم کو غالباً رات کے وقت ملازمت گھر کے قیام کی ہوتی ہے نہ ملازمت
اوس جگہ کے قیام کی جہان گھر نہو پس اسیطرح بیت شعر اک بنا ہے کلام منظوم
سے کہ ملازمت اوسکے تحفظ کی بیشتر رہتی ہے کلام منثور سے اور ہر بیت کے دو حصے
برابر ہوتے ہین جسکو معنے دو مقدارون کے سات ابھی تعبیر کیا ہے پس وہ
متحرکات و سواکن مین اک دوسرے کے برابر ہوتے ہین اور ہر حصہ کو اک مصرع کہتے ہین

اور مصرع لغت عرب مین ایک مصراعی الباب یعنی اک پارہ ہوتا ہے در دو پارہ ع
پس در دو پارہ سے ہیں پارہ کو چاہین باز و فراز کر سکین جیسے دوسرے کے او
جب دونو کو فراز کرین اک در ہوا اسیطرح بیت شعر سے کبھی جس مصراع کو چاہا
انشا کرین جیسے دوسرے کے اور جب دونو کو ملائین اک بیت ہو اور جب یہ مقدمہ
معلوم ہوا جاننا چاہیے کہ عروضی پہلے مصرع کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر
عروض کہتے ہین اور دوسرے مصرع کے رکن اول کو ابتدا کہتے ہین اور مطلع بھی
اور رکن آخر کو ضرب کہتے ہین اور عجز بھی اور باقی ارکان جو درمیان صدر و عروض
کے ہین اور درمیان مطلع و ضرب کے ہین ان کو حشویات اور حشو کہتے ہین (حشو
حشویت بمعنی میان ابرہ و استر و اکین یعنی بھرتی اول و آخر کے درمیان ہین او
مراد لفظ صدر و ابتدا سے آغاز اک مصرع کا ہے اور اختلاف اسما واسطے آسانی
تمیز کے ہی اور ہو سکتا ہے کہ دونو مصرعون کے سرے کے رکنون کو صدر کہین
یا ابتدا اور پہلے مصرع کے رکن آخر کو اسواسطے عروض کہتے ہین کہ قیام بیت کا اوسپر
ہے اور عروض کے معنی چوب خیمہ کے ہین کہ خیمہ اوسکے ساتھ قائم ہوتا ہے پس
جب پہلا مصرع اوس رکن پر تمام ہوگا معلوم ہوگا کہ یہ بیت کس وزن پر
اور کس بحر سے منشعب ہوگی اور چونکہ دوسرے مصرع کو پہلے مصراع پر عرض کرتے
ہین تاکہ موافقت وزن مین مثل اوسی کے ہو جائے پس مصرع آخر کے رکن آ
کو ضرب کہتے ہین اوسی وجہ سے کہ یہ پہلے مصرع کے رکن آخر کا مثل ہے اور لفظ
تصرفات اسکے مبحث قوافی مین بیان ہونگی اور ضرب المثل (یعنی مثل چیزی اور دا
در کلام) لغت عرب مین اک نوع مثل ہے اور علی الاکثر یہ رکن آخر مصرع آخر کا
ہوتا ہے اور قوافی چند انواع پیدا ہوتے ہین پس رکن آخر مصرع آخر کا اک ضرب
ہی ضروب او اخر ابیات سے یعنی اک نوع ہے انواع قوافی سے فصل
اور ازبسکہ ہمنے بیت کو گھر کے ساتھ تشبیہ دی اور خانہ عرب خیمہ و خبا ہے
کہ شاخ درخت سے بناتے ہین یا بالون سے بنتے ہین اور خیمہ کو طناب و میخ

رسیتے ہین اور خیمہ کے دونو ستونون کے درمیان ہین جبکہ وہ فراخ کشادہ ہون
فاصلہ بھی ضروری ہوتا ہے پس مدار اوزان عروض کا اور بنا متحرکات و سواکن
شعر کے ان تینون رکنون پر رکھی گئی یعنے سبب اور وتد اور فاصلہ پر اور سبب
طناب کو کہتے ہین اور وتد میخ چوبین کو اور فاصلہ جدائی و فراخی درمیان مین دو
چیزون کے اور اصطلاح عروض مین کلمہ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین
ہین۔ خفیف اور ثقیل سبب خفیف کلمہ دو حرفی کو کہتے ہین جسکا پہلا حرف متحرک
اور دوسرا حرف ساکن ہو جیسے (دگر) اسواسطے کہ یہ خفیف و سبک ہوتا لفظ
مین اور آلہ نطق اوسکے تلفظ سے جلد تر فارغ ہوتا ہے پس اصول عروض بہت
اوسکی آٹھ مثالین ہین فعولن فاعلاتن۔ سے مستفعلن مستفعلن سے کسی فولن
مفاعیلن سے مفعولات سے اور صورت اوسکے لکھنے کی عروضیون کی اصطلاح
مین ہاے یک چشمی ہے جسکو ارقام ہندسہ مین صفر کہتے ہین اور الف سے
کہ جسکو حساب مین ایک شمار کرتے ہین مثال اوسکی یہ ہے ۱ہ ہا علامت متحرک کی
اور الف علامت ساکن کی اور اسواسطے اوس ہے کو علامت متحرک کی قرار دیا
کہ بعض کلمات تازی و پارسی کے اواخر مین (ہے) علامت حرکت کی ہی لیکن تازی
مین جیسا کہ نص قرآن مجید ہے ما اغنی عنّی مالیہ ہلک عنّی سلطانیہ
جب چاہا کہ یائی مالی و سلطانی کو متحرک کرین ہا اوسکے آخر مین الحاق کی تاکہ ما
قبل کے فتحہ کی دلیل ہو اور محل وقف لیکن فارسی مین جیسا کہ ہمہ و بسہ کے
کلمات مین (ہے) فتحہ ما قبل کی دلالت کے لیے ہی ملفوظ نہین ہوتی اور سوا قافیہ
کے ضرورت کسی حرف کے ساتھ مکسوب نہین ہوتی کما حقہ ذکرہ فی القافیہ اور الف
کو اسواسطے دلیل ساکن کی گردانا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور جب متحرک ہوتا ہی
اوسے ہمزہ کہتے ہین اور علم الف کا اوس سے ساقط ہوتا ہی۔ اور سبب ثقیل وہ کلمہ دو حرفی
جسکے دونو حرف متحرک ہون اور بعد اوسکے کوئی ساکن تلفظ مین نہ آئے جیسے دلم مین
دال اور لام متحرک ہی یا ہمہ و بسہ کہ ہا انکے تلفظ مین نہین آتی لیکن محض واسطے اظہار

حرکت ماقبل کے ہی یا مثل ان کلمات کے - اور اصول عروض فارسی مین اسکی کوئی
مثال نہین اسلیے کہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین ہے لیکن عروض تازی
مین دو مثالین ہین - عل مفا علتن سے اور مت متفا علن سے اور صورت اوسکے
خط کی عروض مین دو صفر ہین جیسے ہ ہ اور اسواسطے اسکو ثقیل کہتے ہین کہ دو حرف
متحرک تلفظ مین گران تر ہوتے ہین اک حرف متحرک و ساکن سے اور کلمہ سہ حرفی کو
وتد کہتے ہین اور اسکی بہی دو قسمین ہین - مجموع و مفروق لیکن وتد مجموع اوسے
کہتے ہین جسکے پہلے دونو حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے وفا دلا اور اسکی
اصول افاعیل مین چار مثالین ہین مفا مفاعیلن سے علا فاعلاتن سے فعو فعولن سے
علن مستفعلن و فاعلن و متفاعلن سے اور صورت اوسکے تحریر کی دو صفر ہین اور
ایک خط جیسے ہ ہ ا - اور اسکو وتد مجموع اسوجہ سے کہتے ہین کہ دو حرف متحرک
باہم جمع ہوے ہین اور اسی کو وتد مقرون بہی کہتے ہین اور وتد مفروق وہ کلمہ سہ حرفی
کہ جسکے سرے کا حرف متحرک اور حرف وسط ساکن اور حرف آخر متحرک ہو ایسا متحرک
کہ بعد اوسکے کوئی ساکن ملفوظ نہو جیسے آلہ و نالہ کہ ہا انکی بہی ملفوظ نہین ہوتی
محض واسطے اظہار حرکت کے ہی اور اسکی عروض مین تین مثالین ہین - لات مفعولات
سے تفع مس تفع لن سے فاع فاع لاتن سے صورت اوسکے خط کی عروض مین دو صفر
اور ایک خط درمیان دو صفر کے یاین مثال ہ ا ہ - اور چونکہ دونو متحرک اوسکے
آپس مین جدائی رکہتے ہین لہذا اوسکو وتد مفروق کہا اور فاصلہ کی بہی دو قسمین ہین
صغری اور کبری - فاصلہ صغری کلمہ چہار حرفی کو کہتے ہین جسکے تینون حرف اول کے
متحرک اور چوتہا حرف ساکن ہو جیسے بہ وم و بیرم یا صلبا و شرفا اور اسکی اصول
اوزان عرب مین دو مثالین ہین علتن مفاعلتن سے اور متفا متفاعلن سے اور
اصول عروض فارسی مین کوئی اسکی مثال نہین اور اسکی تحریر عروض مین تین صفر
اور ایک خط اسطرح ہ ہ ہ ا - اور فاصلہ کبری کلمہ پنج حرفی کو کہتے ہین جسکے چار حرف
اول کے متحرک اور پانچوان حرف ساکن ہو جیسے تفنود یا فعلتن اور اس فصل کی اصول

عروض عربی و فارسی مین کوئی مثال نہین اور یہ اشعار بحر زحافت خبل جسکو مکانفہ بھی کہتے ہین حاصل نہین ہوتا اور وہ زحافت خبل نہین آتا لیکن مستفعلن و مفعولات مین پس مستفعلن سے فعلتن اور مفعولات سے فعلات باقی رہتا ہے باجتماع خبن و طی کما تجد ذکرہ فی فصل الزحافات اور ان دونو کو فاصلہ اس سبب سے کہتے ہین کہ غایت متحرکات متواتر کی کہ اشعار عرب مین ہوتی ہے یہ دونو فعل ہین اور چونکہ متحرک متواتر کی دو صورتین ہین یا بہ سہ حرف یا بچہار حرف پس اول کو صغریٰ اور دوم کو کبری کہا۔ **فصل ثالث** علت تقدیم سبب خفیف کے ارکان عروض مین یہ ہے کہ اقل حروف کہ مردم سات اوسکے ناطق ہوسکتے ہین دو حرف ہین حرف اولین متحرک تاکہ سات اوسکے ابتدائی کلام کرین اور دوسرا حرف ساکن تاکہ اوسکے اوپر خاموش ہون کیونکہ ابتدا سوا حرف متحرک کے نہین ہوسکتی سوا اسکے کہ حاصل نطق کیا ہے کہ نقل کرنا حال خاموشی سے طرف حال گویائی کے اور یہ بدون تحریک آلہ گویائی ممکن نہین اور محال ہے کہ تحریک آلت نطق سے حرف ساکن پیدا ہو اور جسطرح ابتدا سوا حرف متحرک کے ممکن نہین اوسیطرح وقف سوا حرف ساکن کے ممکن نہین اور وہ حرف ساکن اوس جگہ پر کہ متحقق ہوئی جیسے نرم اور اوس جگہ کہ مقدر ہو جیسے ہمہ رمہ کہ بضرورت سکون (ہا) اونمین الحاق کرتے ہین اور (ہا) اگرچہ تلفظ مین نہین آتی لیکن وقف متکلم کا اوپر ساکن کے مقدر ہوتا ہے اور بحکم اس بات کے کہ بنا سے کلام آمیزش و امتزاج پہ ہو اور مقصود سخن سے سمجھنا معانی متعلقہ کا ہے اور یہ مراد جب تک کلمات اپس مین وصل ہونا میسر نہین ہوسکتی اور حرکت آثارات وصل سے ہے اور سکون علامات وقف سے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ متحرکات زیادہ ہون سواکن سے اور صناعت شعر رعایت اعتدال کی اس زیادت مین بھی لازم ہوتی ہے اور جب شاعر اپنے نظم مین سبب خفیف سے بڑھا وتد مجموع لایا اور جب وتد مجموع سے تدرج کیا فاصلہ صغری تک پہونچا اور زیادت متحرکات سواکن شعری کی حد اعتدال تمام مین ہے اور جب اسپر بھی زیادتی

ہوگی تجاوز ہوگا اعتدال سے کسواسطے کہ حد اعتدال میں زیادت ایک چیز کی دوسری
چیز کے یہاں تک نہیں ہوسکتی کہ سہ چند اوس چیز کی ہو جائے لیکن ازبسکہ فاصلہ
کبریٰ ساتھ ایک حرف متحرک کے اوپر فاصلہ صغریٰ کے زیادہ افزون نہیں ہے
بہت قریب اعتدال کے ہے اوسکو بھی منجملہ ارکان قرار دیا نہ منجملہ اصول ارکان اور چھ
حرکات متوالیہ [illegible] حد اعتدال سے حد کثرت تک پہونچے اور اس جہت
طبع راستہ [illegible] سے تیا ہو ثقیل اور تنفر کرے اور اجرام کسی شعر
مستعمل [illegible] ہمیشہ بتکلف فارسی میں پانچ متحرک کے ہیں خاطر
اور [illegible] گی ہے بیت شکر زبان [illegible] اگر
[illegible] اگر [illegible] من عنصری کذا فی المعجم لیکن یہ [illegible]
سے ہے اور نہایت ناپسندیدہ ہے اور اعتبار سے ساقط ہے اور اسی علت سے
ارکان عروضی منحصر ہیں دو سبب اور دو وتد اور دو فاصلہ پر اور مثالیں ان سب
اصطلاحات کی مجموع درست کی گئیں واسطے سہولت تفہیم کے (ازلب گہر ریز دیدی شفو)
فصل رابع اخفش کہ ایک اہل نحو و ادب سے ہے اوسکے نزدیک فواصل کا وجود
نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ فاصلہ صغریٰ مرکب ہے دو سبب سے ایک ثقیل ایک خفیف
اور فاصلہ کبریٰ مرکب ہے سبب ثقیل و وتد مجموع سے حالانکہ اصول کو مرکب نہیں
ہونا چاہیے۔ تنبیہ نظر۔ من مؤلف واقعی کہ فاصلہ صغریٰ کو عموماً بین القوافی
مرکب نہیں کہسکتے باین جہت کہ وہ عربی میں اصول ارکان سے ہے مؤید اس قول
کا متفاعلن ہے البتہ فاصلہ کبریٰ عربی میں اصول ارکان سے نہیں بلکہ منجملہ فروع
ارکان ہے پس اوسکو عروض عربی میں مرکب کہسکتے ہیں اور فارسی میں تو دونوں
فاصلے اصول ارکان سے نہیں بلکہ منجملہ عوارض ارکان فاصلہ صغریٰ بھی ہے
فاصلہ کبریٰ بھی لیکن فاصلہ کبریٰ بجہت ثقالت نہایت ناپسندیدہ ہے پس
فارسی میں ان دونوں کو مرکب کہسکتے ہیں فافہم۔ اور اوسی اخفش کا قول ہے
کہ اسباب تین ہیں اور اوتاد تین ہیں اور فواصل تین ہیں۔ سبب خفیف

متوسط و ثقیل و وتد مجموع و مفروق و کثرت - فاصلہ صغری و کبری و عظمی - مثال سبب
متوسط کی - ایک متحرک اور دو ساکن جیسے کار - مثال وتد کثرت - دو متحرک اور
دو ساکن جیسے نہان عطن - مثال فاصلہ عظمی پانچ حرف متحرک اور ایک ساکن
جیسے دو مصراع سکلف و ناخوش و قبیح کہ قبل ازین مذکور ہوا یہ تحقیق کہ یہ شخص حقائق
دقائق علم تقطیع سے وقوف تمام نہین رکھتا تھا یا کیفیت استعمال دو ساکن و سہ ساکن
سے کہ اشعار مین واقع ہوتے ہین غافل تھا اور ہم شرح تقطیع مین اس قسم کو
بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے - الحق کہ ارکان عروض مین دو سبب اور دو وتد اور
دو فاصلہ ہیں اور کچھ مزید نہین ہے اور جسنے کہ فاصلہ عظمی کہا ہے خود اک جنون یا کمال
اور اک جہل مفرط ہے اور فساد اس قول کا قبل ازین مذکور ہوا اس جگہ حاجت اعادہ کی
نہین اور ابراہیم عروضی فاصلہ کبری کو فاصلہ بضاد معجمہ کہتا ہے اور ابن عباد دونون
فاصلون کو بضاد معجمہ کہتا ہے اور فرق دونون مین صغری و کبری کے لفظ کے ساتھ
کرتا ہے - وجہ حصر یہ ہی کہ زبان عرب مین الفاظ کی یہی چھہ قسمین مقرر ہین یعنی دو سبب
دو وتد دو فاصلے کوئی لفظ عربی ان چھہ حالتون سے خالی نہین ہو سکتا ہے اہل فارس
انکے یہان جو تین قسمین اور نکالی گئین یعنے سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلہ عظمی
تیسری قسم کا تو وجود ہی نہین لیکن دو تو پہلی قسمین وہ بھی معتبر نہین شعر مین اگر اصلی
حالت پہ نہین رہتین چنانچہ تقطیع کے وقت سبب متوسط کے تیسرے حرف کو متحرک
کرکے وتد مفروق اور وتد کثرت کے چوتھے حرف کو گرا کر وتد مجموع بنا لیتے ہین فصل عام
ازانجاکہ سبب ثقیل اصول عروض فارسی سے نہین اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل
اور کسی جزو سے ملیگا تین حرف متحرک یا زیادہ تین حرفون سے جمع ہونگے اور یہ شعر
فارسی مین اعتدال سے خارج ہے لہذا فاصلہ صغری و کبری اصول عروض فارسی سے
نہین اور یہ امثلہ اسکے فارسی مین کلمہ مفرد نہین بلکہ با آمیزش کلمہ دیگر ہین البتہ فاصلہ
صغری اصول عروض عربی سے ہی کما قالت پس یہی وجہ ہی کہ رکن متفاعلن و مفاعلتن
کے اصول ہونے کی عربی مین اور اصول سے ساقط ہونے کی فارسی مین اور فاصلہ کبری

اصول عروض عربی سے نہین اگرچہ حروف متحرک و متوالی اشعار عرب مین چار
مستعمل ہین البتہ چار سے زیادہ مستعمل نہین اور اون حروف متحرک و متوالی
چوتھا حرف بطریق زحاف کے پڑتا ہے اصلی نہین ہوتا مثل فعلتن کے کہ مستفعلن
سے ساتھ خبن و طی کے بنتا ہے اور اس اجتماع خبن و طی کو خبل کہتے ہین اور
اہل عرب باوجود استعمال ثقیل جانتے ہین چنانچہ اسی استعمال و ثقل کی جہت
مکانفہ مین معاً جواز اسقاط ہر دو ساکن ہے اور معاً جواز القاے ہر دو ساکن ہے
اور اسقاط احدہما لا بعینہ کبھی جائز ہے کما مر ذکرہ فی فصل التغیر اور شعر
فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک و متوالی سے مستعمل نہین بجہت خفت زبان فار
کے اور وہ بھی اصلی نہین ہوتا بلکہ تیسرا حرف متحرک بطریق زحاف پڑتا ہے مثل
فعلاتن و فعلن متحرک العین کے کہ فاعلاتن و فاعلن سے بخبن حاصل ہو سکتے ہین
اور اوسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین حرف اوسط جائز ہے بشرط عدم التباس
و ابطال نظام کما سیاتی ذکرہ فی زحاف التسکین اس بیان سے حکم تحریک اول
و اواسط شعر کا بخوبی معلوم ہو گیا الفصل السادس باقی رہا حکم تحریک اواخر
کا یعنے اعاریض و ضروب کا پس حکم اوسکا یہ ہے کہ عربی و فارسی مین آخر کسی شعر کا
متحرک نہین ہوتا جیسا کہ اول شعر ساکن نہین ہو سکتا اسلئے کہ ابتدا بسکون محال
سے ہے اسیطرح تحریک آخر شعر کی مسلم نہین بنا بر اصول قواعد عروض کے لیکن
قیاس از روے وضع تحریک آخر رکن کی تالیفات مین چار حال سے خالی نہوگا
بیک حرکت یا بدو حرکت یا بسہ حرکت یا بچہار حرکت لیکن دو حرکتین مثلاً اسطرح پر کہ
رکن مین سبب ثقیل موخر ہو وتد مجموع سے جیسے مفاعل بتحریک عین و لام یہ دو
یہ ناجائز ہے یا سبب ثقیل موخر ہو وتد مفروق سے جیسے فاع ل ت بتحریک عین و
وتا یہ سہ حرکت یہ بھی ناجائز ہے یا جب دو سبب ثقیل موخر ہون وتد مجموع سے تالیفات
سباعی مین جیسے علن م ت م ت بتحریک ہر یک چہار حرف آخر یہ بھی ناجائز ہے
بجہت جمع ہو جانے فاصلہ کبری کے نفس رکن مین اور یا بہ پیش رکن ابعا

یہی ہی باعث ہے کہ سبب ثقیل کو اصول میں کسی رکن کے آخر میں نہیں لاسکے
میں کسواسطے کہ جب سبب ثقیل کسی اور رکن مابعد سے ملیگا چار حرف متحرک
جمع ہونگے مثلاً مفاعل مفاعیلن حالانکہ یہ جائز نہیں کما قیل۔ اور از روے
زحاف بھی دو حرکتوں کا یا تین حرکتوں کا یا چار حرکتوں کا جمع ہونا آخر رکن
میں جائز نہیں چنانچہ معاقبہ و مراقبہ میں سقوط ہر دو ساکن اسی جہت سے
ناجائز ہے کہ مفاعیلن بہ قبض و کف مفاعل رہیگا دو حرکتیں آخر رکن میں
جمع ہونگی اور جب مابعد کا رکن کہ اوسمین اول وتد مجموع ہوگا اس رکن سے
ملیگا فاصلہ کبری ہو جائیگا اور یہ ممتنع ہے جائز نہیں اور تین حرکتیں یا چار
حرکتیں آخر میں از روے زحاف نہیں جمع ہوسکتیں اسی باعث سے کہ کوئی
زحافات مفرد و مرکب سے ایسا نہیں کہ جسکا یہ عمل ہو لیکن ایک حرکت آخر
رکن میں از روے زحاف جائز ہے بین القومین بلا خلاف جیسے مفاعیل
لام مکفوف ساتھ شرط اس بات کے کہ وہ رکن مزاحف اوائل شعر میں واقع ہو
باستثناے اعاریض و ضروب کسواسطے کہ اعاریض و ضروب میں متحرک بالآخر
ممتنع ہے بلا خلاف کما قالت اور یہی وجہ ہے کہ معاقبہ و مراقبہ میں اور
مفاعیل مکفوف لانا جائز ہے لیکن از روے وضع کے تحریک آخر رکن کی بھی
جائز ہے ساتھ شرط اس بات کے کہ جس رکن اصلی میں متحرک بالآخر ہو اوسکے
اول دو سبب خفیف متوالی ہوں تا دو خفیفین جمع ہوں مقدم
بالآخر ہو تو مضائقہ نہیں اور کوئی ایسا رکن نہیں تالیفات میں مگر مفعولات
بالیقین یہی حاصل یہ ہوا کہ سوا مفعولات کے متحرک بالآخر کسی رکن میں جائز نہیں
وضع میں اور آخر مفعولات متحرک بجہت واقع ہونے وتد مفروق کے آخر رکن میں اور دوسرا
شرط یہی کہ اوسط شعر میں یہ رکن واقع ہو ورنہ اعاریض و ضروب کے حالانکہ مفعولات اعاریض و
ضروب میں واقع ہوتا ہی نہیں وجہ اوسکی یہ ہے کہ مفعولات میں وتد مفروق جیسا کہ
وتد مفروق مقدم دو سبب خفیف لاتن مفصل میں

یعنے دو سبب مقدم ہوں وتد مفروق سے جیسے مفعولات کما سیاتی ذکرہ فی فصل الثا
الا لبتہ تالیف مفعولات سے ثقل تحرک بالآخر دفع کیا گیا بخلاف وقف بمقام اعاریض
وضروب عربی و فارسی مین پس یہ بدون وقف مستعمل نہین ہوتا اعاریض و ضروب
مین اور یہی وجہ ہے کہ مفعولات کو بضم التاء بلا تنوین کہتے ہین کسواسطے کہ اگر
متحرک نہ کہین تو لا محالہ ساکن کہینگے کہ ضد تحریک کی سکون ہے حالانکہ ساکن
نہین کہسکتے اسلیے کہ وتد مفروق کا آخر حرف متحرک ہوتا ہے نہ ساکن پس ضرور
ہوا کہ تائی مفعولات کو متحرک رکھتے اولا بہ نظر اقتضاے تالیف بشرط دو سبب
خفیف متوالی باول رکن کما قلت اور ثانیا تسکین بہ نظر دفع ثقل تحرک آخر شعر
جیسا کہ معمول عروضیان عرب و فارس کا ہے اور یہی مناسب تھا از رو سے
قیاس صحیح کے اور بلا تنوین اسلیے کہا کہ اگر تا سے مفعولات مین نون تنوین لا
کرین تو آٹھ حرف ہو جائینگے اور چار سبب متوالی جمع ہونگے اصل مین حالانکہ
یہ اصول عروض عربی و فارسی سے خارج ہے کسواسطے کہ ارکان اصول یا کل
خماسی ہین یا سباعی اور ثمانی نہین ہین الحمد للہ کما ھو اھلہ و مستحقہ

الفصل السابع بحکم اس بات کے کہ کلام منظوم اوپر کسی ارکان سے کاشیا
علی سبیل الانفراد خوش آیندہ و مقبول طبایع و ملذ نہین ہوتا یعنے تنہا تکرار یا جا
سے وزن مستعذب نفوس نہین ہوتا مثال اسباب خفیف منفرد کی جیسے شعر
تا کے بارا در غم داری * تا کے بر ما آری خواری * بر وزن فعلن فعلن فعلن فع
لان سب رکن مسکون العین دو بار بحر متدارک مثمن مخبون مسکن یا مقطوع
مثال اسباب ثقیل کی شعر مین محالات سے ہے البتہ نثر مین یہ مثال ہر جا
پسر تو ز جبہ نشدہ و نہ بے ہنر تو * مثال تنہا اوتاد مجموع کے شعر ما
چرا عجب ندارم از نگار من * کہ یکدم بدون شد از کنار من * بر وزن مفا
مفاعلن مفاعلن دو بار بحر رجز مسدس مقبوض - مثال تنہا اوتاد مفروق
مصرع انچہ اندہ تم بردی من رسید * بر وزن فاعلات فاعلات فاعلات

بل مسدس مکفوف و مقصور اسلیے کہ بتحریک باٰخر شعر نہین ہو سکتی - مثال
تنہا فاصلہ صغری کی شعر — چکنم صنما چو دلم ستدی * بکشم زتو ہرچہ کنی زجفا
بروزن فعلتن فعلتن فعلتن فعلتن سب رکن متحرک العین بحر متدارک مثمن مخبون
مثال تنہا فاصلہ کبری کی - مصرع منم من زبر من شہ بدی * بروزن فعلتن
فعلتن فعلتن رجز مسدس مخبول - پس اسی جہت سے رکن رباعی کو جیسے
فعلتن اور رکن شداسے کو جیسے مفعولن و متفاعلن کہ تکرار اسباب و اوتاد
سے بنی ہین اصول شعر سے نہین شمار کرتے اگرچہ مشتقات فعلی سے ہین
اور جو رکن کہ دراز ہوگا مثلاً مفعولاتن پس وہ بھی ملذ نہوگا اسوجہ سے کہ اقتضا سے
طالت کرتا ہے پس زیادہ سباعی سے اور کم خماسی سے اصول مین کوئی رکن نہین
مثال خماسی کی - جیسے فعولن فاعلن - مثال سباعی کی - جیسے مفاعیلن فاعلاتن

الفصل الثامن ہرگاہ کہ اجزا سے سہ گانہ علی سبیل الانفراد مقبول طبائع
نہوی تو اونکو آپس مین ترکیب دی تاکہ اونسے ترکیب اول اوزان کی
حاصل ہوی کہ کلام منظوم اوسپر اوس اوزان کے مقبول طبائع و مستعذب نفوس
آیا پس انقسام عقلی بشرط استعذاب نفوس و طبائع ان ارکان سہ گانہ کی ترکیب
مین بایکدگر تین صورتون سے زیادہ نہین - ترکیب وتد و سبب - ترکیب وتد
و فاصلہ - ترکیب سبب و فاصلہ - اور یہ ترکیب سبب و فاصلہ باطل ہوگی
اسلیے کہ فاصلہ فی نفسہ مرکب ہی دو سبب سے جب ایک سبب اور ساتھ
اوسکے ترکیب دین اک جزو حاصل ہوگا مرکب اسباب منفردہ سے اور قاعدہ
ہر ایک رکن کی ترکیب کا ساتھ ایک رکن کے مختل ہوگا پس دو سبب اور ایک وتد
اوسکے مقام پر لاسے تاکہ تین ترکیبین حاصل ہوئین - ایک سبب اور ایک وتد
اور دو سبب اور ایک وتد اور ایک وتد اور فاصلہ - اور ان تین ترکیبون سے
دس وزن حاصل ہوئے کہ بنا جملہ اشعار عرب و عجم کی انپر ہے اور عروضی انکو اجزا
اور افاعیل عروض اور اصول افاعیل و تفاعیل و مفاعیل و افعال و مثال انکی

کشادہ منزل مقصود کو پہونچاتی ہے اس علم کے جاننے سے راہ مستقیم
موزون و ناموزون کی نظر آتی ہے رابع ابر کثیر اور بدلی سے جو فصل
ہوتے ہین وہ مشہور ہین ازانجملہ زراعت کا سرسبز ہونا اور اس علم
تخم سخن سرسبز ہوتا ہے خامس وہ شے کہ عرض کی جائے اور
یعنی معروض علیہ اور شعر علم عروض پر عرض کیا جاتا ہے وزن کی
اور سقم دریافت کرنے کے لیے تا حال موزونیت و ناموزونیت شعر کا معلوم
اور عروض بروزن فعول ہے پس جیسے فعول مفعول کے معنے مین آیا ہے
طرح عروض بھی بمعنے معروض آیا ہے یعنے معروض علیہ شعر تشبیہ اور
فعول مستحسن ہے سادس راہ سخت و صعب عرض کو کہتے ہین اور یہ علم
صعب اور مشکل ہونے کے اس اسم کے ساتھ مسمی ہوا سابع ما بجاء اقرب
اور اس علم سے ظاہر ہوتا ہے وزن صحیح و منکسر ثامن وہ مکان کہ
ہین اور اس علم مین مقابلہ کیا جاتا ہے شعر کا سات اصول کے تا
فحوائے کلام اور یہ علم مستنبط ہے فحوائے کلام شعرا اور نظم و نسق اشعار
عاشر وہ چوب کہ رکھی جاتی ہے درمیان بیت شعر کے یعنے درمیان
و پشم کے اور اس علم مین بیان ہوتا ہے اوس رکن کا کہ اسکو عروض
اور وہ وسط شعر مین ہوتا ہے اور لفظ عروض کے معنے لغت مین سوا
معنون کے بھی ہین بعضی مناسب اور بعضے بہ تکلف مناسب اور بعض
اور اصطلاح مین بھی لفظ عروض کے کئی معنے ہین اول جزو آخر مصرع
اول بیت سے کہ لامحالہ وسط شعر مین ہوگا ثانی میزان شعر
نحو میزان کلام منثور کی ہے اوسی طرح علم عروض میزان کلام
اور جیسا کہ بنا لغت عرب کی فا و عین و لام پر رکھی گئی اہل لغت
متحرکات و سواکن کے بہ آسانی ہو چنانچہ لغت عرب) اور شعر
بروزن فعل اور یضرب بروزن یفعل اور ضارب بھی اوسکے کئی معنے

مفعولات حاصل ہوا بروزن دل شکستہ تازہ اور خط اوسکا عروض مین دو بار ایک خط
ایک خط پہر دو صفر اور ایک خط درمیان باین مثال ٥١٥١٥١٥ - اور پہر وتد
مفروق کو اوپر دو سبب خفیف کے مقدم رکہا فاع لاتن حاصل ہوا بروزن یار جانی
اور پہر وتد مفروق کو درمیان دو سبب خفیف کے لائے مس تفع لن حاصل ہوا
اور یہ دونون فعل وزن وخط مین موافق اون دونون فعلون کے ہین کہ ترکیب
دو سبب اور ایک وتد مجموع سے حاصل ہوے لیکن ترکیب مین مخالفت ہے
اور مخالفت ترکیب سے مخالفت اجزا کی لازم آئی جیسا کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہو چکی
اور خلیل نے چونکہ ابتدا پر فواصل سالمہ مین اوزان کا اعتبار کیا ہے افاعیل دوار
کو آٹھہ لایا ہے اور چونکہ ہمنے اجزا و افعال دو کو شمار کیا ہے پس ہم فواصل
کو دس کہتے ہین اسلیے اگرچہ اوزان تلفظ مین آٹھہ سے زیادہ نہین لیکن حقیقت
اجزا دس ہین اور یہ چہ فعل کہ شمار کیے ہیئت مرکب ہین چار متحرک اور تین ساکن
سے اور اصول افعال عروض مین کوئی جزو زیادہ ہفت حرفی سے نہین اور اسکو
سباعی کہتے ہین اور ترکیب ایک وتد و فاصلہ سے دو فعل حاصل ہوے جب
وتد کو اوپر فاصلہ کے مقدم رکہا مفاعلتن حاصل ہوا بروزن بتا چہ کنم صورت
اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے کہ دو صفر ایک خط پہر تین صفر ایک خط اسطرح سے
٥٥١٥٥٥١ - اور جب فاصلہ کو وتد پر مقدم رکہا متفاعلن حاصل ہوا بروزن
چکنم بتا صورت اوسکے خط کی عروض مین یہ ہے تین صفر ایک خط پہر دو صفر
ایک خط باین طرق ٥٥٥١٥٥١ - اور یہ دونو جزو مرکب ہین پانچ متحرک اور
دو ساکن سے اور اسی جہت سے ہم ان دونون وزنون کے شعر پارسی خوش نہین
اور ترتیب افاعیل دہ گانہ کی یہ ہے خماسی فعولن فاعلن سباعی مفاعیلن
مستفعلن فاعلاتن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بلا تنوین نضم تا فاع لاتن -
مس تفع لن پس ارکان اصلی عروض عربی کے بحقیقت دس ٹھہرے جو مذکور ہو
در تلفظ مین آٹھہ اسلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین

اور ارکان اصلی عروض فارسی کے بتحقیق سات ہین فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات بضم التاء بلا تنوین اور تلفظ مین بلیا اسلیے کہ فاعلاتن و مستفعلن متصل و منفصل متحد ہین تلفظ مین اور فارسی مین فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن کو اصول سے ساقط کیا ہے

الفصل التاسع

اور ان خماسے و سباعی سے برناے قیاس بتیس تالیفین ممکن ہین آٹھ تالیفین خماسے کی اور چوبیس تالیفین سباعی کی لیکن تالیفات خماسی کہ آٹھ ہین باین شمار چار تقدیم سبب خفیف یا سبب ثقیل وتد مجموع یا وتد مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع یا وتد مفروق سبب خفیف یا سبب ثقیل پر ۔ اور یہ بیان جدا جدا امثلہ کے لکھنے سے بخوبی ذہن نشین طلبا ہوتا ہے

باین ترتیب

تقدیم سبب خفیف وتد مجموع پر	فاعلن
تقدیم سبب ثقیل وتد مجموع پر	علعلن
تقدیم سبب خفیف وتد مفروق پر	فافاع
تقدیم سبب ثقیل وتد مفروق پر	علفاع
تقدیم وتد مجموع سبب خفیف پر	فعولن
تقدیم وتد مجموع سبب ثقیل پر	فعلعل
تقدیم وتد مفروق سبب خفیف پر	فاع فا
تقدیم وتد مفروق سبب ثقیل پر	فاع عل

پس ان امثلہ مین دو صورتین مستعمل ہین ایک یہ کہ وتد مجموع مقدم ہو سبب خفیف پر ۔ دوسرے یہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وتد مجموع پر اول فعولن ثانی فاعلن اور یہ دونون اصول شعر تازی سے ہین لیکن ثانی اصول شعر فارسی سے نہین کما قلت باقی رہین چہ شکلین اور وہ سب نامستعمل ہین اسلیے کہ تالیف وتد مجموع کی سات سبب ثقیل کے بہ تقدیم و تاخیر سبب ثقیل دونو صورتون مین

ناخوش ہے کیونکہ اسلئے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی حرکات اربع لازم آتی ہی
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر رکن مع ما قبل متحرک ہوتا ہے اور دو حرکتین
آخر رکن مین جمع ہوتی ہین حالانکہ یہ جائز نہین اور تالیف سبب ثقیل کی
سات وتد مفروق کے بہ تقدیم و تاخیر سبب ثقیل ان دونو شکلون سے شکل
اول مین آخر رکن متحرک ہوتا ہے اور شرط جواز کی نہین پائی جاتی یعنے قبل
اسکے دو سبب خفیف نہین ہین کیونکہ یہ رکن خماسی ہے سباعی نہین اور
شکل ثانی مین آخر رکن مع ماقبل متحرک ہوتا ہے دو حرکتین آخر رکن مین جمع
ہوتی ہین یہ بھی ناجائز ہے اور تالیف سبب خفیف کی سات وتد مفروق
سے اسمین بھی وہی قباحت تحریک آخر کی سات فقدان شرط جواز کے پائی
جاتی ہے اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فلع لن کی سات فاعلن
کی ہوتی ہے اور تکرار نا پسندیدہ ہے خوب نہین کیونکہ یہی تکرار فع فاع لاتن
وسن تفع لن مفروقی مین بھی ہے سات مجموعی کے حالانکہ وہان جائز ہی
اور یہان ناجائز — جواب من مؤلف وجہ یہ ہی کہ رکن مین لانا وتد
مفروق کا خالی ثقل سے نہین ہوتا اسلئے کہ یہ بہ نسبت وتد مجموع کے فی نفسہ
ثقیل ہے لیکن تدارک دفع ثقل اسباب خفیف سے کیا جاتا ہی نہ ایک سبب
سے کیونکہ تعداد ایک سبب کے حروف کی ایک وتد مفروق کے حروف کی تعداد سے
کم ہے پس قلت کثرت پر کیونکر غالب آسکتی ہے اور خماسی مین دو سبب خفیف
لا نہین سکتے کہ سباعی ہو جائیگا لہذا فلع لن مفروقی خارج ہوا اعتدال سے فافہم
اور اسیطرح مستفع لن مفروقی مین بھی کہ باہم دو ثقل جمع ہوتے ہین ایک
سبب ثقیل دوسرا وتد مفروق اور ظاہر ہے کہ یہ دو ثقیل ہین
پس تدارک دفع ثقل ایک سبب خفیف سے کہ آخر مین رہتا ہی ممکن نہین فافہم
لیکن سباعی تین ازروے قیاس بنا ہر سباعی مین تقدیم و تاخیر و توسیط اسباب
کے جو بیس تالیفین ممکن ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون

یہ ایک شکل ہوئی اور جب وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہ دو شکلیں ہوئیں اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے واقع ہو تین شکلیں ہوئیں اور جب وتد مفروق بجائے وتد مجموع ان تینوں شکلوں میں آئے چھ شکلیں ہوئیں اور یہ بالیقین خالی ثقل و گرانی سے ہیں اور جب دو سبب ثقیل بجائے دو سبب خفیف ان چھ شکلوں میں آئے بارہ شکلیں ہوئیں اب دو شکلیں ان اسبا سبکی اور باقی رہیں ایک شکل سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل موخر اور دوسری شکل سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل جب دونو وتدوں سے ملے بارہ شکلیں نکلیں ویسی ہی ان دو وزن کے انضمام سے دونو وتدوں کے ساتھ بھی بارہ شکلیں اور نکلیں اور یہ بارہ اور بارہ چوبیس بالیقین ہوئیں اور یہ بیان جدا جدا احصا کرنے سے بخوبی ذہن نشین بآسانی ہوتا ہے۔

۱	تقدیم دو سبب خفیف وتد مجموع پر	مستفعلن
۱۳	تقدیم سبب خفیف کی سبب ثقیل و وتد مجموع پر	فاع متفعلن
۲	تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر	مفاعیلن
۱۴	تقدیم وتد مجموع سبب خفیف و ثقیل پر	علن فاع مت
۳	وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف	فاعلاتن
۱۵	وتد مجموع درمیان اول سبب خفیف آخر سبب ثقیل	فاعلن مت
۴	تقدیم دو سبب خفیف وتد مفروق پر	مفعولات
۱۶	تقدیم سبب خفیف کے سبب ثقیل وتد مفروق پر	فاع مت فاع
۵	تقدیم وتد مفروق دو سبب خفیف پر	فاع لاتن
۱۷	تقدیم وتد مفروق کے اوپر سبب خفیف و ثقیل کے	فاع فاع مت
۶	وتد مفروق میان دو سبب خفیف	مس تفع لن
۱۸	وتد مفروق درمیان اول سبب خفیف آخر ثقیل	فا فاع مت

تقدیم دو سبب ثقیل وتد مجموع پر	م ت م علن	۷
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مجموع پر	متفاعلن	۱۹
تقدیم وتد مجموع دو سبب ثقیل پر	علن م ت م	۸
تقدیم وتد مجموع کی اوپر سبب ثقیل و خفیف کے	مفاعلتن	۲۰
وتد مجموع درمیان دو سبب ثقیل	م ت علن م	۹
وتد مجموع درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت علن فا	۲۱
تقدیم دو سبب ثقیل وتد مفروق پر	م ت م فاع	۱۰
تقدیم سبب ثقیل کی سبب خفیف و وتد مفروق پر	م ت فا فاع	۲۲
تقدیم وتد مفروق دو سبب ثقیل پر	فاع م ت م	۱۱
تقدیم وتد مفروق کی اوپر سبب ثقیل و خفیف کے	فاع م ت فا	۲۳
وتد مفروق درمیان دو سبب ثقیل	م ت فاع م	۱۲
وتد مفروق درمیان اول سبب ثقیل آخر خفیف	م ت فاع فا	۲۴

یہ چوبیس تالیفات سباعی مؤلف ہیں دو سبب اور ایک وتد سے اور یقین ہے کہ دونوں سبب ثقیل ہوں بسبب جمع ہونے توالی حرکات اربع کے آخر میں یا اول میں یا بجہت جمع ہونے دو حرکتوں کے آخر میں کہ وہ آمیزش رکن دیگر چار حرکتیں ہو جائینگی یا بجہت تحریک آخر رکن کے یا بجہت تقدیم سبب ثقیل سبب خفیف پر

پس ان تالیفات بست و چہار سے بسبب توالی حرکات اربع کے تالیف ہفتم و ہشتم و دہم و یازدہم کہ یہ مجموع چار ہیں خارج ہوئیں اعتدال سے بلا خلاف اور بجہت جمع ہونے دو حرکتوں کے آخر میں نہم و دوازدہم چاردہم پانزدہم ہفدہم ہیجدہم کہ یہ مجموع چھ ہیں خارج ہوئیں اعتدال سے بلا خلاف اور بجہت تحریک آخر رکن کے سات عدم شرط جواز کے بھی ساتھ ہونے دو سبب خفیف متوالی کے اول رکن میں تالیف دہم دوبارہ اور شانزدہم بیستم کہ یہ مجموع تین ہیں خارج ہوئیں اعتدال سے بلا خلاف اور جو تالیفیں کہ جنکی

سبب ثقیل مقدم ہے سبب خفیف پر وہ تالیفات نوزدہم و بستم و بست و یکم و بست و دوم
و بست و چہارم مجموع پانچ ہین بحکم اس قاعدہ کے کہ ثقل کو فوق خفت پر نہین اسکتا
یہ پانچون خارج ہوئین اعتدال سے نزدیک عروضیان فارسی کے فقط اور نزدیک عروضیان
عرب کے انہین سے خاصۃً دو داخل اصطلاح رہین یعنے متفاعلن و مفاعلتن بجہت
اسکے کہ انہین سبب خفیف و وتد مجموع سے تدارک دفع ثقل کیا گیا ہے ساتھ ترتیب
مناسب کے اور انہین عیوب ثقل کم ہے بہ نسبت تالیفات دیگر کے کہ جو اس جنس
سے ہین یعنے تالیف بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم و بست و چہارم کہ یہ
عیوب ثقل سے ملا ہین ساتھ ترتیب نامناسب کے اور اس جگہ حاجت زیادہ
تفصیل کی نہین ہے بصر چنین اندک غور مین سمجھ لیگا اسلیے کہ تالیفات مین وجوہ
عیوب ثقل اور وجوہ عیوب ترتیب نامناسب کا اکثر بیان ہوا ہے اب باقی رہین
تالیفات سے اول دوم سوم چہارم پنجم ششم یعنے مستفعلن مفاعیلن فاعلاتن
مفعولات فعولن فاعلن بلا تنوین فاع لاتن مس تفع لن - یہ سب متفق علیہ اصول سے
ہین عربی و فارسی مین — توضیح بالایجاز حاصل ان بیانات کا یہی بطور
کلیہ کے کہ اصول عرب مین از روے وضع اوائل ارکان مین چار حرف
متحرک و متوالی کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق زحاف اور اوسکو بھی خالی
ثقل سے نہین جانتے اور آخر رکن مین از روے وضع ساتھ شرط تقدیم دو
سبب خفیف متوالی کے ایک حرف متحرک جائز ہے سوا عروض و ضرب
کہ وہان آخر رکن ساکن کرینگے اور بطریق زحاف بھی ایک حرف متحرک آخر رکن
مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے اور اصول عروض فارسی مین از روے
وضع اوائل ارکان مین تین حرف متحرک کا جمع ہونا جائز نہین الا بطریق
زحاف اور اوسمین بھی تسکین حرف اوسط کر لیتے ہین واسطے دفع ثقل کے
اور آخر ارکان مین از روے وضع ایک حرف متحرک جائز ہے ساتھ شرط
تقدیم دو سبب خفیف متوالی کے سوا عروض و ضرب کے اور بطریق زحاف

بہی ایک حرف متحرک آخر رکن مین جائز ہے سوا عروض و ضرب کے تاقسیم
اور اون ارکان دہ گانہ سے مس تفع لن منفصل یا مفروقی یا منقطع مختص ہے
بحر خفیف و مجتث وجدید سے اور فاع لاتن منفصل یا مفروقی یا منقطع خاص
ہے بحر مضارع و قریب و مشاکل سے اور اونہین ارکان عشرہ سے بحور منفک
ہوتے ہین

باب ثالث

اور اوسمین چند فصلین ہین فصل ارکان عشرہ مذکورہ دو حال سے خالی نہین
سالم ہوتی ہین یا مزاحف. لیکن سالم اونہین کہتے ہین کہ جنہین کسی قسم کا تغیر
نہوا ہو اور اونہین کو اوزان سالم اور اصول بہی کہتے ہین جیسے مفاعیلن
و مستفعلن وغیرہ کما مر لیکن مزاحف بفتح حاے حطی و مدکن کہ جسمین تغیر آگیا
ہوا ہو ماخوذ زحف سے بفتح زاے معجمہ و سکون حاے حطی معنے اوسکے لغت
مین نشانے سے دور پڑنا تیر کا ہے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس
تیر کو کہتے ہین کہ جو نشانے سے دور پڑے اور شک نہین کہ رکن بعد تغیر کے
اصل سے دور ہوتا ہے اور زحاف و ازاحیف و زحافات یہ جمعین زحف
کے ہین اور زواحف و زحوف بہی جمعین آئے ہین کذا فی مصباح المنیر لیکن
اطلاق زحاف کا مفرد پر متفق علیہ ہے من عروض سیفی مرحوم اور اصطلاح
مین زحاف چند تغیرات کو کہتے ہین کہ اصول افاعیل مین واقع ہوتے ہین
اور جیسا کہ انکو تغیرات کہتے ہین علل بہی کہتے ہین اور جس رکن مین تغیر
و علت و زحف واقع ہو اوسکو متغیر بفتح یاے تحتانی اور معلول و مزاحف
کہتے ہین جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین لیکن بعضی زحافات ایسی قسم
کو کہتے ہین کہ بنا مین جائز ہو یعنی ارکان اصلی ناتغیر مین لیکن شعر بغیر اوسکے
بہتر ہو اور یہ شرط بنا بر اصول اہل عرب کے ہے بخلاف اصول فارسی کے کہ
ارکان مزاحف کو بہتر جانتے ہین اوزان سالم سے اور اوزان مزاحف کو بھی

اصول سے جانتے ہیں باحکم اصول میں بلکہ اوزان سالم کو بقا بلا مزاحفت خالی از علل
سے نہیں جانتے جیسا کہ دوائر مزاحفہ فارسیہ سے ظاہر ہوگا - اور بعضی ساکن
کر لینے کو اور ساقط کرنے کو حرف آخر سبب کے عام ہے کہ خفیف ہو یا ثقیل علل
کہتے ہیں اور باقی کو زحاف اور چونکہ حرف دوسرا سبب کا حرف اول و ثالث
و سادس رکن کا نہیں ہو سکتا ہیں واسطے وقوع سکون و اسقاط کے چار موضع
باقی رہے - دوسرا چوتھا پانچواں ساتواں حرف ہیں ان حروف کو تغیرات
کو لیتے علل کہتے ہیں اور ہر ایک تغیر کو ان تغیرات سے علت کہتے ہیں اور بعضے
ان سبکو زحاف کہتے ہیں لیکن راجح قول اول ہے جیسا کہ مختار جمہور ہے اور
جملہ تغیرات یا موضوعات عرب ہیں یا موضوعات عجم لیکن موضوعات عرب کے
مشترک بہ فارسی ہیں سوا خبل کے اور اون زحافات کے جو افرد کامل سے
تعلق خاص رکھتے ہیں اصول اشعار عجم سے نہیں ہیں اگر کسی نے اون کا
استعمال کیا بھی ہے تو تقلیداً للعرب محض اپنے مہارت کے اظہار کے لیے
موضوعات فارسی خاص ہیں فارسی سے عربی میں نہیں آتے اور حقیقت موضوعات
عرب کو یہ ہے موضوعات عجم پر خلیل ابن احمد بصری کہ مستخرج عروض عربی ہے
اکثر اشعار عرب سے واقف تھا اوسنے تغیرات لغت عرب کا احصا کیا ہے
اونکے لئے القاب مناسب وضع کیے ہیں اور لغت فارسی میں ایسا نہیں ہے
بلکہ بعض تغیرات کو عرب سے اخذ کیا ہے اور بعض میں کچھ فرق کیا ہے یعنی
(خذ و بتر میں) اور بعض تغیرات کو اونکی لغت کے ساتھ مختص ہیں اختیار
کیا ہے اور وضع القاب میں باہم خلاف کیا ہے یعنی ایک نے کچھ نام رکھا
ہے اور دوسرے نے کچھ نام رکھا ہے پس بیان کرنا تعداد القاب تغیر
لغت فارسی کا اسطور پر کہ متفق علیہ جمہور کا ہو مشکل ہے اور تطبیق کرنا عروض
فارسی کا عروض عربی سے متعذر ہے اسواسطے کہ لغت فارسی لغت عربی
کے ساتھ تشاکل تام رکھتا ہے کما قال المحقق -

بیان مؤلف

واقعی اس امر کے عسیر و متعذر ہونے میں تو کوئی شک نہیں لیکن علیحدگی تغیرات
مختصہ عرب کی تغیرات مخصوصہ فارسی سے اور نیز تغیرات مشترکہ عربی و فارسی
کا لازم ہے اگر یہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہوا - کیونکہ بغیر اسکے حصر و ضبط ممکن نہیں اور
عروض کا ماحصل زحافات ہیں جب یہ غیر محصور اور باہم مخلوط بیان ہونگے ہرگز
افادہ تام نہ دینگے پس جو شخص ان مخلوط کی فقط تعریفیں یاد کر چکا ہے اوس سے
یہ غلطی ممکن ہے کہ زحافات مختصہ عرب کو فارسی اور اردو اشعار میں لے آئے
یا مختصات فارسی کو عربی اشعار میں استعمال کر جاسکے - یا اینکہ جو محل استعمال
سے ناواقف ہو وہ صدر و مطلع کے زحاف مخصوصہ حشو میں لا سکے یا عروض و
ضرب میں استعمال کرے یا عکس اسکا واقع ہو یعنے زحاف مختصہ عروض و ضرب
کو صدر و مطلع میں یا حشو میں لائے - چنانچہ اسی خرابی کی جہت سے بہت کم
ایسے لوگ ہونگے جنہیں عروض میں دستگاہ کامل حاصل ہو کیونکہ جس قدر کتابیں
ابتک اس فن میں لکھی گئی ہیں کسی مصنف نے توجہ تام اسکی طرف نہیں کی بلکہ
اہمال کیا یہی امر باعث خرابی مذکور کا ہوا ہے - مؤلف مستہام نے غرض ہر کس کے سہولت
اختلاف زحافات کا جو بین الفریقین عربی و فارسی میں ہوا ہے ذکر کر کے اول
جملہ زحافات کی تعریفات اور باہمی تعلقات اور ایک دوسرے کا ربط اور نسبت
زحاف کا محل استعمال بیان کرکے اور زحافات مختصہ عربی و فارسی کو اور تغیرات
مشترکہ کو علیحدہ علیحدہ ساتھ حصر و ضبط کے لکھے اور پھر وہ تغیرات عربی و فارسی
جنکے واسطے القاب وضع نہیں ہوسکے انکو بسبب ترکیب معرض تحریر میں لا کے
اور ذکر ان سب کا قواعد کے تحت میں ذیل ارکان میں واقع ہوا کہ انکے یاد
کرنے میں سہولت تام ہو اور جو انکی اصلی فواید ہیں وہ حاصل ہو جائیں باستمداد شیخ الشہور
فضل محمد بن قیس مصنف المعجم فی اشعار العرب والعجم) نے بتیس زحافات

لکھے ہیں یا تکمیل کا سو موضوعات عرب اور غیرہ موضوعات عجم) لیکن موضوعات عربیہ
خبن طی قبض کف خرم ثلم معاقبت مراقبت صدر عجز طرفان یا طرفین خرب شتر
تشعیث قطع قصر حذف وقف کسف یا کشف صلم اسباغ یا تسبیغ یا اسباغ اذالہ
یا تذییل - زحافات شکل خبل شتر تخلیع یا خلع کو بیان ارکان میں لکھا ہے اور
زحافات مرکبہ اور بعضے زحافات مذکورہ میں دراصل داخل و شامل ہیں لیکن ترفیل
کہ اسکو بھی رکن مستفعلن کے بیان میں لکھا ہے اور شمار میں ذکر نہیں کیا
حالانکہ ضروری تھا اور صدر و عجز کے بیان میں فرق کیا ہے محقق علیہ الرحمۃ
ذکر اسکا اپنے مقام پر آئیگا لیکن موضوعات عجم رفع طمس تخنیق یا تخنیق
حذذ یا جذع یا جدع سلخ نحر جحف جب بتر ربع ہتم زلل یا ازالہ - انہیں مختص
فارسی کو اخترات جدید دیتی کہتے ہیں کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی مصنف معیار
جملہ زحافات مذکورہ سے چودہ زحاف کو مختص با عاریض و ضروب لکھا ہے وہ یہ ہیں
قصر حذف ہتم جب زلل بتر جدع نحر سلخ طمس جحف اسباغ اذالت ترفیل اور
باقی ازاحیف کو لاحق تمام اجزاے بیت میں جائز لکھا ہے کچھ اختصاص اوایل
ارکان کا نہیں لیکن بنا بر اس تحقیق کے کسف وقف قطع زحافات عامہ سے
ٹھہرے - مؤلف کہتا ہے کہ تجسس سے معلوم ہوا کہ قصر و حذف بھی فارسی میں
زحافات عامہ سے ہیں چنانچہ امثلہ بحور میں ذکر اسکا آئیگا اب یہاں مخالفت
ہوتی ہے قول محقق سے کہ اونہوں نے وقف و کسف و قطع و قصر و حذف کو
مختص با عاریض و ضروب لکھا ہے - جواب محقق نے بر بناے وضع خلیل ان
زحافات کو لکھا ہے جسطرح پر عروض عرب میں ہے لیکن فارسی میں انکو عام
قرار دینا منجملہ تصرفات فارسیہ ہے فافہم فصل محقق علیہ الرحمہ نے معیار الاشعار
میں چونتیس زحاف لکھے ہیں بنا بر اوسی احصاے خلیل کے کہ جو مستخرج عروض
عرب ہے یہ ہیں تفصیل سفرد خبن طی قبض کف اضمار عصب وقص عقل خرم ثلم
عضب نقص جمم قصر حذف قطع حذذ یا حذذ وقف کسف یا کشف صلم تسبیغ یا

اسبغ یا اشباع بشین معجمہ و عین مہملہ اذالہ یا تذییل ترفیل — مرکبہ تشکیل خرم شکل
خزل نقص وقص شتر شرم خرب قصم جمم عقص بتر قطف تشعیث [illegible] فرماتے ہیں
کہ تشعیث میں نظر ہے مفرد ہے یا مرکب لیکن مولف کے نزدیک اسکے مفرد ہونے
میں کوئی شک نہیں ہے کما یجیئی ذکرہ فی فصل الزحافات — اور [illegible] تغیرات
عروض کے بیان میں خرم کو بڑا سے نقطہ [illegible] لکھا ہے اور یہ خاص ہے اوائل مصاریع
سے لیکن محقق نے اسکو متعلق احوال ارکان سے [illegible] اجزا سے ارکان
میں لیہ چند زحافات عربی و فارسی کے اور بھی لکھے ہیں لیکن زحافات [illegible]
یا فارسی ہیں یہ ہیں — مماقبہ صدر عجز طرفین مراقبہ — انہیں [illegible] مرکب ہے اور
سب مفرد لیکن زحافات مختصہ فارسی عرج طمس درس تسکین [illegible] توفیق اور
تخنیق ذلل جب ہیں — انہیں میں اول کے مفرد اور چار آخر [illegible] مرکب لیکن
تخنیق بقول محقق مرکب ہی اور بقول زجاج مفرد اور [illegible] مرکب
ہونے کی دلیل بھی خالی قوت سے نہیں فرق اسکا آگے ہم بیان کرینگے [illegible]
اور بعض رسالون میں مثل شرح خزرجیہ وغیرہ کے چند زحافات اور پائے گئے
لیکن یہ اسے نام مکانفہ جسے خبل بھی کہتے ہیں اور یہ مرکب ہی اور [illegible] ہے
عروض عربی سے اور تشعیم یہ مفرد ہے اور مخصوص ہے [illegible] عربی سے —
اور کبل مرکب ہی اور مشترک بین الفریقین — فصل اب ہم بموجب اس ترتیب
کے جسکا ہمنے وعدہ کیا ہے ان تغیرات کو بہ تفصیل بیان کرتے ہیں معلوم ہو کہ جملہ زحافات
موضوعہ عربی و فارسی تین قسم کے ہوتے ہیں — اول زحافات مشترکہ عربی و فارسی
اور وہ گنتی میں چھبیس ہیں — ثانی زحافات مخصوصہ عرب جنمیں بعض زحافات بعض
ارکان کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ شمار میں پندرہ ہیں — ثالث زحافات
مخصوصہ فارس اور وہ حساب میں سترہ ہیں — اور زحافات فصل [illegible] ہیں انمیں
پانچ مشترک بہ فارسی اور ایک مخصوص بعرب لیکن یہ درحقیقت [illegible] ثانی میں
شامل ٹھہرے بہرحال تینون قسمین تین حال سے خالی نہین یا علم العروض [illegible]

یا وائل یا خاص بہ عروض و ضرب اور یہ تینون حال دو حال سے خالی نہین مفرد ہین یا مرکب ذکر انکا باتفصیل فصل آئندہ مین ہوگا مع توجیہ و حصر و ضبط ذیل ارکان مین یہان اسیقدر سمجھ لینا کافی ہے اب فہرست اول و ثانی معاینہ ہو

تنبیہ

ان دونون فہرستون مین چندان ترتیب ذیل ارکان کی نہین ہے ذکر زحافات مین لیکن ترتیب زحافون کے مفرد اور مرکب ہونیکی ہے اور فصل آئندہ جو مشتمل حصر و ضبط ہے اسمین ترتیب ذیل ارکان کی ہے ذکر زحافات مین ایکن چندان ترتیب زحافون کے مفرد اور مرکب ہونیکی نہین ہے اور علم ان سب ترتیبون کا جسکا ہمنے وعدہ کیا تھا ضروری تھا لہذا ذکر ان سب کا لازم ہوا قطع نظر تکرار مسائل کے اگرچہ تکرار معلوم ہوتی ہے لیکن وہ بھی واسطے حفظ مسائل کے ضروریات سے ہے فہو المقصود و بس

اول فہرست زحافات

زحافات مشترکہ عربی و فارسی ۲۲			زحافات مخصوصہ عرب ۵		
عام الوقوع			عام الوقوع		
مفرد	۴	خبن طی قبض کف	مفرد		*
مرکب	۱	شکل	مرکب	۱	خبل
مختصہ صدر و مطلع			مختصہ صدر و مطلع		
مفرد	۲	خرم و ثلم	مفرد	۱	خزم بزاے معجمہ
مرکب	۳	خرب شتر ثرم	مرکب		*
خاص بہ عروض و ضرب			خاص بعروض و ضرب		
مفرد	۱۱	قطع تذییل ترفیل تسبیغ وقف کسف صلم قصر حذف تشعیث بتر	مفرد		*
مرکب	۲	خلع کبل	مرکب	۱	بتر

زحافات بحر وافر

عام الوقوع — زحافات مخصوصہ فارسی ۱۷

مفرد ۱ عضب بعین مہملہ عام الوقوع

مرکب ۲ عقل نقص — مفرد ۱ رفع

مختصہ صدر و مطلع — مرکب ۲ تسکین تخنیق

مفرد ۱ عضب بضاد معجمہ — مختصہ صدر و مطلع X

مرکب ۳ قصم جمم عقص — خاص بعروض و ضرب

خاص بہ عروض و ضرب — مفرد ۸ عرج طمس درس حذذ و تشعیث جدع نحر صلم وقف کسف

مفرد +

مرکب ۱ قطف — مرکب ۲ جب ہتم بتر تخنیق زلل جحف ربع

زحافات بحر کامل — زحافات فصل آخر

عام الوقوع — عام الوقوع

مفرد ۱ اضمار — مفرد ۳ معاقبت مراقبت صدر عجز

مرکب ۲ وقص خزل — مرکب ۳ طرفان مکانفہ

مختصہ صدر و مطلع X — تنبیہ سوا مکانفہ کے یہ سب زحافات

خاص بعروض و ضرب — مشترک بہ فارسی ہین ۔ اور یہ چار زحافات

مفرد ۱ حذذ — اکثر ہوے بعد تخریج زحافات مکررہ

مرکب + — یعنے (مکانفہ معاقبہ مراقبہ صدر عجز

طرفین کبل) کہ شمار مین سات ہین چون باقی رہے ۔

فہرست ثانی مع معانی و تعریفات

زحافات مشترکہ عربی و فارسی

عام الوقوع یعنے جو تغیرات ہر رکن مین علی التسویہ مستعمل ہوتے ہین

مفرد

نام زحاف	معانی لغوی	معانی اصطلاحی یعنی تعریفات
خبن	دوختن دامن تا کوتاہ شود من صراح۔	اسقاط حرف دوم سبب خفیف سے کہ اول رکن میں ہو جیسے فاعلن سے فعلن بکسر العین اور فاعلاتن سے فعلاتن بکسر عین باقی رہتا ہے اور مستفعلن مخبون اور جس تفع لن مفروقی سے متفعلن باقی رہ کر بسبب غیر مانوس ہونے کے مفاعلن سے بدل ہوتا ہے اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ رکھنا چاہیے اور مفعولات سے معولات مضموم التا باقی رہکر فعولات مضموم التا یا مفاعیل مضموم اللام سے بدل ہوتا ہے اور فاع لاتن منفصل میں خبن نہیں آسکتا بایں جہت کہ اسمیں اول وتد مفروق ہے نہ سبب خفیف اور اسیطرح جس بحر کے ارکان میں اول سبب خفیف نہوگا یہ زحاف نہ آویگا اور ان ارکان متغیرہ کو مخبون کہتے ہیں۔
طے	پیچیدن من صراح	اسقاط حرف چہارم ساکن دو سبب خفیف متوالی سے کہ اول رکن میں ہو جیسے مستفعلن سے مستعلن بدل مفتعلن سے اور مفعولات سے مفعلات بدل فاعلات سے ہوتا ہے اور جس تفع لن منفصل میں طے نہیں آتا اسلیے کہ اول رکن میں دو سبب خفیف نہیں ہیں اور اسی بحر کامل میں آتا ہے اور ان ارکان کو مطوی کہتے ہیں

بشتاب ریختن مرغ من صراح	اسقاط حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے جیسا مفاعیلن سے مفاعلن اور فعولن سے فعول مضموم اللام باقی رہتا ہے بے نقل اسواسطے کہ مانوس ہے اور یہی قاعدہ ہر جگہ لحاظ رکھنا چاہیے اور ان ارکان کو مقبوض کہتے ہیں۔
لاغر کردن من منتخب	اسقاط حرف ہفتم ساکن سبب خفیف سے پس مفاعیلن سے مفاعیل بضم لام بے نقل اور مس تفع لن منفصل سے مس تفعل بضم لام بے نقل باقی رہتا ہے اور ان ارکان کو مکفوف کہتے ہیں
پاے چہارپایہ بہ رسن بستن من منتخب و بمعنی مانند من صراح	اجتماع خبن و کف اور یہ نہیں ہوسکتا لیکن فاعلاتن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی میں پس حرف دوم خبن سے اور حرف ہفتم کف سے ساقط ہوگا اول فعلات بکسر عین وضم تا بلا نقل رہیگا کہ مانوس ہے — اور ثانی متفعل بضم لام مفاعل مضموم اللام سے نقل ہوکر حاصل ہوگا کہ غیر مانوس تھا۔ ان رکنوں کو مشکول کہتے ہیں —

صدر و مطلع

مع الرای جملۃ شکافتن پرکاہ ببینی و بریدن آن من منتخب	اسقاط حرف اول وتد مجموع کہ اوائل میں ہو (یعنے صدر و مطلع میں) اگر مفاعیلن شعر میں ہو تو بعد اسقاط میم فاعیلن کو مفعولن سے نقل کرینگے

والا ہر موقع میں ملقب بہ لقب خاص ہوتا ہے
اس رکن کو اخرم کہتے ہیں۔

ثلم — رخنہ کردن من صراح — اسقاط حرف اول وتد مجموع کا اول رکن یعنی خاص رکن فعولن میں پس بعد اسقاط (فا) عولن رہکر نقل ہوتا ہے فعلن سے اور ایسا رکن کو اثلم کہتے ہیں۔

ترکیب

خرب — بالفتح گوش شگافتن من صراح — اجتماع خرم وکف خاص رکن مفاعیلن میں جب حرف اول میم خرم سے اور حرف ہفتم نون کف سے ساقط ہوگا فاعیل بضم لام رہکر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوگا اس رکن کو اخرب کہتے ہیں۔

شتر — بالفتح برگشتگی چشم از بالا و پایین من منتخب — اجتماع خرم وقبض خاص رکن مفاعلن میں جب حرف اول میم خرم سے اور حرف پنجم یا قبض سے ساقط ہوگا فاعلن حاصل ہوگا ایسے رکن کو اشتر کہتے ہیں۔

ثرم — بفتحتین برکندن دندان پیش یا بالفتح شکستن دندان پیش من منتخب و صراح — اجتماع خرم وقبض خاص رکن فعولن میں جب حرف اول فا خرم سے اور حرف پنجم (نون) قبض سے دور ہوگا عول بضم لام باقی رہکر فاع بکسر عین خواہ فعل بضم لام سے منقول ہوگا ایسے رکن کو اثرم کہتے ہیں۔

خاص بہ عروض وضرب مسدس و

قطع — بریدن من صراح — اسقاط حرف آخر وتد مجموع مع اسکان ما قبل پس مستفعلن سے مستفعل بسکون لام مفعولن سے اور متفاعلن سے متفاعل بسکون اللام فعلاتن سے اور فاعلن سے

فاعل بسکون اللام فعلان سے نقل ہوتا ہے
ان ارکان کو مقطوع کہتے ہیں -

تذییل یا اذالت — فرو هشتن دامن سراچ — زیادت الف کی وتد مجموع میں کہ آخر رکن میں ہو
پیش از حرف ساکن وتد مجموع پس متفاعلن سے
متفاعلان اور فاعلن سے فاعلان اور
مستفعلن سے مستفعلان ہوتا ہے ان ارکان کو
مذال کہتے ہیں -

تنبیہ - اس زیادت میں شرط یہ ہے کہ
کہ بیت دائرہ سے خارج نہو سکے یاسلیم -

ترفیل — پر کردن چاہ از آب سن مراح و معنی بزرگ داشتن منہ — زیادہ کرنا ایک سبب خفیف کا آخر رکن میں
وتد مجموع پر (یعنے وتد مجموع کے بعد -
پس مستفعلن تن اور متفاعلن تن اور فاعلن
تن اول مستفعلاتن سے اور ثانی متفاعلاتن
سے اور ثالث فاعلاتن سے منقول ہوتا ہے
ان ارکان کو مرفل کہتے ہیں تنبیہ یہاں بھی وہی شرط

تتمیم — تمام کردن سن منتخب — الحاق سبب خفیف خاص آخر رکن فاعلن
میں یعنے فاعلن تن ہوکر فاعلاتن سے نقل ہوگا
اس رکن کو متمم کہتے ہیں تنبیہ یہاں بھی وہی شرط ہے

وقف — استادہ سن منتخب — اسکان متحرک دوم وتد مفروق آخر رکن میں
پس مفعولات ساکن التا ہوکر مفعولان سے
نقل ہوگا محض واسطے تفرق موقوف
و غیر موقوف کے ڈالا ہے نقل بھی اسی سے ہے
اور ایسے فاعلات مکشوف کو کہ بمقام اعلانقل

وفرد ب واقع ہو وقف کرتے ہین اور نقل
کرتے ہین فاعلان سے اوسے فرق مذکور
کی جہت سے) ایسے ارکان کو موقوف کہتے ہین
تنبیہ — یہ زحاف مفعولات سے خاص ہے
پس لانا اسکا فاعلات مکفوف ہین) اسے
منجملہ تصرفات فارسیہ کے سوا اور کیا کرسکتے ہین

کسف یا کشف	اول بمعنی بریدن منتخب و ثانی بمعنی برہنہ کردن منتہی	اسقاط متحرک دوم وتد مفروق یعنی تا سے مفعولات پس مفعولا رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اس رکن کو مکسوف یا مکشوف کہتے ہین
صلم	گوش از بن برکندن من صراح	اسقاط وتد مفروق آخر رکن سے پس مفعولات سے مفعو باقی رہیگا نقل ہوگا فعلن سے اور یہ بھی خاص ہے اسی رکن سے اور اس رکن کو اصلم کہتے ہین
قصر	کوتاہی من منتخب	اسقاط حرف سبب خفیف کہ آخر رکن ہین یا ساکت اسکان ما قبل کے پس فاعلاتن سے فاعلات بسکون التا اور اسیطرح فاع لاتن مفروق سے بھی فاعلات بسکون التا اور مفاعیلن سے مفاعیل بسکون اللام باقی رہتا ہے ان ارکان کو مقصور کہتے ہین
حذف	انداختن چیزے از چیزے من صراح	اسقاط سبب خفیف آخر رکن سے پس فاعلاتن مجموعی و مفروقے سے فاعلا رہکر منقول فاعلن سے ہوگا لیکن بحرین [illegible]

اول فاعلن) ثانی فاع لن اور مفاعیلن
سے مفاعیل بہ سکون لام ہو کر باقی رہتا ہے
اور فعولن سے فعو رہکر فعل سے منقول
ہوتا ہے ان ارکان کو محذوف کہتے ہیں

تسبیغ یا اسباغ یا اشباع بشین معجمہ و بعین مہملہ	اول و ثانی بمعنی جبہ افگندن شتر کہ بزادن نزدیک آمدہ باشد من صراح - و ثالث بمعنی سیر کردن - من منتخب	زیادہ کرنا الف کا سبب خفیف میں کہ آخر رکن میں ہو پس مفاعیلن سے مفاعیلان ہوتا ہے اور فاعلاتن سے فاعلاتان اور فاع لاتن مفروقے سے فاع لاتان و دونو منقول فاعلیان سے ہوتے ہیں اور فعولن سے فعولان ہوتا ہے ایسی ارکان کو مسبغ یا مسبوغ کہتے ہیں —

تنبیہ — اس زحاف میں بھی وہی شرط
ہے کہ بیت دائرہ سے نہ خارج ہونے پائے

تشعیث	پراگندہ کردن من صراح	اسقاط دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا خاص رکن فاعلاتن سے پس فاعلتن باقی رہکر مفعولن سے نقل ہوگا اور یہی صحیح ہے اس رکن کو مشعث کہتے ہیں —

مرکب

خلع یا تخلیع	بیرون کردن جامہ وغیرہ و نقل من صراح	اجتماع خبن و قطع فاعلن اور مستفعلن میں پس اول سے بعد اسقاط الف و نون و سکون لام کے کہ ما قبل نون کے ہے فعل بکسر عین باقی رہیگا نقل ہوگا فعل مفتوح العین سے اسلئے کہ فتح اخف الحرکات ہے

اور ثانی سے بعد اسقاط سین و نون پہلو (لام متفعلن) رہیگا نقل ہوگا فعولن سے
ان رکنون کو مخلع کہتے ہین —

کبل بالفتح — عہود را اشتن من منتخب بشتین پوستین کوتاہ منتہ — اجتماع خبن و قطع خاص رکن مستفعلن مین کہ قبل ازین مذکور ہوا فعولن حاصل ہوگا اس رکن کو مکبول کہتے ہین —

زحافات مخصوص بحر سریع

عام الوقوع

مخصوص

سریع

خبل — دستہ ہا بریدن منتخب و بمعنی تباہی من صراح — اجتماع خبن و طی اور یہ نہین ہو سکتا لیکن مستفعلن اور مفعولات مین پس خبن سے حرف دوم اور طے سے حرف چہارم ساقط ہو کر متعلن اور معلات بضم تا رہیگا نقل ہوگا فعلتن اور فعلات مضموم التا سے اور متفاعلن ہین بعد لانے اضمار کے خبل لاتے ہین پس فعلتن باقی رہتا ہے ایسے رکنون کو مخبول کہتے ہین —

مختصہ صدر و مطلع

مخصوص

خزم بزای معجمہ — حلقہ در بینی شتر کردن من منتخب — اول ہر مصراع مین ایک حرف سے چار حرف تک زیادت اور چار حرف تک کی زیادت بہ ندرت ہوتی ہے اور خاص ہے

اشعار عرب سے لیکن زیادت ایک فعو
کی فارسی مین قد الا لئے ہین ابتا ماللعرب
استعمال متاخرین مین نہین ہے ایسے
رکن کو اخزم کہتے ہین -

مرکب

خاص با عاریض و ضروب

مفرد

مرکب

ابتر — بالفتح بریدن من صراح — اجتماع حذف و قطع رکن فاعلاتن و فعولن
دم بریده — مین پس اول سے بعمل حذف تن گر جائیگا
اور قطع کے عمل سے الف آخر فاعلا ساقط
سکون ما قبل کے ساقط ہوگا فاعل رہیگا
نقل ہوگا فعلن سے اور ثانی سے لن
بعمل حذف ساقط ہوگا اور قطع کے عمل
واو فعو گر جائیگا ساتھ سکون ما قبل کے عو
باقی رہیگا نقل ہوگا فع سے ایسے رکنون
کو ابتر کہتے ہین -

زحافات مخصوصہ بحر وافر

عام الوقوع

مفرد

عصب لغتا ونطلہ — [illegible] — اسکان حرف پنجم رکن سبب ثقیل ہو کر لا جائے
متحرک ہوگا اور ایسا کوئی رکن نہین لیکن مفاعلتن

اور مفاعلتن نہیں آتا مگر بحر وافر میں لہذا
یہ زحاف خاص ہے بحر وافر سے یعنی مفاعلتن
کو بعد سکون لام نقل کرتے ہیں مفاعیل،
اور اس رکن کو معصوب کہتے ہیں ۔

مرکب

عقل بہم بستن بازو وساق شتر اسقاط حرف پنجم متحرک کہ لامحالہ سبب ثقیل
من مزاحف
ہوگا باجتماع عصب وقبض اور ایسا کوئی
رکن نہیں لیکن مفاعلتن) یہاں بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے جو اول مذکور ہوئی
پس مفاعلتن سے مفاعتن رہتا ہے
نقل ہوتا ہے مفاعلن سے اس رکن کو
معقول کہتے ہیں ۔

نقص کم کردن من منتخب اجتماع عصب وکف رکن مفاعلتن میں
لام عصب سے ساکن ہوگا اور نون کف
سے گر یگا مفاعلت بہ سکون لام وضم تا
باقی رہکر مفاعیل مضموم اللام سے نقل ہوگا
اس رکن کو منقوص کہتے ہیں یہاں بھی وہی
وجہ اختصاص کی ہے ۔

مختصہ صدر ومطلع

صدر

عضب بضاد معجمہ شکستن شاخ گوسپند اسقاط حروف اول وتد مجموع کہ اول
من منتخب وبریدن میں رکن میں ہو یعنی خرم خاص مفاعلتن میں
مزاحف ۔
پس بعد اسقاط میم فاعلتن رہ کر مفتعلن

نقل ہوتا ہے اس رکن کو اعضب کہتے ہیں۔

مرکب

قصم بقاف و صاد مهمله
بالفتح شکستن من منتخب، بفتحتین شکستگی دندان منه
اجتماع خرم و عصب بصاد مهمله رکن مفاعلتن میں میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عصب سے ساکن ہوگا فاعلتن رہکر مفعولن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو اقصم کہتے ہیں۔

جمم بفتحتین
بے شاخ شدن گوسپند من منتخب
اجتماع خرم و عقل رکن مفاعلتن میں میم خرم سے ساقط ہوگا اور حرف پنجم لام عقل سے دور ہوگا فاعتن رہکر فاعلن سے بدلا جائیگا اسے اجم کہتے ہیں۔

عقص بالفتح
تافتن و پیچیدن موے و کلالہ کردن آن من منتخب
اجتماع خرم و نقص مفاعلتن میں میم خرم سے ساقط ہوگا اور نقص سے حرف پنجم ساکن ہوکر حرف ہفتم دور ہوگا فاعلت بہ سکون لام و ضم تا رہکر مفعول بضم اللام سے منقول ہوگا اسے اعقص کہتے ہیں۔

خاص بہ عروض و ضرب

مفرد

مرکب

قطف
بالفتح بریدن خوشہ انگور و مانند آن من صراح
اجتماع عصب و حذف مفاعلتن میں پہلے بعمل عصب حرف پنجم لام ساکن ہوگا اور تن بعمل حذف حذف ہوگا مفاعل رہکر فعولن سے منقول ہوگا اسے مقطوف کہتے ہیں۔

زحافات مخصوصہ بحر کامل

عام الوقوع

مفرد

اضمار	لاغر کردن من تعب	اسکان حرف دوم سبب ثقیل کہ لامحالہ متحرک ہوگا اول رکن مین اور کوئی ایسا رکن نہین لیکن متفاعلن اور متفاعلن نہین آتا مگر بحر کامل مین۔ یہی وجہ اس زحافت کے اختصاص کی ہے بحر کامل سے پس متفاعلن کو بعد سکون تا نقل کرتے ہین مستفعلن سے اور اس رکن کو مضمر کہتے ہین ـ

مرکب

وقص	گردن شکستن من صراح	اسقاط حرف دوم متحرک اول رکن سے باضمار و خبن اور نہین ایسا کوئی رکن لیکن متفاعلن پس متفاعلن سے مفاعلن بنقل حاصل ہوتا ہے اس رکن کو موقوص کہتے ہین یہان بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے جو پہلے مذکور ہوئی ـ
خزل	بریدہ شدن من صراح	اجتماع اضمار وطی متفاعلن مین پہلے تا باضمار ساکن ہوگی بعدہ طے سے حرف چہارم ساقط ہوگا پس متفعلن رہکر مفتعلن سے نقل ہوگا ایسے رکن کو مخزول کہتے ہین یہان بھی وہی وجہ اختصاص کی ہے ـ

مختصہ صدر و مطلع

ناقص بہ اعاریض و ضروب

مفرد

ہذذ، یا جذ بریدن کوتاہی دنبکی دم شتر من صراح	اسقاط وتد مجموع مثلاً فاعلن سے سبب خفیفا نقل ہوگا فعلن متحرک العین - سے اسی سکون کو اوسے کہتے ہیں —	

زحافات مخصوصہ فارس

عام الوقوع

مفرد

رفع	بر داشتن من صراح	گرانا پہلے سبب خفیف کا دو سبب خفیف متوالی متحرک اول رکن میں ہوں اور نہیں ایسے رکن لیکن مفعولات اور مستفعلن ہیں مفعولات سے عولات اور مستفعلن سے تفعلن رہیگا اول نقل ہوگا مفعولن مشہور سے اور ثانی فاعلن سے ان ارکان کو مرفوع کہتے ہیں —

مرکب

تسکین	ساکن کردن	ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حرف متحرک متوالی سے اسواسطے کہ اہل فارس جس جگہ تین حرف متحرک پے در پے جمع ہوتے ہیں ان کے تسکین حرف اوسط کر لیتے ہیں بطریق جواز لیکن اوس جگہ کہ کوئی مانع ہو مثل التباس کے اور ابطال نظام کی) اور رکن میں ہیں

حرف متحرک متوالی جمع ہوسکتے ہین یا نہین
جیسے فعلن مسکور العین ہین فاعلن سے
یا بہ طی جیسے مستعلن بحرکت عین مستفعلن سے
اول فعلن مسکن العین ہوکر باقی رہتا ہے
اور ثانی مسکون العین ہوکر مفعولن سے بدل
ہوتا ہے پہلے کو مخبون مسکن اور دوسرے کو
مطوی مسکن کہتے ہین ۔

تخنیق یا تجنیق اول بمعنی گلو فشردن من مرح و ثانی بمعنی تازیانہ زدن من منتخب

قائم مقام خرم جمیع اجزا سے بیت مین یک
اہل عجم کے بخلاف اہل عرب کہ وہ خرم کو
سوا صدر و مطلع کے نہین لاتے لیکن تخنیس
سے معلوم ہوا کہ حشو مین بھی لاتے ہین
پس مفاعیلن سے باسقاط میم فاعیلن کہ
مفعولن سے نقل ہوتا ہے پس جب خصوصا
صدر و مطلع و حشو مین لائین چاہیے کہ
خرم کہین اور عموما جمیع اجزا سے بیت مین
لائین تو تخنیق کہین ۔
اور دوسری صورت تخنیق کی جو دو رکنون کے
آمیزش سے ہوتی ہے جسکی ضرورت اوزان
رباعی مین ہوتی ہے آگے ذکر اسکا آئیگا

×

مخصص صدر و مطلع
خاص بہ عروض و ضرب
مفرد
عج بفتحتین تنگ شدن من منتخب ساکن کرنا متحرک دوم وتد مجموع کا تاکہ وتد مجموع

مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے
ہو جائے یعنے اوس وتد مجموع مین ایک
متحرک اور دو ساکن ہو جائیں مثلاً مستفعلن
مین لام کہ متحرک دوم وتد مجموع ہے اسکو
ساکن کرین اور نقل کرین مفعولان سے او۔
احتیاج مقطوع مذال کہنے کی یا مقطوع
مسبّغ کہنے کی نہ رہی کیونکہ ایک ہی رکن مین
بعد تغیر بہ نقصان کے پھر تغیر بہ زیادت
شنیع و قبیح ہے ایسے رکن کو اعج کہتے ہین

طمس	ناپدید کردن من منتخب	گرانا وتد مجموع سے دونو متحرک حرفون کا اونکے دونو حرکتون سمیت اور ایک حرف ساکن آخر کا باقی رکہنا مثلاً مستفعلن و فاعلن سے عین ولام مع حرکات گرا دین پس مستفن بہ سکون فا و نون اور فان بسکون لام و نون باقی رہیگا نقل ہوگا فعلان اور فاع سے اور حاجت اخذ مسبّغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر تغیر بہ زیادت کس غرض سے بہر حال شنیع و قبیح ہونا اسکا ظاہر ہے ایسے رکن کو مطموس کہتے ہین ۔
درس بالفتح و بالکسر دوم	کہنہ شدن من صراح شتر من منتخب	گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف اول کا وتد مجموع سے اور باقی رکہنا دو ساکنون کا یعنی دو حرف ساکن کا بقیہ وتد مجموع سے مثلاً مجبون

و مفروقند میں لیسبب خلاسے فلا بسکون لام
و اوتد باقی رہیگا نقل ہو گا فلع بسکون لین
سے اور جہاں سببین خفیفین وتد مفروق کے ساتھ
مجتمع ہونگے نہ رہینگے کیونکہ ایک ہی رکن میں
زیادہ سے زیادہ سبع اور نقصان خبین و طی
و طمس تینچ ہوتے ہیں ایسے رکن کو مروّع
کہتے ہیں۔ (سوال) ایسے زحاف مرکب میں
لانا چاہیے تھا۔ (جواب) اس جہت کہ ورا
فاعلاتن مشطور طالخبین میں آتا ہے اور
مشطور طالخبین ہونا مزاحفہ دائرہ کی وجہ سے
ہے اور دائرہ مزاحفہ کا اصل ہونا یا حکم اصل میں
ہونا تو ویسا ہو و ضیون سے مسلم ہے پس جبکہ
فاعلاتن مشطور طالخبین کا مخبون ہونا اصلی ٹھہرا
تو اس کے مشطور ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے فافہم

حذذ سمح | کوتاہی و شکستگی دم شتر من صراح

اگر اوتد مجموع کا آخر رکن فاعلن مستفعلن سے
پس اول سے فاع رہکر فع سے نقل ہو گا اور
ثانی سے مستف رہکر فعلن سے بدل ہو گا اس
رکنوں کو احذ کہتے ہیں یہ زحاف عربی میں
بحر کامل سے خاص ہو کر مخصوص ببحر ہے گا
اور یہاں ان دونوں رکنوں سے خاص ہو کر
مخصوص بابل عجم ہو گیا ہے

جدع یا جذع [illegible]

اگر اوتد سببین خفیفین کا اول رکن سے کہ
آخر میں وتد مفروق ہو اور ساکن کریں آخر

وتد مفروق کا پس نہین ایسا رکن لیکن
مفعولات جب مفعو گر جائیگا لات بہ سکون
تا باقی رہیگا نقل ہوگا فاع مسکون العین سے
اس رکن کو مجدوع یا مجدوع کہتے ہین —

نحر — گشتن شتر و بریدن سینہ — گر آنا دو سبب خفیف و تالی مفعولات کا پس و برسینہ زدن من صراح — لا باقی رہیگا نقل ہوگا فع سے ایسے رکن کو منحور کہتے ہین —

سلخ — پوست کشیدن من منتخب — گر آنا دو سبب خفیف کا آخر رکن سے کہ جسکے اول ہین وتد مفروق ہوا اور ساکن کرنا آخر حرف وتد مفروق کا پس نہین ایسا رکن الا فاع کا مفروق پس بعد سقوط لاتن فاع مسکون العین باقی رہیگا ایسے رکن کو مسلوخ کہتے ہین —

طمس مجم — دور شدن من منتخب — گر آنا عین متحرک کا سات دو نو سبب خفیف کے فاع لاتن منفصل سے جب (ع لاتن) فاع لاتن سے دور ہوگا فا رہکر فع سے منقول ہوگا ایسے رکن کو مطموس مجم کہتے ہین

مرکب

جب — خصی کردن من منتخب — محذوف مقصور لینے دو بار حذف کا لانا رکن مفاعیلن مین پس آخر مفاعیلن سے دو نو سبب دور ہو جائینگے تو مفا باقی رہیگا فعل سے بدلا جائیگا ایسے رکن کو مجبوب کہتے ہین —

ہتم — شکستن دندان از بیخ من صراح — اجتماع حذف و قصر رکن مفاعیلن مین پس بسبل حذف لن گر جائیگا اور (یا) سے حرکت

		ما قبل یعنے مع حرکت عین بعمل قصر گر جائیگی مفاع بسکون عین رہیگا نقل ہوگا فعول بسکون اللام سے ایسی رکن کو اہتم کہتے ہین
ابتر [illegible] بفتحتین	[illegible] دم من مراح [illegible] بنفشہ بر بدن مست	اجتماع خرم و [illegible] رکن مفاعیلن مین اور اجتماع ثلم و حذف رکن فعولن مین پس مفاعیلن سے فا رہکر فع سے بدلا جائیگا اور فعولن سے عو رہکر فع سے منقول ہوگا لیکن فارسی مین ثلم و حذف کہنا اچھا نہین بلکہ تخنیق محذوف کہنا چاہیے ایسے رکنون کو ابتر کہتے ہین —
زلل	نقصان وے گذشتہ شدن زان من نخست	اجتماع تخنیق و حذف و قصر رکن مفاعیلن مین پس امیم بعمل تخنیق گر جائیگا اور لن حذف سے اور یا مع حرکت ما قبل بعمل قصر ساقط ہوگی فاع بسکون العین باقی رہیگا اور اسی کو اجتماع خرم و ہتم بھی کہتے ہین لیکن یہ خوب نہین اجتماع تخنیق و ہتم کہنا چاہیے اور اس رکن کو ازل کہتے ہین —
جحف	بفتح جیم و حائے حطی بروزن نقصان کردن [illegible] نخست	پہلے فاعلاتن مین خبن لائین بعد اوسکے فعلا کہ فاصلہ صغری ہو جائیگا اوسی دور کرین تن باقی رہیگا اوسے نقل کرینگے فع سے اس رکن کو مجحوف کہتے ہین —
ربع	باز ایستادن و خود را باز کشیدہ و بضم رائے مہملہ و فتح بای موحدہ شتر بچہ کہ در بہار زاید [illegible]	اجتماع خبن و حذف و قطع فاعلاتن مین پس بعمل خبن الف ساقط ہوگا اور بعمل حذف تن اور بعمل قطع الف فعلا کا دور ہوگا اور

یا قبل اوسکا کہ لام ہے ساکن ہو گا فعل
بکسر عین باقی رہیگا اور منقول شہ ہو گا
مفتوح العین سے تاکہ التباس نہو فعل
مفتوح العین خلع سے کہ جو فاعلن سے حاصل
ہوتا ہے اس رکن کو مرفوع کہتے ہین -

فصل آخر زحافات مین جو بیچ مین آتی ہین

عام الوقوع مفرد
معاقبہ
بالضم و فتح عین مہملہ

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف
متوالی مین جمع ہون اوسکی دو صورتین ہین
اول ثابت رکہنا اون دونو ساکنون کا معًا
جائز ہے ثانی سقوط ہر دو معًا نا جائز بلکہ
سقوط احد ہما لا بعینہ جائز و القاء احد ہما لا
بعینہ واجب لیکن اول جیسے مستفعلن
کہ اس رکن مین سین و فا کا ثابت رکہنا
جائز ہے اور مفاعیلن مین یا و لام کا سالم
رکہنا جائز ہے لیکن ثانی سقوط احد ہما لا
بعینہ جواز و القا سے احد ہما لا بعینہ وجوبًا
ایک رکن مین یا دو رکنون مین لیکن ایک
رکن مین یہ خبن یا یہ طی اور یہ قبض یا کف
مثلًا مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک مین
از روے وضع کے یا از روے زحاف کے
لیکن از روے وضع یعنی ارکان اصلی
نا متغیر مین جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ
ساکن اول یعنے سین کو بحذف گرا دین اور

مستفعلن کو مفاعلن بہ نقل پڑھیں خواہ
ساکن دوم یعنے فا کو بہ طی گرائیں اور مستفعلن
کو مفتعلن بہ نقل پڑھیں اور مفاعیلن کو
خواہ باسقاط ساکن اول یعنے یا گرا کر بعمل
قبض مفاعلن پڑھیں خواہ اسقاط ساکن
دوم یعنے نون بکف گرا کر مفاعیل پڑھیں
لیکن سقوط دونوں ساکنوں کا معاً جائز نہیں
ہے کہ متفعلن و مفاعل پڑھیں کس واسطے
کہ اس صورت میں رکن اول منجر بفاصلہ
کبریٰ ہو جائیگا آمیزش رکن مابعد سے جیسے
مفاعل مفاعل سوا اسکے آخر رکن بہ دو حرکت
متحرک ہوگا حالانکہ یہ بین القرینین جائز
نہیں لیکن اور دوسرے زحاف سات اضمار
وعصب کے رکن متفاعلن و مفاعلتن میں
جب رکن اول میں تا ساکن ہو باضمار اور
رکن ثانی میں لام ساکن ہو بہ عصب تو
دونوں رکنوں میں دو ساکن دو سبب متوالی
میں جمع ہونگے اور یہ دونوں ساکن جو
رکن اول میں بہ خبن یا بہ طی اور رکن ثانی
میں بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے نہ دونوں
بجہت جمع ہونے فاصلہ کبریٰ کے نفس
رکن میں یا آمیزش رکن مابعد لیکن مثلاً
احدہما لا بعینہ جائز دو رکنوں میں بجہت

متصل ہوئے دو رکنون کے بہ کفت یا بہ تشعیث
فاعلاتن فاعلاتن مین یا دونون ساکنون
کو دونون رکنون مین سالم رکھین جیسے
یا بکفت نون سبب اول کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن
یا بہ خبن الف سبب ثانی کو ساقط کرین کہ
یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن
یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن جائز
نہین کہ دونون ساکنون کو معاً گرا دین جیسے
فاعلات فعلاتن کیونکہ یہ منجر بفاصلہ کبری
ہو جائیگا اور یہ باوجود اصول ہونے کے
عربی مین خالی ثقل سے نہین اور عروض
فارسی مین تو نہایت ثقیل ہے کہ اصول
شعر سے نہین اور فاصلہ صغری اور سبب
ثقیل بھی اصول شعر فارسی سے نہین —

صدر بالفتح	بالائے ہر چیز منتخب	جو رکن کہ معاقبہ مین مخبون ہوگا دو رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا
عجز بالفتح و کسر جیم و ضم آن	بمعنے سرین و پس ہر چیز منتخب	جو رکن کہ معاقبہ مین مکفوف ہو دو رکنون مین فاعلاتن فاعلاتن کے جیسے فعلات فاعلاتن اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے —

طرفین یا طرفان یعنی دو طرف

جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول ہو جیسے فاعلاتن
فعلات فا علاتن پس ایک جانب رکن
کے خبن لاسکتے ہین اور جانب دوم مین کف
اور فشکل اجتماع خبن وکف کا نام ہے -

تنبیہ یہ زحافات مرکب ہی اس جگہ بمفردات مین
بجہت مناسبت زحافات ماقبل لکہا گیا ہی -

بری بمعنی پاک

جو رکن کہ معاقبہ سے سالم رہیگا کسواسطے
کہ سالم و ثابت رکہنا بہی جائز ہے جیسا کہ
اول کہا گیا اسکو بری کہتے ہین اور واقعی کہ
حذف سے بری رہا -

تنبیہ اسکو منجملہ تغیرات نہین سمجہنا چاہیے
بلکہ یہ جگہ بسبب اقتضاے مقام لکہا گیا ہی

فائدہ معاقبہ نو بحرون مین آتا ہے
رمل ہزج منسرح خفیف مجتث طویل مدید
کامل و وافر مین لیکن کامل و وافر مین باضمار
و عصب بصاد مہملہ -

مراقبہ یکدگر نگہبانی کردن — بضم میم و فتح قاف بر وزن مفاعلہ

شعر مین جب دو ساکن دو سبب خفیف متوالی
و مجاور مین جمع ہون پس ثابت رکہنا اون
دونون ساکنون کا معًا ناجائز اور سقوط بہی
اون دونو کا معًا ناجائز بلکہ سقوط احد ہما
لعینہ واجب پس مفاعیلن جب اول بحر
مضارع مین پڑے جیسا کہ ہی تو کف یا قبض
لانا واجب ہوتا ہے یعنی مفاعیل یا مفعول

بنانا لازم ہوتا ہے مفاعیلن سے اور مفعولات
سے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب
مین واقع ہو جیسا کہ ہے خبن یا طی لانا
لازم ہوتا ہے یعنی فعولات یا فاعلات نقل
معولات اور مفعلات سے ان دونون کا
بنانا مفعولات سے لازم ہے چنانچہ بحر مضارع
دائرہ سے کفوت نکلی ہے اور بحر مقتضب
دائرہ سے مطوی نکلی ہے چنانچہ اردو کے
استعمال پہ کلیہ ہے کہ مفعولات کو بین القولین
سالم نہین لاتے اور نہ باسقاط ہر دو ساکن
لاتے ہین اور اسیطرح مضارع مین بین القولین
رکن اول سالم نہین ہوتا اور نہ باسقاط
ہر دو ساکن ہوسکتا ہے اور یہ بھی کلیہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین رکن اخرب
کے بعد رکن سالم نہین ہوتا بالخاصہ جیسا
کہ بیان اسکا آگے آئیگا اور وجہ عدم اثبات
ہر دو ساکن کی استعمال ہے اور تحفظ ترتیب
دائرہ مزاحفہ کا اور وجہ عدم اسقاط ہر دو
ساکن کی اجتماع فواصل یا سبب ثقیل کہ
بآمیزش رکن مابعد منجر بفاصلہ ہوگا اور سبب
فائدہ ، مراقبہ اکثر بحرون مین ہوتا ہے
اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل
و قریب و جدید مین لازم ہے اور سریع و منسرح

ہین غالب ہی اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ

ہر کیب دو طرفین اور مکانفہ
طرفین صنعت مفردات من تجب اقتضا کے مقام مذکور ہوا

مکانفہ ور کنف — باہمدگر قرار گرفتن من منتخب — عبارت ہی جائز رکہنا تین حال کا اون دونو ساکنون مین کہ دو سبب متوالی و مجاور مین ہون اول سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی معاً جائز ثانی القاے ہر دو ساکن بہی معاً جائز ثالث سقوط احدہما لا بعینہ بہی جائز — اور مکانفہ سریع و منسرح و بسیط و رجز مین آتا ہے کذا فی شرح خزرجیہ اور مکانفہ خاص واسطے عروض عرب کے ہی کیونکہ بعد سقوط ہر دو ساکن دو سبب متوالی وہ رکن متجر بفاصلہ صغری یا بفاصلہ کبری بایہ سبب ثقیل ہو جائیگا اور یہ اصول عرب سے ہی اگرچہ وہ فاصلہ کبری کو خالی ثقل سے نہین جانتے ہین چنانچہ خبل اجتماع خبن و طی کا نام ہے رکن مستفعلن و مفعولات مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا منقول معلا و متعلن سے لیکن پانچ متحرک کا جمع ہونا نزدیک عرب کے بہی نہایت ثقیل ہے اگر کوئی کہے کہ اہل عرب نے اسقاط ہر دو ساکن معاقبہ و مراقبہ مین جائز نہ رکہا اور مکانفہ مین جائز رکہا

حالانکہ جو سبب وہان عدم اسقاط ہر دو ساکن
کا تھا یہان بھی ہے جواب اوسکا یہ ہے
کہ معاقبہ و مراقبہ مین عدم جواز اسقاط ہر دو
ساکن بجہت خیال ثقل تھا اسلیے کہ ہر سبب
مین بھی فواصل و سبب ثقیل کا ثقل مسلم ہے
چنانچہ سبب ثقیل کے ثقل سے ظاہر ہے اور
سبب ثقیل ترکیب فواصل مین داخل ہے
اور جواز اس نظر سے کہ فاصلہ اور سبب ثقیل
چونکہ اصول سے ہی بحال بھی رکھا پس
دو اعتباروں سے دو مقامون پر تصرف
و تغیر تصرف مین کیا قباحت ہے۔

فصل زحافات کے بیان مین

دس ارکان جو قبل ازین مذکور ہوے جب انہین کوئی تغیر و تصرف ہوتا ہے تو اوسکو زحاف اور ارکان متغیرہ کو مزاحف کہتے ہین اور فروع بھی۔۔ اور معنی زحاف اس فن مین دور ہونا رکن کا ہے اصل سے جیسے لغت عرب مین سہم زاحف اوس تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے دور پڑتا ہے کا قرالتعرض تغیر دو حال سے خالی نہین ہوتا یا بہ نقصان ہے یا بہ زیادت لیکن اول تغیر بالنقصان کے تین صورتین ہوتی ہین یا نقصان بحرکت (جیسے تا سے متفاعلن کا باضمار ساکن کرنا اور نقل کرنا مستفعلن ہے) یا نقصان بحرف (جیسے سین مستفعلن کو بحذف گرا کر مفاعلن سے بدلنا) یا نقصان بہ جزو (اور جزو سے مراد سبب و وتد ہین عام ہے کہ خفیف ہو یا ثقیل یا مجموع ہو یا مفروق) اور یہ تین طرح کے زحافات ان تین قسمون سے خالی نہین ہو سکتے یا عام ہوسکتے ہین (جو بیت مین علی التسویہ ہر مقام پر آسکتے ہین کسی خاص رکن سے

مخصوص نہین ہوتے) یا مختص ہوتے ہین صدر و مطلع سے) سوا ان دو نون رکنون کے اور کسی رکن مین نہین آتے) یا خاص ہوتے ہین عروض و ضرب سے) سوا اواخر شعر کے اور کہین نہین آتے البتہ فارسی مین جب کسی مصراع کے ارکان مستزاد ہوجاتے ہین تو یہ زحاف بظاہر حشو مین معلوم ہوتے ہین لیکن درحقیقت وہ آخر ہی مین ہوتے ہین (جیسے ہوشم بہ نگاہی بردہ بانہ جبین باید - بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن) اور ان تینون قسمون کے زحاف دو حال سے خالی نہین ہوتے یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب - مفرد وہ تغیر کہ ایک سے زیادہ رکن مین نہو اور مرکب بالعکس (یعنی ایک تغیر سے زیادہ رکن مین ہو - اور یہ مرکب ثنائی ہوتا ہے یا ثلاثی (یعنی ایک رکن مین دو تغیر واقع ہوتے ہین یا تین اور یہ مرکب موسوم ہوتا ہے یا غیر موسوم ذکر انکا بتفصیل آگے آئیگا لیکن تغیر بہ زیادت یہ بھی دو حال سے خالی نہین ہوتا یا مختص ہوتا ہے صدر و ابتدا سے یا خاص ہوتا ہے عروض و ضرب سے اور ان دونون قسمون کے زحاف مفرد ہی ہوتے ہین مرکب نہین ہوتے (یعنی وقوع انکا کسی دوسرے زحاف کے وقوع پر مستلزم نہین ہوتا - بہرحال جملہ زحافات موضوعہ عرب سے ہین یا موضوعات عجم سے ہین جو باعتبار لفظ اسما کسکے ہین جنھین فہرست میں مندرج کیا ہے - انہین چند زحاف ایسے ہین کہ جنسے کوئی فرع تازہ نہین نکلتے لیکن وہ زحافات بخصوص استعمال بعض تغیرات - چند قواعد و ضوابط عروض کے اصول و مقیاس ہین اور وہ مشترک ہین بین الفریقین سوا انکا لفہ کے - انکو ہم فصل آخر زحافات مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے اور انہین سے پندرہ زحاف مخصوص اہل عرب ہین جنہین زحافات مجرد افرد کا مل بھی داخل ہین - اور یہ اہل فارس کے استعمال مین نہین اگر کسی نے انکا استعمال کیا بھی ہے تو اتباعاً للعرب بطریق ندرت محض باظہار مہارت - (اور انکا ذکر کالمعدوم مینکلہ مسلم ہے) اور اسیطرح اٹھارہ زحاف مخصوص اہل فارس ہین عربی مین مطلقاً مستعمل نہین اور جو بیس زحاف انہین سے درمیان عربی و فارسی و اردو کے مشترک ہین کیونکہ اہل اردو متبع ہین الفاظ

سکے جملہ احکام عروض فارسی ہین - پہلے ہم انہین زحافات مشترکہ کو بیان کرتے ہین اور یہ زحاف اونہین تین قسمون پر اور اونہین لیہ حالتون پر منقسم ہین جو اوّلاً مذکور ہوئی (وہ تینون قسمین) یعنی عام الوقوع - یا مختص بہ صدر و مطلع - یا خاص بعروض و ضرب (وہ دو حالتین) یعنی مفرد یا مرکب - پس قسم اول سے عام زحافات پانچ ہین جنمین چار مفرد ہین اور ایک مرکب لیکن مفرد خبن طی قبض کف لیکن مرکب شکل -

تعریفات مع توجیہہ حصر و ضبط

چونکہ یہ پانچون زحاف سبب خفیف کے حرف ساکن ہین واقع ہوتے ہین اور ارکان اصلی مین حرف ساکن سبب کا دوسرا یا چوتھا یا پانچوان یا ساتوان حرف ہوگا - پہلا اور تیسرا اور چھٹا حرف نہین ہوسکتا وجہ حرف اول تو ظاہر ہے کہ ابتدا بسکون محالات سے ہے اور بعد سکون حرف دوم حرف سوم یا حرف اول سبب کا ہوگا یا حرف اول وتد کا ہوگا اور وہ بھی ساکن نہین ہوسکتا اور حرف ششم اسوجہ سے کہ اصول افاعیل مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین - اگر کہا جاوے کہ مفعولن ایسا رکن ہے تو ہم کہینگے کہ یہ رکن مزاحف ہے نہ سالم اور یہان بحث اصلی رکن سالم سے ہے فافہم - پس سبب خفیف کا ساکن حرف جو شمار مین دوسرا حرف رکن کا ہے اگر وہ ساقط ہوگا تو اوسکو (خبن) کہینگے اور جس رکن مین خبن واقع ہوگا اوسے مخبون کہینگے) اور اگر چوتھا حرف گریگا تو اوسکو طی اور رکن متغیرہ کو مطوی کہینگے اور اگر پانچوان حرف ساقط ہوگا تو اوسکو قبض اور رکن متغیرہ کو مقبوض کہینگے اور اگر ساتوان حرف گریگا تو اوسکو کف اور رکن متغیرہ کو مکفوف کہینگے (اور خبن وطی کے اجتماع کو خبل کہتے ہین اسکا ذکر زحافات مخصوصہ عرب مین آئیگا اسجگہ برعایت مقام اتنا لکھ دیا گیا) اور خبن وکف کے اجتماع کو شکل اور جس رکن مین وہ دونو واقع ہونگے اوسے مشکول کہینگے

ہر ایک کی مثالین مع بدل

عروضیون کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی رکن متغیر ہوکر غیر مانوس رہجاتا ہی تو اوسکو لفظ مانوس سے جو اوسکا ہم وزن ہو بدل لیتے ہین مثلاً خبن کے پانچ رکن (مستفعلن مستفعل

ومفتعل اور مفعولات اور فاعلاتن متفعل اور فاعلن سے مستفعلن متفعل ومنفعل اور مفعولات کے مجبون (متفعلن اور متفع لن اور معولات) کو غیر مانوس ہونے کی وجہ سے مفاعلن ومفاع لن وفعولات سے بدل لیتے ہین - اور فاعلاتن متفعل وفاعلن کے مخبون (فعلاتن وفعلن کو مانوس ہونے کی وجہ سے نہین بدلتے اور اسیطرح مشکل کے دو رکن (مس تفع لن متفعل اور فاعلاتن متفعل سے مس تفع لن کے مشکول (متفعلن) کو مفاعل مضموم اللام سے بدلتے این اور فاعلاتن متفعل کے مشکول (فعلات مضموم التا) کو نہین بدلتے اور طی کے تین رکن (مستفعلن اور مفعولات اور متفاعلن مطوی ہوکر مستعلن ومتفعلن ومفعلات غیر مانوس رہتے ہین پس دو تو پہلے مفتعلن سے اور تیسرا فاعلات سے تقل ہوتا ہے اور قبض کے دو نو رکن (فعولن ومفاعیلن) مقبوض ہوکر اور کف کے چارون رکن (فاعلاتن متفعل اور فاع لاتن منفصل اور مس تفع لن متفعل اور مفاعیلن) مکفوف ہوکر بدلے نہین جاتے اسواسطے کہ ارکان مقبوض پہلا مضموم اللام اور مفاعلن اور ارکان مکفوف فاعلات مضموم التا مفاعیل مضموم اللام مس تفع ل مضموم اللام یہ سب مانوس ہی رہتے ہین -

معانی زحافات مع ذکر وقوع بحور

خلیل نے ان تغیرات کے احوال پر نظر کرکے اکثر کا نام علتہا سے بدن چارپایہ کی مناسبت سے رکھا ہی جو زحافات اول مصاریع سے مخصوص ہین اونکو علتہا سے مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور جو زحافات خاص اواخر مصاریع سے ہین اونکو علتہا ی موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور جو زحافات عام الوقوع ہین اونکو علتہا سے عامہ بدن چارپایہ سے لیا ہے اور بعض زحافات کا نام بہ مناسبت احوال کواکب واشجار وعلوم انسان رکھا ہی اور جملہ ارکان متغیرہ کا لقب یا بروزن مفعول یا مُفتعل یا افعل بالفتح ہے جیسے مجبون ومسبغ واخرم وغیرہم اور یہ کلیہ ہے پس خبن بالفتح لپیٹنا دامن کا تاکہ کوتاہ ہوجائے مِن صراح اور مجبون دامن نوردیدہ - فایدہ سبب خفیف کا حرف ساکن دوسرا حرف رکن کا نہین ہوتا مگر اونہین پانچ رکنون مین جو مذکور ہوئے لہذا خبن سوا

اونکے اور کسی رکن مین نہین آتا اور وہ پانچون رکن نہین واقع ہوسکتے مگر ان گیارہ بحرون مین متدارک رجز رمل مدید بسیط سریع خفیف منسرح مجتث مقتضب جدید الی اصل خبن کو ان بحور مین امکان وقوع ہے پس طی بہ تشدید یا سے تحتانی لپیٹنا من صراح اور مطوی لوزدیدہ - فائدہ حرف چارم سبب خفیف مین نہین ہوتا الا ان تین رکنون مین مستفعلن و مفعولات متفاعلن مضمر اور یہ ارکان نہین ہوسکتے لیکن ان بحور ستہ مین رجز بسیط سریع منسرح مقتضب کامل یا ہیں اسی زحاف کو ان بحور مین امکان وقوع ہے - پس قبض بالفتح جلد چاپنا مرغ کا من صراح اور مقبوض اسم گرفتہ اور بمعنی فراہم گرفتن من معیار الاشعار - فائدہ حرف پنجم ساکن سبب خفیف سے نہین مگر ان دو رکنون مین فعولن و مفاعیلن پس اور یہ دونون رکن نہین مگر ان بحور ستہ مین ہزج طویل متقارب مضارع قریب مشاکل الی اصل اس زحاف کو ان بحرون امکان وقوع ہے پس کف کوتاہ ہونا دندان شتر کا پیری سے من صراح اور بمعنی باز داشتن من معیار الاشعار اور مکفوف باز داشتہ فائدہ حرف ہفتم ساکن سبب نہین ہوتا لیکن ان چار رکنون مین مفاعیلن و فاعلاتن و فاع لاتن و مس تفع لن اور یہ نہین ہوتے لیکن ان بحور عشرہ مین ہزج طویل مضارع رمل مدید خفیف مجتث جدید قریب مشاکل الی اصل اس زحاف کو انہین امکان وقوع ہے پس شکل یعنی پاون چارپایہ کے رسی مین باندھنا من منتخب اور مشکول یعنی چارپایہ ہاتھ پاون بندھا ہوا اور اسیکو طرفین یا طرفان بھی کہتے ہین ذکر اسکا فصل آخر زحافات مین آئیگا بہرحال شکل نہین واقع ہوتا مگر ان دو رکنون مین مس تفع لن منفصل و فاعلاتن متصل اور یہ نہین واقع ہوسکتے لیکن ان بحور خمسہ مین رمل مدید خفیف مجتث جدید الی اصل شکل کو انہین امکان وقوع ہے اور یہ زحافات ثنائی مرکب موسوم سے ہے

قسم دوم

جو زحافات صدر و مطلع سے مخصوص ہین وہ بھی پانچ ہین انمین دو مفرد ہین اور تین مرکب لیکن مفرد خرم مع الرائے مہملہ اور ثلم لیکن مرکب خرب شتر ثرم -

تعریفات

مفاعیلن کا میم گرانے کو خرم اور فعولن کی فے گرا دینے کو ثلم کہتے ہین اور مفاعیلن
مین خرم و کرت کے مجتمع ہونے کو خرب اور خرم و قبض کے جمع ہونے کو شتر کہتے ہین اور
فعولن مین ثلم و قبض کے جمع ہونے کو ثرم کہتے ہین ۔ اصل یہ ہے کہ جس رکن
کے سرے پر وتد مجموع ہو اوسکے پہلے حرف کے گرانے کو خرم کہتے ہین چونکہ یہ زحاف
تین رکنون مین واقع ہوتا ہے ہر جگہ اسکا اک نیا نام ہوتا ہے چنانچہ مفاعیلن مین
خرم اور فعولن مین ثلم (اور مفاعلتن مین عضب بضاد سمجہہ ۔ جسکا بیان مخصصات
عرب مین آئیگا) جدا جدا اک نام رکہا گیا ہے واسطے آسانی تمیز کے اور تفریق ارکان
کا بہی یہی اقتضا تھا کہ ایک ہی نام ہر رکن مختلف مین نہو ۔ جن ارکان مین یہ زحاف
واقع ہونگے اونہین اخرم اثلم اخرب اشتر اثرم کہینگے ۔

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے (فاعیلن) اخرم ہوکر مفعولن سے اور اخرب ہوکر فاعیل مضموم اللام
مفعول مضموم اللام سے بدلا جائیگا اور اشتر ہوکر فاعلن بغیر نقل رہیگا ۔ اور فعولن
سے عولن اثلم ہوکر فعلن سے اور عول اثرم ہوکر فعل سے بدلا جائیگا استعمال عرب مین
یہ پانچون زحاف صدر و مطلع سے مخصوص ہین لیکن انہین سے زحاف خرم کبہی حشو
مین بہی آجاتا ہے جیسا کہ شواہد بحر طویل مین بعض اشعار عربی سے معلوم ہوگا لیکن
فارسی مین عموماً بجاے خرم زحاف تخنیق ایجاد کیا گیا ہے پس ان پانچ زحافون کے
نام لینے کی ضرورت نہین باانہمہ وہ لوگ انہین نامون کے ساتہہ عموماً مقام حشو
و عروض و ضرب مین استعمال کرتے ہین اور جو رکن مزاحف مسکون الآخر ہین ۔
(یعنی فاعلن اشتر و مفعولن اخرم و فعلن اثلم انہین حشو مین اور عروض و ضرب
مین بہی استعمال کرتے ہین انہین نامون کے ساتہہ ۔

معانی زحافت مع ذکر وقوع بحور

خرم شگافتہ کرنا ہونٹ بینی کا اور قطع کرنا اوسی بینی کا من منتخب اور اخرم یعنی نکٹا من معیار الاشعار

اور ثلم بالفتح تا سے مثلثہ رخنہ کرنا من صراح اثلم سوراخدار شد شتر بالفتح برگشتگی چشم از بالا و پائین من منتخب اشتر جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون خرب بالفتح گوش شگافتن من صراح اخرب کن کٹا خرم بالفتح و بفتحتین افتادن دندان پیش از بیخ من صراح و منتخب اخرم دانت گرا ہوا - فائدہ خرم خرب شتر رکن مفاعیلن سے مخصوص ہے اور یہ رکن نہیں واقع ہوتا لیکن ان بحور اربع مین ہزج مضارع قریب طویل ہین انکو انہین امکان وقوع ہے اور ثلم و ثرم رکن فعولن سے مخصوص ہین اور یہ دونو بحر طویل و متقارب سے مخصوص ہین پس انہین اونکو امکان وقوع ہے - تنبیہ اور انہین خرب شتر ثرم زحافات مرکب ثنا سے موسوم سے ہین)

قسم سوم

جو زحافات عروض و ضرب سے خاص ہین تیرہ ہین انہین سے گیارہ مفرد ہین اور دو مرکب لیکن مفرد قطع تذییل ترفیل تسبیغ وقف کسف صلم قصر حذف تشعیث لیکن مرکب خلع کبل -

انہین سے چھ زحاف قطع تذییل ترفیل تسبیغ خلع کبل اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین وتد مجموع ہے یعنی فاعلن مستفعلن و متفاعلن پس اگر انہین سے وتد مجموع کے تیسرے حرف کو گرا دین اور دوسرے حرف متحرک ما قبل کو ساکن کر دین تو اوسکو قطع کہتے ہین اور اگر وتد کے دوسرے حرف کے بعد اک الف بڑھا دین تو اوسکو اذالہ اور تذییل کہتے ہین اور اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف بڑھا دین تو اوسکو ترفیل کہتے ہین اور یہی عمل صرف فاعلن مین اسکو تسبیغ کہتے ہین اور مرفل کبھی پس تسبیغ رکن فاعلن سے مخصوص ہے لیکن فاعلن تسبیغ سے مخصوص نہین اور اگر خبن و قطع جمع ہون تو اوسکو خلع اور کبل بھی کہتے ہین - (چونکہ مستفعلن مین خبن نہین آسکتا لہذا اوسمین خلع بھی نہ آئیگا - (ھذا بھی زحافات مخصوص وتد مجموع سے لیکن ذکر اوسکا زحافات مختصہ بحر کامل مین آئیگا اور بعدہ ذکر اوسکا زحافات مختصہ فارسی مین بھی آئیگا) ارکان متغیرہ کو مقطوع مذال مرفل مسبغ مخلع مکبول کہینگے -

امثلہ مع بدل

فاعلن سے فاعل مسکون اللام مقطوع ہوکر فعلن سے اور فاعلن تن متمم ہوکر یا مرفل ہوکر فاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر فاعلان اور مخلع ہوکر فعل ہوگا اور مستفعلن متفعل سے مستفعل مسکون اللام مقطوع ہوکر مفعولن سے اور مستفعلن تن مرفل ہوکر مستفعلاتن سے اور متفعل مسکون اللام مخلع یا مکبول ہوکر فعولن سے بدلا جائیگا اور مذال ہوکر مستفعلان ہوجائیگا - اور متفاعلن سے متفاعل مسکون اللام مقطوع ہوکر فعلاتن سے اور متفاعلن تن مرفل ہوکر متفاعلاتن سے منقول ہوگا اور مذال ہوکر متفاعلان ہوجائیگا اور مخلع نہیں ہونے کا اسلیئے کہ متفاعلن میں سبب خفیف نہیں ہے - تنبیہ بعض اجتماع خبن و قطع کو خاص رکن فاعلن میں خلع کہتے ہیں اور خاص رکن مستفعلن میں کبل اور بعض دونوں کو خلع کہتے ہیں - اور یہ دونوں مرکب ثنائی سے موسوم ہیں -

معانی زحاف

قطع بالفتح بریدن من صراح تذییل یا اذالہ فرو ہشتن دامن من صراح ترفیل پر کردن چاہ از آب و بزرگ داشتن من صراح تتمیم تمام کردن من منتخب تخلیع یا خلع بیرون کردن جامہ و موزہ و نعل من صراح کبل بالفتح محبوس داشتن من منتخب و بفتحتین پستین کوتاہ منہ - اور مقطوع بریدہ اور مذال دامن فرو ہشتہ اور مرفل بزرگ داشتہ اور متمم تمام کردہ شدہ اور مخلع موزہ و نعل و جامہ بیرون کردہ شدہ اور مکبول محبوس کردہ اور تین زحاف وقف کسف صلم اون ارکان سے مخصوص ہیں جنکے آخر میں وتد مفروق ہے اور ایسا کوئی رکن نہیں لیکن مفعولات لہذا یہ تینوں زحاف اسی رکن خاص ہیں پس اگر وتد مفروق کے تیسرے حرف کو ساکن کرے تو وقف ہے اور ساقط کرے تو کسف ہے اور اگر پورا وتد گرا دے تو صلم ہے رکن کو ان حالتوں میں موقوف مکسوف اصلم

مثالیں مع بدل

مفعولات مسکون التا موقوف ہوکر مفعولان سے اور مفعولا مکسوف ہوکر مفعولن سے اور مفعو اصلم ہوکر فعلن سے بدلا جائیگا -

معانی زحاف

وقف استادہ مین منتخب کسف یا کشف اول بمعنی بیہوش شدہ و ثانی بمعنی بیہشکرہ آفتاب
ملم گوش از بیخ بر کندن مین صراح اور موقوف وقف کردہ شدہ اور مکسوف بریدہ
اور اصلم ہر دو گوش بر کندہ —

اور تین زحافت قصر و حذف و تشبیع یا اسباغ اون ارکان سے مخصوص ہین جنکے آخر مین سبب خفیف ہے جیسے فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفعولن پس اگر ان ارکان مین سبب خفیف کا ساکن حرف گر جاوے اور حرف ما قبل کہ متحرک ہے ساکن ہو جاوے تو اوسکو قصر کہتے ہین اور اگر پورا سبب گر جاوے تو اوسکو حذف کہتے ہین اور اگر سبب خفیف کے وسط مین ایک الف بڑھا دین تو اوسکو تشبیع کہتے ہین اور ارکان متغیرہ کو مقصور محذوف مسبغ یا مسبوغ کہتے ہین یا مشبع بشین معجمہ و عین مہملہ —

امثلہ سح بدل

فعولن سے فعول بسکون اللام مقصور اور فعولان مسبغ ہوگا اور فعو محذوف ہو کر فعل متحرک العین و سکون اللام سے بدلا جائیگا اور مفاعیلن سے مفاعیل مقصور ہو کر فعولات سے اور مفاعی محذوف ہو کر فعولن سے منقول ہوگا اور مسبغ ہو کر مفاعیلان ہو جائیگا اور فاعلاتن مستفعلن اور فاع لاتن مستفعلن سے فاعلات بسکون التا مقصور ہو کر فاعلان سے اور فاعلا محذوف ہو کر فاعلن اور مسبغ ہو کر فاعلاتان فاعلیان سے منقول ہوگا —

معانی زحاف

قصر بالفتح کوتاہی من منتخب حذف انداختن چیزے از چیزے من صراح تشبیع سیر انگندن شتر کہ بزادن نزدیک آمدہ باشد منتہ اشباع بشین معجمہ و عین مہملہ بمعنی سیر کردن من منتخب تنبیہ تشبیع کو بعض نے اشباع لکھا ہے لیکن درحقیقت زحاف ایک ہی کا نام دو ہین مقصور کوتاہ کردہ شدہ محذوف یعنی از جز و بیفگندہ مسبغ شتر بچہ افگندہ باشد نزدیک زادن — فائدہ واضح ہو کہ قصر بنا دست مین دو شرطین ہین

ایک یہ کہ وہ رکن سالم ہو یعنی جز اخر اوس رکن کا سالم ہو۔ واسطے کہ اگر جزو آخر رکن کا سالم نہو گا تو لامحالہ اوسمیں تغیر یہ نقصان ہوگا پس نقصان کے بعد ازالہ و تشعیث و عیب ہوگی اور یہ جائز نہیں۔ دوسری شرط یہ ہو کہ جس مصرع کے آخر رکن میں کوئی زیادتی لائیں اوس مصرع کا وزن تام نہو تاکہ بحر دائرہ سے خارج نہو اور اسکی تفصیل حکم اوزان اشعار فارسی میں آئیگا۔

اور ایک زحاف تشعیث ہو جو رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے چنانچہ فاعلاتن کو جب مفعولن کے وزن پر کرلیتے ہیں تو اوسکو تشعیث کہتے ہیں اور رکن کو مشعث اور تشعیث میں چار مذہب ہیں۔ اخفش کے نزدیک اسمیں خرم ہے یعنی وتد علا کا عین گر گیا ہے اس صورت میں فالاتن باقی رہیگا۔ اور قطرب کے نزدیک اسمیں قطع ہے یعنی وتد علا کے الف کو گرا کر لام کو ساکن کردیا ہو اس نہج پر فاعلتن باقی رہیگا۔ اور خلیل بن احمد عروضی کے نزدیک وتد علا کا دوسرا حرف یعنے لام گر گیا ہے اس صورت میں فاعاتن باقی رہیگا اور زجاج کے نزدیک یہ رکن مخبون مسکن ہے یعنی اول اسکو مخبون کرکے فعلاتن بنایا اور پھر عین کو ساکن کردیا بزحاف تسکین فعلاتن باقی رہا اور ہر صورت میں مفعولن سے نقل ہوا۔ محقق علیہ الرحمہ نے اول کے تینوں قولوں پر ایراد کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہو کہ خرم اوس رکن میں آتا ہو جسکے سر سے پر وتد مجموع ہو اور خرم صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہاں دونوں امر مفقود ہیں بلکہ تشعیث عروض و ضرب سے مخصوص ہے پس اخفش کا مذہب صحیح نہیں۔ اور قطع اوس رکن میں آتا ہو جسکے آخر میں وتد مجموع ہو اور یہاں وسط میں ہے پس قطرب کی بھی راے صحیح نہ ٹھہری۔ اور وتد مجموع کا دوسرا حرف کسی اور جگہ گراتے نہیں۔ پس خلیل کا قول بے دلیل ہے بہرحال یہ تینوں مذہب غلط ٹھہرے لیکن زجاج کے مذہب پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اوسکے قول کو ترجیح دی چنانچہ لکھا ہے کہ یہ قیاس سے نزدیک تر ہو مگر مولف مستہام کے نزدیک یہ بھی محل نظر ہے کیونکہ اسواسطے کہ خبن و تسکین اون زحافات سے ہیں جو بیان میں

سب جگہ آتے ہیں یعنی عام الوقوع ہوتے ہیں اور تشعیث عروض و ضرب سے مخصوص
ہے پس میرے نزدیک خلیل ہی کا مذہب صحیح ہے اور یہ اعتراض کہ تشعیث کا دوسرا
حرف سوا فاعلاتن کے اور کسی رکن سے نہیں گرا۔ قابل نقض نہیں ہے جبکہ خلیل نے
تشعیث کو فاعلاتن سے مخصوص کیا ہے سوا اسکے محقق علیہ الرحمہ نے زحافات در سریع
وطمس و عرج میں خود ایسا ہی کیا ہے جسکا بیان ان زحافات میں آئیگا انشاء اللہ
اور تشعیث پراگندہ کردن من تشعب او شعث پراگندہ کردہ شدہ۔ لیکن زحافات
مخصوصہ عرب یہ بھی انہیں تین قسموں اور دو حالتوں سے خالی نہیں جو
اوپر مذکور ہوئیں اور وہ چودہ ہیں انہیں سے آٹھ زحافات عصب عقل
نقص عضب قصم جمم عقص قطف بحر وافر سے اور چار زحاف اضمار وقص و وقص
حذذ بحر کامل سے خاص ہیں ایک زحاف جبل رکن مستفعلن سے اور مفعولات سے مخصوص ہے ایک
تیسرا رکن فاعلاتن و فعولن سے مخصوص ہے ایک زحاف خرم ہے اس کا پہلا جو ہم اسکو لکھتے ہیں
خرم ہوا ہے مگر اسکو ارکان سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ اسکو اوائل ارکان سے
جاننا چاہیے کس واسطے کہ زیادت اسکی تقطیع میں شمار نہیں کیجاتی وقوع زیادت
خرم کا قبل صدر و مطلع کے ایک حرف سے چار حرف تک جائز ہے لیکن زیادت
چار حرف کی بہ ندرت ہے فارسی میں یہ زحاف مستعمل نہیں لیکن قدمای فارسی
سے بعض شاعروں نے اتباعاً للعرب یک حرف اسکو اپنے شعر میں جگہ دی ہے شعر
میان کشتی نازکت چو سایہ ہوسے گرسے اتر یکدگر گسستی
اور اوری شاعر بھی لایا ہے شعر سہ از چشم رنج چہ فریاد و سود
کہ مرگ کتہ بر سر او تاختن * شعر اول بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلان
بحر خفیف مشکول و اثرم ہے میم خرم کا اول مصراع میں ہے کہ تقطیع میں
محسوب نہیں ہوتا شعر ثانی بر وزن مفتعلن مفتعلن فاعلات بحر سریع مطوی ہے
کاف پہلا مصراع ثانی کے اول میں خرم ہے کہ تقطیع میں محسوب نہیں ہوتا یہ
بھی گویا مخصوصہ صدر و مطلع سے ہے اور معنی اسکے حلقہ در بینی شتر کردن من تشعب

مناسبت ظاہر ہے جیسے پہلا رکن اول میں یہ واقع ہوگا اوسے اخرم کہینگے اور خرم رکن
دریں گردان اور اخرم رکن دریں گردہ شغل جسے مکانفہ بھی کہتے ہیں سات تحفظ
اور سکے کہ کسی رکن میں پانچ حرف متحرک پے درپے نہ جمع ہونے پائیں اول یکے سر مستفعلن اور
جنمیں رکن مستفعلن و مفعولات ہیں اور خبل اجتماع خبن و طے کا نام ہے اور یہ زحاف
مرکب ثنائی موسوم سے ہے اور عام الوقوع ہے ارکان متغیرہ کو مخبول کہینگے اور یہ وہی
خبل ہے کہ جسکا ذکر قبل ازیں آچکا ہے —

مثالیں مع بدل

مستفعلن و مفعولات سے متعلن و معلات مخبول ہوکر فعلتن اور فعلات سے منقول
ہونگے اور فعلتن سے فعلتان مخبول مذال ہوگا اور خبل بالفتح دست و پا بریدن
من تحف و مبنی تباہی من صراح اور مخبول دست و پا بریدہ —

بتر تعریف اجتماع حذف و قطع کا نام ہے رکن فاعلاتن اور رکن فعولن میں —
اور ارکان متغیرہ کو ابتر کہتے ہیں —

مثالیں

فاعلاتن سے فاعل بسکون اللام ابتر ہوکر فعلن سے منقول ہوگا اور فعولن سے فع ابتر
ہوکر بغیر نقل باقی رہیگا یہ زحاف نقص ہے عقل و نقص ہے اور حرکہ ثنائی
موسوم ہے اور بتر بالفتح بریدن من صراح اور ابتر بریدہ ... اور ابتر دم بریدہ
رکن مفاعلتن ... حذف ... تحفظ ...
کہ مفاعلتن میں واقع ہوتا لیکن عجب وافر میں عصب عقل و نقص عام الوقوع ہیں
ہیں پہلا مفرد اور اخیر کے دو مرکب اور ... مطلق عصب لغاد ...
مفرد اور قصم جم عقص مرکب اور نقص بہ عروض و ضرب قطعا کہ یہ بھی مرکب ہے

تعریفات مع بدل و معانی

اگر مفاعلتن کے لام کو ساکن کرکے مفاعیلن سے بدلیں تو اسکو عصب کہتے ہیں
اور رکن کو معصوب اور عصب بہ معنی ... اسکے ... بہ معنی لیکن من ...

دچار پایہ یا ریک میان از گرسنگی من سیار الاشعار اور معصوب بسیار گرسنہ و عصب بمعنی داغ کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہاے درخت بقرب جاڑا وغیرہ من منتخب —

اور اگر رکن معصوب کو مقبوض کرکے مفاعلتن کو مفاعلن سے نقل کرین تو اسکو عقل کہتے ہین اور رکن کو معقول اور عقل بمعنی بہم بستن بازو و ساق شتر بہ رسن من صراح اور معقول شتر بازو و ساق بستہ بعقال اسے بہ رسن —

اور اگر رکن معصوب کو مقطوف کرکے مفاعلت مضموم اللام کو مفاعیل مضموم اللام سے بدل لین تو اسکو نقص کہتے ہین اور رکن کو منقوص اور نقص بمعنی کم کردن من منتخب اور منقوص ناقص کردہ —

اور اگر سبب [illegible] کے حرف کو یعنی میم مفاعلتن کو گرا کر تو فاعلتن کو مفتعلن سے بدل لین تو اسکو عضب کہتے ہین اور رکن کو اعضب اور عضب بمعنی شکستن شاخ گوسپند من منتخب و بریدن من صراح + یہ زحاف عضب از جملہ بیان خرم ہے قبل ازین آچکا ہی در حقیقت یہ زحاف خرم ہے خاص رکن مفاعلتن مین اور اعضب بمعنی گوسپند شاخ شکستہ

اور اگر عضب و عصب کو جمع کرکے فاعلتن بسکون اللام کو مفعولن سے نقل کرین تو اسکو قصم اور رکن کو اقصم کہتے ہین اور قصم بقاف و صاد مہملہ بالفتح شکستن و بفتحتین شکستگی دندان من منتخب اور اقصم بمعنی دندان شکستہ —

اور اگر عضب و عقل کو جمع کرکے فاعلتن کو فاعلن سے بدلین تو اسکو جمم اور رکن کو اجم کہتے ہین اور جمم بفتحتین بے شاخ شدن گوسپند من منتخب اور اجم بمعنی گوسپند بی شاخ

اور اگر عضب و نقص کو جمع کرکے فاعلت بسکون اللام و ضموم التا کو مفعول مضموم اللام سے نقل کرین تو اسکو عقص اور رکن کو اعقص کہتے ہین اور عقص بالفتح تافتن و پیچیدن موے و کلالہ کردن آن من منتخب اور اعقص بمعنی پیچیدہ مو —

اور اگر رکن معصوب کو محذوف کرکے مفاعل بسکون اللام کو فعولن سے بدل لین تو

اسکو قطف اور رکن کو مقطوف کہتے ہین اور قطف بریدن خوشہ انگور وما بنند آن
سن صراح اور مقطوف یعنی خوشہ انگور بریدہ یا میوہ از درخت چیدہ - انہین قسم
جمع عقص قطف زحافات مرکب ثنائے موسوم سے ہین -
رکن متفاعلن کے زحافات مخصوصہ اربع سے جو بحر کامل سے یعنی مخصوص ہین اسلیے
کہ رکن متفاعلن بہین واقع ہوتا لیکن بحر کامل مین اضمار وقص خزل عام الوقوع ہین
پہلا مفرد واخیر والی دونو مرکب اور چوتھا حذذ خاص بہ عروض وضرب مفرد -

تعریفات مع بدل و معانی -

پس اگر متفاعلن کی تے کو ساکن کرکے مستفعلن سے نقل کرین تو اسکو اضمار اور رکن کو
مضمر کہتے ہین اور اضمار یعنی لاغر کردن سن منتخب اور مضمر لاغر کردہ -
اور اگر رکن مضمر مین خبن بہی لائین تو متفاعلن باقی رہیگا بغیر نقل اسکو وقص اور
رکن متغیرہ کو موقوص کہتے ہین - اور وقص یعنی گردن شکستن سن صراح اور موقوص
گردن شکستہ -
اور اگر رکن مضمر مین طے بہی لائین اور متفعلن بسکون التا کو نقل کرین مفتعلن سے
اسکو خزل اور رکن کو مخزول کہتے ہین اور خزل بریدہ شدن سن صراح اور مخزول
بریدہ شدہ - یہ اخیر والے دونو مرکب ثنائے موسوم سے ہین -
اور اگر وتد مجموع کو آخر رکن سے ساقط کرین اور متفا کو نقل کرین فعلن متحرک العین سے
اسکو حذذ یا حذا اور رکن کو احذ کہتے ہین اور حذذ بفتحتین کوتاہی وسبکی دم شتر وحیوان
سن منتخب اور حذ بہ تشدید ذال معجمہ از ہم بریدن منہ اور احذ یعنی دنبال بریدہ جسکو
دم کٹا کہتے ہین اردو مین یا خفیف الذنب یعنی جسکے موی دم کمتر ہون جیساکہ قول جوہری کا
یہ وہی حذذ ہے جسکا بیان اوپر آچکا ہے تو واضح ہو کہ حذذ زحافات مخصوصہ بحر کامل سے ہے
عربی مین اور فارسی مین بہا [illegible] مین لاتا منجملہ تصرفات فارسیہ ہے چنانچہ ذکر اسکا
زحافات مختصہ فارسیہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالے - اور سوا ان چار زحافات
مخصوصہ کے اور زحاف بہی اس بحر مین آتے ہین جو باشتراک بحور دیگر قبل ازین بیان

ہو چکے ہین اور وہ قطع ہے تذئیل ہے ترفیل ہے خبل ہے لیکن خبل بعد اظمار آتا ہے اور فعلتن بدون نقل باقی رہتا ہے - لیکن زحافات مختصہ اہل فارس یہ بھی اونہین تین قسمون سے دو قسمون پر منقسم اور اونکین دو حالتون پر پہنچتے ہین جو اوپر مذکور ہوئین - اور دو قسمون پر منقسم ہونے کی وجہ یہ ہو کہ فارسی مین مختص باوایل مصاریع کوئی زحاف وضع نہین ہوا تھا اینکہ جو زحافات عرب مختص بہ اوایل مصاریع ہین سوا زحافات مختصہ عرب اور مختص بہ صدور وابتدا کا مل کے وہ سب فارسی مین عام الوقوع ہین فافہم - انہین چار زحاف تسکین تخنیق خرج طمس نام نہاد وہ محقق علیہ الرحمہ داخل ہین اور یہ زحافات مجموع ستر ہ ہین - انہین عام تین ہین رفع تسکین تخنیق - پہلا مفرد اور اخیر والے دونو مرکب اور انہین خاص بہ عروض و ضرب ستر وہ ہین مفرد آٹھ حذف تشعیث جدع نحر سلخ طمس تسبیغ خرج طمس اوس مرکب جیسے جب ہتم تحریم زلل جمعت ربع - پس قسم اول عام الوقوع -

تعریفات مع بدل و معانی

رفع مستفعلن متفعل و مفعولات سے مخصوص ہے اگر پہلا سبب گرجائے وہ سبب ہتوالی سے تو اوسکو رفع رکن کو مرفوع کہتے ہین اور رفع بمعنی برداشتن من صراح اور مرفوع یعنے اوٹھا یا ہوا اور یہ مفرد ہے پس مستفعلن سے مرفوع ہو کر فاعلن اور مفعولات سے عولات مرفوع ہو کر مفعول مضموم اللام سے نقل ہوتے ہین اور تسکین یعنے ساکن کرنا حرف اوسط کا تین حروف متحرک سے کہ باہم دو سببے ہون اور ایسے رکن کو مسکن کہتے ہین یعنے ساکن کیا گیا - اور رکن مین تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین یا بہ خبن جیسے فعلن اور فعلاتن (فاعلن و فاعلاتن سے) یا بہ طی جیسے مفتعلن مستفعلن سے اول مسکون العین ہو کر فعلن سے اور ثانی و ثالث مسکون العین ہو کر مفعولن سے نقل ہوتے ہین رکن اول و ثانی کو مخبون مسکن اور رکن ثالث کو مطوی مسکن کہتے ہین اور تسکین بمعنی ساکن کردن من منتخب از لبکہ تسکین مخصوص موقوف ہو وقوع خبن پر یا وقوع طے پر لہذا مرکب ہی اور تغیر عام ہو جہان کہین

تین متحرک متوالی جمع ہون تسکین حرف وسط جائز ہے نزدیک اہل فارسی کے بلا تفاوت لیکن اوس جگہ کہ کوئی امر مانع ہو مثل التباس اور ابطال نظام کے لیکن التباس یعنے تسکین اوسط سے بحر بدل جاسکے اور باعث اشتباہ ہو جیسے فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن رمل مشکول اس وزن پر یہ مصراع ہے ع بس از انکہ من نام ہیچکارہ نداری آمد ۔ اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہ وزن ہو جائیگا مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن اور یہ مضارع اخرب ہے اور اس وزن پر یہ مصراع ہے ع من خوب می شناسم پیران پارسا را ۔ لیکن ابطال نظام ارکان مثلا کوئی قصیدہ کہتا ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اور یہ وزن جز مطوی ومقطوع ہے اس مقام پر تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا شاعر نے التزام کیا ہے باطل ہوگا پس ان دو صورتون مین تسکین حرف اوسط نہین چاہیے جیسا کہ فی الجملہ قاعدہ لغت فارسی کا یہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کے سبب بیتون مین ایک وزن پر او سیاق پر لاتے ہین اور مغایرت زحافات مین روا نہین رکھتے بخلاف اہل عرب کے اسواسطے کہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کا متحمل نہین بسبب خفت کے اور لغت عربی کا متحمل اختلافات کا ہے بجہت رزانت کے البتہ وزن متحرک وساکن کو جمع کرتے ہین ایک بحر مین مثلا ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلن متحرک العین یا فعلاتن متحرک العین ہون اور ایک جگہ بر وزن فعلن مسکون العین یا فعلاتن مسکون العین منقول مفعولن سے واقع ہون جیسے فعلن فعلن فعلن فعلن ایک متحرک العین ایک مسکون العین یا فعلاتن مفعولن فعلاتن مفعولن تو علما انکو واجب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور اشتباہ واقع نہو کما قیل اور علت اس تسکین حرف اوسط کی یہ ہے کہ اصول اوزان فارسی مین جو شمار مین آتا ہے انمین سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نہین پس توالی حرکات ثلثہ انمین اصلی نہین بلکہ تغیر کی جہت سے ہے مثلا فاعلن مین جب الف ساقط ہوگا تین حرف متحرک فعلن مین زحاف کی جہت سے جمع ہونگے نہ اصلی ۔

تنبیہ تسکین حرف اوسط توالی حرکات ثلثہ میں حکم مطرد ہے بقول محقق علیہ الرحمۃ
الحق ایسا ہی کتب لغات و منظومات اہل فارس سے پایا جاتا ہے جیسے ہیمان
حیوان دوران میلان جولان جریان طیران سیلان خفقان یرقان غلیان جیران
عطشان ہیجان فیضان یہ جملہ الفاظ دراصل بہ توالی حرکات ثلثہ ہیں لیکن فارسی
میں بہ تسکین اوسط مستعمل ہیں من برہان و بہار عجم گویا اہل فارس کی عادت اور
معمول یہی ہے ۔ اور عربی میں بھی یہ قاعدہ پایا جاتا ہے یعنی جو کلمہ بروزن فعل
بضم فا و عین و لام مع التنوین کے ہو جیسے قتل و عضد و زبیر اکثر تسکین حرف
اوسط بلا خلاف جائز ہے من فصول اکبری و شافیہ و رضی وغیرہ اسی جگہ سے ظاہر
ہوتا ہے کہ تسکین بین الفریقین مشترک ہے بات یہ ہے کہ فارسی میں کثیر بہ نسبت
عربی کے اور عمل کثرت پر کیا جاتا ہے معہذا تسکین زحافات فارسی میں محسوب ہوا
بعض بیخبران علم نے اس مصرع میں سہ سال تاریخش بہ زبیر ... شد زسبب نظم
طور سینا ہے کلیم اللہ منبر ہے انیس + مصنفہ جناب والد علام طاب ثراہ حضرات
مع الائمۃ المعصومین علیہم السلام + کلمہ زبر کہ بہ سکون باے موحدہ نظم ہوا ہے
بحسب قاعدہ صحیح ہے اسیر ایراد کیا کہ بفتحتین ہونا چاہیئے اعوذ باللہ من ذلک الجہل
(رفع دخل) بعض الفاظ مثل رمضان وغیرہ جو کلام اہل فارس میں بفتحات ہیں
انکو از روے استعمال یوہیں ہونا چاہیئے جس طور پر ہیں اور قاعدہ مذکور مطرد ہے
نہ کلیہ فافہم ان زحافات سے ایک تخنیق یا تخبیق ہے کہ رکن مفاعیلن و فعولن سے
مخصوص ہے بطریقہ وتد مجموع کے پہلے حرف کے گرانے کو کہتے ہیں جو سرے پر
رکن کے واقع ہو عموماً تمام اجزاے بیت سے اور یہ قائم مقام خرم ہے وہ عربی میں
صدر و مطلع سے مخصوص ہے اور یہ سب رکنوں میں آسکتی ہے دوسری صورت
تخنیق کی یہ ہے کہ جب وتد صدر رکن میں واقع ہو جیسے مفاعیلن و فعولن میں ہے
اور قبل اس وتد مفاعیلن کے ایک حرف متحرک ہو کہ اس وتد کے حرف اول یعنی
میم سے ملے پس باجتماع متحرک ثلثہ میم کو کہ حرف اول وتد مذکور ہے ساکن کریں ۔

اور یہ اوس وقت میں پڑتا ہے کہ بحر ہزج میں اول رکن میں خرب لائیں اور مفعول
یا ئین تو مفعول مفاعیلن ہوگا یعنی لام مفعول کو میم مفاعلن سے ملائیں اور ساکن
کرین میم کو تو یہ ہوگا یعنی مفعولم فاعلن ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعولن سے اور
اسی طرح اگر رکن اول کو شتر کرین مثلا مفاعیل مفاعیل سے مفاعیلم فاعیل کو نقل
کرین مفاعیلن مفعول سے جیسا کہ اوزان رباعی میں ہوتا ہے بہرحال رکن دوم
کو مخنق کہینگے اور اول مثلا یہ ہو سالم ہوگا لیکن یہ فرع جداگانہ میں داخل نہوگا
اسلئے کہ رکن اصلی سے رکن فرع جبکہ بعینہ حاصل ہو تو بمصداق تحصیل حاصل
اوسکو فرع کہنا لا حاصل ہے قطع نظر اسکے جسمین تخنیق واقع ہوئی ہے وہ دو
رکن ہے پہلا تو مکفوف ہو یا اخرب ہے — اور تخنیق بمعنی گلو فشردن من صراح اور
اسکو بعض نے تحنیق بفتح اسے تمناۃ و حاء حطی کہا ہے بمعنی تازیانہ و رسن
و چوب خرا زدن مند اور رکن کو مخنق کہتے ہین بمعنی گلو فشردہ یا محنق بمعنی تازیانہ

امثلہ

مفاعیلن سے مفعول لقسم لام مخنق مکفوف مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض فعلان اسکو
مخنق مقصور فعلن بسکون العین مخنق محذوف مفعولان مخنق مسبغ فاعلان مخنق
مذال اور فعولن سے فع مخنق محذوف جیسے با جتماع ثلم و حذف ابتر بھی کہتے ہین فعل
بہ سکون حرف دوم و متحرک اخر مخنق مقبوض فعلان بسکون العین مخنق مسبغ
اثلم مسبغ بھی کہتے ہین —

قسم دوم زحافات فارسی کے کہ خاص ہین عروض و ضرب سے

انمین سے چار زحافات رکن مفاعیلن سے مخصوص ہین چنانچہ آخر مفاعیلن سے یکجا
سرتین اگر دو سبب خفیف حذف کرین تو اوسکو جب کہتے ہین اور رکن متغیر کو
اور مجبوب بمعنی خصی کردن من منتخب اور مجبوب خصی کردہ شدہ - اور اگر اسی رکن کا
سبب ... تو اسکو ہتم اور رکن متغیر کو اہتم کہتے ہین اور ہتم بمعنی
شکستن ... صراح اور اہتم بمعنی اوس ... دندان شکستہ اور اسی رکن کا

جب تشعیث و جب جمع ہوں تو اسکو بتر اور رکن کو ابتر کہتے ہیں اسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہیں لیکن وہ بتر اور تھا اور یہ بتر اور ہے یہ تینوں مرکب ثنائی سے موسوم ہوتا
تنبیہ میرے نزدیک اسکو بتر مبتھم کہنا چاہیے اور یہ فعولن میں بھی باجتماع ثلم وحذف واقع ہوتا ہے پس خاص ان دونوں رکنوں میں یعنی فاعلاتن و فعولن میں یہ بتر مجوزہ اہل فارس ہے اور خاص رکن فاعلاتن میں باجتماع حذف و تشعیث مصطلح اہل عرب ہو پس یہ ایک اعتبار سے عربی اور ایک اعتبار سے فارسی ٹھہرا اور اگر رکن مفاعیلن میں ہتم و تخنیق جمع ہوں [illegible] حذف و قصر اوسکو زلل یا زلال اور رکن متغیرہ کو ازل کہتے ہیں اور زلل بمعنی لغزیدن و بے گوشت شدن ران من منتخب اور ازل بمعنی ناقص سرین کیونکہ کتاب [illegible] و امراۃ زلاء زنے را گویند کہ بر ران ہاے ہیچ گوشت نہ دارد و بحکم [illegible] ہر دو نیست زیرا کہ این جزو محذوف است آنرا بلا عجز زنے [illegible] تشبیہ کردند اور یہ بھی مرکب ثلاثی موسوم ہے ۔

امثلہ مع بدل

مفاعیلن سے مفاعیلُ بے نقل ہے اور مفعولُ سکون العین ہتم فعول سکون اللام اور فاع جزء سے منقول ہوگا اور فاع سکون العین اصل بدون نقل حاصل ہوگا ان چاروں زحافات سے رباعی مخصوص ہے لیکن یہ چاروں رباعی سے مخصوص نہیں غزل وغیرہ کی بھی عروض و ضرب میں آسکتے ہیں البتہ رباعی کے عروض و ضرب میں سوا ان زحافوں کے اور کوئی نہیں آتا ۔
تنبیہ واضح ہو کہ رکن فعولن سے بھی باجتماع ثلم و حذف یا باجتماع تشعیث و حذف فع حاصل ہوتا ہے فا سے اور اسجگہ بھی اجتماع ثلم و حذف کو ابتر کہتے ہیں وجہ یہ ہے کہ حذف کو فارسی میں عموماً لاتے ہیں باینہمہ اگر اسکو تشعیث محذوف کہیں تو یہ قیاس سے نزدیک تر ہے ۔ اور ان زحافات سے ایک عمدہ یہ ہے کہ فارسی میں رکن مستفعلن و فاعلن سے مخصوص ہے اور عربی میں کچھ کام [illegible]

فاعلن ہے۔ معنی اسکے وہی ہیں جو زحافات مختصہ عرب کی ذیل میں بیان ہو چکے ہیں

تقریب

کرانا وسی وتد مجموع کا جو آخر رکن میں ہو پس فارسی میں کوئی رکن ایسا نہیں سوا مستفعلن و فاعلن کے الحاصل مستفعلن سے مستفعل منقول ہوگا فعلن سے اور فاعلن سے فاعل منقول ہوگا فع سے دونوکو احذ کہینگے۔

تنبیہ۔ مولف مستام کے نزدیک اسکو حذف تمام اور احذ صحیح کہنا چاہیے۔ اور انہیں زحافات سے دو زحافات جدع یا جذع اور نحر رکن مفعولات سے مخصوص ہیں اگر مفعولات میں وقف لائیں اور اول کے دونو سبب متوالی سے بھی گرا دیں تو اسکو جدع یا جذع اور رکن کو مجدوع یا مجذوع کہتے ہیں اور اگر مفعولات کے دو سبب متوالی گرا کر بجائے وقف کسف لائیں تو اسکو نحر اور رکن کو منحور کہتے ہیں

مثالیں مع بدل

پس مفعولات سے لات مجدوع ہوکر فاع سے اور لا منحور ہوکر فع سے منقول ہوگا

معانی

جدع بدال مہملہ بالفتح بمعنی بینی و گوش و لب و دست بریدن من صراح و جذع بذال معجمہ بفتحتین انچہ بہ سال دوم مجدوع بینی و گوش و لب و دست بریدہ مجذوع دو ریک رسن بستہ اور نحر شتر کشتن و بریدن سینہ و بسینہ زدن من منتخب اور منحور گشتہ یعنی نحر کردہ شدہ۔ اور انہیں زحافات سے دو زحافات سلخ اور طمس رکن فاع لاتن منفصل سے مخصوص ہیں۔ دونو سبب اور عین کی حرکت گرانے کو سلخ اور رکن کو مسلوخ کہتے ہیں۔ اور دونو سبب اور عین گرانے کو طمس سنجم اور رکن کو مطموس سنجم کہتے ہیں۔

امثلہ

پس فاع لاتن مسلوخ ہوکر فاع مسکون العین باقی رہتا ہے بدون نقل اور فا مطموس ہوکر فع سے منقول ہوتا ہے۔

معانی

سلخ بالفتح پوست کشیدن من منتخب بسلوخ پوست کشیدہ شدہ طمس ناپدید کردن و دور شدن منہ مطموس ناپدید کردہ –

تنبیہ اس طمس مین لفظ سلخ جینے بڑہا دیا ہی وہ واسطے تفریق علم کے نہ اس معنی کرکے کہ عربی مین بہی کوئی طمس ہے بلکہ اس تفرقت کہ یہ زحاف در حقیقت عروضیان عجم کا ایجاد ہے اور دوسرا طمس جسکا ذکر آگے آئیگا وہ نام کہا گیا علیہ الرحمہ اور انہین زحافات سے دو زحاف جحف و ربع رکن فاعلاتن مستعمل سے مخصوص ہین — اگر فاعلاتن مین اول خبن لائین اور پہر فعلاتن سے فاصلہ گرائین تو اسکو جحف اور رکن کو مجحوف کہتے ہین اور اگر فاعلاتن مین خبن اور بتر (یعنے حذف و قطع مجتمع ہون تو اسکو ربع اور رکن کو مربوع کہتے ہین

امثلہ

پس فاعلاتن سے تن مجحوف ہوکر فع سے نقل ہوگا اور فعل بکسور العین مربوع بدستور باقی رہیگا اور کسرہ عین کا فتحہ کے ساتہ نہ بدلا جائیگا تاکہ التباس نہو فعل بفتح عین کا مخلع سے جو فاعلن سے حاصل ہوتا ہے —

معانی

جحف بفتح جیم و حا سے حطی سیلے باشد کہ ہر چہ در پیش او آید ببرد چنانکہ گفتہ سیل جحاف کما فی المنجد چونکہ اس زحاف کی جہت سے اکثر حروف اس رکن کے ساقط ہوے اسکے اوپر جحف نام رکہا اور مجحوف کو اسی سے لیا ہی یا بمعنی نقصان کردہ شدہ کیونکہ جحف کے معنی نقصان کردن بہی آئے ہین من منتخب ربع بفتح چہار یک غنیمت ستدن یعنے ربع مال گرفتن — و بضم و فتح با شتر بچہ کہ در بہار زاید و بالضم چہار یک از چیزے — و بفتحتین نیز بمعنی مذکور من منتخب چونکہ فاعلاتن پر قطع و حذف چار حرف باقی رہے یعنی فاعل جب ان چار حرفون سے الف جو اول جزو ہے بسبب خبن ساقط کیا تو اوسکے اوپر ربع مال لینے کی تعریف کی اور مربوع نام رکہا

اور یہ بھی مرکب ثلاثی ملقب ہے —
اور انھیں زحافات سے تین زحاف عرج طمس و رس ہیں جنکا بہ آسانی سمجھنا
اک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل اور فوائد پر بھی ہے —

مقدمہ حکم اواخر اشعار فارسی میں

اواخر اشعار فارسی میں ایک حرف ساکن یا دو حرف ساکن کا جمع ہونا تمام مصرعوں میں اور خلط ان دونوں کا بالکل گر روا ہے ایک بیت میں (جیسے یہ شعر سلیم کا ؎ خاک از بسکہ رفتم از دل شد * پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب وزن بحر خفیف مخبون مشعث و محذوف مسبغ عروض فعلن سکون العین اور ضرب فعلان سکون العین ہے —) بشرطیکہ کوئی مانع نہو — پس مانع اول واقع ہونا دو ساکنوں کا ایسے وزن میں جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر میں درازی اوس سے زیادہ ممکن نہو — یعنی وزن تام ہو — جیسے بحر ہزج سے مفاعیلن آٹھ بار یا بحر مضارع سے مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار یا بحر جدید فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن دو بار کہ یہ سب وزن تام ہیں وقس علی ہذا جو وزن تام ہو) پس ان اوزان میں الحاق ساکن دوم کا آخر مصرع میں خارج کرتا ہے وزن کو دائرہ سے اور یہ جائز نہیں (یعنی وقوع تسبیغ و اذالہ و ترفیل و تسمیم جائز نہیں) لیکن اشعار متاخرین میں الحاق ساکن دوم کا آخر مصرع میں کثرت سے پایا جاتا ہے) جیسے یہ شعر سلیم کا ؎ تماشائی تو بیخود کرد ہر کس را کہ می بینم * نشستہ ہر کہ در بزم تو جا لیکن بیشتر خالی است * اور یہ من قبیل عیب ہے اور بعض جب آخر مصراع میں دو حرف ساکن دیکھتے ہیں مانند الف و نون کے جانتے ہیں کہ مسبغ ہے یا مذال اور یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف و نون بمقام یک حرف کے بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہیں ہوتا جیسا کہ الف نون یا امثال الف و نون جب شعر کے حشو میں واقع ہوتے ہیں ایک ہی حرف شمار کئے جاتے ہیں مثلاً عیان نہان زمین کمین جنون زبون بر وزن فعلن

محسوب ہوتے ہین - اور یہ بھی واضح رہے کہ مربع وزن تام مین داخل ہوگا
اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مثمن ہوگا اسواسطے کہ دونو مصرع مربع کی درحقیقت
اک مصراع مثمن ہین اوس بحر کے کہ جسکا وزن تام مثمن ہے اور اسیطرح
مثلث وزن تام ہوگا اوس بحر کا کہ جسکا وزن تام مسدس ہے اور یہ عربی
مین ہوتا ہے فارسی مین مثلث متروک ہے - لیکن جب یہ بحور مزاحف ہونگی
تو تسبیغ و اذالہ لاسکتے ہین کسواسطے کہ اس صورت مین وزن دائرہ سے خارج
نہوگا بسبب کمی حروف کے کہ جو مزاحف ہونے سے کم ہوگئے ہونگے اصل
حروف سے مثلاً مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبار اس وزن مین
چوالیس حروف ہین اور یہ دراصل مفاعیلن آٹھ بار ہے پس اس وزن
صحیح کے چھپین حروف ہین - اور اسیطرح حروف ہر وزن مصراع مزاحف کے
اوسکے وزن صحیح کے حروف سے کم ہونگے پس اس صورت مین ایک حرف
یا دو حرف کی زیادتی سے بیت یا مصراع دائرہ سے خارج نہوگا اور تسبیغ و
اذالہ و ترفیل و تتمیم کا لانا جائز ہوگا - لیکن مانع دیگر غلط قافیہ ہے (یعنی
مطلعہاے غزل و قصائد مین اور ابیات مثنوی مین کہ مقفیٰ ہوتے ہین -
(یعنی دونو مصرعون مین قافیہ ہوتے ہین) پس انمین قوافی برابر چاہیئے اگر
عروض و ضرب مین ایک جگہ سالم اور ایک جگہ تسبیغ یا اذالہ وغیرہ نہین چاہیئے
(یعنی اگر مصراع اول مین قافیہ اگر ہو تو مصراع دیگر مین قافیہ شکر ہونا چاہیئے
نہ کاروبار - اور سوا مطلعون کے اور اشعار قصائد و غزل کے عروض مین جائز
ہوسکتا ہے بشرطیکہ قافیہ تبدیل ہو جائے جیسے خانہاے ترجیع مین (یعنی
بندہاے ترجیع مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے اک
بیت مکرر بقافیہ مختلف ہوتی ہے جیسے نظم مراثی پس اگر ایک غزل کے قافیہ
مین ایک ساکن مثل اگر دگر کے ہو اور دوسرے غزل کے قافیہ مین دو ساکن
مثل کاروبار کے واقع ہون تو کچھ مضائقہ نہین لیکن ہر غزل ترجیع کرا یکسان

وزن میں ہونا چاہیئے - الحاصل اختلاف اواخر مصاریع بہ تشدید حروف
ساکن مقتضی اختلاف وزن کا نہیں ہوتا جیسا کہ کہا گیا سبب یہ قاعدہ مقرر ہوا
اب کہتے ہیں ہم کہ جب اواخر مصاریع میں دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر
سالم یا جزو اخیر رکن آخر سالم ہوگا جیسے فاعلاتن و مستفعلن یا فعلاتن مفتعلن فہم
پس ساکن دوم انہیں بیشک تسبیغ یا اذالت پر حمل کیا جائیگا - اور یہ معلوم
ارکان اصول میں کوئی ایسا رکن نہیں کہ جسکے آخر میں دو حرف ساکن ہوں
سوا مفعولات کے حالت وقف میں آخر شعر میں سو یہ بھی اصلی نہ ٹھہرا) لیکن
اگر رکن عروض و ضرب کی جزو اخیر میں تغیر بہ نقصان ہوا ہو جیسے مفعولات
موقوف یا فاعلات مقصور اسمیں تسبیغ و اذالت نہ تصور کرنا چاہیئے اس واسطے
کہ بعد تغیر بالنقصان کے تغیر بہ زیادت تشنیع و معیوب ہے پس اسی جہت
سے سوا ان تغیرات کے (یعنے سوا تسبیغ و اذالت و ترفیل و تتمیم کے)
تغیرات دیگر کی احتیاج ہوئی اور وہ تغیرات دیگر حرج و طمس درس ہیں اور
علت اختصاص لغات فارسی کی ساتھ ان تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دو ساکن
کا یا اواخر مصاریع لغت تازی میں ہر مقام پہ جائز نہیں (یعنے جس رکن آخر
اخیر میں تغیر بالنقصان ہوا ہو زیادت جائز نہیں) اور جہات کہیں جائز
علت اسکی مقرر ہوئی ہے بشرائط (یعنے رکن آخر سالم ہو یا جزو اخیر رکن آخر
سالم ہو) مگر لغت فارسی میں سب جگہ جائز ہے بغیر شرائط مذکور پس انہیں
ان تین زحافوں کی تسمیہ ہوئی — پس حرج و طمس کہ رکن مستفعلن و
و فاعلن کے سوا اور کسی رکن میں نہیں پائے جاتے لہذا انکو انہیں رکنوں
کے ساتھ مخصوص کہنا چاہیئے - لیکن حرج تعریفہ —
ساکن کرنا دوسرے حرف متحرک وتد مجموع کا تاکہ وتد مجموع میں ایک
دو ساکن جمع ہو جائیں آخر رکن میں پس لام مستفعلن اور لام فعلاتن مخبون
اور لام فعلن مخبون کے ساکن کرنے کو حرج کہتے ہیں اور ارکان متغیرہ

امثلہ مع بدل

پس مستفعلان سے مستفعلن بہ سکون لام اعرج ہو کر نقل ہوگا مفعولان سے اور احتیاج مقطوع مذال کہنے کے یا مقطوع مسبغ کہنے کی نہ رہیگی (مذال اس جہت سے کہ اصل میں وتد مجموع آخر مستفعلن میں ہے اور مسبغ اس لحاظ سے کہ بالفعل حالت وقوع میں بعد قطع کے سبب خفیف ہو مستعمل میں) کیونکہ ایک ہی مقام پر نقصان و زیادت کا اجتماع شنیع و معیوب ہے۔

اور فاعلاتن سے فعلا مخبون و محذوف بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا اور احتیاج مربوع مذال کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان و زیادت ایک ہی جگہ پر معیوب ہے

اور فاعلن سے فعلن مخبون بہ سکون لام اعرج ہو کر فعول سے نقل ہوگا اور احتیاج مخلع مذال کہنے کی نہ رہیگی۔ لیکن طمس (تعریف) وتد مجموع سے دونوں متحرک حرفوں کا گرانا دونوں حرکتوں سمیت۔ اور باقی رکھنا ایک حرف ساکن کا آخر رکن سے پس مستفعلن کے عین و لام گرانے کو ساتھ انکی دونوں حرکتوں کے اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسی طرح فاعلا محذوف کے عین و لام گرانے کو انکی دونوں حرکتوں کے ساتھ اور الف ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں اور اسی طرح فاعلن کے عین و لام گرانے کو ساتھ انکی دونوں حرکتوں کے اور نون ساکن کے باقی رکھنے کو آخر رکن میں طمس کہتے ہیں۔

امثلہ مع بدل

پس مستفعلن سے مستفن بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فعلان سے منقول ہوگا اور احتیاج مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ نقصان کے بعد زیادت شنیع ہے

اور فاعلاتن سے فاعلا محذوف باسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہو کر فاع سے منقول ہوگا اور احتیاج محذوف مسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن میں زیادت بالسبغ اور نقصان بہ خبن و حذف معیوب ہے۔

اور فاعلن بہ اسقاط عین و لام مع حرکات مطموس ہوکر فاع سے منقول ہوگا اور حاجت احد نداں کہنے کی نہ رہیگی اوسی جہت سے کہ کہی ہیشتی کا ایک جگہہ ہونا معیوب ہے

سعفی

حرج بفتحتین لنگ شدن من منتخب اعرج لنگ شدہ طمس اسکی معنی وہی ہین جوا ولا ذکر ہوئے پس زحاف درس کہ رکن فاعلاتن سے مخصوص ہے (تعریفہ) گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف اول وتد مجموع کا اور باقی رکھنا دو ساکن حرفون کا بقیہ وتد مجموع سے یعنی جبکہ فعلاتن مشروط الکفن محذوف ہوکر فعلا رہے تو اس فعلا کا عین گرا دیا جائے اور لام ساکن کیا جائے پس فلا بہ اجتماع ساکنین باقی رہیگا فقل ہوگا فاع سے اور احتیاج مخبون ومحذوف وسطوس ومسبغ کہنے کی نہ رہیگی کیونکہ ایک ہی رکن مین زیادت باسبیغ اور نقصان بخبن وحذف معیوب ہے — ایسے رکن کو مدروس کہتے ہین — (معنی) درس بالفتح کہنہ شدن من صراح وبالکسر دم شتر من منتخب مدروس کہنہ شدہ —

فاعلاتن مشروط الخبن کی توجیہہ

وہ فاعلاتن کہ جسمین خبن کا لانا لازم وشرط ہے مثل بحر خفیف ومجتث وغیرہ کے بربنائے استخراج بحور مذکورہ دائرہ مزاحفہ فارسیہ سے وضع ہوا اور استعمالا جسکا ذکر بالتفصیل مبحث بحور مین آئیگا پس جو فعلاتن مشروط الخبن ان بحور وغیرہ مین سے جب اوسمین حذف لائق فعلا رہیگا اب اس مخبون ومحذوف سے گرانا دو حرکتون کا اور ایک حرف کا وتد مجموع سے اور دو ساکنون کا باقی رکھنا اسیکا درس نام ہے — ہرچند کہ فاع بحذف وطمس رکن فاعلاتن سے بن سکتا ہے جو قبل ابہی مذکور ہوا لیکن وہ اس جگہہ نہین بن سکتا اس جہت سے کہ اس فعلاتن مین خبن مشروط ہے اور اوس فاعلاتن مین خبن مشروط نہین اگر کوئی کہے کہ درس کے ماننے کی کیا ضرورت ہے اسلیے کہ فاع بہ خبن وحذف وطمس حاصل ہو سکتا ہے تو ہم کہینگے کہ یہ حاصل ہونا صحیح نہین (اس جہت سے کہ جب فاعلاتن

الف سے خبن ساقط کیا فعلاتن رہا پھر تن بحذف حذف کیا فعلا رہا پھر طمس لائے عین ولام اپنے دونو حرکتوں سمیت گر گئے فا رہا نقل ہوا فع سے بعدہ بزیادت الف فاع ہوا اگر اس زیادت کو تسبیغ کہیں تو دو قباحتیں لازم آئینگی ایک یہ کہ جزو آخر رکن سالم نہ تھا حالانکہ یہ تسبیغ میں مشروط ہے۔ دوسری قباحت یہ کہ جس جگہ خبن لایا گیا تھا اوسی جگہ الف تسبیغ زیادہ کیا گیا پس تغیر نقصان زیادت ایک مقام پر جمع ہو گئی پس اوس خبن کے لانے کا فایدہ جو بالنقصان تھا بزیادت لغو برطرف ہو گیا حالانکہ یہ قبیح و شنیع ہے لہذا دوسرے کے ماننے کی ضرورت ہوئی اور یہ مرکب ثلاثی موسوم ہے۔

تنبیہ انصاف کی آنکھوں سے دیکھو تو (فاع) جسے محقق علیہ الرحمہ نے دوسرا کہا ہے فعلون محذوف مطموس مسبغ ہے کسواسطے کہ فاعلاتن مخبون ہو کر فعلاتن اور فعلاتن محذوف ہو کر فعلا اور فعلا مطموس ہو کر باسقاط عین ولام فا رہ کر فع سے منقول ہو کر بتسبیغ فاع ہو سکتا ہے لیکن اس جہت سے کہ اس حالت میں ایک ہی رکن میں ایک ہی مقام پر کمی و بیشی ماننی پڑیگی اور فائدہ کمی و بیشی کا مختل ہو گا اور یہ معیوب ہے لہذا ایک نیا زحاف ماننا پڑا (یعنے فعلا مخبون و محذوف کے سقوط عین و سکون لام کے قائل ہوئے۔ انتہی) اگرچہ کہ بیان تشعیث میں محقق علیہ الرحمہ نے مذہب خلیل پر ایراد کیا ہے کہ اسکی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی کسی اور رکن میں لہذا اسکے ماننے میں تامل ہے) حالانکہ زحاف بھی اوسی قسم کا ہے کہ اسکی نظیر بھی کسی اور رکن میں نہیں پائی جاتی بلکہ اسطرح کا زحاف سلخ ہی ہے کہ جسکی نظیر کسی اور رکن میں نہیں پائی جاتی۔ پس وہی ایراد یہاں بھی وارد ہوتا ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدروس کو مدروس ہی کہنا چاہئے ہماری مراد یہ نہیں کہ مدروس کو مدروس نہیں کہنا چاہیے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ اسطرح فاعلاتن میں دوسرا ایک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن میں نہیں پایا جاتا

ویسی طرح فاعلاتن میں تشعیث بھی ایک ایسا نیا تغیر ہے جو اور کسی رکن میں نہیں پایا جاتا پس خلیل ہی کا صحیح ہے

سوال اس رد کے دفع کرنے میں مخرج و طمس کیوں پیش نہیں کیا
حالانکہ یہ دونوں بھی اسی قسم کے شنیع زحاف ہیں (یعنے مفعولان) جیسے محقق نے
اخرج کیا ہے مقطوع مسبغ ہے کس واسطے کہ مستفعلن مقطوع ہو کر مفعولن اور مفعو
لن یعنے مفعولات ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں اجتماع نقصان و زیادت کا ایک رکن
میں ایک ہی مقام پر ہوگا اور فائدہ کمی و بیشی کا برطرف ہوگا اور سبب سے
لہذا اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی (یعنے تسکین لام مستفعلن کے
قائل ہوئے اسیطرح فعلان جیسے محقق نے مطموس کہا ہے اسکو احذ مسبغ کہہ سکتے ہیں
کیونکہ مستفعلن احذ ہو کر فعلن اور فعلن مسبغ ہو کر فعلان ہو سکتا ہے لیکن یہاں
بھی اوسی تخفیف عیب کے باعث سے اک نئے زحاف کے ماننے کی ضرورت ہوئی
(یعنے سقوط عین و لام کا قائل ہونا پڑا —

جواب ان دونوں کے نئے ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور نہ اس بات میں
کلام ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں زحاف اوس قسم سے نہیں ہیں کیونکہ تسکین سقوط
حروف و متحرکات ہیں لیکن دلیل محقق کی رد مذہب خلیل میں نہ پایا جانا نظیر کا
کسی اور رکن میں) پس اس بات کا رد ان زحافوں سے نہیں ہو سکتا اسلئے
ان دونوں زحافوں کے نظائر اور رکنوں میں بھی پائے جاتے ہیں (یعنے سوا
مستفعلن کے فاعلاتن و فاعلن میں بھی وہی ضرورت جو مخرج و طمس کے
کہنے کا باعث ہوئی ہے پائی جاتی ہے البتہ وہ نہیں اوس رد کے رد کرنے کے
پیش ہو سکتا تھا جو پیش کیا گیا اس جہت سے کہ اوسکی نظیر سوا فاعلاتن کے
اور کسی رکن میں نہیں پائی جاتی اور وہی کافی ہے فافہم —

فصل آخر زحافات

معاقبہ یعنے تعاقب — ادن دو متحرکات کے منافات میں لیا ہے جو سفر میں ایک کا
باری باری سوار ہونے میں شریک ہوں جب ایک شخص اوترے تو دوسرا
اور چڑھے ایسا اک چیز کے آنے تو معاقبت میں وہی بعد کی چیز کھینچی جائیگی کذا

اور اصطلاح میں یہ ہے کہ شعر میں جب دو ساکن دو سبب خفیف متوالی وصل اور میں
جمع ہوں اور میں ان دو ساکنوں کا جائز رکھنا (یعنے اول ثابت رکھنا اون دونو
ساکنوں کا معاً از روے جواز ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً و ابقاے احدہما
لا بعینہ وجوباً و کذوباً لیکن اول جیسے مستفعلن میں سین و فا کا باقی اور ثابت
رکھنا جواز کا لیکن ثانی سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً و ابقاے احدہما لا بعینہ
وجوباً و لزوماً + ایک رکن میں + یا دو رکنوں میں + لیکن ایک رکن میں بہ خبن
یا بہ طے - اور بہ قبض یا بکف مثلاً مستفعلن و مفاعیلن ہر ایک میں ازروے
وقع - یعنے ارکان اصلی (نا متغیر ہیں) جائز ہے کہ مستفعلن سے خواہ ساکن اول
(یعنے سین کو بخبن گرا دین اور متفعلن کو مفاعلن سے نقل پڑہیں خواہ ساکن دوم
یعنے (فا کو بہ طی گرا دین اور مستفعلن کو مفتعلن سے نقل پڑہیں) اور اسیطرح
مفاعیلن کو خواہ باسقاط ساکن اول (یعنے یا گرا کر بہ عمل قبض مفاعلن پڑہیں
خواہ باسقاط ساکن دوم یعنے (نون) بہ کف گرا کر مفاعیل پڑہیں لیکن سقوط
دونوں ساکنوں کا معاً جائز نہیں ہے کہ متعلن و مفاعل پڑہیں کس واسطے کہ
اس صورت میں رکن اول متجر بہ فاصلہ کبری ہو جائیگا اور ثانی بآمیزش رکن
مابعد منجر بفاصلہ کبری ہو جائیگا جیسے مفاعل مفاعل حالانکہ یہ جائز نہیں ہے زحافات
عروضیان فارس کے کیونکہ اونکے بیان فاصلہ کبری و صغری اور سبب ثقیل
اصول شعر سے نہیں ہے اور عربی میں اگرچہ اصول شعر سے ہے لیکن ثقیل جانتے ہیں
یا ازروی زحافات سات اضمار و عصب کہ رکن متفاعلن و مفاعلتن میں (یعنے جب
رکن اول میں تا ساکن ہو بہ اضمار اور رکن ثانی میں لام ساکن ہو بہ عصب تو دونو
رکنوں میں دو سبب برابر جمع ہونگے اور یہ دونو ساکن بھی اسیطرح ہر رکن اول میں بہ خبن
یا بہ طے - اور رکن ثانی میں بہ قبض یا بہ کف ساقط ہونگے نہ دونو بجہت جمع ہونے فاصلہ کبری
کے نفس رکن میں یا بہ آمیزش رکن مابعد کی قلت - اور سقوط احدہما لا بعینہ جوازاً و وجوباً
رکنوں میں بجہت متصل ہونے دو رکنوں کے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن میں یا دونو ساکنوں

دونو رکنون مین سالم رکہین جسطور پر کہ ہین یا بہ کف نون سبب اول کو ساقط کرین کہ یہ ساکن اول ہے جیسے فاعلات فاعلاتن یا بہ خبن الف سبب ثانی کو ساقط کرین کہ یہ ساکن ثانی ہے جیسے فاعلاتن فعلاتن یہ تینون صورتین معاقبہ کی ہین لیکن جائز نہین کہ دونو ساکنون کو گرا دین معًا جیسے فاعلات فعلاتن کیونکہ یہ منجر لفاصلہ کبری ہو جائیگا صدر بالفتح سینہ اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مخبون ہو دو رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلاتن اسکو صدر کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط صدر رکن سے ہوا ہی عجز بالفتح و بہرسہ حرکت بمعنی ناتوانی اور اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مکفوف ہو دو رکنون مین جیسے فاعلات فاعلاتن اسکو عجز کہتے ہین اسلیے کہ یہ سقوط عجز رکن سے ہوا ہے ۔ طرفین دو طرف اصطلاح مین جو رکن کہ معاقبہ مین مشکول تین رکنون مین جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن اسکو طرفین یا طرفان کہتے ہین اسلیے کہ دونو طرف رکن کے تغیر واقع ہوا ہے ۔ بری بمعنی پاک برارست من غیاث ۔ اصطلاح وہ رکن کہ معاقبہ مین سالم رہی باوجود جواز معاقبہ اور دونو حرف ساکن معاقبت کی قرار رہین اور کسی کو ساقط نکرین اوسکو بری کہتے ہین کما قال المحقق لیکن محمد بن قیس نے کتاب المعجم مین اسکے برخلاف لکھا ہی یعنے ہرگاہ ایک حرف ساکن ساقط ہو معاقبت مین لیس وہ حرف کہ پیچھے اوس حرف کے ہو اوسکو صدر کہتے ہین اور ہرگاہ ایک حرف ساکن گرے معاقبت مین لیس وہ حرف کہ قبل اوسکے ہو اوسکو عجز کہتے ہین اور ہرگاہ دو حرف ساکن ایک رکن سے گرین معاقبت مین لیس وہ دو حرف کہ دونو طرف اوس رکن کے ہین اونکو طرفان کہتے ہین اور یہ مسئلہ بخوبی ذہن نشین ہوتا ہی لیس کہتے ہین ہم کہ فاعلات فاعلاتن صدر ہی اسواسطے کہ نون فاعلاتن اول سے ساقط ہوا ہی بمعاقبت الف فاعلاتن کہ پیچھے اوسکے ہے اور فاعلاتن فعلاتن عجز ہی اسواسطے کہ فاعلاتن دوسری الف ساقط ہوا بمعاقبت نون فاعلاتن کہ قبل اوسکے ہی اور فاعلاتن فعلاتن فعلات فاعلاتن طرفان ہی اسواسطے کہ اس فاعلاتن سے الف و نون ساقط ہوئی ہین بمعاقبت نون فاعلاتن اول والف فاعلاتن

تنبیہ محقق علام نے بموجب سکاکی صاحب مفتاح اور موافق زمخشری صاحب قسطاس کے

اجزاے رکن کا کیا ہی کما مر اور صاحب المعجم نے اعتبار قبلیت و بعدیت رکن کیا ہی یعنے جو رکن پہلے ہو
اور اوسمین سے ایک حرف معاقبت حرف دیگر کہ وہ رکن دوم مین ہو گر گیا پس پہلا رکن کہ وہ آگے صدر
مین ہے اوسی اعتبار سے اسے صدر رکھنا چاہیے اور جو رکن کہ بعد ہو رکن اول سے وہ مقام عجز مین ہی پس اوسکو
جو حرف معاقبت حرف دیگر کہ اول رکن مین ہو گر سکے اوسے عجز کہنا چاہیے فافہم فائدہ معاقبہ
نو بحرونمین آتا ہی رمل رجز منسرح خفیف مقتضب طویل مدید کامل وافر مین لیکن اخیر مین بانشمار
وعصب بعاد جعلت مراقبہ اس اسم کو مراقبت کا لیا فتی سے لیا ہی جب ایک مغرب مین فرد
ہوتا ہی رقیب اوسکا مشرق سے برابر ہوتا ہی اور جب ایک مشرق سے برابر ہوتا ہی رقیب اوسکا مغرب
مین فرد ہوتا ہی کذا فی المعجم اور معنی لغوی اسکی با یکدیگر نگہبانی کردن منتخب اور اصطلاح مین جب دو ساکن
دو سبب خفیف متوالی مین جمع ہون پس ثابت رکھنا اون دونون کا معا ناجائز اور سقوط بھی دونون کا
معا ناجائز بلکہ سقوط احدہما لابعینہ لازم ۔ پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین واقع ہو تو چاہیے
ہے کف یا خرب لانا لازم ہے جیسے مفاعیل و مفعول اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین واقع ہو
جیسا کہ ہی خبن یا طی لانا لازم ہی جیسے فعولات یا فاعلات منقول معولات اور مفعلات سے چنانچہ
بحر مضارع دائرہ سے مکفوف نکلی ہی اور بحر مقتضب دائرہ سے مطوی نکلی ہی اور یہ استخراج دائرہ مزاحفہ کی
جہت لزوم ہی فائدہ مراقبہ انکے بحرونمین آتا ہی اوائل بحر مضارع و مقتضب مین اور مشاکل و
قریب جدید مین لازم ہی اور سریع و منسرح مین غالب اور خفیف مین جائز کذا فی شرح خزرجیہ
مکانفہ با ہمدگر قرار گرفتن من منتخب اشتقاق کنف سے اسکو غلام مستعصب مشہور بہ نقشبند کی تعلیق
شرح خزرجیہ لکھا ہی اور اصطلاح مین عبارت ہے کہ جائز رکھنا تین حال کا اون دو ساکنون مین کہ دو
متوالی مین ہون اول سقوط ہر دو ساکن دو سبب خفیف متوالی معا ثانی ابقا ہر دو ساکن
دو سبب متوالی معا ثالث سقوط احدہما لابعینہ ۔ مثال اول اجتماع خبن و طی جسے خبل
کہتے ہین رکن مفعولات و مستفعلن مین پس فعلات و فعلتن باقی رہیگا منقول معلات و
متعلن سے پس رکن اول متحرک بفاصلہ صغری اور رکن ثانی متحرک بفاصلہ کبری ہوگا لیکن بجہت
کہ فاصلہ صغری اصول عربی سے ہی اور فاصلہ کبری قریب بہ اصول کیں باوجود تسلیم ثقل ۔
یہ دونو عروضیان عرب کے نزدیک جائز ہین الغرض پانچ متحرک کا جمع ہونا کہ اثقل ہی نزدیک اہل عرب کی جائز ہی

فصل کل تعداد اصول و فروع کے بیان میں

واضح ہو کہ کل ارکان اصول و فروع ایک سو چھپن ہیں ۔ انمیں دس ارکان اصول
ہیں جنمیں سات اصول ارکان فارسی کے داخل ہیں اور ایک سو چھیالیس فروع ارکان
ہیں اور ان فروع ارکان میں چھپن فروع زحافات مفردہ ہیں ۔ اور اٹھائیس فروع
زحافات مرکبہ ملقبہ ہیں ۔ اور باسٹھ فروع زحافات مرکب غیر ملقب ہیں جنکے
اور ان تینوں قسموں میں سے فروع زحافات عامہ ستائیس ہیں ۔ اور نو فروع زحافات مختص
صدر و مطلع نو ہیں ۔ اور جو فروع زحافات خاص ہیں عروض و ضرب سے ایک سو دس
ہیں اور یہ سب اصول و فروع یا عروض عرب کے ہیں یا عروض فارسی کے پس عربی کے
اصول ارکان وہی دس ہیں اور فروع عربی کے ایک سو ایک ہیں جس میں فروع
زحافات عامہ چوبیس ہیں اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع نو ہیں ۔ اور وہ فروع
کہ خاص ہیں عروض و ضرب سے اڑسٹھ ہیں لیکن اصول ارکان فارسی سات ہیں اور فروع فارسی پینتالیس ہیں جنمیں
فروع زحافات عامہ بارہ ہیں اور فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع سے سوا
وضع نہیں ہوا ان خاص عروض و ضرب کے فروع اکتیس ہیں پس اصول و فروع
عربی ایک سو گیارہ ٹھہرے اور اصول و فروع فارسی پچاس ٹھہرے کہ حساب سے
اصول و فروع ایک سو اسٹھ ہونگے لیکن از بسکہ اصول سبعہ فارسی اصول
عربی میں داخل ہیں پس انکا علیحدہ شمار کرنا عبث ہے اور جبکہ یہ تعداد مذکورہ بالا میں
شامل ہیں تو وہی تعداد ایک سو چھپن کی برقرار رہیگی اب ہم اس تعداد کو
بتفصیل مندرجہ ذیل بیان کرتے ہیں تاکہ فائدہ حصر و ضبط کا بخوبی حاصل ہو عربی میں
افاعیل دس ہیں جنمیں خلیل ابن احمد نے مقرر کیا ہے جو صدر کتاب میں مذکور
ہو چکے ہیں انہیں میں سے تین رکن (فاعلن مفاعلتن متفاعلن) چھوڑ کر باقی افاعیل
سبعہ فعولن مفاعیلن فاعلاتن فاع لاتن مستفعلن مس تفع لن مفعولات
بلا شبہ عروض فارسی کے اصول ہیں ۔ اور فروع زحافات عربی و فارسی میں

ایک سو چوالیس ۱۴۴ ہیں جو نقصان حروف یا نقصان حرکت یا زیادت حروف کی جہت سے بحالت منفرد ہ و مرکبہ بہ ہیئت و خصوصیت اوائل و اواخر شعر انھیں دس اصول ارکان سے نکلے ہیں اور متفرع ہوئے ہیں لہذا لقب فروع سے ملقب ہوئے اور یہ جملہ فروع تین قسموں پر منقسم ہیں اول فروع زحافات مفردہ

۱ فعولن سے پانچ (۱ فعول مضموم اللام مقبوض ۲ فعل ساکن العین اثلم ۳ فعول ساکن اللام مقصور ۴ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۵ فعولان)

۲ فاعلن سے چھ (۱ فعلن متحرک العین مخبون ۲ فعلن ساکن العین مقطوع ۳ فع احذ ۴ فاعلان مذال ۵ فاعلاتن مسبغ یا مرفل ۶ فاع مطموس)

۳ مفاعیلن سے چھ (۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن اخرم ۴ فعولان یا مفاعیل مقصور ۵ فعولن محذوف ۶ مفاعیلان مسبغ)

۴ فاعلاتن سے چھ (۱ فعلاتن مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مکفوف ۳ فاعلان مقصور ۴ فاعلن محذوف ۵ فع مجحوف ۶ فاعلیان مسبغ)

۵ فاع لاتن مفروق سے چھ (۱ فاع لات مضموم التا مکفوف ۲ فاع لان مقصور ۳ فاع لن محذوف ۴ فع مطموس ۵ فاع ساکن العین اجم ۶ فاع لیان مسبغ)

۶ مستفعلن مجموعی سے نو (۱ مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ مفعولن مقطوع ۴ فعلن ساکن العین احذ ۵ فاعلن مرفوع ۶ فعلان ساکن العین مطموس ۷ مفعولان اعرج ۸ مستفعلان مذال ۹ مستفعلاتن مرفل)

۷ مس تفع لن مفروق سے تین (۱ مفاع لن مخبون ۲ مس تفع لن مضموم اللام مکفوف ۳ مفعولن مقصور)

تنبیہ عروضیوں نے اس فرع آخر کا ذکر نہیں کیا ہے

۸ مفعولات سے آٹھ (۱ مفعولات یا مفاعیل بضم تا و لام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی مضموم التاء بلا تنوین ۳ مفعولان موقوف ۴ مفعولن مکسوف ۵ فعلن ساکن العین اثلم ۶ مفعول مضموم اللام مرفوع ۷ فاع ساکن العین مجدوع ۸ فع منحور)

۹ مفاعلتن سے دو ۱ مفاعیلن معصوب ۲ مفتعلن معقصب لفظاً و حکماً
۱۰ متفاعلن سے پانچ ۱ مستفعلن مضمر ۲ فعلاتن مقطوع ۳ فعلن متحرک العین اخذ ۴ متفاعلان مذال ۵ متفاعلاتن مرفل

ثانی عشر: زحافات مرکبہ طبقہ کہ اٹھائیس ہیں ایسے ان زحافوں سے مجموعہ کا ایک لقب خاص رکھا گیا ہے

۱ فعولن سے تین ۱ فعل یا فلع بسکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم ۲ فعلن بسکون العین مخنق ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع
۲ فاعلن سے ایک ۱ فعل بفتح العین و سکون اللام مخلع
۳ مفاعیلن سے سات ۱ فاعلن اشتر ۲ مفعول مضموم اللام اخرب ۳ مفعولن مخنق ۴ فعولن مسکون اللام اہتم باجتماع حذف و قصر ۵ فاع بسکون العین ازل ۶ فعل متحرک العین و سکون اللام مجبوب بحذف سببین ۷ فع ابتر باجتماع خرم و جب
۴ فاعلاتن متصل سے چار ۱ فعلات بکسر عین و ضم تا مشکول ۲ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قطع ۳ مفعولن مشعث ۴ فعل بتحریک عین مربوع
۵ فاع لاتن منفصل سے ایک ۱ فعلن بسکون العین ابتر باجتماع حذف و قصر بقول صاحب المعجم
۶ مستفعلن متصل سے دو ۱ فعلاتن مخبول ۲ فعولن مخلع یا مکبول۔
۷ مستفع لن منفصل سے ایک ۱ مفاعل بضم لام مشکول
۸ مفعولات مضموم التا سے ایک ۱ فعلات بتحریک عین و ضم تا مخبول
۹ مفاعلتن سے چھ ۱ مفاعیل بضم لام منقوص ۲ مفاعلن معقول ۳ فعولن اعصب ۴ مفعول بضم لام عقص ۵ فاعلن اجم ۶ فعولن مقطوف۔
۱۰ متفاعلن سے دو ۱ مفاعلن موقوص ۲ مفتعلن مخزول۔

ثالث – فروع و زحافات مرکب غیر ملقب – یا مُثمّر ہیں – انکے لیے کوئی لقب خاص
واضع نے وضع نہیں کیا بلکہ جتنے زحاف اُنمیں آتے ہیں اون سبکے
لقبوں کے ساتھ اطلاق کیے جاتے ہیں –

۱ فعولن کے تین (۱) فاع یا فعل بسکون حرف دوم و تحریک آخر مخنق مقبوض ۲ فع مخنق
محذوف ۳ فعلان مسکون العین مخنق مسبغ

۲ فاعلن کے پانچ (۱) فعلن مسکون العین مخبون مسکن ۲ فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال
۳ فعلان متحرک العین مخبون مذال ۴ فعول مخبون اعرج ۵ فعلاتن مخبون مرفل

۳ مفاعیلن کے آٹھ (۱) فاعلن مخنق مقبوض ۲ مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف ۳ فعلان
یا مفعول مسکون الآخر مخنق مقصور ۴ فعلن مسکون العین مخنق
محذوف ۵ مفعولان مخنق مسبغ ۶ فاعلان مخنق مقبوض مذال
۷ مفاعلان مقبوض مذال ۸ مفاعلاتن مقبوض مرفل
عروضیون نے اس فرع کا ذکر نہیں کیا ہے –

۴ فاعلاتن کے دس (۱) فعلان بکسر عین مخبون مقصور ۲ فعلن بتحریک عین مخبول محذوف
۳ فعلان مسکون العین مشعث مقصور ۴ فعلن مسکون العین
مشعث محذوف ۵ مفعولن مخبون مسکن ۶ فعل مسکون اللام
مخبون محذوف اعرج ۷ فاع مسکون العین محذوف
مطموس اور فعلاتن مشروط التخنیق سے محذوف مدروس
۸ مفعولان مشعث مسبوغ ۹ فعلیان بہ تحریک عین مخبون مسبغ

۵ فاع لاتن منقطع سے دو (۱) فاع لیان مقبوض مسبغ ۲ مفعولان مقبوض مسکن مسبوغ
عروضیون نے ان دونون کا ذکر نہین کیا ہے –

۶ مستفعلن کے گیارہ (۱) فعلن بتحریک عین مخبون احذ ۲ فاع مسکون العین احذ
مقصور ۳ فع احذ محذوف ۴ مفعولن مطوی مسکن ۵
مفعولان مطوی مسکن مذال ۶ مفاعلان مخبون مذال ۷ مفتعلان مطوی مذال ۸ فعلتان

مجبول مذال ۹ فاعلان مرفوع مذال ۱۰ مفاعلاتن مخبون مرفل

۱۱ مفتعلاتن مطوی مرفل۔

۷ متفعلان منقطع سے تین (فعولن مخبون مقصور ۲ مفاعلان مخبون مذال ۳ مفاعلاتن مخبول مرفل عروضیوں نے آخر کی دونوں فرعوں کا ذکر نہیں کیا

۸ مفعولات سے آٹھ (فعولات مخبون موقوف ۲ فاعلان مطوی موقوف ۳ فعولن مجبوب مکشوف یا مکسوف ۴ فاعلن مطوی مکسوف ۵ فعلن مجبور یا مخبول مکسوف ۶ فعلان بہ تحریک عین مخبول موقوف ۷ فعلان بسکون مخبول مسکن موقوف ۸ فعلن بسکون العین مخبول مسکن مکسوف۔

۹ مفاعلتن تنبیہ اس رکن سے کوئی فرع زحاف مرکب غیر مسموم سے متفرع

۱۰ مستفاعلن سے گیارہ (مستفعلن مضمر مقطوع ۲ فعلن بسکون العین مضمر احذ ۳ مستفعلان مضمر مذال ۴ متفاعلاتن موقوص مرفل ۵ مفتعلاتن مخزول مرفل

۹ فعلتن مضمر مخبول افعلتان مضمر مخبول مسبغ یا مسبغ فعولن موقوص مقطوع عروضیوں نے ان تین اخیر فرعوں کا ذکر نہیں کیا

اور یہ یون قسموں تین حال سے خالی نہیں اول فروع زحافات عامہ کہ مشترک ہیں ثانی فروع زحافات مختصہ صدر و مطلع کہ تو یہ ہیں ثالث خاص عروض و ضرب فروع کہ مسلوبیں اور ان تینوں حالوں کے فروع دو صورتوں سے خالی نہیں یا اہل عرب کے متفرع ہیں یا اہل فارس کے لیکن فروع مختصہ اہل عرب کے گنتے ہیں ایک [illegible] منقسم اونہیں تین حالوں پر۔ اول فروع عامہ عرب کے چھبیس ہیں۔

۱ فعولن سے ایک فعول مضموم اللام مقبوض۔

۲ فاعلن سے ایک فعلن متحرک العین مخبون۔

۳ مفاعیلن سے دو (مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مضموم اللام مکفوف

۴ فاعلاتن سے تین (فعلاتن متحرک العین مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مکفوف ۳ فعلات بکسر عین و ضم تا مشکول۔

۵ فاع لاتن مستفعل سے ایک ۱ فاع لات مضموم التا مکفوف

۶ مستفعلن متصل سے تین ۱ مفاعلن مخبون ۲ مفتعلن مطوی ۳ فعلتن مخبول باجتماع خبن و طے اسی کو شکل نقد کہی کہتے ہیں

۷ مستفع لن منفصل سے تین ۱ مفاعلن مخبون ۲ مستفع ل مضموم اللام مکفوف ۳ مفاع ل بضم لام مشکول

۸ مفعولات سے تین ۱ فعولات یا مفاعیل بضم تا و لام مخبون ۲ فاعلات مضموم التا مطوی ۳ فعلات بتحریک عین و ضم تا مخبول اسی کو شکل النقد کی کہتے ہیں

۹ مفاعلتن سے تین فعولات مفاعیلن معصوب ۲ مفاعیل بضم لام منقوص ۳ مفاعلن معقول

۱۰ متفاعلن سے چار ۱ مستفعلن مضمر ۲ متفاعلن موقوص ۳ مستفعلن مخزول ۴ فعلن مضمر مخبول

تنبیہ عروضیوں نے اس اجر فرع کا ذکر نہیں کیا ہے

ثانی فروع عربی مختصہ صدر و مطلع کہ تعداد میں نو ہیں

تنبیہ اصول ارکان عشرہ سے کسی رکن سے فروع زحافات مختصہ صدر و ابتدا متفرع نہیں سوا ان تین رکنوں کے ۔

۱ فعولن سے دو ۱ فعلن بسکون العین اثلم ۲ فاع یا فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم ۔

۲ مفاعیلن سے تین ۱ مفعول مضموم اللام اخرب ۲ مفعولن اخرم ۳ مفاعلن اشتر ۔

۳ مفاعلتن سے چار ۱ مفتعلن اعضب ۲ مفعولن اقصم ۳ مفعول مضموم اللام اعقص ۴ فاعلن اجم

ثالث فروع عربی جو خاص ہیں عروض و ضرب سے شمار میں اٹھائیس ہیں ۔

فعولن سے چار ۱ فعول بسکون اللام مقصور ۲ فعل بتحریک عین و سکون لام محذوف ۳ فع ابتر باجتماع حذف و قطع ۴ فعولان مسبغ

فاعلن سے چھ ۱ فعلن بسکون العین مقطوع ۲ فعل مفتوح العین محذوف ۳ فاعلان مذال ۴ فعلان متحرک العین مخبون مذال ۵ فاعلاتن مرفل ۶ فعلاتن مخبون

تتم یا مخبون مرفل
۳ مفاعیلن سے پانچ ۱ فعولان یا مفاعیل مسکون اللام مقصور ۲ فعولن محذوف ۳ مفاعلان
مسبغ ۴ مفاعلان مقبوض مذال ۵ مفاعلاتن مقبوض مرفل عروضیوں
نے اس فرع کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فاعلاتن سے گیارہ ۱ فاعلان مقصور ۲ فعلان بکسر عین مخبون مقصور ۳ فاعلن محذوف
۴ فعلن بتحریک عین مخبون محذوف ۵ فعلن مسکون العین ابتر
باجتماع حذف و قطع ۶ مفعولن مشعث ۷ فعلان مسکون العین
مشعث مقصور ۸ فعلن مسکون العین مشعث محذوف ۹ مفعولان
مشعث مسبغ ۱۰ فعلیان متحرک العین مخبون مسبغ ۱۱ فاعلیان مسبغ

فاع لاتن منفصل سے پانچ ۱ فاع لات مسکون التا مقصور ۲ فاع لن محذوف
فعلن مسکون العین ابتر بقول صاحب المعجم بہ حذف و قطع
فاع لیان مقبوض مسبغ عروضیوں نے ان دو فرعوں کا
ذکر نہیں کیا ہے۔

مستفعلن سے نو ۱ مفعولن مقطوع ۲ فعولن مخلع یا مکبول ۳ مستفعلان مذال
مفاعلان مخبون مذال ۵ مفتعلان مطوی مذال ۶ فعلتان
مخبول مذال ۷ مستفعلاتن مرفل ۸ مفاعلاتن مخبون مرفل ۹
مفتعلاتن مطوی مرفل۔

مس تفع لن منفصل سے چار ۱ فعولن مخبون مقصور ۲ مفعولن مقصور ۳ فاع لان
مجذوذ مذال ۴ مفاع لاتن مخبون مرفل عروضیوں
ان دو اخیر فرعوں کا ذکر نہیں کیا ہے

مفعولات سے نو ۱ مفعولان موقوف ۲ فعولان یا مفاعیل بوقف آخر مخبون
موقوف ۳ فاعلان مطوی موقوف ۴ مفعولن مکسوف

۵ فعولن مخبون مکسوف ۶ فاعلن مطوی مکسوف ۷ فعلن
بہ تحریک عین مخبول مکسوف ۸ فعلان بہ تحریک عین مخبول موقوف
۹ فعلن بہ سکون عین اثلم۔

مفاعلتن سے ایک ۱ فعولن مقطوف۔

متفاعلن سے چودہ۔ ۱ فعلاتن مقطوع ۲ مفعولن مضمر مقطوع ۳ فعلن متحرک العین احذ
۴ فعلن بسکون العین مضمر احذ ۵ متفاعلان مذال ۶ مستفعلان
مضمر مذال ۷ مفاعلان موقوص مذال ۸ مفتعلان مخزول مذال
۹ متفاعلاتن مرفل ۱۰ مستفعلاتن مضمر مرفل ۱۱ مفاعلاتن
موقوص مرفل ۱۲ مفتعلاتن مخزول مرفل ۱۳ فعولن موقوص
مقطوع ۱۴ فعلاتان مضمر مخبول مسبغ۔ عروضیوں نے
ان معلوم فرعوں کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن فروع مجموعہ
اہل فارس کے بموجب حساب کے تینتالیس ہیں اور نہیں بھی
حالوں سے دو حالوں پر منقسم ہیں اسواسطے کہ فارسی
میں زحافات مختصہ صدر و مطلع نہیں اول فروع عامہ فارسی کہ بارہ ہیں
۱ فعولن سے دو ۱ فعلن بسکون العین مخنق ۲ فاع یا فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر
مخنق مقبوض۔
۲ فاعلن سے ایک ۱ فعلن بسکون العین مخبون مسکن۔
۳ مفاعیلن سے تین ۱ مفعولن مخنق ۲ فاعلن مخنق مقبوض ۳ مفعول بضم اللام مخنق مکفوف
۴ مفاعلتن سے ایک ۱ مفعولن مخبون مسکن۔
۵ مستفعلن سے دو ۱ فاعلن مرفوع ۲ مفعولن مطوی مسکن
۶ مفعولات بضم تا سے تین ۱ فعلان بہ سکون عین مخبون مسکن موقوف ۲ فعلن
بسکون العین مخبول مسکن مکسوف ۳ مفعول بضم لام مرفوع
تنبیہ فروع عامہ فارسی سے کوئی فرع مفاعیلن مفعولات کی

نہیں اور متفع لن منفصل کی عام و خاص دونوں قسموں سے کوئی فرع نہیں ۔
اور رکن فاعلاتن کو بعض واسطے بیان فرع کے لکھا ہے ورنہ وہ خارج از
بحث ہو اس سبب کہ جدول ارکان فارسی سے نہیں ہے

ثانی فرع فارسی خاص بعروض و ضرب ہے کہ اکتیس ہیں ۔
فعولن سے دو (۱ فع مخنق محذوف یا ابتر باجتماع ثلم و حذف ۲ فعلان مسکون العین
مخنق مسبغ یا اثلم مسبغ

فاعلن سے چار (۱ فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال ۲ فعول مسکون اللام مخبول
۳ فاع مسکون العین مطموس ۴ فع احذ

مستفعلن سے آٹھ (۱ فعول مسکون اللام ابتر باجتماع حذف و قصر ۲ فاع
مسکون العین ازل ۳ فعل متحرک العین و مسکون اللام مجبوب ۴ فع
ابتر باجتماع جزم و جب یا مخنق مجبوب ۵ فعلان یا مفعول مسکن اللام
مخنق مقصور ۶ فعلان مسکون العین مخنق محذوف ۷ مفعولان مخنق
۸ فاعلان مخنق مقبوض مذال یا اشتر مذال ۔

فاعلاتن سے چار (۱ فعول مسکون اللام مخبون محذوف اعرج ۲ فعل متحرک العین
مربوع ۳ فاع محذوف مطموس یا محذوف مدروس یا مجحوف
۴ فع مجحوف یا مخبون محذوف مطموس یا محذوف احذ ۔

فاع لاتن منفصل سے تین (۱ فاع مسکون العین مسلوخ ۲ فع مطموس مجم ۳ مفعولان
مقبوض مسکن مسبغ (تنبیہ مؤلفین نے اس فرع آخر کا ذکر نہیں کیا ہے ۔
مستفعلن سے آٹھ (ایک فاعلان مربع مذال ۲ مفعولان مطوی مسکن ۳ فعلان
مسکون العین مطموس ۴ مفعولان اعرج ۵ فعلن مسکون العین
۶ فعل متحرک العین مخبون احذ ۷ فاع مسکون العین احذ ۸ مفعو
۸ فع احذ مجذوع ۔

مفعولات سے پانچ سے دو (۱ فاع بہ سکون العین مجدوع ۲ فع منحور ۔

فصل ہر فرع کے حصول ضابطہ کے ذکر میں

واقع ہو کہ نقصان و زیادت کے رو سے کسی رکن میں پانچ حرف تک ممکن ہے اور زیادتی ایک یا دو حرف تک ہے جیسا اس کتاب سے کہ کوئی رکن متغیرہ کم دو حرف سے اور زیادہ نو حرف سے نہ ہو گا پس باعتبار اس کمی و زیادتی کے جملہ فرع کی آٹھ قسمیں ہونگی ۱ دو حرفی ۲ سہ حرفی ۳ چہار حرفی ۴ پنج حرفی ۵ شش حرفی ۶ ہفت حرفی ۷ ہشت حرفی ۸ نہ حرفی

اب ہم ان فروع کو ایک جدول میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک رکن متغیرہ کا حصول ضابطہ سے ثابت ہو جاوے مثلاً فاعلن یا فعولن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ کس رکن اصلی سے کتنے زحافوں کے سبب سے یہ صورت پیدا ہوئی ہے اور یہ بھی اسی سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ ان ارکان متغیرہ میں کتنی فروع مشتبہ بہ سالم ہو سکتی ہیں حالانکہ وہ ارکان سالم سے نہیں ہیں پس ایسے ارکان متغیر مشتبہ بہ سالم سترہ ہیں ۱ فاعلاتن ۲ فاعلن سے ۲ مستفعلن مخبون مفاعلن سے ۳ مفاعیلن مخبوب مفاعلتن سے ۴ مفاعیلن مفعول لن رکن اول مکفوف الاصل بالحاق رکن دوم کہ مخنق ہے (تنبیہ چونکہ یہ مفاعیلن در اصل مفاعیل مکفوف ہے پس اسکا علیحدہ شمار نہیں ہو سکتا اسلئے کہ رکن دوم مخنق ہے اور اسکا نام سوا مکفوف کے اور کچھ نہیں) ۵ فاعلن اشتر ۶ فاعلن مخنق مقبوض مفاعیلن سے ۷ فاعلن محذوف فاعلاتن سے ۸ فاعلن محذوف فاع لاتن سے ۹ فاعلن مرفوع مستفعلن سے ۱۰ فاعلن مطوی مکسوف مفعولات سے ۱۱ فاعلن احتم مفاعلتن سے ۱۲ فعولن محذوف مفاعیلن سے ۱۳ فعولن مخلع یا مخبول مستفعلن سے ۱۴ فعولن مخبون مقصور مستفع لن سے ۱۵ فعولن مخبول مکسوف مفعولات سے ۱۶ فعولن مقطوف مفاعلتن سے ۱۷ فعولن موقوص مقطوع متفاعلن سے

اس جدول میں جملہ فروع باعتبار اشکال خاص کے مثلاً الگ الگ لکھے ہیں نہ باعتبار اسماے مختلفہ کے ساتھ ہو کہ ایک ایسا ہوتی ہیں دو صورت لکھی نہیں ہے مثلاً فع کہ فی نفسہ ایک رکن ہے لیکن آٹھ اعتبار سے جدول میں مندرج ہے

آٹھ ناموں کے ساتھ موسوم ہوتا ہے یعنی جملہ فروع پر قیاس کرنا چاہئے لیکن بارہ رکن فروع انہیں ایسے ہیں جو سوا ایک اعتبار کے متعدد اعتباروں کی جہت سے متعدد اسماء کے ساتھ موسوم نہیں ہوتے اور وہ یہ ہیں ۱ فعول مقبوض ۲ مفاعل مشکول ۳ مس تفع ل مکفوف ۴ فعولات مخبون ۵ فاعلاتن مشعث ۶ مفاعیلن مشعوب ۷ مستفعلن مشمر ۸ مفاعیلان ۹ متفاعلان مذال ۱۰ متفاعلاتن مرفل ۱۱ فاع لیان مقبوض مسبغ ۱۲ فعلیان مخبون ... لیکن اکتیس رکن اسی طرح فعل کے ۵ نام فاع کے ۷ نام فعول کے ۲ نام فعلن کے ۱۱ نام فعلن کے ۱۲ نام مفعول کے ۴ نام فعلات کے ۲ نام فعلتن کے ۲ نام فعلان کے ۲ نام فعلان کے ۳ نام فعلن کے ۶ نام فاعلن کے ۲ نام مفاعیل کے ۳ نام فاعلات کے ۳ نام فعلاتن کے ۳ نام مفتعلن کے ۳ نام مفاعلن کے ۵ نام مفعولن کے ۱۰ نام فاعلان کے ۲ نام فعولان کے ۳ نام فعلتان کے ۲ نام مفاعلان کے ۴ نام مفعولان کے ۲ نام مفتعلان کے ۲ نام فاعلیان کے ۲ نام مستفعلان کے ۲ نام مفاعلاتن کے ۳ نام مفتعلاتن کے ۲ نام مستفعلاتن کے ۲ نام بس

جدول

	فعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاعلاتن	فاع لاتن	مستفعلن	مس تفع لن	مفعولات	مفاعلتن	متفاعلن
قسم اول دو حرفی ۱ فع	ابتر مجھ قطع / ابتر ...	احذ مجم	ابتر مجزم جب	مجحوف	مطرسجح	احذ مجذوذ	۰	منحور	۰	
ثانیہ سہ حرفی ۱ فعل	اثرم	مخنق مقصوص								
۲ فَعَل	محذوف	مخلع	مجبوب	مربوع	۰	احذ مخبون				
۳ فاع	۰	مطموس	ازل	مطموس محذوف و ... [illegible]	مسلوخ	احذ مقصوص	۰	مجدوع		
ثالثہ چہار حرفی ۱ فعول	مقبوض									
۲ فعولن مسکن الاخر	مقصور	مجبوب مجحوج	اهتم	مجبول و ... اعرج						
۳ فعلن مسکن الثانی	اثلم / مخنق	مقطوع / مجبور مسکن	محمّت / محذوف ...	ابتر محذوف قصر / ...	ابتر محذوف و قصر	احذ	۰	اصلم ... / مسکن	۰	معصوب

	فعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاعلاتن	فاع لاتن	مستفعلن	مس تفع لن	مفعولات	مفاعلتن	متفاعلن
۴ فعلن متحرک العین	٥	مخبون	٥	مخبون محذوف	٥	٥	٥	مخبول مکسوف	٥	احذ
رابع ... مجموع		٥	٥	٥	٥		٥	٥	٥	٥
۱ مفاعل مضمر						مشکول				
مفعول مضمر ۲	٥	-	اخرب مخنق مکفوف	٥	٥	٥	٥	مرفوع	اعقص	٥
۳ فعلات مضمر لام	٥	-	٥	مشکول	٥	٥	٥	مخبول	٥	-
۴ فعلتن حرکات اربع	٥	٥	٥	٥	٥	مخبول	٥	٥	-	[illegible] مخبول
۵ فعلان مسکن العین	مخنق مسبغ	مخبون مسکن بتذال	مخنق مقصور	مشعث مقصور	-	مطموس	٥	مخبول موقوف مسکن	٥	٥
۶ فعلان متحرک العین	٥	مخبون مذال	٥	مخبون مقصور	٥	-	٥	مخبول موقوف	٥	٥
۷ فعولن	مثلم	٥	محذوف	٥	٥	مخلع یا مطبوذ	مخبون مقصور	مخبول مکسوف	مقطوف مقطوع	موقوص مقطوع
۸ فاعلن	٥	مثلم	مخنق مقبوض اشتر	محذوف	محذوف	مرفوع	٥	مکسوف مطوی	احذ	٥
خامس ... اصل تفعل	٥	٥	٥	٥	٥		مکفوف	٥		
۲ فعلات مضمر التام	٥	٥	٥	٥	٥	٥	٥	مخبون	٥	٥
۳ مفاعیل مضمر اللام	٥	٥	مکفوف	٥	٥	٥	٥	٥	عصب معقو	٥
۴ فاعلات مضمر اللام	٥	٥	٥	مکفوف	مکفوف	٥	٥	مطوی	٥	-
۵ فعلاتن بکسر عین	٥	مخبون صحیح	٥	مخبون	٥	٥	٥	٥	٥	مقطوع
۶ مفتعلن بکسر عین	٥	٥	٥	٥	٥	مطوی	٥	٥	عصب	مخزول
۷ مفاعلن	٥	٥	مقبوض	٥	٥	مخبون	مخبون	٥	معقول	موقوص
۸ مفعولن	٥		اخرب مخنوق	مشعث مسکن مخبون		مخلع مطوی	مقصوب	مکسوف	اقصم	مخزول مضمر

	فعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاعلاتن	فاع لاتن	مستفعلن	مستفع لن	مفعولات	مفاعلتن	مفاعلن
٩ فاعلات	۰	مذال	[illegible] مقبوض	مقصور	مقصور	مذال مرفوع	۰	موقوف مطوی	۰	۰
١٠ فعلات	مسبغ	۰	مقصور	۰	۰	۰	۰	موقوف مخبون	۰	۰
١١ مفعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	مخبون مذال	۰	۰	۰	[illegible]
[illegible]	۰	مسبغ	۰	مشلّه						
١٢ مفاعیلن	۰	۰	مشلّه	۰	۰	۰	۰	۰	مقصور	
١٣ مستفعلن	۰	۰	۰	۰	۰	مشلّه	۰	۰	۰	مضمر
١٤ مفاعلاتن	۰	۰	مذال مقبوض	۰		مذال مخبون	مذال مخبون	۰	۰	مذال موقوص
١٥ مفعولاتن	۰	۰	مسبغ مخنوق	مسبغ مشعّث	مسکّن مقبوض	[illegible]	۰	موقوف	۰	۰
١٦ مفتعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	مذال مطوی	۰	۰	۰	مخزول
زحاف لیکن	۰	۰	۰	۰	مسبغ مقبوض	۰	۰	۰	۰	۰
١٨ فعلیاتن [illegible]	۰	۰	۰	مسبغ مخبون	۰	۰	۰	۰	۰	۰
[illegible] مفاعیلاتن	۰	۰	مسبغ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
فاعلیاتن	۰	۰	۰	مسبغ	مسبغ	۰	۰	۰	۰	۰
[illegible] مستفعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	مذال	۰	۰	۰	مضمر مذال
٢٠ مفاعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	مذال
مفاعلاتن	۰	۰	مرفّل مقبوض	۰	۰	مرفّل مخبون	مرفّل مخبون	۰	۰	مرفّل موقوص
مفتعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	مرفّل مطوی	۰	۰	۰	مخزول مرفّل
[illegible] مستفعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	مرفّل
مستفعلاتن	۰	۰	۰	۰	۰	مرفّل	۰	۰	۰	مضمر مرفّل
٢٣٧	١١	١٣	٢١	١٠	٩	٢٣	[illegible]	[illegible]		١٨

فصل اصول فروع مستعذبہ کے بیان مین

جو فروع مذکور ہوتے اونمین جو فرعین ایک ہی رکن اصلی سے متفرع ہو کر باہمدگر متشابہ ہین اگر اونکے اعتبارات مختلف سے قطع نظر کی جاوے تو کچھ فرعین اس تعداد سے کم ہو جائینگے سو اسلئے محمد بن قیس اپنی کتاب المعجم فی اشعار العرب والعجم مین لکھتا ہی کہ جسطرح اصول ارکان عربی و فارسی معدود ہین اوسیطرح فروع مستعذبہ بھی محدود ہین بتعہد افاعیل عروض فارسی مع اصول و فروع جنپر بنا جملہ اشعار عرب و عجم کی ہی چھتیس سے زیادہ نہین سات اصول ہفتگانہ اور چھتیس فروع ہے اور جو اشعار قدماے فارس مین الفاظ اصول و فروع پر مبنی ہین مثل فعلتن و مستفعلاتن و مفاعلاتن و متفاعلن اور اسی قسم سے جن اصول اشعار عجم سے نہین ہین بعض متقدمین اہل فارس جو عربی دان تھے) نے تقلید اللعرب ان رکنون کو اپنے اشعار مین لاے ہین مستعذب نہین ہین (اور چونکہ حکم استعمال ایک محکم چیز ہو عجب نہین کہ ان فروع کو اپنی حد سے آگے بڑھکے سمجھے و تفصیل اون چھتیس کی یہ ہی مستفعلن مفاعیل مفاعیل فعولن فاعلن مفعولن مفاعلن فعلاتن فاعلات فعلات فعلن فعلن فاعلان فعلان فعلان فعولان مفعولان مستفعلان فعول فعول فعل فعل فاع فع مفاعیلان فاعلیان اور یہ چھتیس باعتبار شکل کے اسلیے کہ فع اور فاع و فعل و فعول وغیرہ باعتبار مختلف اسماے متعدد سے موسوم ہونگے جنپر تیرہ زحافات فارسی مبنی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین

باب رابع زحافات و فرعات ارکان عشرہ کے بیان مین بذیل ارکان

فصل اول فروع رکن فعولن کے بیان مین

جون زحاف سے جو اپنی تعریف کے بموجب اس رکن سے ملحق ہوتے ہین اور انکے الحاق سے اوزان متعدد منشعب ہوتے ہین اونہین اوزان منشعبہ کو فروع کہتے ہین پس اس رکن کے زحاف مجموع نو ہین اور اون زحاف نو مین سے سات زحاف عرب مین ہین عامہ ایک قبض اور مختص بہ اوایل دو ثلم - خرم اور خاص بہ عاریض و ضرب

چار۔ قصر حذف تسبیغ بتر باجتماع حذف قطع اور چار فارسی ہیں جو عامہ ایک تشعیث یا تخنیق خاص بہ عاریض و ضروب ایک بتر ہیم باجتماع ثلم و حذف یا تخنیق و حذف اور فروعات متشعبہ بھی دو قسم پر ہیں فروع عرب اور وہ سات ہیں اور فروع فارسی وہ چار ہیں تو گیارہ فروع ہوئے لیکن فروع سبعہ عرب

ع ع	اول	فعول	بضم لام مقبوض
ع م	ثانی	فعلن	بہ سکون عین اثلم اسلئے فعو ہوا
ایضاً	ثالث	فعْلُ یا فاع	بہ سکون حرف دوم و تحریک لام ای اجتماع خرم و قبض
ع خ	رابع	فعول	سکون اللام مقصور
ایضاً	خامس	فعل	بتحریک عین و سکون لام محذوف
ایضاً	سادس	فعولان	مسبغ
ایضاً	سابع	فع	ابتر باجتماع حذف و قطع

لیکن فروع فارسی کہ چار ہیں

ف ع	اول	فعلن	بہ سکون عین یا مخنق
ایضاً	ثانی		فعْل یا فاع بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر مخنق مقبوض

مخنق بہ اول فارسی میں کوئی زحاف وضع نہیں ہوا

ف خ	ثالث	فع	ابتر یعنی اجتماع ثلم و حذف یا مخنق محذوف بھی اولیٰ
ایضاً	رابع	فعلان	بہ سکون عین اثلم مسبغ یا مخنق مسبغ بھی اولیٰ ہے

مجموع سب فروعات گیارہ ہوئے تثنیہ (ع ع) سے مراد عرب ہے فروع عامہ ہیں اور (ع م) سے مراد عربی مختص صدر و مطلع اور (ع خ) سے مراد عربی خاص

بعروض وضرب یا ورفروع فارسی مین (ف ع) سے مراد فارسی عامہ ۔ اور (ف خ)
سے مراد فارسی خاص بعروض وضرب وحشو علی سائر الزحاف والفروع - اب ہم ایک
ہی فروع جن بحرین مستعمل ہے اسکو بیان کرتے ہین واضح ہو کہ رکن فعولن جہین واقع ہوتا لیکن
ان دو بحرون مین ۔

متقارب یا تقارب   فعولن   آٹھ بار   یہ بحر مجزو اسکے ہی مشطور نہین آتی ہے

طویل،   فعولن مفاعیلن چار بار یہ بحر مجزو و مشطور نہین آتی ہے

پس ان فروعات سے فعوا مضموم اللام مقبوض اور فعلن مسکون العین اثلم اور فعل یا فاع
بسکون دوم وتحریک آخر اثرم یہ تینون فرعین متقارب وطویل مین آسکتی ہین مین سیاق الابتدا
اور فعلن مسکون العین مخنق اور فعل یا فاع مسکون دوم بتحریک آخر مخنق مقبوض یہ دونون
فرعین بھی متقارب وطویل مین آتی ہین مین مولف اور فعول مسکون اللام مقصور اور
اور فعل متحرک العین ومسکون اللام محذوف اور فع ابتر باجتماع ثلم وحذف یہ تینون فرعین
متقارب مین آتے ہین مین محقق اور طویل مین نہین آسکتین اسلیے کہ رکن فعولن طویل مین
بمقام عروض وضرب نہ واقع ہوگا اور یہ تینون فرعین مخصوص عاریض وضروب ہین البتہ
بحر طویل مجزو ہوتی تو اوس حالت ان ان تینون فرعون کو امکان وقوع ہوتا حالانکہ طویل
مجزو نہین آتی اور ندرت کا اعتبار نہین اور طویل مشطور بھی نہین آتی حالانکہ اوس حالت مین
بھی رکن فعولن آخر مین ہوتا اور فعولان مسبغ یہ فرع متقارب مثمن مین در آن حالیکہ
مزاحف ہو اور بحر دو بحالیکہ سالم ہو یا مزاحف دونون حالتون مین آتی ہے مین
مولف اور طویل مزاحف مین بھی آسکتی ہے مین مولف اور فعلان مخنق مسبغ طویل و متقارب
دونون مین سالم ہون یا مزاحف آسکتی ہے مین مولف فصل نا ہمکن چونکہ زحاف سے
جو جبلی تعریف کے اس رکن مین آسکتے ہین اور اونکو واقع ہو چکے اوزان
متعدد منشعب ہوتے ہین او بعض کو فروعات بھی کہتے ہین پس اس رکن کے زحاف
ہین چھ زحاف عرب ہین جنمین عامہ ایک خاص مخصوص اولی ہے اس رکن کے لیے
کوئی زحاف وضع نہین ہوا ہین القدمین خاص یہ اعاریض وضروب لقطعًا

حالا ... ایک عام چار فارسی زحافات اور زیہ تذییل الف اذالہ قطع قطع ہیں پانچ
یہ مشترک عربی مین بہی ہے لیکن فارسی مین بکثرت ہے اور خاص یہ اعاریض وضروب
مین عروض خمس و خذذ و مجم پس فروعات مشعبہ دو قسم ہین عربی و فارسی فروع عرب
سات ہین اور فروع فارسی پانچ مجموع بارہ ہوے لیکن فروع عرب کہ سات ہین

ع ع	اول	فعلن متحرک العین	مخبون
ع ح	ثانی	فعلن ساکن العین	مقطوع
ایضاً	ثالث	فاعلان	مذال
	رابع	فعلان متحرک العین	مخبون مذال
	خامس	فعل مفتوح العین	مخلع سباعیات خبن
	سادس	فاعلاتن	مشعث یا مرفل
	سابع	فعلاتن	مخبون مشعث یا مخبون مرفل

لیکن فروعات فارسی کہ پانچ ہین

فع — اول — فعلن ساکن العین — مخبون مسکن

فائدہ معلوم ہو کہ یہ زحاف تسکین عربی مین کبھی پایا جاتا ہے لیکن فارسی
بکثرت پس بخیال کثرت اسکو زحافات فارسی مین لکھا اگر چہ ...
ہے مین الفریقین چنانچہ بحر متدارک مین ذکر اسکا آئے گا انشاء اللہ

فخ — ثانی — فعلان — ساکن العین مخبون مسکن مذال مین ...
یا منقطع مذال بعض فارسی مین اسلیے ...
فارسی مین زحافات عامہ سے ہے لقول ...
مجم اور عامہ قرار دینا ... تعریفات فارسی

ثالث — فاع ساکن العین — احذ مذال بقول صاحب مجم اور بقول ...
اور مطموس بقول محقق اور یہی اولی ہے

رابع — فعل ساکن اللام — مجبوب احذ ... جامع القواعد

خامس

اب ہم انہین سے جو فرع خامس بحر مین مستعمل ہے اُسے بیان کرتے ہین واضح
ہو کہ رکن فاعلن نہین آتا لیکن بحور ثلثہ مین متدارک یا تدارک یا رکض یا غریب
فاعلن آٹھ بار یہ مجزو و مشطور بھی آتی ہے

مدید مثمن	فاعلاتن فاعلن چار بار
ایضاً مجزو	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار
ایضاً مشطور	فاعلاتن فاعلن دو بار
بسیط مثمن	مستفعلن فاعلن چار بار
ایضاً مجزو	مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار
ایضاً مشطور	نہین آتی ہے

پس ان فروع سے فعلن متحرک العین مخبون یہ فرع مدید وافی و مجزو و مشطور مین اور بسیط وافی و مجزو مین اور رکض وافی و مجزو و مشطور مین آتی ہے من محقق فعلن مسکون العین مخبون مسکن یہ بھی ان بحور ثلثہ مین بحالات مذکورہ آتی ہے من مولف فعلن مسکون العین مقطوع رکض کے حالات ثلثہ مین اور صرف بسیط وافی مین اور مدید وافی مشطور مین آتی ہے فاعلن کے ہونے سے آخر مین لیکن بسیط مجزو اور مدید مجزو مین نہین آتی فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف فاعلان مذال فعلان مذال متحرک العین مخبون مذال فعلان مسکون العین مخبون مسکن مذال فعلان مسکون العین مقطوع مذال یہ سب اواخر مدید وافی و مشطور اور بسیط وافی مین بہ تکلف آتی ہین لیکن حالت مجزو مین نہین آسکتین فاعلن کے نہونے سے آخر مین من مولف اور غریب کے حالات ثلثہ مین یہ سب فرعین آتی ہین من محقق فرع اخذ فاع مشطور من فعل متحرک العین مخلع فاعلاتن مرفل یا متمم فعلاتن مخبون مرفل یا مخبون متمم غریب مین حالات ثلثہ مین اور بسیط وافی مین اور مدید وافی و مشطور مین بہ ندرت امکان وقوع ہے فاعلن کے ہونے کی جہت سے آخر مین بخلاف بسیط و مدید مجزو کے کہ امکان وقوع نہین فاعلن کے نہونے کی جہت سے آخر مین مولف فعل مفاعیلن

چون زحاف سے جو بموجب اپنی تعریف کے رکن میں آسکتے ہیں اور انکے فروع سے اوزان متعدد و مشعب ہوتے ہیں جنکو فروع کہتے ہیں پس وہ مجموع ستر ہیں بارہ زحاف عام ہیں جمیں عامہ لفظاً چار ہیں قبض کف معاقبت مراقبت مخصّصہ اوائل تین ہیں خرم شتر خرب خاص آعاریض دضروب پانچ قصر حذف تسبیغ اذالہ ترفیل اور زحاف فاصلہ پانچ ہیں جمیں عامہ ایک تخنیق خاص بہ اعاریض وضروب چار زلل ہتم جب بتر اور فروع سنتہ بھی دو طرح پر ہیں عربی فارسی پس فروع عربیہ دس اور فروع فارسی گیارہ مجموع اکیس ۲۱ ہوئے لیکن فروع عشرہ عرب

ع ع	اول	مفاعلن	مقبوض
	ثانی	مفاعیل	مضموم اللام مکفوف
ع م	ثالث	مفعولن	اخرم
	رابع	فاعلن	اشتر ای اجتماع خرم وقبض
	خامس	مفعول	مضموم اللام اخرب ای اجتماع خرم
ع خ	سادس	فعولان	یا مفاعیل سکون اللام بلا نقل و فعولان بنقل
	سابع	فعولن	محذوف
	ثامن	مفاعیلان	مسبغ
	تاسع	مفاعلان	مقبوض مذال
	عاشر	مفاعلاتن	مقبوض مرفل عروضیون کا

اس فروع کا ذکر نہین کیا ہے لیکن فروع فارسی کہ گیارہ ہین۔

ف ع	اول	مفعولن	مخنق
	ثانی	فاعلن	مخنق مقبوض
	ثالث	مفعول	مضموم اللام مخنق مکفوف
ف خ	رابع	فعول	سکون اللام اہتم ای اجتماع
	خامس	فاع	سکون العین ازل ای اجتماع

خرم و حذف وقصر یا خرم و تتمیم یا تخنیق حذف قصر

سادس فعل متحرک العین و سکون اللام مجبوب ای محذوف سببین

سابع فع ابتر ای اجتماع خرم و جب یا مخنق محذوف اور مجبوب

ثامن فعلان یا فعول مسکون اللام مخنق مقصور

تاسع فعلن مسکون العین مسکون العین مخنق محذوف

عاشر مفعولان مخنق مسبغ

حادی عشر فاعلان مخنق مقبوض مذال یا تسبیغ اذال

اور معاقبت و مراقبت کو فصل آخر زحافات مین بیان کر چکے ہین کوئی فرع جدا گانہ نہین نکلتے اب ہم انہین سے جو فرع جس بحر مین مستعمل ہے اوسے بیان کرتے ہین معلوم ہو کہ رکن مفاعیلن نہین واقع ہوتا الا ان بحور خمسہ مین

ہزج مفاعیلن آٹھ بار

طویل فعولن مفاعیلن چار بار

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار

الضا مسدس بدو نوع اول مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار نوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار

مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

پس ان فروع سے مفاعلن مقبوض مفاعیل مضموم اللام مکفوف یہ دونون فرعین ہزج و طویل و مضارع مین آتی ہین من محقق اور قریب و مشاکل مین بھی آتے ہین من مولف مفعولن اخرم یہ فرع تنہا ہزج مین آتی ہے من محقق اگرچہ مضارع و قریب مین بھی امکان وقوع ہے لیکن مستعمل نہین من مولف البتہ مشاکل مین نہین آسکتے بجہت نہونے مفاعیلن کے اوائل مین فاعلن اشتر مفعول مضموم اللام اخرب یہ دونون فرعین ہزج طویل مین آتے ہین من محقق اور مضارع مین بھی مستعمل ہین

ہمیں مولف اور قریب میں بھی ان دونوں کو امکان و وقوع
ہے لیکن انمیں مستعمل نہیں اور اخرب تاقل ہے میں مولف اور مشاکل میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہونے
مفاعیلن کے اوایل میں مولف فعولن محذوف ہزج و طویل میں آسکتے ہیں محقق
مضارع مجزو بہ نوع اول میں آتی ہے مولف اور قریب میں امکان و وقوع نہیں کیونکہ
نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں اور مشاکل میں آتی ہے میں مولف مفاعیلان مسبغ یہ ہزج
و طویل و مشاکل میں امکان و وقوع رکھتی ہے لیکن سوا ہزج و طویل کے مشاکل
مستعمل نہیں اور مضارع مسدس بہ نوع اول میں امکان و وقوع ہے لیکن قریب
میں نہیں آسکتے بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں مولف فعولان مقصور فعو
ساکن اللام اخثم ہزج و مضارع مجزو بہ نوع اول میں آتی ہے میں محقق اور طویل و مشا
میں امکان و وقوع ہے لیکن سوا مقصور کے مستعمل نہیں اور قریب و مضارع مثمن و
مجزو بہ نوع ثانی میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں مولف
محقق اول یہ طویل میں آتی ہے کذا فی الحدائق اور ہزج میں بھی آتی ہے میں مولف
اور مضارع مجزو بہ نوع اول اور مشاکل میں امکان و وقوع ہے لیکن مستعمل نہیں
اور قریب و مضارع مجزو بہ نوع ثانی میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے
آخر میں مولف فعل مجبوب ہزج و مضارع مجزو بنوع اول میں آتا ہے محقق اور طویل
لیکن مستعمل نہیں اور قریب میں نہیں آسکتی بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں
فع ابتر مخنق مجبوب مفعولن مخنق فاعلن مخنق مقبوض مفعول مضموم اللام مخنق مکفوف
مفعول مسکون اللام مخنق مقصور فعلن مسکون العین مخنق محذوف یہ فرعیں ہزج
میں آتی ہیں میں محقق اور یہ سب ہزج میں آتی ہیں میں مولف اور ان فروع
فاعلن مخنق مقبوض اور مفعول بضم لام مخنق محذوف قریب میں بھی مستعمل ہیں میں محقق
یہ دونوں فرعیں طویل اور مضارع مثمن مجزو و ہزج و سریع و مربع میں بھی آتی ہیں
محقق فع مخنق مجبوب یا ابتر مفعول مسکون اللام مقصور فعلن مسکون العین محذوف
یہ تینوں فرعیں قریب میں نہیں آسکتیں بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں لیکن

مشاکل و طویل میں امکان وقوع ہے بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر میں لیکن مستعمل نہیں اور
مضارع مثمن میں اور مسدس بنوع ثانی میں بھی امکان وقوع نہیں بہ جہت ہونے مفاعیلن
کے آخر میں لیکن مضارع مسدس بنوع اول میں یہ تینوں فرعیں مستعمل ہیں من محقق مقبولا
مخنق مسبغ ہزج مکفوف میں بقول محقق اور ہزج میں بقول مولف اور مضارع میں
حالت تسدیس نوع اول میں کہ رکن مفاعیلن آخر میں ہوگا مستعمل ہے من محقق بخلاف
مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی و مشطور میں امکان وقوع نہیں بجہت ہونے مفاعیلن کے
آخر میں من مولف اور مشاکل میں بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر میں امکان وقوع ہے
لیکن مستعمل نہیں اور قریب میں نہیں آسکتے بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں اور طویل
میں بھی امکان وقوع ہے لیکن مستعمل نہیں من مولف مفاعلان مقبوض مذال فاعلان
مخنق مقبوض مذال مفاعیلان مسبوغ ہزج و طویل غیر سالم میں اور مضارع مجزو بنوع
اول میں اور مشاکل غیر سالم میں امکان وقوع ہے بجہت ہونے مفاعیلن کے آخر میں
لیکن مثال ان میں مستعمل نہیں اور مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی میں اور قریب میں امکان
وقوع نہیں بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں من مولف مفاعلاتن مقبوض مسبغ
اس فرع کو ہزج و طویل و مضارع بنوع اول و مشاکل میں امکان وقوع ہے
خفاف قریب کہ اوس میں امکان وقوع نہیں بجہت نہ ہونے مفاعیلن کے آخر میں
من مولف ذکر اس فرع کا عروضیوں نے نہیں کیا ہے فافہم

فصل

فاعلاتن مجموعی یا متصل چون زحاف سے جو اپنی تعریف کے موافق اس میں
آسکتے ہیں اور اوسکے وقوع سے فروع متعدد منشعب ہوتے
ہیں جنکو اوزان فروع کہتے ہیں پس مجموع زحاف اٹھارہ ہیں انمیں سے زحاف
بارہ ہیں جنمیں عامہ لفظا ساتھ ہیں خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان اور
مختص اوایل سے ہیں الفقو میں اس رکن کا کوئی زحاف نہیں خاص بہ اعاریض
و ضروب پانچ ہیں قصر حذف بتر تسبیغ تشعیث اور زحاف فارسی چھ ہیں جنمیں
عامہ ایک تسکین اگرچہ یہ مشترک ہے ہیں الفقو میں خاص بہ اعاریض و ضروب

پانچ عروج سبع ور شش مثمن تجعث اور فروع بھی دو طرح پر ہین عربی اور عجمی پس ف... عرب چودہ ہین اور فروع فارسی پانچ کل فروع انیس ہوے لیکن فروع عرب کہ چودہ...

ع ع	اول	فعلان	مجنون
	ثانی	فاعلات	بضم تا مکفوف
	ثالث	فعلات	بکسر عین و ضم تا مشکول ہی اجتماع خبن و کف
ع خ	رابع	فاعلان	بسکون نون مسبغ منقول فاعلات سے ... بطلالتباس نہو فاعلات مضموم التا سے ...
	خامس	فعلان	بکسر عین مجنون مقصور
	سادس	فاعلن	محذوف
	سابع	فعلن	بتحریک عین مجنون محذوف
	ثامن	فعلن	مسکون العین ابتدای اجتماع حذف و قطع
	تاسع	فاعلیان	مسبغ منقول فاعلاتان سے
	عاشر	فعلیان	بتحریک عین مجنون مسبغ منقول ف...
	حادی عشر	مفعولن	مشعث
	ثانی عشر	مفعولان	مشعث مسبغ
	ثالث عشر	فعلان	بسکون عین مشعث مقصور منقول ... مسکون اللام سے
	رابع عشر	فعلن	مسکون العین مشعث محذوف

لیکن فروع فارسی کہ پانچ ہین

ف ع	اول	مفعولن	مجنون مسکن
ف ح	ثانی	فعول	مسکون اللام مجنون محذوف ...
	ثالث	فعل	بتحریک عین مربوع ہے اجتماع خبن و حذف و قطع

رابع فاع بسکون عین مجحوف مسبغ یا محذوف مطموس
اور فعلاتن مشروط الخبن سے مخبون و مربوع ہیں

خامس فع مجذوف ہے اشد یا مخبون محذوف مطموس

یا مخلوع ہے اور یہی اوسطہ ہے
مشابہت و صدر و عجز و طرفان کو فصل مشابہت میں بیان کر چکے ہیں کوئی فرع جدا گانہ نہیں کہ کوئی فاع الیس رکن فاعلاتن مجموعی نہیں واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ میں

رمل فاعلاتن آٹھ بار

مدید فاعلاتن فاعلن چار بار مجزو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مجزو مثمن بار
مشطور فاعلاتن فاعلن دو بار

خفیف فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن دو بار

مجتث مس تفع لن فاعلاتن چار بار مجزو مس تفع لن
فاعلاتن فاعلاتن دو بار مشطور مس تفع لن فاعلاتن بار
فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار

جدید یا غریب

اب ہم جو فروع خمس بحور میں مستعمل ہیں ان سے بیان کرتے ہیں پس فعلاتن مخبون اور فاعلات مسبغ و مقصور کہ فعلیات مشکول سب تینوں فرعیں رمل و مدید و خفیف و مجتث میں واقع ہو سکتی ہیں محقق اور جدید میں بھی امکان وقوع ہے لیکن اس بحر میں سوا خبن کے اور کوئی مستعمل نہیں نہ زحاف عامہ سے نہ خاصہ سے فاعلان مقصور پر رمل میں آتی ہے مثلہ اور مدید مجزو میں اور خفیف و مجتث میں بہر حالت امکان وقوع ہے لیکن جدید میں نہیں آتے بجہت نہ ہونے فاعلاتن کے آخر میں سولف فعلان مخبون مقصور پر رمل میں آتی ہے محقق اور مجتث میں بہر حالت اور مجزو مثمن و مشطور میں امکان وقوع ہے بخلاف جدید و مدید مثمن مشطور کے کہ انہیں نہیں آسکتے بوجہ نہ ہونے فاعلاتن کے آخر میں سولف فاعلن محذوف فعلن بتحریک عین مخبون محذوف یہ دونوں رمل میں اور مدید مجزو و غیر مثمن و مشطور میں اور

خفیف میں سے آتے ہیں من محقق اور مجتث میں بہر سہ حالت امکان و توع ہی اور جا
نہیں آسکتیں کما قیل من مولف فعلن ابتر یہ مدید مجزو غیر مثمن و مربع میں واقع ہوا
ہیں محقق اور رمل و خفیف میں اور مجتث میں بہر سہ حالت امکان وقوع ہی لیکن
میں نہیں آ سکتے کما قیل من مولف فاعلیان مسبغ فعلیا متحرک العین مخبون مسبغ یہ
دونوں رمل میں آتے ہیں من محقق اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور میں اور خفیف میں اور
مجتث میں بحالات ثلثہ امکان وقوع ہی لیکن جدید میں نہیں آ سکتیں بسبب نہونے فا
کے آخر میں کما قیل من مولف مفعولن مشعث خفیف میں اور مجتث میں بحالات ثلثہ
ہے من محقق اور رمل میں اور مدید مجزو غیر مثمن و مشطور میں امکان وقوع ہی اور جدید
نہیں آ سکتے کما قیل من مولف مفعولن مخبون مسکن یہ رمل میں اور خفیف میں اور مجتث
و مدید میں بہر سہ حالت اور جدید میں بھی امکان وقوع رکھتی ہی لیکن مستعمل نہیں ہا
مشعث مسبغ فعلان مشعث مقصور فعلن مشعث محذوف یہ تینوں فرعیں رمل و خفیف
میں اور مجتث میں بہر سہ حالت آتے ہیں من محقق اور مدید مجزو میں امکان وقوع
بخلاف جدید کے کما قیل من مولف فعول مسکون اللام مخبون محذوف اثرم فعل
متحرک العین مربوع فاع مخبون محذوف مدرس فع مجحوف یہ چاروں فرعیں
رمل میں اور مجتث میں بحالات ثلثہ آتے ہیں من محقق اور مدید مجزو و غیر مثمن
میں اور خفیف میں امکان وقوع ہی بخلاف جدید کے کما قیل من مولف
فصل فاع لاتن مفروقی یا منفصل یا منقطع میں زحاف جو موافق اپنی تعریف
اس رکن میں آ سکتے ہیں اور انکے وقوع سے فروع متعدد و منشعب ہوتے ہیں
مجموع گیارہ ہیں اور انہیں سے زحاف عربی سات ہیں جنمیں عامہ دو یعنی کف
مختص اول سے کوئی نہیں ہیں القومین خاص یا عاریض و ضرب پانچ
کسف تشعیث وقف اور زحاف فارسی سے چار جنمیں عامہ ایک تسکین خاص بہا
و ضرب تین جیسے طمس جحم - اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی فارسی
پس عربی چھ ہیں اور فارسی تین مجموع نو ہوئے

ع ح	اول	فاع لات	مضموم العین مکفوف
	ثانی	فاع لان	مقصور
	ثالث	فاع لن	محذوف
	رابع	فعلن	مسکون العین محذوف مقصور بقول محقق اور ابتر

بقول صاحب المعجم اگر یہ علم بنا بر اصطلاح اہل فارس نہین تو سہو ہے جیسا کہ محقق نے کہا ہے کہ ابتر اجتماع حذف و قطع ہے یا علامہ مجوی مین مسلم ہے کہ قطع وتد مجموع ہی مین آتا ہے اور یہان وتد مفروق ہے فاع لات مفروقی مین لیکن بات یہ ہے کہ اجتماع ثلم و حذف رکن فعولن مین اور اجتماع خرم و جب رکن مفاعیلن مین ابتر ہے باصطلاح اہل فارس حالانکہ یہان بھی اجتماع حذف و قطع نہین ہے لیکن جسطرح کہ یہ دو رکن ابتر ہین باصطلاح عجم اوسیطرح اجتماع حذف و قصر رکن فاع لات مفروقی مین آتا ہے محفوظ سہو و نسیان سے فافہم

خامس	فاع لیان	مسبوغ	ذکر اسکا عروضیون نے نہین کیا ہے مین لطف سہو
سادس	فاع لیان	مقطوع مسبغ	ذکر اسکا عروضیون نے نہین کیا ہے مین لطف سہو

لیکن مسبوغ عجم کرتے ہین

ع خ	اول	فاع	مسکون العین مجبوب موقوف یا مسلوخ اور سکے الم ہے
	ثانی	فع	مجبوب مکسوف یا مطموس عجم اور یہی اولی ہے
	ثالث	مفعولان	مقطوع مسکن مسبغ ذکر اس کا عروضیون نے نہین کیا ہے مین مولف

پس فاع لاتن مفرد بھی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحرون مین۔

مضارع مفاعیلن فاع لاتن چار بار مجزو بہ نوع اول مفاعیلن فاع لاتن
مفاعیلن دو بار مجزو بنوع ثانی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار حالا
یون قریب بھی ہے مربع مفاعیلن فاع لاتن دو بار۔

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار

اب ہم جو فرع جس بحر بیچ عمل ہوا اوسے بیان کرین یعنی پس فاع لات مکفوف مضارع مثمن مجزو بنوع اول مین آتے ہین محقق اور مضارع مجزو بنوع ثانی و مشطور اور قریب مین نہین آسکے لیکن بوقف باین جہت کہ آخر مصرع کو ساکن ہونا چاہیے لیکن مشاکل مین امکان وقوع رکھے ہون وقف مین مولف فاع لات مسکون الیا مقصور فاعلن محذوف و مشابہ مضارع مثمن و مجزو بنوع ثانی مین مسدس مجزو بہ نوع اول مستعمل ہے مین مولف اور قریب مین امکان وقوع ہے لیکن مشاکل مین نہین اسکی یہ جہت نہ ہونے فاع لاتن کے آخر مین مین مولف فعلن مسکون العین محذوف مقصور فاع مسلوخ نوع مشطور مین ہم یہ فرعین مضارع مثمن و مسدس بنوع ثانی مین سوا بنوع اول کے آتے ہین مین محقق اور قریب مین بھی امکان وقوع ہے بخلاف مشاکل کے ادھر نہین آسکتین کما قیل مین مولف فاع لیان مسبغ بہ مضارع مثمن مزاحف و مجزو بہ لہذا مین سوا مجزو بنوع اول کے امکان وقوع رکھتے ہین اور قریب مزاحف بیچ ہوا بخلاف مشاکل کما قیل مین مولف فاع لتان مقبوض مسبغ اور مفعولان منقول فاعلا سے مقبوض مسکن برال یہ دونون فرعان مضارع مثمن اور مضارع مجزو بہ نوع اول وزن قریب کا بھی قرار دے سکتے ہین واقع ہوتے ہین مین مولف وجہل مستعمل یا مستفعل یا جو لوگ زحافات سے جو اپنی تعریف کے بموجب اس رکن سے متعلق ہوسکتے ہین اونکے الحاق سے فروع متعدد منشعب ہوتے ہین سولہ ہین اور اون سولہ زحافات کیارہ زحافات عرب ہین جنہین ہم لکھنا چاہتے ہین خبل طی خبل سکانقہ متعدد مین الفقون کو کوئی زحافات وضع نہین ہوا خاص یہ اجازت ہین و ضرب الفقان

ربع قطع خلع کیل قصر حذف اذالت ترفیل اور زحافات فارسی پانچ ہیں تخنیق ما مر دو نوں
تسکین خاص بہ اعاریض وضروب ہیں عرض طمس خذ و جحم اور فروع بھی دو طرح پر ہیں
عربی و فارسی عربی بارہ ہیں فارسی دس ہیں مجموع بائیس ہوئے لیکن فروع عرب بارہ ہیں

فروع عرب

اول	مفاعلن	مخبون
ثانی	مفتعلن	مطوی
ثالث	فعلتن	مخبول اس کو اجتماع خبن وطی سے کہ مشکول بھی کہتے ہیں
رابع	مفعولن	مقطوع
خامس	فعولن	مخلع یا مخبول اس کو اجتماع خبن و قطع
سادس	مستفعلان	مذال
سابع	مفاعلان	مخبون مذال
ثامن	مفتعلان	مطوی مذال
تاسع	فعلتان	مخبول مذال
عاشر	مستفعلاتن	مرفل
حادی عشر	مفاعلاتن	مخبون مرفل
ثانی عشر	مفتعلاتن	مطوی مرفل

لیکن فروع فارسی کے دس ہیں

فروع فارسی

اول	فاعلن	مرفوع
ثانی	مفعولن	مطوی مسکن
ثالث	فاعلان	مرفوع مذال
رابع	مفعولان	مطوی مسکن مذال
خامس	فعلان	مسکون العین مطموس
سادس	مفعولان	اخرج
سابع	فعلن	مسکون العین احذ

ثامن فعل بتحریک عین مخبون
تاسع فاع بسکون العین اخذ مقصور
عاشر فع اخذ محذوف

پس مستفعلن مجموعی نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور خمسہ مین

رجز مثمن مستفعلن آٹھ بار

بسیط مثمن مستفعلن فاعلن چار بار مجزو مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار یہ مشطور نہین آتی

مقتضب مثمن مفعولات مستفعلن چار بار مجزو مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار
مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار یہ بحر مثمن نہین آتی اور مشطور یا
اسکا مثلث کردہ آیا ہے لیکن فارسی مین متروک ہے

منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار
مشطور مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فروع کہ جزو مستفعلن ہین اوسکو بیان کرتے ہین مفاعلن مخبون مفتعلن مطوی
فعلتن مخبول تینون فرعین رجز و بسیط و سریع و منسرح مین آتی ہین مگر مخبون اور مقتضب مین بھی
امکان وقوع ہی مین بعض مفعولن مقطوع فعولن مخلع یہ دونون فرعین رجز مین اور بسیط مجزو
مثمن مین آسکتے ہین مگر مخبون اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین اور مقتضب مثمن و مشطور مین
سوا مجزو کے امکان وقوع ہی لیکن سریع مین نہین آسکتین بسبب ہونے مستفعلن کے آخر مین فعلن
بسکون العین اخذ فعل بتحریک عین مخبون اخذ فاع اخذ مقصور فع اخذ محذوف ان
چار فرعون کو رجز و بسیط مجزو غیر مثمن مین اور مقتضب مثمن و مشطور غیر مجزو مین
اور منسرح مجزو غیر مثمن و مشطور مین امکان وقوع ہی بخلاف سریع کہ اوسمین نہین آسکتین
مین مع لیکن مستفعلان مذال مفاعلان مخبون مذال مفتعلان مطوی مذال فعلتان
مخبول مذال مستفعلاتن مرفل ان پانچون کو رجز و بسیط مجزو و منسرح مجزو و مقتضب مثمن
و مشطور مین امکان وقوع ہی لیکن سوا مرفل کے یہ سب فرعین بسیط مجزو مین آتی ہین

من مخنق اور فروع السریع دیگر کو بھی امکان وقوع ہی من مولف لیکن سریع میں نہین آسکین کیونکہ
مستفعلاتن مرفل کو رجز مرحذف اور بسیط مجزو اور مقتضب مثمن مرحذف مین امکان وقوع
ہے بخلاف سریع کا مفاعلاتن مخبون مرفل + مفتعلاتن مطوی مرفل ان دونون فرعونکو
رجز مثمن سالم و بسیط مجزو و مقتضب مثمن سالم مین امکان وقوع ہی بخلاف سریع کے کیونکہ
من مولف فاعلن مرفوع و مفعولن مطوی مشکن کو رجز و بسیط منسرح و مقتضب و سریع مین
امکان وقوع ہی فاعلان مرفوع مذال مفعولان مطوی مسکن مذال فعلان مسکون العین
مطوس مفعولان اعرج ان چار فرعونکو رجز بسیط مجزو و مقتضب مثمن و مشطور منسرح مجزو
مین امکان وقوع ہی بخلاف بسیط مثمن و مشطور و مقتضب مجزو کے اور منسرح مثمن و مشطور
کے اور سریع کے بسبب ہونے مستفعلن کے آخر مین امکان وقوع نہین فافہم من لیکن ہو
فصل مستفع لن متصل یا مفروق یا منقطع چہل زحاف سے جو موافق اسکے اکثر ہیں
اس رکن مین آسکتے ہین اور انکے الحاق سے اوزان متعدد منشعب ہوتے ہین لفظا
سات ہین اور ساتون زحاف عربی ہین زحاف فارسی سے کوئی زحاف وضع نہین
ہوا لہذا فروع فارسی بھی نہین البتہ فروع عرب سات ہین پس اول زحافون سے عام
تین ہین کیونکہ مشکل معاقبت مختصہ اول سے کوئی زحاف وضع نہین ہوا خاص اعاریضیا
ضروب سے تین قصر اذالہ ترفیل لیکن فروع عرب کے سات ہین ۔

ع	اول	مفاع لن	مخبون
	ثانی	مس تفعل	بضم لام مکشوف
	ثالث	مفاع ل	بضم لام مشکول
ح	رابع	فعولن	مخبون مقصور
	خامس	مفعولن	مقصور
	سادس	مفاع لان	مخبون مذال
	سابع	مفاع لاتن	مخبون مرفل

ان تین آخر فروعونکا ذکر عروضیون نے نہین کیا ہے
یہ رکن نہین واقع ہوتا لیکن ان بحور ثلثہ مین

خفیف مسدس الاصل — فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار مجزو فاعلاتن
مس تفع لن دو بار

مجتث مثمن — مس تفع لن فاعلاتن چار بار مجزو مس تفع لن فاعلاتن
فاعلاتن دو بار مشطور مس تفع لن فاعلاتن دو بار

جدید مسدس الاصل — فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دو بار مجزو فاعلاتن
مس تفع لن دو بار مثل مجزو کی خفیف کے

اب ہم جو فروع جن بحرون مین آتے ہین اونکو بیان کرتے ہین مفاعلن مخبون خفیف کا
مین آتی ہی مسدس محقق اور جدید مین بھی آتی ہی مثمن مولف مس تفع ل کفیف مفاع ل شکل
یہ دونون فرعین خفیف وافی مین آتی ہین بخلاف مجزو مجتث نہ ہونے سکون کے آخر مین
لیکن بوقت اور مجتث مین اور جدید وافی مجزو مین بوقت اسکان وقوع ہی فعولن مخبون مقصور
یہ فرع خفیف مجزو وغیر وافی مین آتی ہی مسدس محقق اور جدید مین بھی اسکان وقوع ہی بخلاف
مجتث کہ اسمین نہین آسکتی بجہت نہ ہونے مس تفع لن کے آخر مین بہر حالت مثمن
مولف فعولن مقصور یہ خفیف مجزو اور جدید مجزو مین اسکان وقوع رکھتی ہی بخلاف خفیف
وافی و جدید وافی و مجتث وافی و مجزو و مشطور کہ ان مین نہین آسکتی بجہت نہ ہونے
مس تفع لن کے آخر مین مین مولف مفاعلان مخبون مذال مفاع لاتن مخبون مرفل
یہ دونون فرعین خفیف مجزو وغیر وافی اور جدید مجزو وافی مین آسکتی ہین بخلاف مجتث بجہت
نہ ہونے مس تفع لن کے آخر مین مولف آخیر کے تینون فرعون کا ذکر بحر تینون نے
نہین کیا ہی فافہم فصل مفعولات بضم التاء بلا تنوین چھ زحاف سے جو بموجب
اپنی مقبولیت کے اس رکن مین آسکتے ہین اور انکے آنے سے اوزان متعددہ یعنی فروع
حاصل ہوتے ہین جنمین دو زحاف لفظا گیارہ ہین اور حقیقتا دس اور انہین سے زحاف
عروض سات ہین جنمین عامہ چار ہین جنمین طی خبل کا لفظ مختلف اور ایک سے ہین البتہ مبنا
رکن کے لیے کوئی زحاف وضع نہین ہوا خاص یہ عاریض و ضرب ہین وقف کسف
صلم اور زحاف عجم چار ہین عامہ دو یعنی رفع خاص بہ عاریض و ضرب دو جا

بحر اور فروع بھی دو طرح پر ہیں عربی اور فارسی عربی بارہ ہیں فارسی پانچ مجموع سترہ ہوئے لیکن فروع عرب

ع ع	اول	مفعولات یا مفاعیل	بضم تا و لام مخبون
	ثانی	فاعلات بضموم التا	مطوی
	ثالث	فعلات بتحریک عین و ضم تا مخبول اسی کو مکانفہ بھی کہتے ہیں	
ع خ	رابع	مفعولان	موقوف
	خامس	فعولان یا مفاعیل	بہ وقف آخر مخبون موقوف
	سادس	فاعلان یا فاعلات	مطوی موقوف
	سابع	مفعولن	مکشوف
	ثامن	فعولن	مخبون مکشوف
	تاسع	فاعلن	مطوی مکشوف
	عاشر	فعلن	بتحریک عین مخبول مکشوف
	حادی عشر	فعلان یا فعلات	بتحریک عین و سکون آخر مخبول موقوف
	ثانی عشر	فعلن	بسکون عین اصلم

لیکن فروع عجم کے پانچ ہیں

ف ع	اول	فعلان یا فعلات	بسکون عین مخبول مسکن موقوف
	ثانی	فعلن	بسکون عین مخبول مکسوف مسکن
	ثالث	مفعول	بضم لام مرفوع
ف خ	رابع	فاع	بسکون عین مجدوع
	خامس	فع	منحور

پس مفعولات جنین واقع ہوتا لیکن ان بحور ثلثہ میں

منسرح مثمن مستفعلن مفعولات چار بار مجزو مستفعلن مفعولات دو بار مستفعلن

مشاکل مسدس دو بار مستفعلن مفعولات دو بار

مقتضب مفعولات مستفعلن چہار بار مجزو مفعولات مستفعلن دو بار
مشطور مفعولات مستفعلن دو بار

سریع مسدس الاصل مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار

اب ہم جو فرع جسن بحر مین آئی ہی اسکو بیان کرتے ہین فعولات یا مفاعیل بضم اخیر از مخبون فاعلات بضم تا مطوی فعلات بتحریک عین و تا مجہول یہ تینون فرعین منسرح مجزو مین آئی ہین سوا مثمن مشطور کے اور مقتضب مین بہرسہ حالت امکان وقوع ہی اور سریع مین نہین آسکتین جیسا کہ منسرح مثمن مشطور مین نہین آسکتین بہ جہت نہ ہونے سکون کے آخر مین اور آخر شعر مین سکون لامحالہ چاہیے لیکن یہ وقف امکان وقوع ہی مفعولان موقوف مفعولات مفاعیل مجبون موقوف یہ دونون سریع اور منسرح مثمن و مشطور مین آئی ہین من محقق اور منسرح مجزو و مقتضب مین بہرسہ حالت امکان و وقوع نہین بجہت نہونے مفعولات کے آخر مین من یہ فاعلان یا فاعلات مطوی موقوف یہ دونون فرعین سریع مین آئی ہین من محقق اور منسرح مثمن مشطور مین بھی امکان وقوع ہی بخلاف منسرح مجزو اور مقتضب وانے مجزو و مشطور انہین امکان وقوع نہین بہ جہت نہونے مفعولات کے آخر مین من مولف مفعولن مکسوف فعولن مخبون مکشوف فاعلن مطوی مکشوف یہ تینون سریع و منسرح مثمن و مشطور مین آئی ہین من محقق و مولف بہ خلاف منسرح مجزو و مقتضب کے کہ ان مین نہین آتین کما قیل قاع مجدوع مجدوع یہ دونون سریع و منسرح مثمن و مشطور مین آئی ہین من محقق بہ خلاف منسرح مجزو و مقتضب کے انہین بہرسہ حالت نہین آتین کما قیل

فصل مفاعلتن مخبون زحاف سے سوا زحاف کا مخصوص بحر وافر کے اور کوئی زحاف اس رکن مین نہین آتا اور وہ زحاف ثمانیہ و اسم عربی ہین اور یہ بحر فارسی کی نہین لہس کوئی زحاف بھی موضوعات عجم سے نہین ہے اور ان زحاف ثمانیہ عرب سے عامہ مین ہین عصب بصاد مہملہ نقص عقل قصم اول چار مین عضب بضاد معجمہ قصم عقص جم خاص بہ عاریض و ضروب ایک قطف

ع اول مفاعیلن معصوب
ثانی مفاعیل بضم لام منقوص اہی اجتماع عصب و کف

ثالث	مفاعلن	معقول ہے اجتماع عصب وقبض	
رابع	مفتعلن	اعقص بقاعدہ عجم ای وقوع خرم	م
خامس	مفعولن	اقصم ہے اجتماع عصب وعضب	
سادس	مفعول	منقوص اللام اعقص ہے اجتماع عضب ونقص	
سابع	فاعلن	اجم اجتماع عضب وعقل	
ثامن	فعولن	مقطوف ای اجتماع عصب وحذف	خ

اور مفاعلتن میں واقع ہوتا لیکن بحر وافر میں اور وزن وافر وافی مفاعلتن چھ بار اور فارسی میں آٹھ بار چونکہ یہ رکن خاص بحر وافر سے اور یہ زحافات اس رکن کے ساتھ خاص ہیں لہٰذا اس بحر کے ساتھ بھی زحافات خاص ہو گئے

فصل متفاعلن چون زحافات سے چار زحافات عربی اس رکن کے لیے مخصوص ہیں عام سے اضمار وقص وخزل خاص بہ اعتبار یعنی ضروب ایک سے حذذ اور زحافات غیر مخصوص سے عام ہیں خبل اور خاصۃً بالعروض والضرب اذالت ترفیل اور مختصر اول سے کوئی زحاف واضع نے وضع نہیں کیا یہ بحر فارسی کی نہیں لہٰذا کوئی زحاف عجم بھی نہیں لیکن فروع عرب کہ اٹھارہ ہیں

اول	مستفعلن	مضمر	ع
ثانی	فاعلن	موقوص ہے اجتماع اضمار وخبن	
ثالث	مفتعلن	مخزول ہے اجتماع اضمار وطے	
رابع	فعلتن	مضمر مخبول عروضیوں نے اس فرع کا ذکر نہیں کیا	
خامس	فعلاتن	مقطوع	خ
سادس	مفعولن	مضمر مقطوع	
سابع	فعلن	متحرک العین احذ	
ثامن	فعلن	مسکون العین مضمر احذ	
تاسع	متفاعلن	مذال	
عاشر	مستفعلان	مضمر مذال	

حادی عشر	فاعلان	موقوص مذال
ثانی عشر	مفتعلان	مخزول مذال
ثالث عشر	متفاعلاتن	مرفل
رابع عشر	مستفعلاتن	مضمر مرفل
خامس عشر	مفاعلاتن	موقوص مرفل
سادس عشر	مفتعلاتن	مخزول مرفل
سابع عشر	فعولن	موقوص مقطوع
ثامن عشر	فعلاتان	مضمر مخزول مسبغ عروضیوں نے ان دونوں فرعوں کا بھی کہیں ذکر نہیں کیا ہے

پس متفاعلن نہیں ہے تو یہ لیکن بحر کامل میں اور کامل متفاعلن چھ بار ہے عربی میں اور آٹھ بار فارسی میں چونکہ یہ رکن خاص ہے اس بحر کے ساتھ اور زحافات اس رکن کے ساتھ خاص ہیں پس یہ زحافات بھی خاص ہوگئے کامل کے فافہم

باب خامس

بیان دوائر بحور از یکدیگر اور اس میں چند فصلیں ہیں فصل بحر لغت میں بمعنی دریا کے ہے اور جمع اسکی بحور ہے اور اصطلاح عروض میں ایک وزن شعر اور کئی وزن کلام موزوں کا اور مناسبت دونوں معنوں میں یہ ہے کہ جیسے دریا شامل ہے انواع جواہر و نباتات اسیطرح بحر عروض شامل ہے انواع شعر یا مردم جسطرح دریا میں حیران و سرگردان ہوتے ہیں بحر عروض میں بھی اسی طور پر متفکر و پریشان ہوتے ہیں بسبب تغیر ارکان کے فصل جو بحور طریق قیاس پر مطبوع ہیں اور جو مخالف قیاس ہیں نامطبوع ہیں از بسکہ تقدیم عروض عرب کے ہے وضع میں اور کل امور میں اور اہل فارس تابع ہیں واضع اگرچہ بنا پر اپنے مذاق کچھ تجاوز بھی کیا ہے عروض عرب سے فروع و اصول میں بعض تجاوز مناسب کہ صدر کتاب میں بیان ہوئے اور بعض تجاوز نامناسب بخصوص بحور کہ ذکر اسکا تتمہ بیان بحور میں آئے گا بتفصیل انشاء اللہ تعالی لیکن بالاجمال بعض تجاوز نامناسب غیر مناسب کی جانب بحسب اقتضاے مقام اشارہ کیا جائیگا اور واضح ہو کہ اسی تجاوز نامناسب غیر مناسب کی وجہ سے بعض بحور موافق قیاس ہیں اور بعض مخالف قیاس لیکن موافق قیاس جو بحور عرب ہیں کہ جنکا واضع

خلیل ابن احمد ہی اور مخالف قیاس بعض بحور المعجم ہین کہ ذکر ان کا تتمہ بیان بحور مین ہوگا اور بعض
بحور العجم کہ موافق قیاس ہین اوا ونہین سے مراد تجاوز کرنا ہے فصل جملہ بحرین تکرار ارکان سے
پیدا ہوئی ہین لیکن وہ تکرار کہ مستعمل ہوا ہے فی الحال ہمیشہ نہ تو طبع سلیم شعرا ز ملال آور نہ وہ کوتاہ مخل نظم
وزن پس وزن حاصل ہوتا ہی ایک مصرع سے اور دو مصرعون سے ایک بیت اور بیت سے انواع
شعر اور کمترین عدد دوا سطے تکرار کے دو رکن ہین اور متوسط عدد تین رکن اور اکثر عدد چار رکن
پس ایک بیت آٹھ رکن سے مثمن ہوگی اور چھ رکن سے مسدس ہوگی اور چار رکن سے مربع ہوگی
اور سوا اسکے ابیات موحد مثنی مثلث عربی مین اور شانزدہ رکنی یا زیادہ اس سے فارسی مین اگرچہ
لکھی گئی ہین الا امر غریب طبع نہین بلکہ مخل ہین فصل خلاف ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے قلیل ایک سبب
رکن کی تکرار کے ہین یعنی جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہی جیسے تکرار فعولن مفاعیلن کی ہی اسلیے کہ
مفاعیلن شبیہ فعولن کی ہی اسباب مین کہ دونو مین وتد مجموع و سبب خفیف ہی پس بحر ایک
رکن بسیط کی تکرار سے یعنی ایک رکن واحد سے حاصل ہوتی ہی بخلاف دو رکن متشابہ سے کہ اس واسطے کہ
خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا بہ کم ہوتا ہی یا بکیف لیکن بہ کم یعنی حروف ایک رکن کے
دوسرے رکن سے کم ہون کمیت مین لیکن بہ کیف یعنی حرکات و سکنات مین دونون رکنون کے
فرق ہو لیکن مشابہت بہ کمی حروف جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسلیے
کہ دونون وتد مجموع و سبب خفیف سے مؤلف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے
اور اسی طرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہی بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ
فاعلن کے بحر بسیط مین پس تشابہ بکیف یعنی بکیفیت حرکات و سکنات جیسا کہ تشابہ مستفعلن
کا ساتھ مفعولات کے سریع و منسرح و مقتضب مین اسواسطے کہ تالیف انکی دو سبب خفیف و ایک وتد سے
ہے فرق اتنا ہی کہ ایک مین وتد مجموع ہی اور ایک مین وتد مفروق اور اسی طرح تشابہ بکیفیت
فاعلاتن مستفعل کا ہی ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع مین فصل انیس بحرون کے بیان مین
اور ان مذکورہ بالا کی باہمی ترکیب اور تکرار سے انیس بحرین نکلتی ہین ان مین سے پندرہ بحرونکا
خلیل مخترع ہی اور بقول بعضے سولہ مین بحر متدارک کا مخترع اخفش ہی لیکن اصل یہ ہے کہ یہ بحر
بھی نکالی ہوئی خلیل ہی کی ہی اسنے بوجہ عدم استعمال مہمل چھوڑا حال کیا مثل مقلوب

طویل کے پھر اہل فارس نے تین بحرین ایجاد کین ایک قریب یوسف نیشاپوری نے دوسری جو
بزرجمہر نے اسوجہ سے اسے بزرجمہری بھی کہتے ہین تیسری مشاکل اسکے موجد کا نام معلوم نہیں
ہم یقین کر سکتے کہ خلیل ان بحور ثلاثہ سے مطلع نہین ہوا البتہ مدام ذکر بسبب عدم استعمال او اہمال
بسبب مستعمل ہونے کے معلوم ہوتا ہے بہر حال یہ تینون بحرین فارسی سے مخصوص ہین عرب کے
مستعمل نہین اور پانچ بحرین طویل مدید بسیط وافر کامل عربی سے مخصوص ہین فارسی مین شاذ و
نادر پائی جاتی ہین اور حکم اکثریت پر ہوتا ہے باقی گیارہ بحرین عربی و فارسی دونون مین
مشترک ہین بہر حال جملہ بحور مثمن الاصل ہین یا مسدس الاصل لیکن اہل فارس نے اختلاف
کیا ہے یعنی بعض بحور جو عرب مین مسدس الاصل ہین اہل فارس اونکو مثمن لائے ہین ا
بطور عرب مثمن رہنے دیا ہے اور بعض کو بطرز خاص مسدس کیا ہے اور بطور عرب بھی مسدس
لاتے ہین - اور وہ بعض بحور جو اہل عرب کے یہان مثمن الاصل ہین اہل فارس ونہین مسدس
لائے ہین اور بعض کو بطور عرب مثمن رہنے دیا ہے - پس جو بحور کہ عربی مین مسدس الاصل ہین
اور اہل فارس نے اونہین مثمن کیا ہے نو ہین ہزج رجز رمل وافر کامل منسرح مضارع مقتضب
مجتث - اور جنہین بنابر اصل عرب مسدس رہنے دیا ہے وہ دو ہین سریع و خفیف
- اگرچہ خفیف کو بندرت مثمن بھی لائے ہین لیکن ندرت کا اعتبار نہین - اور جسکو بطرز خاص
اہل فارس نے مسدس استعمال کیا ہے اور بطور عرب بھی مسدس لائے ہین وہ بحر مضارع
ہے اسکو دو طرح مسدس کرتے ہین ایک بطرز خاص بحذف فاع لاتن رکن دوم
یا یون یعنی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دوسرے بطرز عرب یعنی بطریق مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن اور جو بحور کہ عربی مین مثمن آتے ہین اور فارسی مین مسدس
وہ ہین مدید بسیط اور جنکو بنا بر اصل عرب مثمن رہنے دیا ہے وہ تین ہین متقارب
متدارک طویل ہے چنانچہ طویل کو بندرت مسدس بھی لائے ہین لیکن یہ معتبر نہین اور بعضا
و متدارک کے تسدیس معتبر ہے لیکن ازروے دایرہ نہین پس ازروے بنا مثمن رہنا
مسلم رہا اور اہل فارس نے اپنی تین بحرونکو مسدس وضع کیا مثمن مستعمل نہین اگرچہ بعضی بندرت
پائی جاتی ہین لیکن معتبر نہین اب ہم ان بحرون کو مع اختلاف اسکے نقشہ مین درج کرینگے

نام بحر	اصلی ارکان بنا بر عربی	اصلی ارکان بنا بر فارسی
طویل مثمن و عربی با فارسی مخصوص بحر	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار
مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دوبار	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دوبار
بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار	مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار
وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار
کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن دوبار	متفاعلن متفاعلن متفاعلن دوبار
ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار
رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار
رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار
سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار	مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار
خفیف	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار	فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار
مضارع	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دوبار
	مسدس بطور عرب	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دوبار
	مسدس بطرز خاص فارسی	مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
مقتضب	مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن دوبار
مجتث	مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار	مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار
متقارب یا تقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار	فعولن فعولن فعولن فعولن دوبار
	مسدس	فعولن فعولن فعولن دوبار
متدارک یا تدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
یا خبب یا رکض الخیل وغیرہ	مسدس	فاعلن فاعلن فاعلن دوبار
بحور فارسی	عربی میں مستعمل نہیں	اصلی ارکان فارسی کے
جدید یا غریب		فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن دوبار

اصلی ارکان فارسی سے کے

قریب — مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار
مشاکل یا متشاکل — فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

فصل بیان بیت مین اور اوسمین چند بحثین ہین بحث اول جزء بیت کے اسما ہین رکن اول مصرع اول کو صدر کہتے ہین اور رکن آخر مصرع اول کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرع دوم کو ابتدا کہتے ہین اور مطلع بھی اور رکن آخر مصرع دوم کو ضرب کہتے ہین اور عجز بھی اور باقی ارکان جو ان چار رکنون کے درمیان مین ہون انکو حشو کہتے ہین اور حشو بیت

بحث ثانی اجزء بیت کے القاب مین بخصوص تغیر و عدم تغیر جس رکن مین یا جس بحر مین باوجود جواز خرم کو نہ لاتے ہین اور سالم رکھتین اوس رکن اور بحر کو موفور کہتے ہین اسلیے کہ وتد اوسکا تمام لایا گیا گویے نقصان سے موفور ضد خرم ہی اور کبھی رکن اخیر کو کہ جہان کہین سبب واقع ہو سوا عروض و ضرب کے یعنے صدر مین خواہ ابتدا مین خواہ حشو مین واقع ہو اوسکو ابتدا کہتے ہین اور یہ ابتدا ضد موفور ہے جیسے موفور ضد خرم ہی کذا فی المعجم اور کبھی رکن اول مصرع اول کو کہ اخرم ہو ابتدا یہ صدر کہتے ہین اور اگر رکن اخرم حشو مین ہو اسکو ابتدا و حشو کہتے ہین اور اگر رکن اخرم ابتدا مین ہو اسکو ابتدا یہ ابتدا کہتے ہین یا اور عروض و ضرب مین خرم نہین ہوتا عربی مین اگرچہ فارسی مین تمام ارکان بیت مین لانا جائز سمجھتے ہین اور رکن اخرم کے برابر و مقابل جو رکن ہے تمام حشو مین ہو اور اوسمین سبب خفیف مجاور وتد مجموع ہو یعنی پہلے وتد مجموع ہو بعد وہ سبب خفیف پس ساکن سبب خفیف کو گرا دین مثلاً مفاعیلن یا فعلن فعول) ایسے رکن حشوی کو کہ ان اشیا مین رکن ثانی ہی اعتماد کہتے ہین کذا فی شرح ... مصنفہ غلام مصطفیٰ المعروف بنقشبند اور جو رکن معاقبہ مین بری ہے معاقبہ اوسکو بری کہتے ہین کیا مر اور سالم اوس رکن کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر تغیرات بالنقصان سے اوسمین نہ واقع ہو کذا فی المعجم اور صحیح اوس عروض و ضرب کو کہتے ہین کہ کوئی تغیر تغیرات بالزیادت سے اور کوئی تغیر تغیرات بالنقصان سے اوسمین نہ واقع ہو مثلاً وہ عروض و ضرب کہ تغیر زیادت اوسمین ممکن ہو اور نہ لایا گیا ہو یا ایک بیت مین لاتے ہین اور دو ...

ہین نہ لائین پس جو خالی ہوگا زیادت سے اوسے شعری کہتے ہین منتقص وہ عروض و ضرب
کہ جسمین تغیر بہ نقصان ہوا ہو فصل اوس رکن کا نام ہی جو عروض بیت مین اصطلاح پر
ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنی از روے استعمال ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقص
لیکن صحیح جیسے ہزج و مضارع و مجتث مین عروض سالم ہوتا ہی اور بس لیکن منتقص جیسے
طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس اور مقتضب مین عروض مطوی ہوتا ہی اور
بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین **تنبیہ** عربی مین عروض سالم لاتے ہین ہزج مین
اور ضرب سالم یا مزاحف لاتے ہین لیکن فارسی مین یہ خلط ہرگز جایز نہین اگر عروض سالم
لاینگے ضرب بھی سالم لاینگے اور اگر عروض مزاحف ہوگا ضرب بھی مزاحف ہوگی
غایت جو رکن ضرب کہ بیت مین سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو
خواہ صحیح خواہ منتقص پس صحیح جیسے مضارع و مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہی اور بس
پس منتقص جیسے مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہی اور بس پس ایسے ضرب
کو غایت کہتے ہین **تنبیہ** ضرب مزاحف کا خلط ساتھ عروض سالم کے عربی مین جایز
لیکن فارسی مین ہرگز جایز نہین اگر ضرب سالم ہوگی عروض بھی سالم ہوگا اسی طرح سے
اگر ضرب مزاحف ہوگی عروض بھی مزاحف ہوگا اور اسی وجہ سے فصل و غایت عروض
فارسی مین نہین شاید اس تقریب سے المعجم فی اشعار العرب والعجم ہے کہ اسمین ذکر فصل
و غایت نہین فافہم

بحث ثالث القاب بیت کے بیان مین تعداد ارکان سے قطع نظر کرکے **مصرع** بضم
میم و فتح صاد مہملہ و تشدید راے مہملہ مفتوحہ و عین مہملہ ساکن) وہ بیت کہ جسکے دونون
مصرع متساوی ہون وزن مین اور دونون مقفی ہون یعنے مطلع قصیدہ و مطلع غزل
و ابیات مثنوی **معقد** وہ بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو
یعنے ایک رکن نصف اس مصرع سے متعلق ہو تقطیع مین اور نصف دوسرے مصرع
سے متعلق ہو تقطیع مین اور ایسی بیت کو مجازاً بیت کہتے ہین اور یہ مخصوص ہے عرب سے
معتدل اوس بیت کو کہتے ہین کہ عروض و ضرب جسکے ہم وزن و برابر ہون یعنے

اگر عروض بر وزن فعلن ہو تو ضرب بھی بر وزن فعلن ہو یا اگر عروض بر وزن فاعلاتن ہو
تو ضرب بھی بر وزن فاعلاتن ہو کذا فی المعجم تام اوس بیت کو کہتے ہین کہ ہر مصراع اوسکا
مساوی دایرہ کے ہو عدد ارکان مین ساتھ سلامتی ارکان کے یعنے اگر اصل مین مثمن سالم
اپنے دایرہ مین تو اوسیطرح پر مثمن سالم ہے اور اگر دایرہ مین مسدس سالم ہے تو مسدس
سالم ہے جیسے عربی مین بحر طویل و رجز کہ دایرہ عربی مین پہلے بحر مثمن سالم ہے اور دوسری
مسدس سالم اسی طرح فارسی مین جیسے بحر رجز او رجدید کہ دایرہ فارسی مین پہلے مثمن
سالم ہے اور دوسری مسدس سالم
وافی اون بیت کو کہتے ہین کہ مصراع اوسکا عدد مین مساوی ہو ساتھ اپنے ارکان دایرہ کے
خواہ سالم مستقل ہو خواہ مزاحف پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے
اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگی سن معیار الاشعار
اور بقول صاحب المعجم وافی اوسے کہتے ہین کہ جس بیت مین تخریب نہ ہوئی ہو یعنے
جسمین تغیر بالتخریب ہو وہ وافی نہین ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ بعض عروضیون کے نزدیک
دایرہ مزاحفہ کے زحافات معینہ اون بحور مزاحفہ دایرہ کی اصل مین ہین یا حکم اصل مین ہین
پس زحافات معینہ دایرہ کے مخرب نہ ہونگے بلکہ ویسا اونکے جو اور تغیر لاے جاوینگے
وہ باعث تخریب ہونگے پس اس صورت مین وافی بھی فی الجملہ خاص ہے
مبحث رابع مجموع ارکان بیت کے القاب مین یا مجموع ارکان بحر کے القاب مین
باعتبار تعداد ارکان عام اس سے کہ وہ سالم ہون یا مزاحف
سالم وہ کہ جسمین کسیطرح کا تغیر نہ ہوا ہو مزاحف وہ کہ جسمین کسی قسم کا تغیر ہوا ہو اور
ان دونون کی تعداد ارکان کے اعتبار سے چھ قسمین ہوتی ہین اور بہ قید سالم و مزاحف
بارہ قسمین ہونگی لیکن چھ قسمین مثمن مسدس مربع مثلث مثنے موحد مثمن آٹھ رکن
بیت کو اور مسدس چھ رکن کی بیت کو اور مربع چار رکن کی بیت کو اور مثلث تین رکن
کی بیت کو کہتے ہین ڈیڑھ رکن کا ایک مصراع اور ڈیڑھ رکن کا دوسرا مصراع اور
مثنے دو رکنے بیت کو اور موحد یکرکنی کو کہتے ہین جن عروضیان عرب کے نزدیک

بیت تمام اک چیز ہے جسکے دو حصہ ہونا کچھ ضرور نہین لیکن یہ مذہب مخدوش ہے خلیل کے
نزدیک صحت سے دور ہے کما یجی ذکرہ ان چھ قسمون سے کبھی مثمن مسدس مربع مثلث
شقے کا اطلاق وافی مجزو مشطور منہوک پر ہوتا ہی حالانکہ ہر بیت مثمن وافی اور ہر مسدس مجزو
اور ہر مربع و مثلث مشطور اور ہر شقے منہوک نہین ہو سکتی پس ان چارون کا بیان
بھی ضرور ہوا اگرچہ وافی کو ہم اوپر بیان کر چکے ہین لیکن یہان بحسب اقتضاے مقام پھر بیان
کرینگے اور ان اعتبارات اربع کی وجہ سے بحسب تعداد ارکان ہر بیت اور ہر بحر کے
چار قسمین ہوتی ہین وافی مجزو مشطور منہوک اور جب ان قسمون سے ہر ایک کے ساتھ
قید سالم ہونے کی اور مزاحف ہونے کی بڑھائی جاویگی تو آٹھ قسمین ہونگی لیکن
پہلے چار قسمون سے وافی اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
جو نقش مین درج ہوتی ہی مساوی ہو کما مر اور مجزو اوس بیت کو کہتے ہین جسمین اصلی
ارکان سے دو رکن کم ہون پس مجزو ہونے سے مثمن بحر مسدس اور مسدس بحر مربع
ہو جاویگی یعنے چار رکنی رہے گی از بسکہ اہل فارس مربع بحر بہت کم استعمال کرتے
ہین اسوجہ سے فارسی مین جو بحرین مثمن ہین وہی مجزو ہوتی ہین اور پانچون مسدس
بحرین یعنے دو عربی کی خفیف و سریع اور تین فارسی کی جدید قریب مشاکل اہل فارس
کے یہان مجزو نہین ہوتین بہ خلاف اہل عرب کے کہ انکے یہان مربع بحر کثرت سے
مستعمل ہی لہذا وہ سب بحرونکا سوا طویل و منسرح اور سریع کے مجزو بھی استعمال
کرتے ہین بلکہ پانچ بحرین مدید ہزج مضارع مقتضب مجتث بغیر مجزو کیے ہوے مستعمل ہی
نہین انکا مجزو کرنا عربی مین لازم ہے اور باقی آٹھ بحرین دونون طرح مجزو اور غیر مجزو
مستعمل ہین اور مشطور اوس بیت کو کہتے ہین جسکے ارکان کی تعداد اصلی تعداد سے
نصف رہے ہو یعنے آدہے ارکان اوسمین سے حذف ہوگئے ہون پس فارسی بحر
ہزج رجز رمل کہ مثمن ہین دایرہ فارسی مین بعد کم ہو جانے نصف کے مربع باقی رہینگی
اسلیے کہ مربع نیمہ مثمن ہے اور جو بحر اصلی دایرہ مین مسدس ہو گی مثلث رہجاویگی
بعد کم ہو جانے نصف کے اور منہوک اوس بیت کو کہتے ہین کہ جسمین سے دو ثلث

ارکان حذف کیے گئے ہون پس ایک ثلث یعنے ایک تہائی بیت باقی رہے
تین ثلث بیت مسدس سے اسلیے کہ چھ رکن کی بحر مین تین ثلث ہوتے ہین اور ثلث یا
تیسرا حصہ اپس جب دو ثلث یعنے چار رکن دور ہونگے ایک ثلث یعنے دو رکن باقی
رہینگے معہذا بیت مسدس سے منہوک مثنے ہوگی یعنے دو رکنی بیت بخلاف مثمن کا
منہوک ہونا ممکن نہین کیونکہ اسلیے کہ آٹھ رکنون مین ثلث کا وجود ہی نہین البتہ اگر نو رکن
ہوتی تو تین رکنون کا ایک ثلث ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہے فافہم اور بجزو (دو جزو دور کر
شدہ) اور شطر النصف حصہ کو کہتے ہین پس مشطور (یعنے نصف حصہ دور کردہ شدہ) اور نہک
(یعنے لاغر کمزور ہوا) پس یہ دونون قسمین مشطور و منہوک عربی سے مخصوص ہین فار
مین مطلق مستعمل نہین بلکہ عربی مین بھی سوا بحر رجز اور سریع کے اور کوئی بحر مشطور نہین
ہوتی اور سوا بحر رجز و منسرح کے اور کوئی بحر منہوک نہین ہوتی کیونکہ اسلیے کہ مشطور
کے موجد نے مشطور کو رجز و سریع سے اور منہوک کے موجد نے منہوک کو رجز و منسرح سے
مخصوص رکھا ہے چونکہ یہ تینون بحرین عربی مین مسدس ہین اسلیے مشطور ہو کر مثلث
یعنے سہ رکنی اور منہوک ہو کر مثنے (یعنے دو رکنی) رہجاتی ہین اہل فارس نے بعض ہمین
بحرون کو شاذ و نادر مربع کیا ہے اگر صوری لحاظ سے انہین مشطور کہین تو ہوسکتا ہے
کیونکہ انہین نصف ارکان کم ہوگئے ہین لیکن درحقیقت وہ مشطور نہین مربع ہین
کیونکہ اسلیے کہ مشطور رجز و سریع سے مخصوص ہے قطع نظر اسکے مشطور مثلثہ
ہے نہ مربع ہان اگر خاص بحر رجز مربع کو مشطور فارسی کہین تو ہوسکتا ہے اسلیے
کہ بعض نے اتباعاً للعرب چند شعر بحر رجز مین مثلث اور چند شعر مثنے کہے ہین اگرچہ
وہ ابیات حقیقت مین مشطور و منہوک ہین مگر اون ابیات سے اور ایک شخص کی تقلید
یہ نہین کہہ سکتے کہ مشطور و منہوک فارسی مین مستعمل ہین بلکہ خلیل عربی مین بھی مشطور
منہوک کا قایل نہین اسکے نزدیک مشطور و منہوک نثر مسجع ہے اصل یہ ہے کہ خلیل کے
نزدیک ہر بیت مین دو حصہ برابر اور ہر حصہ مین دو رکنون کا ہونا واجب ہے یعنے
پہلے حصہ مین صدر و عروض کا ہونا اور دوسرے حصہ مین ابتدا و ضرب کا ہونا لازم

جاتا ہے اسی جہت سے وہ مشطور و منہوک کا قایل نہین اور بعض نے فارسی مین بھی مشطور و منہوک کو موجود بھی کہا ہے رجز مین لیکن مثل مشطور و منہوک کے بھی معتبر نہین اور موجود بحر رجز سے مخصوص ہے کیونکہ اور بحرون مین موجود نہین لاتے اور مثمن مین چار رکن اور مسدس مین دو رکن حشو کہلاتے ہین اور مربع مین کوئی حشو نہین ہوتا اور بیت مشطور و منہوک کے دو حصے نہین ہوتے بلکہ مشطور مین پہلا رکن صدر بھی کہلاتا ہے اور مطلع بھی اور آخر کا رکن عروض بھی کہلاتا ہے اور ضرب بھی اور بیچ کا رکن حشو کہلاتا ہے اور منہوک مین مثل مشطور کے حشو نہین ہے لیکن بلقید سالم و مزاحف بیت کی آٹھ قسمون ہے اول وافی سالم ثانی وافی مزاحف ثالث مجزو سالم رابع مجزو مزاحف خامس مشطور سالم سادس مشطور مزاحف سابع منہوک سالم ثامن منہوک مزاحف اب وافی سالم کا خاص نام تام ہے جیسا اوپر مذکور ہوا فصل ان اوزان بحرون مین سے جو ایک رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین انکو بحور مفردہ کہتے ہین اور جو دو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین انکو بحور مرکب کہتے ہین لیکن جو رکن بسیط کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین وہ سات ہین اور ان سات مین پانچ بسیط سباعی سے ہین ہزج رجز رمل وافر کامل اور دو بسیط خماسی سے ہین متقارب متدارک لیکن جو دو رکن متشابہ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین بارہ ہین اور ان بارہ مین یا دو رکن متشابہ مختلف ہین یعنی ایک سباعی ہے اور ایک خماسی یا دونون رکن متشابہ سباعی ہین پس دو رکن متشابہ مختلف سے بحور تین طویل مدید بسیط ہین اور نو انکے باقی دو رکن متشابہ سباعی سے نو ہین سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث جدید قریب مشاکل فصل خلیل ابن احمد نے ابتداء خلط خماسی و سباعی ارکان متشابہ سے کی ہے دایرہ مختلفہ عربی مین بعد اسکے سباعیات بسیط کو ملایا ہے دایرہ مؤتلفہ عربی مین اور بعد اسکے سباعیات بسیط کو لایا ہے دایرہ مجتلبہ مین اور بعد اسکے خلط سباعیات متشابہ کا بالکل کیا ہے دایرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیط پر دایرہ متفقہ مین اور بسیط بالفتح جا سے فراخ و گسترده شدن اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا مشابہ کل کے ہو جیسے آب و آتش و خاک و باد

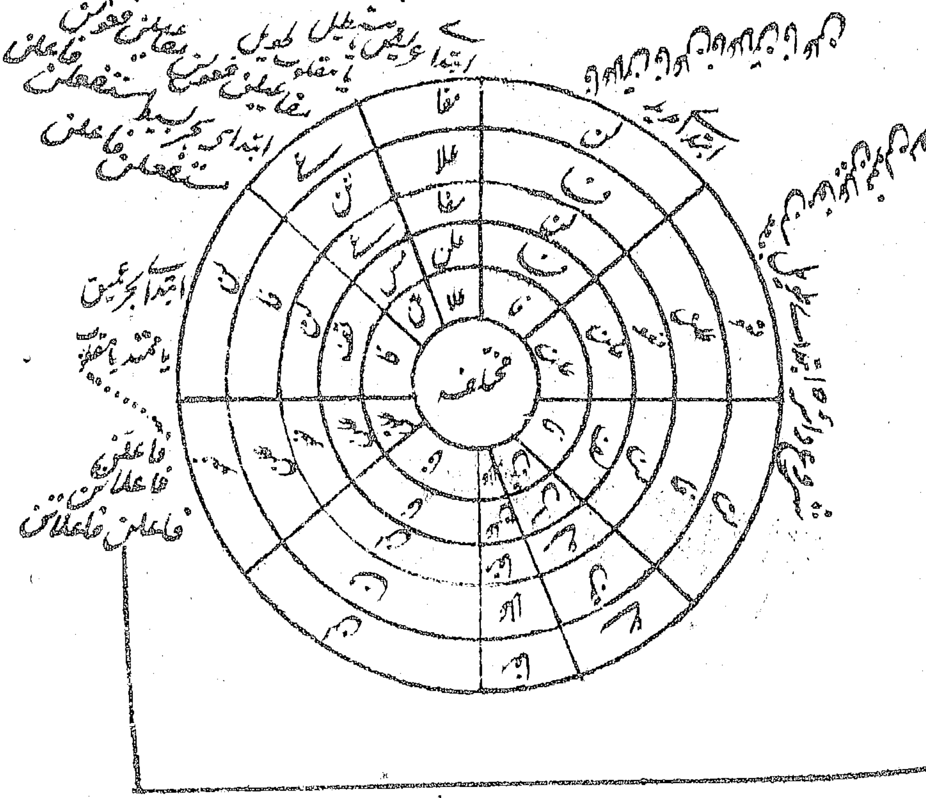
کہ بسیط این غیر مرکب ہین اور خلط یا لقیح ملانا اور متشابہ کی تعریف قبل ازین بیان ہوئی ہی اور اہل فارس نے دایرہ منتزعہ نکالا ہے خلط سباعیات متشابہ سے

فصل بیان دوایر

مین اور وجہ تقدیم وتاخیر دوایر مین اور وجہ تقدیم وتاخیر بحور ازیکدیگر اور فواید دوایر کے بیان مین معلوم ہو کہ بنا طویل ومدید وبسیط کی دو جزو مختلف سے ہے ایک رکن سباعی ہے ایک خماسی ہے اجزا سے طویل فعولن مفاعیلن چار بار ومدید فاعلاتن فاعلن وبسیط مستفعلن فاعلن چار بار یہ تینون بحرین عدد متحرکات وسواکن اور ترکیب اسباب واوتاد مین متفق وموافق ہین اور ایسی کو متشابہ کہتے ہین کما قیل پس ان بحور کو ایک دایرہ مین رکھا اور بحکم اختلاف اجزا سے بحور دایرہ کا نام مختلفہ رکھا اور اس دایرہ کو تقدیم سب دایرون پر اس وجہ سے ہے کہ بحرین اس دایرہ کی دراز ہین جیسا بحور دوایر شتی اگرچہ خلط خماسی وسباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور اوسکو وضعی کوتاہ جانتے ہین لیکن یہ تقدیم بنظر خلط نہین ہے بلکہ بنظر درازی بحور ہے اس واسطے کہ اور دوایر کے بحور مسدس ہین اور مثمن ہین باقی رہی متقارب اوسکا دایرہ مثمن ہے تو وہ خماسی ہے اور یہان ذکر سباعیات کا ہے - بہرحال بحور دایرہ مختلفہ دراز ہین سب بحرون سے اور کثرت اجزا نزدیک عرب کے پسندیدہ تر ہے اسواسطے کہ کثرت معانی کثرت الفاظ سے حاصل ہوتی ہے اور نام اس دایرہ کی بحرون کا طویل مدید بسیط اس جہت سے رکھا تا ایک دوسرے سے ممتاز ہو اور طویل کو طویل بہ جہت طوالت کے کہا کہ خلیل نے اسکو مثمن وضع کیا ہے اور یہ بحر مجزو نہین آتی بخلاف دیگر مثمنات اور مدید یعنی کشیدہ اور مدید طویل سے کشیدہ ہوئی ہے یا دو سبب جانبین ارکان سباعی مین کشیدہ ہوئے ہین اور بسیط یعنی گسترانیدہ اور ابتدا سے رکن سباعی مین اسکے دو سبب گسترانیدہ شدہ ہین اور طویل کو مدید پر اس جہت سے مقدم کیا کہ وتد طویل مین مقدم ہی سبب پر اور ابتدا بہ اوتاد بہتر ہے اسباب سے اور مدید کی بسیط پر اس جہت سے تقدیم کہ مدید مین وتد صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت وتد بسیط کے پس اگر فعولن مفاعیلن کو مکرر حسب دایرہ پڑھین تو یہ ایک وزن مصراع ہوگا اور بیت اوسکی لامحالہ مثمن

ہوگی اور جب اوس وزن مصرع کا آخر اول سے متصل ہو دایرہ مین اوردے ترقیم
چاہیے کہ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دایرہ سے پانچ بحرین نکلتی ہین تین لایق
استعمال اور دو مہمل اور اجزاے پنجگانہ اجزاے فعولن مفاعیلن ہین یعنے فعولن مین دو جزو ہین
ایک وتد مجموع اور سبب خفیف اور مفاعیلن مین تین جزو ہین ایک وتد مجموع دو سبب خفیف تو ملکر
دونونکے پانچ جزو ہوے پس اگر جزو اول سے شروع کرین بحر طویل ہوگی اور جزو دوم سے ابتدا کرین
تو بحر مدید ہوگی اور اگر جزو سوم سے ابتدا کرین بحر مقلوب طویل ہوگی اوسکو عریض و مستطیل
بھی کہتے ہین اور اگر ابتدا جزو چہارم سے ہو بحر بسیط ہوگی اگر ابتدا جزو پنجم سے ہو بحر عمیق ہوگی
اسکو مقلوب مدید و ممتد بھی کہتے ہین بر وزن فاعلن فاعلاتن چار بار جملہ بحور اس دایرہ کے
فارسی مین متروک ہین اگر کسی نے کچھ ان بحور مین کہا ہے تو بہ تقلید و تشبیہ عرب کہا ہے
اور عربی مین بھی سوا تین بحور طویل و مدید و بسیط کے کہ وہ مستعمل ہین عریض و عمیق نا مستعمل لیکن
عربی مین امرء القیس کا اک شعر بحر عریض مین بہ ندرت پایا گیا ہے معیار الاشعار مین ہے کہ میرادی
کہتا ہے کہ مین نے فارسی مین یہ شعر پایا ہے

نگار دلربا سے ربود از من دل من   من بیدل چگونہ از او بوسہ ستانم



نبار دافر وکامل سباعیات بسیط سے ہی کہ مرکب ہیں پانچ متحرک اور دو ساکن سے اجزا
وافر مشتمل ہیں مفاعلتن اور اجزا سے کامل مشتمل ہیں متفاعلن چونکہ اجزا ان بحر کے عدد
متحرکات و سواکن میں اور ترکیب ارکان میں تو ملتئم و متفق ہیں انکو ایک دایرہ میں لائے
اور تمام دایرہ کا موتلفہ کہا اور اس دایرہ کو نزدیک دایرہ مختلفہ کے اسلئے لائے کہ بحور
اسکے کثرت اجزا و تو فرابات میں مناسب بحور دایرہ طویل کے ہیں اور وافر کو وافر اس
جہت سے کہا کہ اس بحر میں حرکات بہت ہیں کہ ہر رکن میں پانچ متحرک ہیں یا یہ کہ اس بحر
میں اشعار عرب بہت ہیں اور کامل کو کامل اس جہت سے کہتے ہیں کہ جس طرح اس بحر کو
دایرہ میں وضع کیا ہے اسی طرح تمام و کمال مستعمل ہے اور اختلاف اسامی واسطے
تمیز کے ہے کما قیل اور تقدیم وافر کو کامل پر اس جہت سے ہوئی کہ وتد وافر کا فاصلہ پر
مقدم ہے اور ابتدا بہ اوتاد خوشتر ہے ابتدا بہ فواصل پس اگر ابتدا وتد سے کریں دایرہ
میں بحر وافر ہوگی اور اگر ابتدا فاصلہ سے کریں دایرہ میں تو بحر کامل کا وزن ہوگا اور پارسی
گویوں نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف آخر سے بھی ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک
فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن بتحریک ہر دو حرف آخر ہر رکن
الا یہ وزن مہمل و لغو و متروک ہے بسبب تحریک آخر ساتھ فقدان شرط مذکورہ کے وضع میں
کما قیل اور اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف آخر سے نہیں ہوسکتی اسواسطے کہ
اہل فارس جسکو سبب خفیف آخر میں سمجھے ہوے ہیں وہ سبب خفیف نہیں ہے بلکہ فاصلہ
ہے باہمین دو حرف متحرک ما قبل نزدیک اہل عرب کے اور اہل فارس کے نزدیک
ابتدا بہ سبب خفیف آخر ہوسکتی ہے کہ اہل عروض فارسی میں فاصلہ نہیں ہے بلکہ وہ فاصلہ کو
مرکب دو سببوں سے جانتے ہیں باینہمہ بجہت فقدان شرط مذکورہ تحریک
جایز نہیں ہوسکے

شروع دائرہ ابتدائے وافر مفاعلتن چھ بار

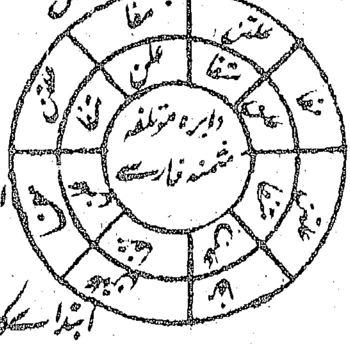


دائرہ عربی مسدس

ابتدائے کامل متفاعلن چھ بار

دائرہ فارسی مثمن

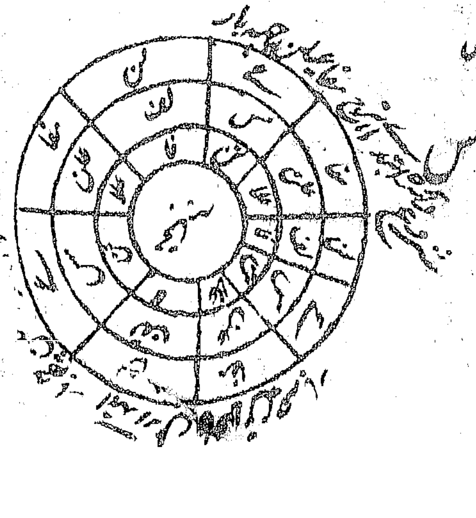
شروع دائرہ ابتدا ہزج وافر مفاعلتن آٹھ بار



ابتدائے کامل متفاعلن آٹھ بار

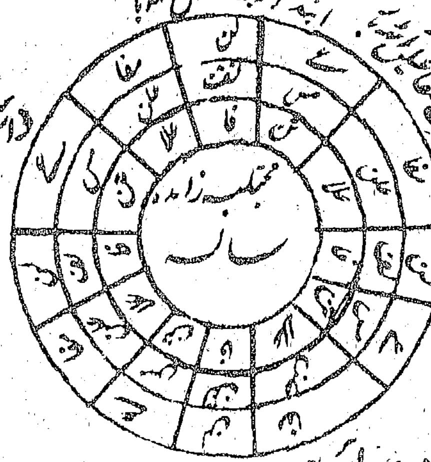
اور بناء ہزج و رجز و رمل کہ ارکان انکے بسیط ہیں اوپر بنای سباعیات طویل و مدید و بسیط کے ہے یعنے سباعیات طویل و مدید و بسیط سی بنا ہزج و رجز و رمل پھر اجزای ہزج چہ بار مفاعیلن رجز چہ بار مستفعلن و اجزاے رمل چہ بار فاعلاتن اور بہ حکم اتفاق ترکیب و حرکات و سکنات تینون کو ایک ہی دایرہ مین رکھا چونکہ اس دایرہ کے افاعیل کو رکھ دایرہ طویل سے اجتلاب کیا ہے تام اس دایرہ کا مجتلبہ رکھا اور اجتلاب کے معنی یہ ہین کہ کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لیجانا اور وجہ تقدیم اس دایرہ ہزج کی دایرہ سریع پر یہ ہے کہ اوتاد بحور اس دایرہ کے سب مجموع ہین اور ہر ایک بحور دایرہ سریع مین وتد مفروق ہے اور اوتاد مجموعہ قوی تر ہین اوتاد مفروقہ سے اور تقدیم ہزج کی رجز پر اس جہت سے کی کہ وتد ہزج کا مقدم ہے سبب خفیف پر اور رجز کو رمل پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزاے رکن دوم ہزج سے منفک ہوئے ہین اور اجزاے رمل رکن سوم ہزج سے منفک ہوئے ہین اور ہزج کو اس جہت سے ہزج کہتے ہین کہ اغلب اہل عرب نے ونشید

وجب اسی وزن بحر پاہن اور ہر روز دو دفعا ہین تفرید و تحسین آواز سے چارہ نہیں ہے
اور ہزج بمعنی رنجیدن آواز و گردانیدن آواز ہے اور رجز کو رجز اس جہت سے
کہا کہ غالبا یہ بحر حالات حقیقت حروب و شرح تاخت و مفاخر اسلاف مین اور مصنفہ
رجز لیت مین اپنی اور اپنی قوم کی فراست کے اظہار مین مستعمل ہوتی ہے اور ان وقتوں
مین آواز مضطرب اور حرکات سریع ہونا چاہیے ہین اور رجز لغت مین بمعنی
وسرعت کے ہے اور رمل کو رمل اس جہت سے کہا کہ ارکان اسکے ہم بافتہ ہین
ایک وتد درمیان دو سبب کے اور دو سبب درمیان دو وتد کے اور رمل بمعنے بوریا
بافتن لغت مین آیا ہے مناسبت دونوں معنوں کی ظاہر ہے پس دایرہ مین ابتدا
وتد کرین تو بحر ہزج کا وزن ہوگا اور اگر ابتدا سبب اول سے کرین بحر رجز نکلے گی اور
ابتدا سبب دوم سے کرین تو بحر رمل کا وزن ہوگا لیکن عربی مین از روے دایرہ مسدس
ہین اور فارسی مین مثمن کما قیل او دایرہ مثمن کو دایرہ مجتلبہ زاید کہتے ہین فارسی مین اس
کو مسدس سے اسمین ایک رکن زیادہ ہے اور سبب اہل فارس ان بحرون سے
حرف ساکن سبب دوم کو مفاعیلن و مستفعلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین جیسا
مفاعیل چار بار مفتعلن چار بار اور حرف ساکن سبب اول کو فاعلاتن سے دور کرکے
ہین جیسے فعلاتن چار بار کا اور جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل
رہا اور جب ان اسباب کو جنہین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا فعیل ہا
ہوا مفتعلن اسکے مقام پر لاتے اور جب ابتدا سبب آخر مفاعیلن سے کی عربی مفا
اسکے جگہ پر فعلاتن لاتے اور اسکو دایرہ مجتلبہ زایدہ مزاحفہ کہتے ہین اور کیفیت
بخوبی دایرہ سے معلوم ہوگی اور بس



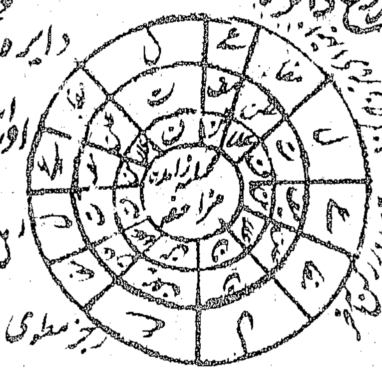
دایرہ مجتلبہ عرف بحر مسدس

شرح دائرہ



دائرہ مجتلبہ ایدہ سالمہ فارسی مثمن

شرح دائرہ



دایرہ مجتلبہ آمدہ مزاحفہ فارسی اور اسی کو موتلفہ بھی کہا ہے

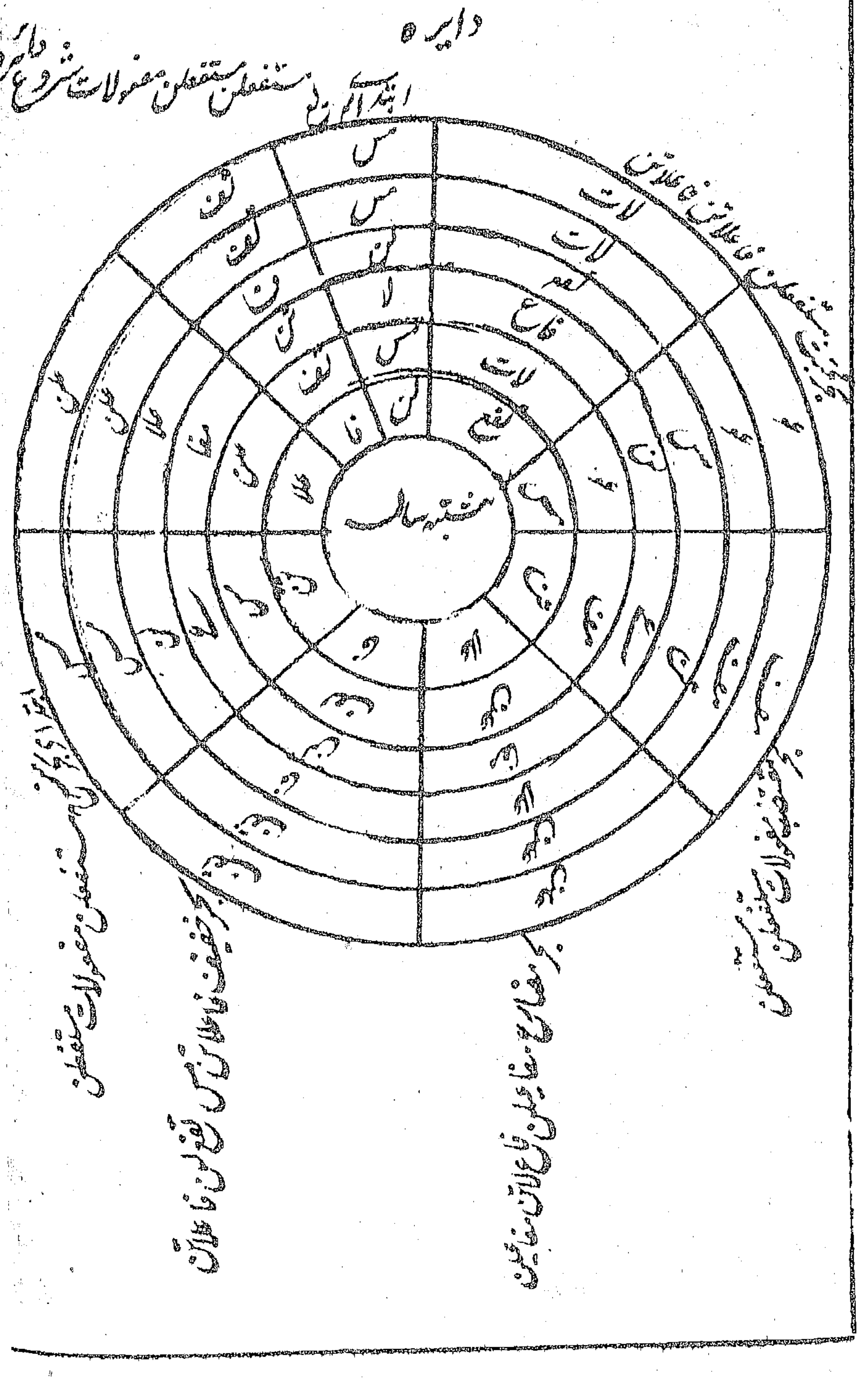
اور بنا سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث کے اوپر سباعیات متشابہہ مختلف الترکیب کے ہی اور ہر بحر مین ان بحور ستہ کے چار وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہین اور بحکم آنکہ یہ بحور باختلاف اجزا مین متفق ہین انکو ایک دایرہ مین رکہا ہے بعضے اجزا متشابہہ بعض کے ہین لفظا مین مخالف ہین ترکیب مین جیسے مستفعلن مجموعی اور مس تفع لن مفروقی یا فاعلاتن مجموعی اور فاع لاتن مفروقی کہ یہ دونون اس دایرہ مین واقع ہوتے ہین پس دونون مین مشابہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکے مشتبہ ہین اور اسی جہت سے انکو سباعیات متشابہہ کہا اور تشابہ کے معنے قبل ازین مذکور ہوچکے پس نام اس دایرہ کا مشتبہ رکہا اجزاے سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار اور اجزاے منسرح مستفعلن مفعولات دو بار اجزاے خفیف فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار اجزاے مضارع مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار

اجزاے مقتضب مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبارہ اجزاے مجتث مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
دوبارہ سریع کو سریع اس جہت سے کہا کہ بنا اسکی دو سبب اور ایک وتد اور دو سبب اور
ایک وتد سے ہے اور انشاد ایسے وزن کا اقتضاے سرعت کرتا ہے اور سبب مقدم ہونے
اسباب کے اوتاد پر بلفظ سبک آتی ہیں اور منسرح کو منسرح اس جہت سے کہا کہ بنا اوسکی
مانند بناے سریع کے ہے بسہولت و روانی پڑہی جاتی ہے اور انسراح لغت میں بمعنی آسانی
و روانی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو منسرح اسواسطے کہا کہ یہ بحر نقصان اجزا مین یہانتک
پہنچتی ہے کہ بقدر دو رکن رہجاتی ہے اور صورت شعری سے نکل جاتی ہے اسواسطے امثال
اوسکی زبان عوام پر بہت گذرتی ہین اور کوئی اوسکو شعر سے نہین شمار کرتا جیساکہ کہتے ہین
عرب ہیں ہمہ بیشتر ہمہ اہل زبان بر وزن مستفعلن مفعولات اور فارسی ہین جیساکہ کہتے ہین کہ
مینہ در بادنجان بر وزن مفاعلن مفعولات لیکن اسقدر اس بحر سے اشعار عرب مین اک بیت
درست ہوسکتے ہیں اور انسراح بمعنے از جامہ بیرون آمدن بھی آیا ہے — اور خفیف
کو خفیف اس وجہ سے کہا کہ حرکات مقرونہ و مفروقہ اوسکے متصل ہین ساتھ حرکات اسباب
کے دونون طرف سے جسطرح سریع و منسرح سبک ہے تلفظ مین یونہی طرح یہ بحر
بھی سبک ہے تلفظ مین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بحر سبکترین بحر ہے اس جہت سے کہ بیشتر
اسامی طولانی کہ انتظام اونکا اور بحور مین دشوار ہے مثل عبدالرحمن و عبدالمجید کے اس بحر
مین آسان ہے جیسے ع خواجہ عبدالرحمان بالسفر شد بر وزن فاعلاتن مس تفع لن
فعلاتن اور ع خواجہ عبدالمجید کوئی کہا ست بر وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات اور جب
لانا ایک چیز کا ایک بحر مین دشوار ہوا اور دوسری مین آسان چاہیئے کہ اوسکو خفیف کہین
— اور مضارع کو مضارع اس سبب سے کہا کہ بتتبع شعرین اور تقدیم اوتاد مین ہزج سے
مشابہ ہے اگرچہ دایرہ عربی مین دونون مسدس الاصل ہین الا مربع مستعمل ہین اور مضارعت
کے معنے مشابہت و قابلیت کے ہین و من مولف پایہ کہ رکن مفاعیلن اس بحر مین بھی ہے
اور بحر ہزج مین بھی ہے پس ایک چیز دو جگہ پائے گئے مضارعت صادق آئے یعنی شرکت
اور مضارعت بمعنے شرکت کے ہے اور اقتضاب بمعنے بازبریدن ہے لغت مین اور کوئی بحر

رکن سوم سے کسی بحر کے منفک متخرج نہین ہوتی ہے الا یہ بحر مقتضب کہ رکن سوم سریع سے منفک ہوتی ہے اور مجتث کو مجتث اس جہت سے کہا کہ یہ جزو دوم خفیف سے منفک ہوتی ہے اور اقتضاب بمعنے برکندن ہے اور اسم مقتضب و مجتث معنے مین باہم نزدیک ہین اور تخالف بین لفظ مین واسطے امتیاز کے اور اسکے اور اس دایرہ کی اور بحرون کے نام بھی واسطے امتیاز کے ہین جو قبل اسکے بیان ہوے — اور تقدیم سریع کو اپنے اخوات پر اس جہت سے ہوئی کہ وتد مفروق اسمین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری بحرون کے اور جو بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد پر ہے اور منسرح اسباقین اوسکے ساتھ موافق ہے لہذا منسرح کو دایرہ مین ردیف سریع کیا اور منسرح کو خفیف و مضارع پر مقدم کیا جیساکہ دایرہ ہزج مین ہا جزو سے رجز رکن دوم ہزج سے منفک ہوتی ہین اور رجز رمل پر مقدم رکہا ہے اور خفیف کو مضارع پر مقدم کیا کہ وتد مفروق خفیف کا صدر سے دور تر وتد مفروق مضارع سے ہے اور مضارع کو مقتضب پر اسواسطے مقدم رکہا کہ وتد مفروق مضارع صدر سے دور تر ہے بہ نسبت مقتضب کے اور مضارع و مقتضب کو اسواسطے نزدیک یکدگر رکہا کہ ان دونون بحرون مین شعر کسی قدر سخت ہوتے ہین زجاج کہتا ہے کہ نہین میرے علم مین کوئی شخص ایسا اصحاب لغت سے کہ اوسنے کوئی قصیدہ عربی ان دو بحرون مین سنا ہو اور خلیل سے کسی شخص نے پوچھا کہ تمنے کس واسطے بحر مضارع کو اس دایرہ مین مقدم نرکہا جیساکہ طویل کو مدید پر اور ہزج کو رمل پر مقدم کیا بجہت مقدم ہونے اوتاد مجموع کے طویل و ہزج مین — کہا خلیل نے اس لیے کہ وتد مفروق مضارع مین صدر سے نزدیک تر ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے — اور مقتضب مقدم ہوئی مجتث پر بجہت دور ہونے وتد مفروق کے صدر سے بہ نسبت مجتث کے اور مجتث سب بحور کے بعد اس جہت سے ہے کہ اسمین وتد مفروق صدر سے نزدیک تر ہے بہ نسبت جملہ بحور دایرہ مشتبہ کے اور دایرہ مشتبہ کو دایرہ متقارب پر اس جہت سے مقدم کیا کہ اجزا بحور دایرہ مشتبہ سباعی ہین اور اجزاے بحور دایرہ متقارب خماسی ہین اور

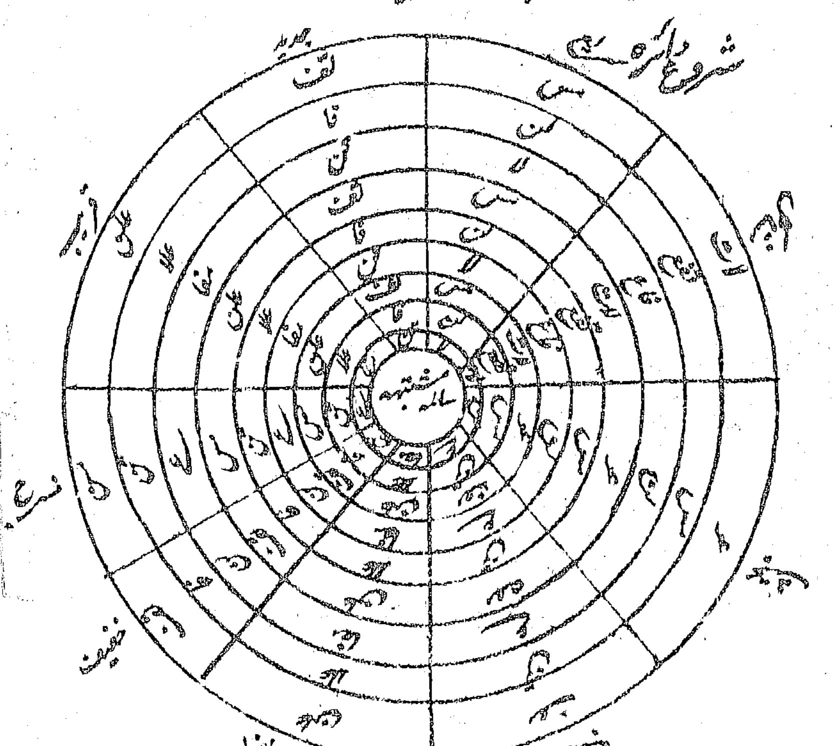
افاعیل سباعی قوی تر ہیں افاعیل خماسی سے پس دایرہ مشتبہ سالمہ یہ ہے

دایرہ

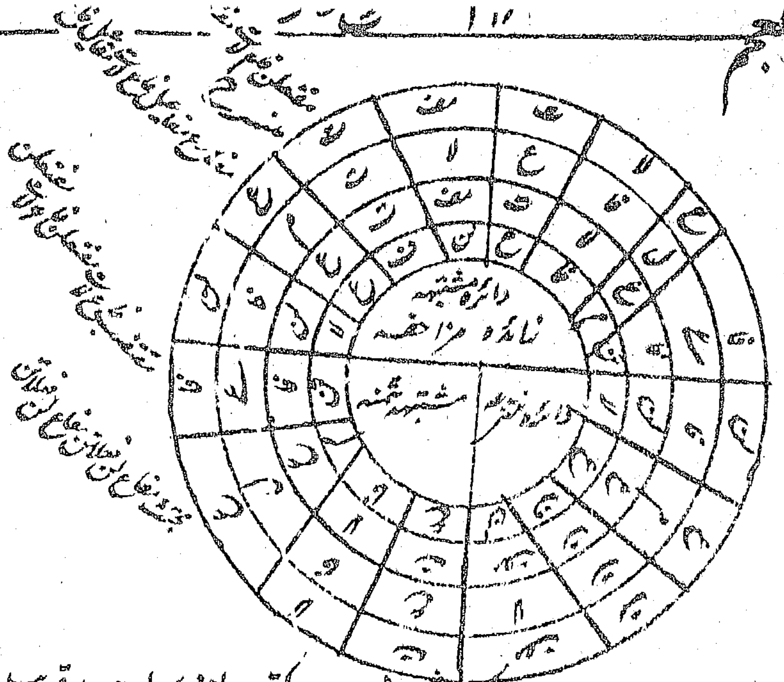


فایدہ تکرار رکن سباعی بسیط مفروقی سے یعنے وہ رکن کہ اوسمین وتد مفروق ہو
جیسے لات مفعولات اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین۔ کوئی بحر
نہین نکلتی ہے اور اصول مین مفروقی تین رکن ہین اور علت بحور کے نکلنے کی یہ ہے
کہ وتد مفروق بیت کو ضعیف کرتا ہے لیکن اسکا تدارک خلط سباعیات مجموعی سے
کیا جاتا ہے پس جب ہر رکن بیت مین وتد مفروق ہوگا تدارک دفع ضعف ممکن نہ ہوگا
اگر کوئی کہے کہ × فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن × اور مفعولات مفعولات
مفعولات اور مس تفع لن مس تفع لن مس تفع لن مسدس یا مثمن یا مربع یہ بحور
ہمنے وضع کیے تو یہ دعوے صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل و غلط سمجھا جاے گا فافہم البتہ خلط
رکن مجموعے و مفروقے سے بحرین نکلتی ہین اور ارکان مجموعے مولف ہوتے ہین دو
سبب خفیف و وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون وتد مجموع پر جیسے
مستفعلن خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن خواہ درمیان سببین وتد مجموع ہو جیسے
فاعلاتن اور اسی طرح ارکان مفروقے مولف ہوتے ہین دو سبب خفیف و وتد
مفروق سے خواہ مقدم ہون دونون سبب جیسے مفعولات خواہ موخر ہون دونون
سبب جیسے فاع لاتن خواہ دونون سببون کے درمیان مین وتد مفروق ہو جیسے
مس تفع لن × پس تالیف بحر مین شرط یہ ہے کہ ہر مصراع مین دو رکن مجموعے
ہون اور ایک رکن مفروقے اور یہ معمول و مشرود طاعرب کا ہے اور فارسے مین
کبھے خلط ساتھہ شرط مذکور کے ہوتا ہے اور کبھے خلط رکن مجموعے و مفروقے کا ہر مصراع
مین ہمعدد ہوتا ہے لیکن اس حال مین بھی دو رکن مفروقی متصل اول و آخر مصراعین
ممنوع جانتے ہین اس جہت سے کہ تضاعف ضعف اول و آخر مصراعین لازم آتا ہے
دایرہ مشتبہ مین از روی قیاس خلط دو رکن مجموعی و یک رکن مفروقی سے مسدس بحور
نکلتے ہین اور موضع نکلنا بحور کا ممکن ہے کسواسطے کہ مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ تین
رکن دو رکن مجموعی اور ایک رکن مفروقے مولف ہین جزو سے ہین ایک ایک
رکن مین تین تین جزو مجموع تو جزو ہوئے ہر جزو سے ابتدا ایک بحر کی ممکن ہے

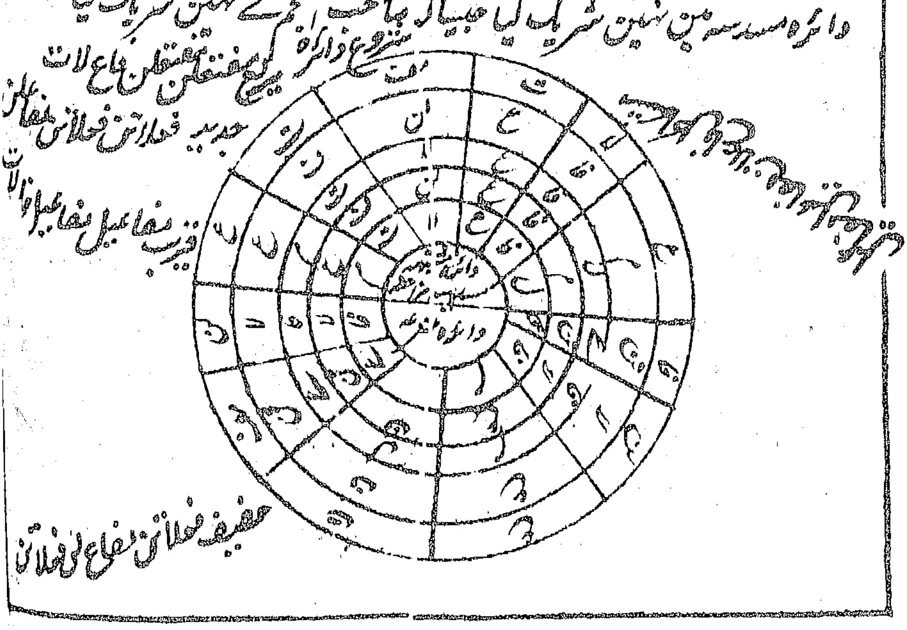
الاول ابتدا کرین سات دو سبب رکن مجموعی رکن اول کے تو یہ وزن ہوگا مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ وزن بحر سریع ہے الثانی ابتدا کرین سبب دوم رکن اول سے تو یہ وزن ہوگا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن یہ بحر جدید ہے ایجاد بزرجمہر عربی مین مستعمل نہین الثالث وتد رکن اول سے ابتدا کرین یہ وزن ہوگا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن یہ بحر قریب ہے عربی مین مستعمل نہین الرابع ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مستفعلن مفعولات مستفعلن یہ بحر منسرح ہے الخامس ابتدا سبب دوم رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن یہ بحر خفیف ہے السادس ابتدا وتد رکن دوم مجموعی سے کرین یہ وزن ہوگا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن یہ بحر مضارع ہے۔ السابع ابتدا کرین دو سبب رکن مفروقی سے یہ وزن ہوگا۔ مفعولات مستفعلن مستفعلن یہ بحر مقتضب ہے الثامن ابتدا کرین سبب دوم رکن مفروقی سے یہ وزن ہوگا مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن یہ بحر مجتث ہے التاسع ابتدا کرین ساتھ وتد رکن کے وتد مفروق سے یہ وزن ہوگا فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن بحر مشاکل ہے عربی مین مستعمل نہین۔ پس تین بحرین جدید و قریب مشاکل فارسی مین مستعمل ہین



اور معلوم ہو کہ فارسی میں یہ بحور ستہ سالم مستعمل نہیں بلکہ ساکن سبب اور مصمت
ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہیں اور سریع و منسرح و مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہیں اور قریب و مضارع کو مکفوف اور خفیف و مجتث کو مخبون +
اور یہ مزاحفت لانا بحور کا مثمن و مسدس دونوں کے واسطے ہے پس جب اہل فارس
بعض ان بحور ستہ سے مثمن استعمال کرتے ہیں تو ایک مصراع ایک رکن مجموعی
و مفروقی سے ہوتا ہے دوبار اور وہ چھہ بحرین ہیں کہ مثمن ہو سکتے ہیں اور وہ قریباً
منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور تین بحرین یعنی سریع و جدید
و قریب کہ انمین رکن مکرر اوائل مصاریع میں پڑا ہے مسدس رہینگے مثمن نہیں
ہو سکتیں اسلیے کہ دو رکنی بحور کہ مثمن ہوں اونمین ایک رکن کی تکرار دوبار نہیں
ہو سکتی کسواسطے کہ اگر تکرار اک رکن کی دوبار ہوگی تو اک مصراع میں رکن واحد
چار بار ہو جائیگا اور بحر یک رکنی ہو جائیگی حالانکہ یہ بحور دو رکنی ہیں پس دونو
رکنون کی تکرار برابر ہونی چاہیے جیسی کہ ہوتی ہے کسواسطے کہ تعدیل و مساوات
ایسے وقت میں ضروری ہے پس جب تین بحرین پہلے مثمن ہونے سے ساقط ہوئین
وہی چھہ باقی رہیں اور اون بحور ستہ سے خفیف کہ مثمن بہ ندرت ہے اور مسدس
بکثرت مستعمل ہے ساقط ہو گئے اور مشاکل فارسی میں اگرچہ
متروک ہے لیکن بہ نسبت مثمن کے بہ تسدیس زیادہ ہے پس یہ بھی ساقط ہو گئی اور مقتضب
کہ فارسی میں مستعمل نہیں یہ بھی ساقط ہو گئی پس تین بحرین بحور ستہ سے باقی
رہیں منسرح مضارع مجتث اور یہ بہت مستعمل ہیں + اور ان بحور ثلثہ کے دائرہ کو کہ
مثمن و مزاحفت لاتے ہیں اوسمین مقتضب مثمن و مزاحفت کو شریک کرتے ہیں اس
نظر سے کہ مثمن مقتضب بزحاف فی الجملہ فارسی میں پائی جاتی ہے چنانچہ صاحب معجم
نے شریک کیا ہے اور اس دائرہ کو مشتبہ زائدہ اور مشتبہ مزاحفہ کہتے ہیں اور
بعض دائرہ و تعدد دائرہ منتزعہ بجہت نزع ارکان از یکدیگر اور دائرہ مشتبہہ
مزاحفہ کہتے ہیں کذا فی معیار الاشعار اور اس دائرہ کو دائرہ مختلفہ بھی کہتے ہیں

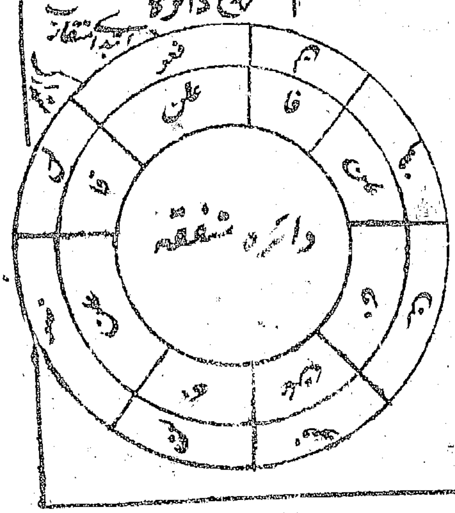


اور بعض عروضی تین بحریں اول کی جو مثمن نہیں ہیں بعد مکتین یعنی سریع جدید قریب اول کا ایک دائرہ مسدسہ علٰحدہ لکھتے ہیں اور اوسمیں مشاکل کو شریک کرتے ہیں اور مقتضب کو بھی جیسا کہ قول صاحب معیار الاشعار کا ہے۔ اور اسکو دائرہ مزاحفہ و دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ کہتے ہیں اور کبھی اس دائرہ کو بعض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے لکھتے ہیں اور دائرہ مشتبہہ سالمہ اولا لکھا گیا مؤلف کہتا ہے کہ ہمنے دائرہ مثمنہ مزاحفہ میں بحسب مجوزہ صاحب المعجم شریک کر دیا ہے لیکن بلحاظ تکرار اس دائرہ مسدسہ میں نہیں شریک کیا جیسا کہ صاحب المعجم نے نہیں شریک کیا۔



اور بناے متقارب تین متحرک اور دو ساکن پر ہے اور اجزا اوسکے آٹھ بار فعولن صاحب المعجم کا قول ہے کہ سوا اسکے دائرہ خماسی سے خلیل نے کوئی اور بحر تخریج نہین کی بلکہ روایت کی ہے کہ کسی شخص نے خلیل سے پوچھا کہ کسواسطے سبب فعولن کو وتد پر مقدم نکیا اور ایک بحر جسکا وزن اس صورت مین فاعلن ہوتا نکالے کہا خلیل نے کہ ابتدا قوی تر چاہیے آخر سے اور چونکہ یہ بحر زیادہ ایک وتد اور ایک سبب سے نہین کر وہ تھی یہ بات کہ سبب خفیف کی تقدیم سے ابتدا ضعیف کیجائی لیکن متاخرین نے تصرف کیا اور برعکس متقارب متدارک نکالے اور بقول اشیع یہ دونو بحرین خلیل نے وضع کین بلکہ خلیل نے دوسری بحر کا نام غریب و رکض و شق رکھا اور بعض نے نام اوسکا متدارک و محدث و مخترع و متدانی اور شقیق و خبیب و منتظم و متقاطر رکھا لیکن چند شعر عرب کے بعد خلیل کے دستیاب ہوے اس بحر مین اور اہل فارس نے بھی چند شعر بتکلف اسمین کہے معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہ پائے بعد اوسکے اخفش نے فراہ اور وہان سے شعر اس بحر مین پائے اور یہ بحر مقرر و استعمال کی اور متقارب کا نام متقارب اس جہت سے رکھا کہ اوتاد اوسکے اسباب سے قریب ہین اسلئے کہ سبب پیچھے ہر ایک وتد کے ہے اور متدارک کا نام متدارک اس جہت سے ہوا کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے قریب یکدیگر ہین اور اختلاف اسم واسطے امتیاز کے اور دائرہ کا نام متفقہ بحکم اتفاق اجزاے بحر رکھا یعنے دونو بحرون کے ہر رکن مین تین متحرک اور دو ساکن ہین اور دائرہ مین چار بار فعولن لکھا جائیگا

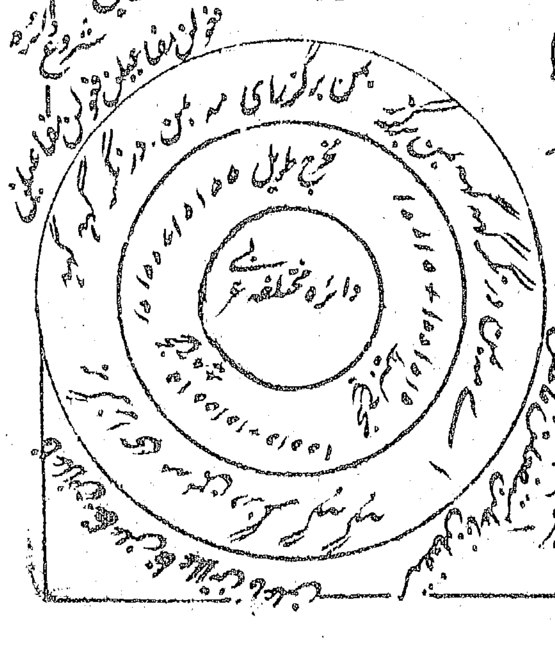
مشرح دائرہ



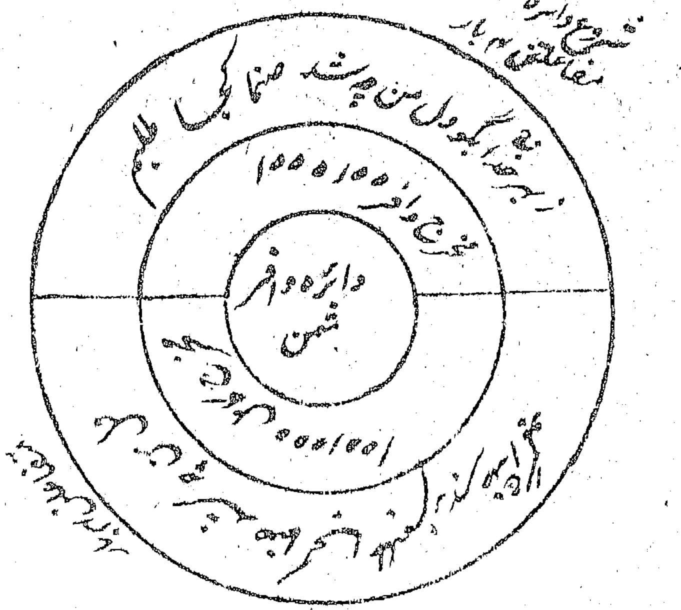
فصل - دوائر نزدیک اہل عرب کے پانچ ہین - اول مختلفہ دوم موتلفہ سوم مجتلبہ
چہارم مشتبہہ پنجم متفقہ - اور اہل عجم کے نزدیک بھی پانچ ہین اول مجتلبہ سالمہ دوم
مجتلبہ مزاحفہ سوم مشتبہہ مخمسہ چہارم مشتبہہ مسدسہ پنجم متفقہ - لیکن صاحب المعجم نے
جو دوائر فارسی مین لکھے ہین مناسب تر ہین دائرہ موتلفہ دائرہ ہزج کو لکھا ہی یہ عربی
مین دائرہ مختلفہ تھا لیکن یہان اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دائرہ مختلفہ عربی
جیسے دائرہ طویل فارسی مین نہین بجہت عدم استعمال بحور دائرہ مذکور پس اسکو
فارسی مین مجتلبہ کہنے کی حاجت نہین بلکہ بحکم اجزاے موتلفہ دائرہ ہزج کو یہان
موتلفہ کہنا چاہیے تھا جیساکہ کہا اور دائرہ مختلفہ دائرہ منسرح کو کہا ہی بحکم اختلاف
ارکان حالانکہ عربی مین یہ دائرہ مشتبہہ تھا اسکو یہان مختلفہ کہنا چاہیے تھا
جیساکہ کہا اسواسطے کہ فارسی مین دائرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف اشتباہ بہت
نام کا نہین اور دائرہ سریع کو منتزعہ کہا ہے بجہت اسکے کہ اس دائرہ کے بحور کو دائرہ
منسرح سے انتزاع کیا ہے اور دائرہ متقارب کو برقرار قدیم یعنی بطور عرب متفقہ
کے اسم کے سات کہا ہی اور ہم بیان بحور مستعملہ فارسی مین انہین دوائر کے القاب
کے سات اشارہ کرینگے فصل بحور جنکا منفک ہوتا ان دوائر سے ممکن ہی بائیس ہین
(دائرہ مختلفہ) سے پانچ طویل مدید عریض بسیط عمیق (موتلفہ) سے تین بحرین وافر
کامل مخمل (مجتلبہ) سے تین ہزج رجز رمل (مشتبہہ) سے نو بحرین سریع جدید
قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل - اور ان بحور سے بحر مضارع
و قریب و مشاکل مین فاع لاتن منفصل ہے اور خفیف و مجتث مین مس تفع لن
منفصل ہے اور اس جگہ بخوبی فرق فاعلاتن و مستفعلن مجموعی سے ظاہر ہی فتامل
اور (متفقہ) سے دو بحرین متقارب و متدارک ہین مجموع بائیس ہوئین اور
ان جملہ بحور سے عربی مین دائرہ مختلفہ کے بحور مثمن طویل مدید بسیط موضوع و مستعمل
عرب ہین اور عریض و عمیق متروک اور دائرہ موتلفہ کے بحور مسدس وافر کامل موضوع
مستعمل عرب ہین - اور دائرہ مختلفہ سے تین بحرین مسدس ہزج رجز رمل موضوع

مستعمل عرب ہین اور مشتبہ سے چھ بحرین مسدس سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مقتضب و مجتث موضوع و مستعمل عرب ہین اور متفقہ سے متقارب مثمن و متدارک مثمن دو بحرین یہ جملہ بحور مستعمل عرب ہین کہ تعداد مین سولہ ہین اور فارسی مین بحور دائرہ مختلفہ عربی مستعمل نہین لیکن بہ قلت اور ثقیلہ عرب اور دائرہ موتلفہ مسدسہ عربی سے وافر مسدس اور کامل مسدس بھی مستعمل نہین شعرا سے قدیم فارس نے ان بحور خمسہ مین شعر کہے تو مرغوب طبع نہین ہوسے لیکن وافر کامل بعد تثمین شعرا سے متاخرین مین مستعمل ہوئین چنانچہ ذکر اسکا مع اشعار بتفصیل فصول آیندہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالے اور بحر مہمل یعنے فاعلاتک متروک ہی بجہت لغو ہونے کے اور دائرہ مجتلبہ سے ہزج رجز رمل کو مثمن کرکے استعمال کیا ہی اور دائرہ مشتبہ سے منسرح مضارع مقتضب مجتث کو مثمن و مزاحف کرکے استعمال کیا ہے اور اوسی دائرہ سے سریع و خفیف کو بنا بر اصل عرب مسدس رہنے دیا لیکن مزاحف استعمال کیا اور جدید و قریب و مشاکل کو موضوع اہل عجم ہین مزاحف و مسدس استعمال کیا اور ان پانچ بحرون کو دائرہ مشتبہ سے انتزاع کرکے ایک دائرہ مین لائے اور اسکا نام منتزعہ رکھا بحکم اس بات کی کہ اسکو دائرہ مشتبہ سے انتزاع کیا ہے پس فارسی کے بحور مستعملہ چودہ ہوئی ۱۴ انمین سے تین جدید قریب مشاکل مختص باہل عجم اور باقی گیارہ مشترک بعربی و فارسی ہین فافہم اب اسجگہ دائرہ مختلفہ عربی بطرز دیگر اور دائرہ منتزعہ فارسی مین بطرز جدید حوالہ قلم ہوتا ہی

دائرہ مختلفہ عربی



دائرہ دوافر مثمن فارسی



دائرہ مختلفہ عربی سے طویل مدید بسیط — اول بحر طویل یہ بحر دو رکنی ہی پہلا رکن فعولن مفاعیلن دوسرا رکن چار بار + اور فعولن کے زحافات ثانیہ سے پانچ زحاف خارج ہوگئے قصر حذف ثرم تشبیع تخنیق + اول دوم سوم چہارم اس جہت سے کہ فعولن حالت تثمین و تربیع آخر میں ہوگا اب رہی حالت تسدیس اوسمیں امکان وقوع ہے لیکن یہ بحر سوا مثمن کے مسدس و مربع نہیں اتے اردو سے استعمال میں بھی اس سبب سے کہ وہ زحاف فارسی ہے اور یہ بحر فارسی کا مستعمل نہیں + باقی رہے دہ زحاف جو مستعمل ہیں تین ہیں عامہ سے قبض اور مختصہ اوایل سے ثلم ثرم + فروع انکے یہ فعول مقبوض اللام مقبوض فعلن سکون العین اثلم فعل بہ سکون حرف دوم و تحریک آخر اثرم + مفاعیلن کے ستر زحافون سے اسجگہ نو زحاف خارج ہوگئے شمار سے خرم شتر خرب مراقبہ تخنیق زلل ہتم جب بتر — اول دوم سوم اس جہت سے کہ مفاعیلن اول میں نہیں اور چہارم سے ضرورت نہیں اور پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم اس جہت سے کہ یہ زحاف فارسی ہیں اور یہ بحر فارسی میں مستعمل نہیں باقی رہے زحافات ثمانیہ

مستعملات مین زحافات سے قبض کف معاقبت خاص ہے اعاریض و ضرب
کمر حذف تسبیغ اذالت اور آٹھوان تذییل از روے قیاس + اور خرم کو بھی
باوجود نہونے اول کے برخلاف قیاس کبھی حشو مین لاتے ہین جیسا کہ شواہد
و امثلہ سے ظاہر ہوگا فروع اسکے ع مفاعلن مقبوض مفاعیل مکفوف مفعولن اخرم
فع فعولان مقصور فعولن محذوف مفاعیلان مسبغ مفاعلان مقبوض مذال مفاعلاتن مقبوض مرفل مفعولن اخرم صدر
و ابتدا مین فعول مقبوض یا فعلن اثلم یا فعلن اشتر لاتے ہین لیکن مقبوض ہونا
اکثر اور اثلم و اشتر ہونا نادر ہے من محقق علیہ الرحمہ اور کبھی صرف صدر مقبوض
اور کبھی صرف ابتدا مقبوض ہوتی ہے اور اکثر دونو سالم ہی ہوتے ہین من مولف
الاحقر + اور مفاعلن حشو کو مقبوض یا مکفوف لاتے ہین جیسے مفاعلن و
مفاعیل اور فعولن حشوی کو بھی مقبوض لاتے ہین جیسے فعول من محقق اور سالم بھی
لاتے ہین جیسے فعل - اور کبھی ارکان حشو سالم ہی ہوتے ہین من مولف
اور بطریق زحاف فارسی مین عروض مسبغ یا عروض مقصور ساتھ ضرب مسبغ
کے اور عروض سالم ساتھ ضرب سالم کے یا ساتھ ضرب مقبوض کے یا ساتھ
ضرب مقبوض مسبغ یا مذال کے + اور عروض مقبوض مسبغ یا عروض مقبوض مقصور
ساتھ ضرب مسبغ کے اور عروض مقبوض ساتھ ضرب سالم کے اور عروض مقبوض
ساتھ ضرب مقبوض کے اور یہ اکثر ہے + اور کبھی عروض مقبوض ساتھ ضرب مقصور
کے اور کبھی ساتھ ضرب محذوف کے اور کبھی عروض و ضرب دونو مقصور یا محذوف
یا مختلط یعنے ایک مقصور دوسرا محذوف کذافی معیار الاشعار اور مفاعیلن حشوی کا
مین کہ جسکا ذکر ہوا معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف
ایک کا پس مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ہرچند کوئی فرع تازہ نہ نکلے لیکن یہ بات معلوم
ہوگئی کہ اگر دونو سبب کے حرف ساکن گرادین تو مفاعل فعولن ہو جائیگا اور یہ توالی
حرکات اربع جائز نہین کہ اثقل ہے اور مجزو و مشطور کی بھی مثالین بہ ندرت الاکثر یافتہ ہین
اور النادر کالمعدوم مسلم ہے پس قول اول بہ نسبت مجزو و مشطور نہونے کے مسلم نہین

موافق طبع کے بحر سالم سے ہے اور اگر یہ بحر مسمط ہو تو بہتر ہے یعنے مطلع مین چار دن
جگہ قافیہ اور ابیات مین تین قافیہ اول اور قافیہ آخر کا موافق مطلع کے بہ زیادہ
خوشنما ہے اور ارکان سوا عروض و ضرب کے فارسی مین مزاحف نہ لانا چاہیے
اسلیے کہ یہ بحر فارسی نہین جب تکلف اوس پر زحاف و نہ جمع ہونگی نفرت طبیعت اور زیادہ
ہوگی کذا فی معیار الاشعار اس بحر کے بیان مین بعض عبارت محقق علیہ الرحمہ سے
ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عروض اس بحر کا مقبوض ہوتا ہے لزوماً غیر مصرع مین کیونکہ
مصرع مین تو مطابقت عروض و ضرب کے ضروری ہے اگرچہ اک نوع قافیہ مین
عروض مقبوض ساتھ ضرب سالم کے بھی جمع ہو سکتا ہے جیسا کہ یہ شعر محقق نے نقل
کیا ہے سے ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ؛ نبردی کہ من دادم تو خود بیگمان
زان ؛ شبہ نہ رہے کہ عروض کا مقبوض ہونا دیگر اشعار قصیدہ و غزل مین ساتھ عروض
سالم کے یہ طریقہ خاص عروضیان عرب کا ہوگا خاص اس بحر مین کیونکہ فارسی مین ایسا
اختلاط ہرگز جائز نہین کہ عروض مزاحف لائین ساتھ ضرب سالم کے یا عکس اسکے
بلکہ عروض و ضرب اگر سالم لاتے ہین تو پھر تمام قصیدہ و غزل مین یہی التزام رہتا ہے
جملہ ارکان بحر سالم لاتے ہین اختلاف روا نہین رکھتی اور اگر کبھی ارکان ماقبل
عروض و ضرب کو مزاحف لاتے ہین تو بھی عروض و ضرب سالم مین اختلاف نہین
کرتے یہی قاعدہ تمام بحور مین جاری و ساری ہے البتہ جب عروض و ضرب مزاحف
لاتے ہین تو ارکان ماقبل کے مزاحف و غیر مزاحف لاتے ہین اختیار ہوتا ہے
مبحث فوائد علم عروض مین جو محقق لکھتے ہین اوسکا حاصل یہ ہے کہ اک ادیب کے
قصیدہ مین عروض مطلع مقبوض تھا ساتھ ضرب سالم کے اور اک درمیان کے بیت
مین عروض مقبوض اور ضرب محذوف تھی حالانکہ یہ صحیح نہ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اختلاف عروض و ضرب کا غیر مصرع مین ساتھ زحاف مختلف کے جنکا وقوع
ممکن ہو روا نہین شاید یہ حکم بھی خاص بحر طویل کے عروض و ضرب سے ہوگا کیونکہ عرب
و فارسی مین ماسوا عروض و ضرب مزاحف مین اختلاف اون زحاف کا جو ممکن الوقوع

ہیں جائز ہے چنانچہ تمام عروضی اور خود محقق اسی کے قائل ہیں مثلاً بحر رمل میں عروض و ضرب مقصور یا مخبون مقصور یا محذوف یا مشعث لاتے ہیں اور اس اختلاف سے بیت ناموزون نہیں ہوتے بشرطیکہ ضرب کہ لامحالہ قافیہ یا محل قافیہ ہوگے متبدل نہ ہو جائے کیونکہ ضروب مختلف نہیں ہوسکتے سات ایسے زحافات سے کہ قافیہ بدل جائے فقط اب شواہد اون فروعات مذکورہ کے بیان کرتے ہیں ہم لیکن جن فروعات کے شواہد بالفعل مہیا نہیں اونکی تحریر اوروں پر صرف اکتفا کیا جائیگا من کلام فصاحت و بلاغت نظام لسان اللہ تعالے شانہ وجہۃ اللہ فے الخلق مولانا و مولی الکونین غالب کل غالب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ

شعر

سُرُورُکَ فِی الدُّنْیَا غُرُورٌ وَحَسْرَۃٌ

صدر و ابتدا مقبوض — مفعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

وَعَیْشُکَ فِی الدُّنْیَا مُحَالٌ وَبَاطِلٌ

عروض و ضرب ہم مقبوض — فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر و ابتدا اثلم و عروض و ضرب مقبوض — فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار
صدر و ابتدا اثرم و عروض و ضرب مقبوض — فعل مفاعیلن فعولن مفاعلن دو بار
ابتدا مقبوض من کلام لسان اللہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما الصلوٰۃ والسلام روحی فداہما مندرجہ مجالس علویہ

اَلَا اِنَّمَا الدُّنْیَا کَمَنْزِلِ رَاکِبٍ
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن
اَرَاحَ عَشِیًّا وَهُوَ فِی الصُّبْحِ رَاحِلُ
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

صدر و ابتدا سالم ان اشعار میں من کلام قدس نظام آنحضرت روحی فداہ مندرجہ کتاب صد تحقیق ص ۴۹

صدر مقبوض من سعدی شیرازی گلستان صفحہ ۱۵ مطبوعہ مطبع اودھ اخبار
وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِہٖ ۔ فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ لَیْسَ یَسْلَمُ ۱۲
فعول مفاعلن فعولن مفاعلن ۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

لك الحمد يا ذا الجود والمجد والعلا — تباركت تعطي من تشاء وتمنع

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعيلن فعول مفاعلن

إلهي أجرني من عذابك إنني — أسير ذليل خائف لك أخضع

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعيلن فعول مفاعلن

إلهي لئن عذبتني ألف حجة — فحبل رجائي منك لا يتقطع

فعولن مفاعيلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعيلن فعول مفاعلن

ایضاً من آنحضرت مندرجہ کتاب حد تحقیق ص ۹۴ س ۶

تجنب خليطا من فعالك إنما — قرين الفتى في القبر ما كان يفعل

فعولن مفاعيلن فعول مفاعلن — فعولن مفاعيلن فعولن مفاعلن

من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ تحقیق ص ۶۲ س ۲

إلهك مولانا وأنت ولينا — ولا تجدن الخلق للامر عاصيا

فعول مفاعيلن فعول مفاعلن — فعول مفاعيلن فعولن مفاعلن

فقال له قم يا علي فإنني — رضيتك من بعدي إماما وهاديا

فعول مفاعيلن فعول مفاعلن — فعول مفاعيلن فعولن مفاعلن

ان امثلہ سے ارکان حشو کا سالم ہونا اور مقبوض و سالم ہونا قبل عروض و ضرب کے رکن فعولن کا ثابت ہوگیا باقی رہا مفاعیلن حشو کا مقبوض و مکفوف و اخرم ہونا اور فعولن حشو کا اثرم ہونا وہ اس طرح ہے مثلاً

حشو مقبوض — فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن

حشو مکفوف — فعولن مفاعیل فعولن مفاعلن

حشو اخرم — من حسان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ تحقیق ص ۶۱ س ۲

يناديهم يوم الغدير نبيهم — بخم وأسمع بالرسول مناديا

فعولن مفعولن فعول مفاعلن — فعولن مفعولن فعول مفاعلن

حشو اخرم و اثرم من حسان بن ثابت رض

بانی ھولا کرمیثم و لیتکم — و قالوا و کرمیۃ و ھناک التعلیا

فعولن مفعولن فعل مفاعلن — فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

ان نظایر سے اعاریض و ضروب کا مقبوض ہونا بھی بکثرت ثابت ہوگیا باقی رہا اعاریض و ضروب کا سالم ہونا یا مزاحف ہونا یا مختلط یا مسبغ یا مختلط جیسا کہ اوزان بیان ہوا وہ ان اوزان سے جو عنقریب بیان ہونگی واضح ہوگا اور معلوم ہو کہ اختلاط تسبیغ و اذالت کا اور تسبیغ و اذالت و سالم کا بیت کو ناموزون نہیں کرتا یہ کلیہ ہے بشرط مذکور یعنے وزن دایرہ سے خارج نہ ہونے پائے

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان دوبار

فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن — فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن — فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعلن فعولن مفاعلان — فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلان

من مناقبہم تصویری مندرجہ مد تحقیق ص ۲ ۷ ۵ سطر ۱۱ بمدائح حضرات آل محمد صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین

مناقب فی شوری و سورۃ ھل اتی — و فی سورۃ الاحزاب یعرفہا التالی

فعول مفاعیلن فعول مفاعلن — فعولن مفاعیلن فعول مفاعیلن

من دعبل خزاعی علیہ الرحمہ

ااناطم لو خلت الحسین مجدلا — و قد مات عطشانا بشط فرات

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن — فعولن مفاعیلن فعول فعولن

و قبر ببغداد لنفس زکیۃ — تضمنہا الرحمان للغرفات

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن — فعول مفاعیلن فعول فعولن

من کلام القدس لسان اللہ و حجۃ اللہ فی الخلق مولانا موسے الکونین حضرت امام موسی رضا

علیہ التحیۃ والثنا اردو کی غدا کہ بحل خسروانی سے فرمایا منقول شمس الضحی سے

وفیہ تطوف بالکتاب مصیبۃ   المحبۃ علی الاصفیاء بالوفاء

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن   فعولن مفاعیلن فعول فعولن

باقی اوزان   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل   دو بار

فعولن مفاعیلن فعولن فعولن   دو بار

فعولن مفاعیلن فعولن فعولن   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیل   فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

بیان امثلہ اشعار فارسی معلوم ہو کہ فارسی مین اسی قدر سالم و مزاحف مستعمل ہے جو تحریر کیا جاتا ہے اور بس مثمن سالم من سلمان ساوجی از غیاث

باحسان توئی حاتم برفعت توئی کسری   بلیفرمان توئی آصف ببرہان توئی عیسی

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن   دو بار

مثمن عروض ضرب مقبوض من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۳

سماء طیف من یحکو بطلعۃ الدجی   شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا

فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

اور اشعار ثقیل اس بحر کے فارسی مین یہ ہین جو مندرج ہوتے ہین کذا فی العلم

عروض مقبوض ضرب سالم

نگارے چرا گوشی کزان کار مرترا   ہمی عاقبت خواہد رسیدن پشیمانی

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

عروض و ضروب مقبوض و رکن حشو مصرع دوم بھی مقبوض

بدین عاشقے بر کو دہد پند مر مرا   ہمی چند بر کند لنشا ید اسے

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن   فعولن مفاعلن فعولن مفاعلن

بیت طویل عروض مقبوض و ضرب محذوف

نگاری کجا ہمتا بجوبن نداشتش — چگونی گرا باشد بمشقت مجبوری

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن — فعولن مفاعیلن فعولن فعولن

یہ اوزان ثقیل عربی مین مستعمل ہین اور فارسی مین نامستعمل صرف واسطے معاینہ اہل کے لکھے گئے ورنہ اسنے فارسی مین احتراز چاہیے ہے فافہم دوم بحر مدید یہ بحر بھی تازی ہے اور دو رکنی ہے پہلا رکن فاعلاتن فاعلن دوسرا رکن چار بار اور فاعلاتن مجموعی کے اٹھارہ زحافوں سے پانچ زحاف خارج ہوگئے عرج ربع ورس طمس جحف اسلئے کہ یہ زحاف فارسی ہین اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین لیکن تسکین اگرچہ زحاف فارسی کا ہے بااینہمہ عربی مین بھی پایا جاتا ہے لہس یہ مشترک ٹھرا لہذا باقی رہا اور زحاف مستعمل عرب جو باقی رہے لفظاً بارہ ہین عامہ سے خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان خاص بہ اعاریض وضروب قصر حذف بتر تشعیث تسبیغ فروع اسکے ع مفعولن مجبون بسکون فعلاتن مکفوف فاعلات مشعث فعلات مشکول ناخ فاعلات یا فاعلان بسکون آخر فاعلن مقصور مجبون فعلن ابتر بسکون عین مفعولن مشعث فاعلیان مسبغ فعلیان مجبون مسبغ مفعولان مشعث مسبغ — اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے دو زحاف خارج ہوگئے عرج اور جذع اسلئے کہ دونو فارسی ہین لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے اور باقی رہے زحاف مستعمل عرب کہ چھ ہین چنانچہ عامہ سے خبن خاص اعاریض وضروب قطع خلع اذالت ترفیل تسمیم مراحفات اسکے ع فعلن مجبون فعلن بسکون عین فعلن مجبون ناخ فعلن بسکون عین فعلان بتحریک عین فاعلان مذال فاعلاتن مرفل ان فروع کو اس بحر مین امکان وقوع ہے جو اعاریض وضروب کے زحاف ہین وہ اعاریض وضروب مین اور جو زحاف عامہ ہین وہ عام طور سے واقع ہوسکتے ہر رکن مین ازروے قیاس لیکن ازروے استعمال جو اوزان شعراے عرب کے کلام مین پاے گئے لکھے جاتے ہین معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو مجزو وسالم ومزاحف استعمال کرتے ہین اور مربع بندرت سات چند اوزان کے اول عروض وضرب دونو سالم—

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن — دو بار

ثانی عروض محذوف وضرب مقصور

فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فاعلات

ثالث عروض وضرب دونو محذوف

فاعلاتن فاعلن فاعلن   دوبار

رابع عروض محذوف وضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فعلن

خامس عروض وضرب دونو مجبون محذوف

فاعلاتن فاعلن فعلن   دوبار

سادس عروض مجبون ومحذوف وضرب ابتر

فاعلاتن فاعلن فعِلن   فاعلاتن فاعلن فعلُن

بعضے اہل عرب اس بحر کو مشطور بھی لائے ہین اگرچہ خلیل نہین لایا ہے اور وہ اس طرح پر ہے فاعلاتن فاعلن دوبار لیکن زجاج نے اسکو رمل مجذو و محذوف الضرب والعروض قرار دیا ہے اور چونکہ یہ رمل سے نزدیک تر ہے خوش نما ہے فارسی مین اور صدر و ابتدا و حشو مین خبن وکف وشکل لاتے ہین از روے استعمال اور درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے ثبوت ہر دو حرف ساکن سبب خفیف جائز ہے یا حذف ایک کا پس فاعلاتن فاعلن یا فاعلات فاعلن یا فاعلاتن فعلن یہ تینون شکلین جائز ہین لیکن فاعلات فعلن جائز نہین بجہت توالی حرکات اربع کہ اثقل ہے فارسی مین بھی اس بحر کو اتباعاً للعرب مجزو ومشطور لاتے ہین لیکن سب مجزو الی سالم ہے

مدید مثمن سالم شعر من جامی از غیاث

دل زہجرت اے صنم خون خودسامی خورد   جان ز دستت اے صنم جامہ برتن می درد

بروزن   فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن   دوبار

مدید مثمن مجبون من محقق علیہ الرحمہ

[illegible]

زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا — نکنی شاد مرا نہ بتر سی ز خدا

بروزن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن دوبار

اور ابیات ثقیل اس بحر کے فارسی ہین یہ ہین کذا فی المعجم

مدید مسدس بیت عروض و ضرب دونو سالم

غالیہ زلفے سمن عارضے — سرو بالاے زنجیر موے

بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دوبار

بیت عروض محذوف ضرب مقصور

زندگانی تلخ کردی مرا — زندگانی بیتو ناید بکار

بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن — فاعلاتن فاعلن فاعلات

بیت مکفوف و مخبون و عروض و ضرب مخبون و محذوف

طمع از وفاے او نبرم — تا غم جفاے او نخورم

بروزن فعلات فاعلن فعلن — فاعلات فاعلن فعلن

ان اوزان ثقیل سے احتراز چاہیے ہے کہ نامطبوع و نامستعمل ہین صرف واسطے معاینہ کے لکھے گئے ہین اور واضح ہو کہ سالم و مزاحف اس بحر کے رمل سے شاذ ہین لیکن بموجب اس قاعدہ کے کہ اوزان اسجگہ بے ثقل حاصل ہوتے ہین پس ان اوزان کو اس بحر سے جاننا چاہیے مثلاً فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کہ یہ رکن سالم اس بحر کے ہین ساتھ بحر رمل مربع محذوف کے کہ جسکو قبل ازین بقول زجاج مجزو لکھ چکا ہین مشابہ ہو سکے اسطرح پر کہ فاعلاتن ہین جب حذف لاتن فا علا رہیگا نقل ہوگا فاعلن سے اور اس جگہ رکن اصلی بے ثقل حاصل ہوتا ہے پس اعتبار کرنا اس بحر سے سہل ہے اور معلوم ہو کہ مذال و مسبغ عروض و ضرب ہر جگہ لانا جائز ہے بشرطیکہ بیت دایرہ سے خارج نہ ہونے پاے اور اختلاط و اختلاف اذال و مسبغ و سالم کا بیت کو ناموزون نہین کرتا فافہم بسیط یہ بحر بھی تازی ہے دورکنی ہے پہلا رکن مستفعلن فاعلن دوسرا رکن چار بار اور مستفعلن کبھی کے سو اور جانو فقط

چار زحاف خارج ہوگئے رفع عرج طمس حذذ هتم باین جہت کہ یہ زحاف فارسی
کے ہیں اور یہ بحر فارسی میں مستعمل نہیں لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک ہے بین الفریقین
اور باقی رہے گیارہ زحاف مستعمل عرب لفظاً وہ یہ ہیں عام سے خبن طی تخبیل تسکین
اور خاص بہ اعاریض وضروب قطع خلع کبل اذالت ترفیل تشعیث ترفیل فروع انکے
مفعولن ... مفاعلن مفتعلن فعلتن اسے اختلاع خبن وطی مفعولن
فعولن یا خلع اسکے مخبون ومقطوع مستفعلان مستفعلاتن مفتعلان مفتعلاتن
مفاعلان مفاعلاتن فعلتان اور فاعلن کے زحاف عشرہ سے تین زحاف خارج
ہوگئے عرج طمس حذذ وهتم بجہت اسکے کہ فارسی ہیں لیکن تسکین باقی رہا کہ مشترک
بین الفریقین اور باقی رہے زحاف سبعہ مستعمل عرب وہ یہ ہیں عام سے خبن خاص
با عاریض وضروب قطع خلع اذالت ترفیل تشعیث فروعات اسکے فعلن مسکون
افعلین ... فعلن ... فعلن مسکون العین فعل متحرک العین فع فاعلان فاعلاتن
ان فروع کو اس بحر میں امکان وقوع ہے زحاف مخاص اعاریض وضروب میں
واقع ہوسکے اور عامہ ہر رکن میں علی السویہ ازروے قیاس لیکن ازروے
استعمال جو اوزان فصحاے عرب کے کلام میں پائے گئے لکھے جاتے ہیں اور اس
بحر میں مکانفہ یعنی خبل لانا جائز ہے کذا فی شرح خزرجیہ معلوم ہو کہ اہل عرب اس بحر کو
دو اسے سالم و مزاحف اور مجزو سالم و مزاحف استعمال کرتے ہیں سات جیدا وزن

بسیط مثمن سالم — مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن — دوبار

من فرزدق علیہ الرحمہ بمناقب مولانا ومولی العالمین سید الساجدین حضرت زین العابدین علیہ
الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ — بسیط مثمن ودو مصراع رکن کہیں مخبون کہیں سالم

هذا الذي تعرف البطحاء وطأته — والبيت يعرفه والحل والحرم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن — مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

هذا الذي احمد المختار والده — صلى عليه الهي ما جرى القلم

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن — مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

مثمن ہر دو رکن مصراع آخرین مخبون

ایہا الراکب من قد جاء بلیتہ لیخو بلتہم منہ ماو ہے القدر

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن

کلام شعر مثمن مخبون و مقطوع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۰۵ س ۱۲

من کان بین یدیہ ما تشتہی و طلب یغنیہ ذلک عن رجم الساقیہ

مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

وزن مجزو سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار

مجزو سالم مذال

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان

مجزو مخبون مفاعلن فعلن مفاعلن دوبار

من کلام مولانا و مولی العالمین حضرت امیر المومنین علیہ التحیۃ و الثنا بیت مثمن مخبون

مخلع مقطوع

الناس من جہۃ التمثال اکفاء ابوہم آدم و الام حواء

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن

مجزو مخلع من سعدی مندرجہ گلستان ص ۱۳۶ س ۵

یا راکب الناقۃ المواشی اسعی لکم حامل الغواشی

مستفعلن فاعلن فعولن دوبار

مجزو مقطوع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن

مجزو عروض و ضرب ہر دو مقطوع مخلع من معیار الاشعار

ما ہیج الشوق من اطلال اضحت قفارا کوحی الواحی

مستفعلن فاعلن مفعولن دوبار

تنبیہ اصطلاحاً اس بیت مقطوع الضرب و العروض کا مخلع نام ہے بحر بسیط میں

عام اس بات سے کہ عروض و ضرب مقطوع و مجنون ہون یا نہون لیکن اسجگہ
مخلع سے مراد اجتماع خبن و قطع نہین ہے کذا فی مفتاح السکاکی کے وزن بسیط مجزو
عروض مخبون احذ و ضرب مخلع من معیار الاشعار

مستفعلن فاعلن فعلن مستفعلن فاعلن فعولن

تنبیہ اس وزن کو خلیل نہین لایا ہے فارسی مین شعرا سے عجم نے اتباعاً للعرب
بعض اوزان مین شعر کہے ہین لیکن بقول صاحب المعجم خالی ثقل سے نہین

بسیط مثمن سالم

از عشق آن سبزہ خط افتادہ ام در بلا ہر گز نگوئیم مرا برخیز و یکدم بیا

بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار

بسیط مثمن رکن ثانی مخبون سب جگہ اسلیے کہ فارسی مین مطابقت ضرور بات سے ہے
من گلستان سعدی ص ۴۵ س ۳

وا سے نخچہ گفت مرا آن بلبل سحری تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری

بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دوبار

بسیط مثمن مخبون من کلیات قا آنی علیہ الرحمہ رکن ثانی سب جگہ مخبون

اے زلف یار چرا آشفتہ ذہنی ناخوابہ قرے ہمسایہ ٔ ہمی

مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دوبار

شاید کہ از تو کند فخر انچہ نقش وجود کامد ز ہستی تو کامل وجود ہمہ
مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

اوران دو شعروں کی تقطیع بحر منسرح سے بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ ذکر اسکا آئیگا
اور وہی اولی ہے

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبون
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دوبار

وزن بسیط مثمن رکن اول سب جگہ مخبول
فعلتن فاعلن فعلتن فاعلن دوبار

چہ بوفا پسر سے چہ پسر است صنمے کہ زبان آوری کہ تو چرا بہ غمے

بسیط مثمن مخبون مخبون من المعجم فعلتن فعلن فعلتن فعلن دو بار

اور نیز وہین بھی بہ تکلف شعر کہے ہین فارسی مین لیکن مربع نہین آئے ہین مجزو من المعجم

از بہر دہان دل مخواہ ای سعدی چون دل بسپردی مکن تو داوری

مستفعلن فاعلن مستفعلن دو بار

مجزو مخلع مخبون من محقق علیہ الرحمہ

گشتم بدر دراز توسن نگارا آن بہ کہ بیکرہ کشی سدا را

مستفعلن فاعلن فعولن دو بار

معلوم ہو کہ سالم و مذال کے اختلاط سے بیت ناموزون نہین ہوتی بشرطیکہ دایرہ سے خارج نہ ہو یہ کلیہ ہے اور اس بحر مین بہ تکلف عرج بھی لاتے ہین لیکن چونکہ مستعمل نہین ہیں ذکر اوسکا خالی طول سے نہین اور طول فضول ہے اور یہ سب اوزان فارسی مین ثقیل ہین کذا فی المعجم البتہ بسیط مثمن رکن اول مخبون علی السویہ اور بسیط مثمن رکن ثانی مخبون علی السویہ کہ جنکا ذکر ہوا بہ نسبت اور اوزان کے ثقیل کم ہین اور اوزان دیگر سے احتراز چاہیے۔ اور بیت مجزو سالم التقطیع مین نزدیک سے ایک نوع منسرح مطوی مکسوف سے فارسی مین اسواسطے کہ فارسی مین کسف کو روا سے اور افراد اپل مین بھی لاتے ہین لیکن اوس بحر مین یہ وزن بزحاف حاصل ہوتا ہے اور یہان بدون زحاف ہیں یہ اصل ہے لہذا بموجب قاعدہ اسی بحر سے قرار دینا چاہیے لیکن صاحب المعجم نے منسرح مطوی مکسوف کو ترجیح دی ہے بجہت مستعمل ہونے وزن منسرح کے فارسی مین اور بحر بسیط مین یہ وزن نامستعمل ہے فارسی مین اگر بالتسمیل حاصل ہوا بھی تو کیا فافہم و افر یہ بھی بحور تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین مفاعلتن ہے چھ بار اور وہ زحافات عرب کہ اس بحر کے ارکان کے سات ہوتے ہین آٹھ ہین۔ مختص بہ اوایل۔ عضب بضاد معجمہ۔ قصم حجم عقص عام ہے۔ عصب بصاد مہملہ۔ عقل نقص۔ خاص۔ با بارین وضروب۔ قطف

بحر تازی بلا تغیر چہ بار اسی وزن بعینہ ہو مربع از زبان از بحرہ با بحر تیار مسکین و بایم مصارعہ کی بنا پر ۱۲

مجزو مربع مربع بار ۱۲

زحافات بحر سے کوئی زحاف واقع نہیں ہوا — اور وہ اجزا کہ ساقط ان زحافات کے ارکان وافر سے منشعب ہوتے ہیں یہ ہیں ہم مفتعلن اخرم مفعولن قاعلن مفعول عاع مفاعیلن معصوبہ مفاعیلن مقبوض لام خ فعولن ان فروع عربی سے جو مخصوص بہ ابتدا وہ اوایل ہیں اور جو عاصب ہیں وہ عام طور پر ہر رکن میں اور جو خاص بہ اعاریض وضرب ہیں وہ اعاریض وضروب ہی میں واقع ہوتے ہیں اور یہ سب زحاف خاص ہیں اس بحر سے اور کسی بحر میں نہیں آتے اب ہم اوزان مستعملہ جو افصح الفصحا عرب کے کلام میں پائے جاتے ہیں لکھتے ہیں من کلام لسان اللہ تعالی شانہ وحجۃ تعالی شانہ فی الخلق مولانا مولی العالمین حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہما الصلوٰۃ

وافر وافی معصوب مقطوف

جراحاتُ السنانِ لها التئامٌ ولا یلتامُ ما جرحَ اللسانُ

مفاعیلن مفاعلتن فعولن دوبار

وافر معصوب مقطوف من وافی

اذا عاشَ امرءٌ ستّینَ عاماً فنصفُ العمرِ تمحقُهُ اللیالی

مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

ونصفُ النصفِ یمضی لیس یدری لغفلتِهِ یمیناً عن شمالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعلتن مفاعیلن فعولن

وثلثُ النصفِ آمالٌ وحرصٌ وشغلٌ بالمکاسبِ والعیالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعلتن فعولن

وباقی العمرِ اسقامٌ وشیبٌ وهمٌّ بارتحالٍ وانتقالِ

مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

من آنحضرت علیہ السلام از حد تحقیق من بہم رسد

وفدتُ علی الکریمِ بغیرِ زادٍ من الحسناتِ والقلبِ السلیمِ

مفاعلتن مفاعلتن فعولن — مفاعلتن مفاعیلن فعولن

معصوب مقطوف

تحمل الاذى في كل شيء اذا كان الوفود على الكريم

مفاعیلن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن

معصوب مقطوف

من آنحضرت صلی الله تعالی علیه وآله وسلم

واوجب لي ولايته عليكم رسول الله يوم غدير خم

مفاعلتن مفاعلتن فعولن مفاعيلن مفاعلتن فعولن

واوصى النبي على اختيار ... منكم بخم

مفاعیلن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعیلن فعولن

معصوب مقطوف

من آنحضرت علیه السلام روحی فداه

لبسنا الدهر ما ذهب الليالي وكان له ذهاب لم يذهابا

مفاعیلن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن

قطعه مصنف شافعی من جد تحقیق صفحه ۵

لو ان المرتضى ابدى محله لكان الخلق طرا سجدا له

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

كفى في فضل مولانا علي وقوع الشك فيه انه الله

مفاعیلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولان

وافر عروض مقطوف ضرب مقصور موقوف

شرح سابق ومات الشافعي ليس يدري علي ربه ام ربه الله

مفاعیلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

من گلستان سعدی ص ۴۳ س ۹ وافر عقص معقول مقطوف

قد شابہت بالوادی حمار و ٭ عجلا جسدا لہ خوار و

مفعول مفاعلن فعولن　　دو بار

ان ابیات سے اگر کوئی گمان کرے کہ مفاعیلن مفاعیلن فعولن وزن ہزج مسدس
محذوف ہے یا مفعول مفاعلن فعولن وزن ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف
ہے تو یہ گمان غلط ہوگا اسلیے کہ عربی مین بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ہے اگرچہ
بالوضع مسدس ہے کما قال المحقق فی المعیار اور ہزج مجزو یعنے مربع عربی مین مستعمل
کما سیأتی ذکرہ فی فصل الہزج اور اگر بطریق زحاف سب رکنون کو معصوب
کرتے ہین تو کچھ فرق نہین ہوتا درمیان ہزج و وافر کے اور یہی سبب ہے کہ اگر کوئی
صنعت ملمع مین کہتا ہے تو بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتے ہین اسلیے کہ ہزج
عربی مین مسدس مستعمل نہین اور فارسی کا بلحاظ درس ہی —— اور بیتین وافر
تازی کی ہوتی ہین اس جہت سے کہ وافر فارسی مین مسدس نہین آئی ہی اور
عربی مین مسدس آئی ہے کذا فی معیار الاشعار اور ملمع بمعنے روشن کردہ شدہ
اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسے کہتے ہین
کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین اور خواہ ایک مصرع
خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین عربی مین باہم ہون تنبیہ ہزج مسدس کا عدم استعمال
عربی مین طریقہ شعراے متقدمین کا ہے لیکن بعض متاخرین نے مسدس استعمال
کیا ہے مثل قطعہ شافعی کے اور وزن وافر معصوب و مقطوف مفاعیلن
مفاعیلن فعولن مین جو اشعار ہوتے ہین اونمین کوئی نہ کوئی رکن کسی شعر مین
سالم بھی ہوتا ہے کہ وہ دلیل ہوتا ہے وافر مین ہونے کے حالانکہ قطعہ شافعی
مین کوئی رکن سالم مفاعلتن نہین ہے سوا اسکے قطعہ شافعی مین بعض ضروب مقصور
ہین حالانکہ وافر مین زحاف قصر کسی اہل فن نے نہین لکھا اور نہ از روے قیاس
کہہ سکتے ہین اسواسطے کہ قصر زحافات سبب خفیف سے ہے اور مفاعلتن کے آخر
مین فاصلہ ہے نہ سبب خفیف نزدیک اہل عرب کے اور یہ بحر خاص عرب کی

پس قصر لاکر تصرف فارسیہ بھی نہین کرسکتے بہر حال مقصود ہونا دلیل نہین ہے ہزج
سے ہونے کے اگرچہ مقبوض موقوف کہین مفاعیل کو تو ہوسکتا ہے لیکن وقف کو
بھی تو کسی اہل فن نے زحافات وافر سے نہین لکھا ہے البتہ محقق کے بعض کلام سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آخر بیت مین کف لاتے ہین اور اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ
کف لاکر بضرورت شعریہ ساکن کر لیتے ہین جیسا کہ بحث رکن فاع لات مفروقی و
مکفوف مین لکھتے ہین کہ یہ فروع مضارع مین آتے ہین اور کہہ اوسکے تئین
کی اسلیے کہ کف زحاف عامہ ہے حالانکہ اواخر مین بغیر وقف وسکون کیونکر
آسکتا ہے باینہمہ یہ مضمون محتاج تاویل ہے اور تاویل بھی کیسی کہ بعید بیں بعید
نہ کہین کہ قلعہ شافعی کی تطبیق دونو بحرون سے ہوسکتی ہے بنا بر طریقہ متقدمین وافر
اور بنا بر متاخرین ہزج ہے تاکہ مخالفت متقدمین و متاخرین دونو کے لازم نہ آوے
من مولف فافہم - اور اس بحر وافر کو فصحاے عرب مجزو بھی لاتے ہین اور اس جگہ
مجزو سے مراد مربع ہے اسواسطے کہ عربی مین یہ بحر در اصل مسدس ہے اور یہ مثلث
مسدس بنا بر اصل وافی ہے اور فارسی مین اسکو باعتبار مثمن مجزو کہین تو مجزو سے
مراد مسدس ہوگی لیکن عربی مین مجزو کا مجزو مربع ہوگا نہ مسدس جیسا کہ اس جگہ ہے
کیونکہ مجزو کے معنے ایک جزو دور کردہ شدہ کے ہین جیسے مفاعلتن مفاعلتن دوبار
پس مزاحفات مجزو کو یعنے مربع کو مزاحفات وافی یعنے مسدس پر قیاس کرنا
چاہیے یعنے زحافات اوایل اوایل مین اور اواخر اواخر مین اور عامہ عام طور پر
آینگے فافہم فارسی مین یہ بحر مثمن سالم مستعمل ہے از روے بنا اور بنا سے
دایرہ مثمن مراد ہے

من مصنفہ مرحوم مفاعلتن ۴ بار

چو شد صنما کہ بسوے کسے بچشم وفا نہ نگری زرہ جفا نہ گذری طریق وفانہ سپری

اور مربع کی مثالین بھی لائین ہین من خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ

مفاعلتن مفاعلتن دوبار

بادی بہ کنی بجاے کے   کرا و نکند بجاے تو بہ

اور فارسی مین جب یہ بحر زاحف ہو تو استعمال سوا معصوب و مقطوف کے نہین چاہیے اور خلط ارکان سالم و معصوب کا بھی چاہیے لیکن علی السویہ تعدیل ہر چند کہ تسکین اوسط ہر جگہ جائز ہے لیکن اس بحر مین خاصتہ چاہیے کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے یعنے جو رکن قصیدہ مین معصوب آئے وہ سب جگہ قصیدہ مین معصوب آئے تاکہ دو تکلف جمع نہون ایک تکلف استعمال لغت غیر کا دوسرا تکلف بے انتظامی اوزان مین محقق اور نظم ارکان کا تحفظ اجلہ عیوب مین منجملہ ضروریات سے کما قیل من مولف۔ اگر سب جگہ مسکن کرینگے تو بحر ہزج ہو جائیگی اور بحر وافر اصل فارسی مین نہین آتی ہے   اور ہزج کثیر الاستعمال ہے پس وہ وزن ہزج سے منسوب ہوگا کذا فی معیار الاشعار اشعار ثقیل اسکے فارسی مین ہین من المعجم

بیت مسدس مقطوف

چہ بر گزرے ہمی نگرے بر وہم   چرا نکنی سبکے نگہ اشش بکارم

مفاعلتن مفاعلتن فعولن   دو بار

بیت مسدس مقطوف

نگارینا بصر اشوکہ عالم   چہ روسے خوب تو گشت است خرم

مفاعیلن مفاعیلن فعولن   دو بار

یہ وزن ہزج مسدس محذوف کا ہے اور شیرین خسرو نظامی گنجوی اسی وزن پر ہے اور ماہران فن اسکو وافر سے قرار نہین دیتے دو وجہون سے اول یہ کہ کوئی رکن اس وزن مین اوپر مفاعلتن صحیح کے نہین پس اسکو رکن ہزج سالم و محذوف سے قرار دینا بہتر ہے کہ وافر زاحف سے دوسرے یہ کہ وافر فارسی مین مسدس نہین بنا مستعمل ہے کما قیل اور اگر ایک رکن اس وزن کا اوپر ایک رکن وافر کے لائین تو بھی ثقیل و نامطبوع ہوگا جیسے

نگارینا مکن نگہ اشش بکارم   چو دیدا ہے کہ از غم تو نکارم

بروزن مفاعیلن مفاعلتن فعولن دوبار

بیت منقوص

اگر یار مرا باز نوازد دلم با غم سودائش بسازد

بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار

یہ وزن ہزج مکفوف و محذوف و مسدس کا ہے اور اسکو ہزج سے قرار دینا چاہیے نہ وافر سے بہر حال یہ اشعار واسطے معانیہ نقل کے لکھے گئے ہین انسے احتراز چاہیے اور اس بحر مین معاقبہ ہے بسبب کذا فی شرح خزرجیہ کامل بھی کچھ تازی سے ہے اصل اسکی دایرہ عربی مین متفاعلن ہے چھہ بار اور وہ زحافات عرب کہ اس بحر کے ساتھ ملحق ہوتے ہین آٹھہ ہین عامہ سے چار اضمار و وقص و خزل و خبل خاص ہے احاریفی و ضرب چار قطعہ حذذ اذالت ترفیل زحافات عجم سے کوئی نہین کیونکہ یہ بحر فارسی کے نہین ہے اور ان زحافات عربی مین مخصوصہ بحر کامل ہین عامہ سے اضمار و وقص خزل اور خاص یہ عروض و ضرب ایک حذذ باقی عامہ خبل اور خاص بعروض و ضرب قطع اذالت ترفیل غیر مخصوص ہین یعنے وہ اسکے کامل اور بحرون مین بھی آتے ہین اور وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان کامل منشعب ہوتے ہین یہ ہین ع مستفعلن مضمر مفاعلن موقوص متفعلن مخزول فعلتن مخبول فعلاتن مفعولن فعلان متحرک مین فعلن سکون العین مستفعلان مضمر مذال مفاعلان موقوص مذال متفاعلان مفاعلاتن مستفعلاتن متفاعلاتن مستفعلاتن فعلاتان اور اضمار و وقص و خزل سوا اس بحر کے اور کسی بحر مین نہین آتے زحاف خاص خاص طور پر اور عام عام طور پر واقع ہونگے اب ہم بعض اوزان مستعملہ حضرات کہ افصح العرب ہین انکے کلام قدس نظام مین کثیر الوقوع ہین یا شعر اسکے کلام مین پائے جاتے ہین لکھتے ہین من کلام لسان اللہ تعالی شانہ و وجہ اللہ و حجۃ اللہ فی الخلق مولانا و مولی الکونین سید الشہداء امام دین خدا خامس آل عبا حضرت ابی عبداللہ الحسین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ بتعریف اصحاب باوفا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما

بیت کامل بعض رکن سالم و بعض مضمر

فوم اذا لودوا اللقاع صلیۃ ... والخیل بین مدعس ومکردس

مستفعلن مستفعلن متفاعلن ... مستفعلن متفاعلن متفاعلن

لبسوا القلوب علی الدروع واقبلوا ... یتهافتون علی ذهاب الانفس

متفاعلن متفاعلن متفاعلن ... متفاعلن متفاعلن مستفعلن

من کلام القدس مولانا و مولی الکونین افضل الشہدا حضرت ابی الفضل العباس علیہ السلام روحی فداہ کہ وہ حضرت معرکہ کربلا میں یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے اور جہاد فرماتے تھے کفار شام وکوفہ سے

بیت مضمر و موقوص وہم مقطوع و مخزول مضمر مقطوع

واللہ ان قطعتموا یمینی ... انی احامی ابدا عن دینی

مستفعلن متفاعلن فعولن ... مستفعلن مفتعلن مفعولن

بیت مضمر موقوص ہم مقطوع

وعن الامام الصادق الیقینی ... نجل النبی الطاہر الامین

متفاعلن مستفعلن فعولن ... مستفعلن مستفعلن فعولن

اس فرع موقوص مقطوع کا یعنے فعولن کا ذکر عروضیوں نے نہیں کیا ہے صرف مولف حقیر مطلع ہوا ساتھ اس سند کے من کلام قدس الامام بضعۃ النبی سیدہ نساء العالمین خیر النساء صدیقہ کبری حضرت فاطمہ زہرا علیہا سلام التحیۃ والثناء

بیت سالم مضمر و افی

صبت علی مصائب لو انہا ... صبت علی الایام صرن لیالیا

مستفعلن متفاعلن مستفعلن ... مستفعلن مستفعلن متفاعلن

اب شروع کرتے ہیں ہم ذکر ان شواہد کا جو کلام شعراء میں ہیں جن سعدی از گلستان

ص ۶۹ سن ۱۹

بیت مضمر مقطوع

مَاذَا لِحَیدِ تِنَمْ مَرَ الْعَیْشُ ❊ مَا لِلمُحِبِّ سِوَی الغَرِیبِ البَیْنِ

مستفعلن متفاعلن مفعولن ❊ مستفعلن متفاعلن فعلاتن

کامل مجزو سالم

قطعہ سعدی از گلستان ص ۳ سطر ۶

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ❊ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

متفاعلن چار بار

مجزو مضمر و سالم

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ❊ صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

متفاعلن متفاعلن ❊ مستفعلن متفاعلن

مجزو مضمر مرفل مقطوع مرفل

سَمْعِی إِلَی حُسْنِ الأَغَانِی ❊ مَنْ ذَا الَّذِی حُسْنَ المَعَانِی

مستفعلن مستفعلاتن ❊ مستفعلن متفاعلاتن

اور معلوم ہو کہ مرفل و مذال کے اختلاط سے بیت ناموزون نہیں ہوتے اور فارسی میں بسبب زحافات عربی کے مثالیں لائیں ہیں واقعی مجزو میں لیکن وہ دونو سالمات اور ان زحافات کے اور بدون زحافات بھی ہرگز فارسی میں مستعمل نہیں کیونکہ ثقل ہے البتہ مثمن سالم اور مثمن مضمر کہ ان میں ثقل کچھ کم ہے اور مضمر بھی اس طور پر کہ ایک رکن سالم اور ایک مضمر اور بھی التزام تمام قصیدہ میں چاہیے تاکہ نظام ارکان ہر جگہ باقی رہے بحر کامل مثمن سالم از مرزا بیدل

بکدام آئینہ مایلے کہ زفرصت این ہمہ غافلی ❊ تو نگاہ دیدہ لیلی خرد وا کن و بکفن درا

متفاعلن آٹھ بار

بحر کامل مثمن مضمر

صفا خیالت را چہ شد کہ بناز دار دلفتے ❊ بجلیز زو اغت کزو فا بسرم گمند ارم مثتے

متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن دوبارہ

اور اشعار ثقیل فارسی میں بہت نادر ہیں

مجزو سالم یعنے مسدس سالم

چکند ہمی بو حباشود سمن از صنم
گرا نگر روز شبان نشستہ بود بہ چمن

متفاعلن چھ بار

بیت مقطوع

صنمے کہ فرقت او ہمی بکشد مرا
ہمہ سال من ز فراق او بفغان

متفاعلن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن متفاعلن فعلاتن

بیت موقوص

ازان دو چشمگان پر فریب او
عجب نباشد از بر و شکیب او

مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار

بیت مضمر

اے مشترے کز مشتران خود مشتری
ور بہتری ہر کس بیاید مشتری

مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار

بیت مجزو مقطوع مذال یعنے مربع مذال

ستجو شدم بجہان در
ز فراق ان سفرے نگار

متفاعلن فعلاتن
متفاعلن متفاعلان

اور وہ بیت باطل کہ جو پانچ متحرک اور ایک ساکن پر مبنی ہو

شکر زان ذو لبیک
تو بخش اگر تو یلہ کنی

مستفعلن آٹھ بار

قایل نے اسکے الف کو گرا دیا ہے اور اپنے زعم باطل مین جانا ہے کہ چل بٹے حالانکہ سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے نہ فاصلہ مین اور اس بحر مین مناقشہ کذا فی شرح خزرجیہ فصل بیان سبب عدم استعمال وافر و کامل و طویل و مدید و بسیط اشعار فارسی مین سبب عدم استعمال وافر و کامل کا اشعار فارسی مین یہ ہے کہ ترکیب انکی ایک وتد اور فاصلہ سے ہے اور متحرکات اس ترکیب زیادہ ہین سواکن سے اور نیز زیادت خارج ہے حد اعتدال سے اس بنا

لہذا انکی اوپر پانچ متحرک غیر متوالے اور اوپر دو ساکن غیر متوالے کے ہے اور درمیان پانچ اور دو کے نسبت تضعیف سلبی یعنی ضعف ہے ایسی نسبت کو درست نہین اسواسطے کہ نسبت تضعیف اوس ترکیب سے مراد ہے کہ جسمین تعداد متحرکات غیر متوالے کے نصف سواکن غیر متوالی ہون حالانکہ یہان ایسا نہین کسواسطے کہ پانچ کا نصف دو اور نیم ہوتا ہے نہ دو فافہم لیکن فارسی مین جبکہ انکو مثمن کر لیتے ہین تو لہجہ اہل فارس مین وجدانی طور پر نہایت مطبوع و نہایت دلچسپ ہوتے ہین اور اس صورت مین بجہت نہایت دلچسپ ہونے کے نسبت تضعیف نادرست کا کچھہ خیال نہین ہوتا اور یہ انکی اصطلاح مین ہے و لا مشاحۃ فی الاصطلاح چنانچہ یہ شعر مثمن سالم بحر وافر مین کیا دلپسند ہے

سفر زدہ و فانہ نگری بحال شکستگان ہمین
زراہ کرم نمیگذری بخاک نشستگان نمین

اور یہ شعر بحر مثمن کامل مین ہے

تنش چو پری و سینہ زدہ آتشے بجگر مرا
نہ خیال سر دل مرا نہ ہواے عقل بسر مرا

اور نہایت اوس چیز کی کہ شعر فارسی اوسکا تحمل کرتا ہے زیادت متحرکات کے ہے اور سواکن کے ایسے سواکن کہ نصف ہون متحرکات کے تعداد مین۔ اور اسی کو تضعیف کہتے ہین کما قیل اور وقوع اسکا بحر مفرد مین ہوگا یا بحر مرکب مین لیکن بحر مفرد مین دو رکن متفق ہین جبکہ وہ مغایر ہوجائین صورت مین ایک دوسرے سے بجہت زحافات کے جیسے فعلاتن فاعلاتن بحر رمل سے یا جیسے مفتعلن مفاعلن بحر رجز سے۔ یا وہ دو رکن متفق جبکہ مغایر ہون ایک دوسرے سے بجہت زحاف کے جیسے مفاعلن مفاعلن ہزج سے لیکن بحر مرکب سے وہ دو رکن کہ مزاحف ہون جیسے مفاعلن فعلاتن بحر مجتث سے پس ان صورتون مین ہر بحر کے دو رکنون مین آٹھہ متحرک غیر متوالی اور چار ساکن غیر متوالی ہین اور درمیان عدد ہشت و چار کے نسبت تضعیف کے ہے اور یہ حد اعتدال پر ہے اور جو اس نسبت تضعیف سے بھی زیادہ ہو شعر فارسی اوسکا تحمل نہین کرتا۔ اور اسجگہ دو رکن کا بیان اس جہت سے ہے کہ فارسی مین انتہا سے کے دو رکن ہین لیکن علت ثقل طویل و مدید و بسیط کی یہ اشعار فارسی مین یہ ہے

[illegible]

کہ اجزا اسکے مختلف اور نظم ارکان اونکا نامتناسب ہی اسواسطے کہ بنا ہر ایک کی
ان بحور ثلثہ سے اوپر ایک رکن خماسے اور ایک رکن سباعی کے ہے نظم طویل یعنی
اوپر ایک وتد اور ایک سبب اور اوپر ایک وتد اور دو سبب کے اور نظم مدید یعنی
اوپر وتد کے کہ درمیان دو سبب کے ہے اور اوپر ایک سبب اور ایک وتد کے اور
نظم بسیط یعنی ہی اوپر دو سبب اور ایک وتد کے اور اوپر ایک سبب اور وتد کے
پس عدد اسباب و ارکان باہم دگر متناسب نہیں اور اشعار فارسی میں عدم تناسب
اجزا و ارکان لازم ہے مثلاً بحر ہزج میں کوئی بیت بروزن مفاعلن مفاعیلن
مفاعلن مفاعیلن کہیں ایک جزو سالم ایک جزو مقبوض یا بحر رجز میں کوئی بیت کہیں
بروزن مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفاعلن ایک جزو سالم ایک جزو مخبون البتہ ان
اوزان کو طبع قبول نکریگی اور یہ اوزان گران اور ناخوش آینگے بجہت اختلاف
اجزا اسکے اور بجہت اسکے کہ متحرکات اسکے آٹھ ہیں اور سواکن پانچ اور درمیان ہشت
و پنج کے نسبت درست نہیں ہے اور اگر کہیں مفاعلن مفاعلن مفاعلن یا مفتعلن
مفاعلن مفتعلن مفاعلن یہ وزن مقبول و مطبوع ہونگے اسواسطے کہ اجزا اسکے
اور نظم متحرکات و سواکن متناسب ہے جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا اور یہی جہت ہے
کہ کوئی بحر سالم بحور دایرہ مشتبہ سے شعر فارسی میں خوش نہیں آتی کہ اجزا اوسکا
مختلف ہیں اور نظم ارکان نامتناسب ہے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کیا کہا جاتا ہے
ہزج اخرب میں کہ بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ہے یا مضارع اخرب میں
کہ بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ہے کہ ہر ایک میں اختلاف اجزا ہے اور
عدم تناسب متحرکات و سواکن کا ہے با اینہمہ یہ وزن مقبول و مستعذب ہے پس
جواب یہ ہے کہ اگرچہ اجزا اوسکے متحرکات و سواکن مختلف ہیں لیکن انتظام ارکان اسکا
اسواسطے کہ ہزج اخرب گویا کہ اوپر دو سبب اور ایک فاصلہ اور دو سبب کے
منضم دو سبب مفا فاصلہ صغری عیلن دو سبب خفیف اور اسی طرح مفعو دو سبب
خفیف لن فا وتد مجموع اور علا وتد مجموع دیگر اور تن ایک سبب خفیف پس تناسب

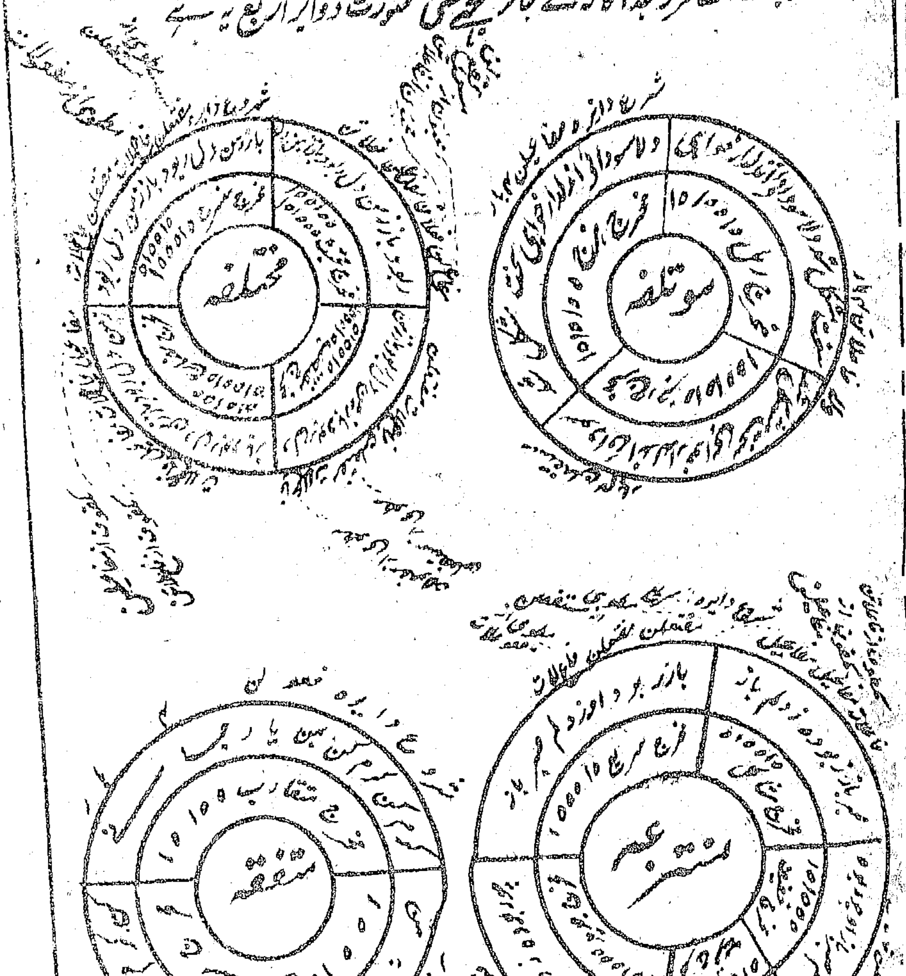
ان اوزان مین موجب عذوبت و قبول طبع ہے اور تفاوت نظم ارکان علت گرانی
شعر کی ہوتا ہے تا اینکہ یہی دو نو وزن کہ کہے ہمنے اگر بجاے اخرب اخرم استعمال کرین
اور کہین مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن مقبول و مطبوع ہونگے اسلیے کہ نظم ارکان کا
اوپر تین سبب اور ایک وتد اور دو سبب کے ہے اور اگر مضارع مین کہین مفعولن
فاعلاتن مفعولن فاع لاتن یہ بھی ناخوش آئیگا طبع کو اسلیے کہ نظم ان ارکان کا اوپر چار
سبب اور ایک وتد اور ایک سبب کے ہے پس فارسی مین تناسب نظم ارکان
واسطے عذوبت طبع کے لازم ہے جیسا کہ بیان تسکین مین قبل ازین لکھا گیا کہ بیک نسق
نا ارکان اہل فارس مین بیشتر اسی جہت سے ہے مفصل معلوم ہو کہ اون چودہ ۱۴ بحرونمین
مدار اشعار فارسی اون پر ہے مدعیان علم عروض نے چندان غلط کیا ہے تسمیات
نادرہ اور تقسیمات باطل اور استخراج بحور مہمل اور تقدیم و تاخیرات بیمعنے سے کہ شرح
اسکی اس مختصر مین ہو سکے لیکن جو کچھ ضروری ہے اون کیفیات نادرہ سے بیان کرتے
ہین ہم۔ اول یہ کہ ہزج کی تین بحرین قرار دی ہین سالم و مکفوف و اخرب اور رجز کی
دو بحرین سالم و مطوی اور رمل کی دو بحرین سالم و مخبون۔ اور ان بحور کے سوالم کو
ایک دایرہ مین رکھا ہے اور مزاحفات کو دایرہ دیگر مین اور یہ اوستادی نخست جاہلانہ
اور تصرف نیک فاسد ہے اسواسطے کہ بحر اسم جنس ہے شعر سے کہ تحت مین اوسکے
اوزان مین اور ہر نوع ہم وزن کا اک نام رکھا ہے اور اوسکے جنس کے ساتھ منسوب کیا ہے
جیسا کہ کہتے ہین مخبون رمل اور اخرب ہزج اور مطوی رجز یا خود اوسی جنس کو ان
صفات کے ساتھ موصوف کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین ہزج سالم یا ہزج اخرب اور
رجز سالم یا رجز مطوی اور رمل سالم یا رمل مشکول اور مانند اسکے اور جو شخص کہ عروض
مین اوسنے ذوق رکھتا ہے جانتا ہے کہ مخبون رجز رجز ہے اور مخبون رمل رمل ہے
پس ہر نوع کو اک جنس سے کہے اوسی جنس سے متفرع و منشعب ہے اور تحت مین
اوس نوع کے کوئی اور نوع نہین ہے اسم جنس سے جداگانہ تعبیر کرنا اور دایرہ مین
علحدہ لانا کوئی معنے نہین رکھتا ہے اور جو اس جماعت نے دیکھا ہے کہ مزاحفات

بحور اونمین بحور کے دایرہ سالم سے منفک نہین ہوتی جانا ہے کہ جس طرح سوا اِن بحور
دایرہ مین پاے جاتے ہین اوسی طرح مزاحفات کو بھی دایرہ مین لانا چاہیے
اور اس بات مین بھی غلطی سمجھے ہین اسواسطے کہ ہزج مکفوف و ہزج اخرب کو
دایرہ مین نہین لاسکتے اسلیے کہ جسطرح دایرہ ہزج سالم سے منفک نہین ہوسکتی
اوسی طرح ہزج مکفوف سے ہزج اخرب منفک نہین ہوسکتے - اور اسی طرح
مضارع کے چار بحر جو قرار دی ہین مثمن مکفوف اور مثمن اخرب اور مسدس مکفوف
اور اخرب وغیرہ لیکن مثمن مکفوف و مثمن اخرب کو ایک دایرہ مین نہین لاسکتے اور مسدس مکفوف
و مسدس اخرب کو بھی ایک دایرہ مین نہین لاسکتے اسواسطے کہ مثمن مکفوف سے مثمن
اخرب اور مسدس مکفوف سے مسدس اخرب منفک نہین ہوسکتے پس بالکلیہ مزاحفات
کا دایرہ علیحدہ ہوا البتہ بعض مزاحفات کا دایرہ علیحدہ ہوگا جیسا کہ قبل ازین لکھا گیا
اور ساتھ حکم اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ اشتباہ مین بعض مثمن الاجزا ہین اور بعض
مسدس الاجزا پس انکو دو دایرہ لازم تھے جیسے کہ قبل ازین ہمنے لکھے ہین - اور
اس بات کے کہ بحور دایرہ مشتبہ مختلف الاجزا ہین اور سب بحرین ایک وتد مفروق سے
اور تصریف ارکان دایرہ مذکور سے بہت بحور نکل سکتے ہین اگرچہ خلیل نے اکثر بحر
نکالے ہین اور ہر ایک کے طرف اشارہ کیا ہے اور ہر ایک کو ساتھ ایک علت
معطلہ چھوڑ دیا ہے جماعت مستعربہ نے بخیال اوستادی کہ آپکو علم عروض مین تصور
کرتے ہین سعی باطل کی ہے اور چند بحور نکالے ہین ایسے کہ اجتک کسی صاحب
اون اوزان مین شعر نہین کہے اور نہ کہینگے اور متقدمان شعراے عجم نے بھی مبالغہ
کیا ہے اور استخراج اوزان ثقیل مشغول ہوے ہین اور اونکے زعم مین ہے کہ افاعیل
و تفاعیل سے ساتھ ہر ترکیب کے کہ ممکن ہو وزن شعر نکل سکتا ہے لاجرم [illegible]
[illegible] اجزاے بحور دایرہ مشتبہ سے ترکیب دی ہین اور ہر ایک کا نہ از سر نو
[illegible] کیف ما اتفق ایک نام رکھا ہے اور اون جملہ بحور کو چار دایرہ مین لاے
ایک دایرہ کا نام منتقضہ اور ایک کا نام مشتلفہ اور ایک کا نام منقلبہ اور ایک کا نام منفا

بس کہا ہے الحق کمال جہل اون مہاجوں کا بغیر اسکے کہ اشعار مستقل اونکے سنے ہائین
ان ناموں سے اہل عقل تفرس کر سکتے ہین اور اسمین سے مراد تجاوز نا مناسب
و نا جائز ہے جیسا کہ قبل ازین کہا گیا تھا انشاء اللہ تعالی بعد بیان کرنے فصل اشلہ
بحور مستعملہ کے ان بحور غیر مستعملہ و مہملہ سے بعض کو بیان کرینگے تاکہ غلط فہمی اونصاحبونکے
اہل عقل کو معلوم ہو جائے اور مبتدا یقین اوس جماعت کے اپنی غلط فہمی سے باز آئین
فصل اور جو سات ان مقدمات کے اور بعضی تصریفات فاسد جماعت مذکورہ کے
اطلاع ہوئی اور تفصیل خبط و غلط جماعت مذکور کی اس فن عروض مین بطریق اجمال
معلوم ہوئی اب صلاح یہ ہے کہ ان ابواب مین سات تقسیمات باطل اور تخلیطات بے
حاصل جماعت مذکورہ کے التفات نہ کرین ہم اور اون سب بحرون کو چار دایرون مین لائین ہم
کہ جن پر مدار اشعار فارسی کا ہے ہزج رجز رمل کو ایک دایرہ مین رکھین ہم اور چار
مزاحفات و منشعبات ہر بحر کو سات اصول اونمین مزاحفات و منشعبات کے ملحق
کئے ہم اور چونکہ بین القوسین ارکان بحور دائرہ مشتبہہ سے بعلت انتظام
ارکان کوئی شعر مطبوع نہین کسی بحر کے اجزائی سالم سے معنا
یا وزن اوزان مستعملہ مزاحفات و منشعبات سے کہ دوسرا وزن اوس سے منفک
ہو سکتا ہو اصل اوس دایرہ مشتبہہ کے قرار دین ہم لیس منسرح مطوی اور مضارع مکفوف
و مقتضب مطوی اور مجتث مخبون کہ فارسی مین مثمن الاجزا ہین انہین ایک دایرہ مین
لائین ہم اور سریع مطوی اور جدید مخبون اور قریب مکفوف اور خفیف مخبون اور
مشاکل مکفوف کہ مسدس الاجزا ہین انہین ایک دایرہ مین لائین ہم - اور متقارب
متدارک کو ایک دایرہ مین لائین ہم تنبیہ ان دوایر مین جس جس بحر کو جس جس زحاف
مات مقید کیا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ اگر مقید نہ کرین تو ایک دوسرے سے بحر منفک
ہو دوسرے یہ کہ بحور دایرہ مشتبہہ سالم مطبوع نہین کما قیل پس ضرور ہوا کہ مزاحف
ہون اور مزاحف ہونے مین وہ زحاف لانا ضرور ہوئے جو باعث عدم انفکاک بحور
مذکورہ ہون بلکہ باعث انفکاک بحور از یکدگر ہون فلہذا ویسے زحافات ان بحور دایرہ

مشتبہ مین لائے گئے اور وہی ضرورت باعث استعمال ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ تمام
عروضی اور صاحب انجم و محقق ان بحور کو ان زحافات مذکورہ کے سات مقید کرتے ہین
ازبسکہ وہ اصل ہین یا حکم اصل مین ہین - حالانکہ اور زحافات بھی ان بحور مین آتے ہین
اور اسکے سات مقید نہین کرتے اسلیے کہ وہ زحافات دیگر فروع ہین بجہت فقدان
انفکاک بحور از یکدگر - اور جس دایرہ کی بحرین سالم مطبوع ہین اوسمین ان امور کا
لحاظ نہین کیا گیا اور ارکان سالم کو اصل اون بحور کے دایرہ کی قرار دی جیسے دایرہ
متقارب - اور جس دایرہ کے بحور سالم و غیر سالم دونو طرح پر مطبوع ہین تو دونو
شکلین اوسکی اصل قرار پاینگی جیسے دایرہ ہزج کہ سالم و غیر سالم دونو طرح پر آیا ہے
جسکو دایرہ مجتلبہ اور مجتلبہ زایدہ مزاحفہ قبل ازین کہا ہے پس دایرہ مزاحفہ مین بضرورت
فک بحور از یکدگر بطریق استعمال یہ زحافات مشہورہ ہین یا ہزج مکفوف رجز مطوی رمل مخبون
اور اہل فارس دایرہ ہزج کو سات حکم اس بات کے کہ اجزا اس دایرہ کے ترتیب
و ترکیب مین موتلف ہین موتلفہ کہتے ہین اور عربی مین یہ دایرہ مجتلبہ تھا لیکن عروض فارسی کو
اجتلاب کی ضرورت نہین کسواسطے کہ دایرہ مختلفہ عربی یعنی دایرہ طویل فارسی مین
نہین بسبب عدم استعمال بحور دایرہ مذکور پس اس دایرہ ہزج کو فارسی مین مجتلبہ کہنا
حاجت نہین بلکہ موتلفہ ہی کہنا چاہیے اور مختلفہ دایرہ منسرح کو بجہت اختلاف ترکیب
و ترتیب ارکان اور یہ عربی مین دایرہ مشتبہ تھا اوسکو فارسی مین مختلفہ کہنا چاہیے ا
فارسی مین دایرہ مختلفہ عربی نہین پس خوف التباس علم کا نہین اور اہل فارس نے دایرہ
سریع کو منتزعہ کہا ہے اس جہت سے کہ اس دایرہ کے بحور کو دایرہ منسرح سے انتزاع
کیا ہے اور دایرہ متقارب کو بدستور قدیم عرب متفقہ کے نام کے سات رہنے دیا پس
فارسی مین بحور مستعملہ عجم کے - چار دایرہ قرار دیے گئے اسواسطے کہ دایرہ ہزج سالم
دایرہ غیر سالم درحقیقت ایک ہی دایرہ ہے لیکن دوایر اربع سے اول موتلفہ
مختلفہ ثالث منتزعہ رابع متفقہ ہے اور ترتیب اسامی بحور اس نسق پر موتلفہ ہزج
مختلفہ منسرح مضارع مقتضب مجتث منتزعہ سریع جدید قریب خفیف مشاکل - متفقہ

متقارب متدارک ہم ان بحور کے دوایر قبل ازین لکھ چکے ہین مگر اس جگہ تکرار دوایر اربعہ
بہت اک طرز جدا گانہ کے جائز سمجھے گئی صورت دوایر اربع یہ ہے



اور جو ہم تعدید بحور و نقش دوایر سے بنہج صواب و سبیل راستی فارغ ہو سکے ایک فصل
ذکر تقطیع شعر مین کہ رعایت اوسکی لازم ہے لکھین اور بعد اوسکے تشریح کرین بحور مستعملہ
سات اثبات ابیات سالم و مزاحف کے فصل ذکر تقطیع شعر مین معلوم ہو کہ تقطیع
لغت مین پارہ پارہ کرنے کے ہین اور اصطلاح عروض مین برابر کرنا اجزا کے بیت کا

ساتت اجزاے افاعیل اوسی بحر کے اس نہج پر کہ ہر متحرک بجاے متحرک کے اور ہر ساکن مقابلہ مین
ساکن کے آسکے یعنے اسباب کے مقابلہ مین اسباب اور اوتاد کے مقابلہ مین اوتاد اور
فواصل کے مقابلہ مین فواصل آئین اور اختلاف حرکات کا بجہتہ فتحہ و کسرہ سے معتبر نہین ہے
جیساکہ لفظ الٰہی جل جلالہ و عم نوالہ بروزن فعولن ہے اور تقطیع مین حروف ملفوظہ معتبر ہین
نہ مکتوبہ غیر ملفوظہ کا اعتبار والمسموع الا الملکتوب ہے پس جو حرف کہ لفظ مین آسکے اگرچہ کتابت
نہو تقطیع مین بجاے یک حرف ساکن محسوب ہوگا اور جو حرف تلفظ مین نہ آسکے اگرچہ کتابت
مین ہو تقطیع مین بجاے یک حرف وہ شمار نہ کیا جاویگا لیکن وہ حروف کہ ملفوظ ہین اور
مکتوب نہین بہت ہین عربی مین جیسے الف سموات بعد میم کے اور الف لفظ اللہ اسم
ذات اقدس سبحانہ تعالے کا بعد لام کے اور ہمزہ جبرئیل کا بعد را کے کہ اسکی کتابت
یون صحیح ہے ہرچند کہ بعضے اک شوشہ بڑھاکر لکھتے ہین اور یی پا ہیے اور الف اشباع
فتحہ جیسے آمین اور واو اشباع ضمہ جیسے اپا اور یاے اشباع کسرہ جیسے یہ اور تشدیدات
و تنوینات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا
متحرک جیسے یا سے کیفیت لام ذلت زاے عزت - اور نون تنوین بحقیقت اک حرف جدا ہے
جیسے سمیع مجیب قریب کہ بروزن فعولن ہین اور فارسی مین بھی جو حرکت باشباع پڑھے
جاے جیسے الف ممدودہ کہ باشباع فتحہ ہمزہ پیدا ہوتا ہے جیسے آب آفتاب اور واو
اشباع ضمہ جیسے کاوس اور یاے اشباع کسرہ جیسے دل مین بروزن فعولن اور معلوم ہو
کہ سوا حرکت فتحہ و ضمہ و کسرہ کے فارسی مین اک حرکت مجہول ہوتی ہے کہ اوسکو حرکت
ربودہ و حرکت مختلس کہتے ہین مانند حرکت حرف را کے لفظ فارسی مین یا لفظ پارس مین
اول بروزن فاعلن جبکہ اثناے بیت مین واقع ہو سو قبیل حرکات شمار کی جاتی ہی
یعنے متحرک کرلی جاتی ہی یا ساقط ہو جاتی ہی جیسے سعدی کہتا ہے اقلیم پارس را
غم از آسیب دہر نیست ۔ اور اگر آخر شعر مین واقع ہوتی ہے بجاے حرف ساکن محسوب
ہوتی ہے جیسے سار قیم بسوے والی پارس مفعول مفاعلن فعولان پس معلوم ہوا
کہ نزدیک اہل فارس راے لفظ پارس و فارسی و سور و کار و آرد در حقیقت ساکن ہین

بلکہ اسپر حرکت ربودہ ہے پس باپنوجہ اسکے احکام بیان کئے گئے متحرکات مین فافہم اور حرف مشدد جیسے ارہ و فرخ کہ ان کلمات مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف ملفوظ ہوتے ہین - جاننا چاہیے کہ تشدید فارسی مین دو مقام پر لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسے غرّندہ و برّان و پرّان و بدرّید چنانچہ نظامی کہتا ہے سہ بغرّید غرّندہ چون اژدہا بغرّید بر سو چو بانگ ہزبر ❊ سہ یکے را بفرمود تا زان گروہ ❊ ببرّید سر ہمچو یکپارہ کوہ سہ چو پرّان شود نامہ با سوے مرد ❊ من آن نامہ را بر کشایم نورد ❊ سہ بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد ❊ مثل ہین کہ فولاد با خارہ کرد ❊ - دوسری دو کلمون کے درمیان مین تشدید لاتے ہین جیساکہ حرف آخر معطوف علیہ مین مثل زرّ و سیم اور درّ و گوہر اور چپّ و راست نظامی کہتا ہے سہ ز سیرابہ و گوہر و زرّ و سیم ❊ بدان جانور داد ترسے عظیم ❊ خسرو کہتا ہے سہ تحفہ آوردہ ہمہ کردہ راست ❊ شد چو صفحہ آراستہ از چپّ و راست ❊ اور حرف آخر مضاف مین جیسے دُرِّ سخن و سمّ اسپ و خمّ کمند نظامی سہ مثل زبان را ز لب گوش داد ❊ دُرِّ سخن را صدف گوش داد ❊ و لہ سہ بہ نیروے بازو و خمّ کمند ❊ در آورد گردن کشان را ببند ❊ اور صفت موصوف مین آخر صفت مین سعدی کہتا ہے سہ وجود مردم دانا مثال زرّ طلا ست ❊ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ❊ یا وہ کلمہ کہ سبب امر کے اور میم نہی کا اوسپر وہان بھی تشدید لاتے ہین جیسے بکّن مکّن سہ بکّن و مکّن اے بت خوش خرام ❊ مّن زخم زد غیر لطف دوام ❊ لیکن وہ حرف کہ تلفظ مین نہ آسکے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہاے ہوز کے وچہ ولالہ و پردہ مین پس ان مقامون کے تشدید قبیح ہے اور کسی مقام سواے اون مقامات مذکورہ سے تشدید واجب نہین اگر لائین تو جائز ہے اور بالجملہ تشدید فارسی مین جسقدر کمتر لائین بہتر ہے اسلیے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے لیکن وہ حرف کہ مکتوبی ہین اور ملفوظ نہین ہوتے عربی مین جیسے الف امنوا بعد واو متصلہ کے یا الف فاعتبروا بعد واو غیر متصلہ کے تاکہ فرق ہو درمیان واو جمع و واو عطف کے حالانکہ واو جس جگہ صیغہ مین ملا ہوا ہو جیسے امنوا مین یہان خوف التباس نہین واو عاطفہ سے لیکن طرد اللباب سے واسطے موافقت مقدمہ کے لکھتے ہین ❊

سلہ
عشرہ بروزن ... سبعہ شمارہ ... ۱۲۸ ... اسے نزل بعض ... ضیا ... وتھا ... [illegible]

اور الف آخر لفظ انا غیر حالت وقف میں نظیری کہتا ہے مصرعہ بدعوی انا صدیق آ
آور دہ ۔ اور حالت وقف میں یہ الف ملفوظ ہوگا ۔ اور الف وصل عربی و فارسی ہر دو
میں جیسے سمع اللہ تعالی شانہ بروزن فعلاتن اور مصرا زتن بروزن فعولن جبکہ مقصود
توصیل ہو والا مصرا زتن بروزن مفعولن ہوگا اور فارسی میں حروف مکتوبی غیر ملفوظی
پانچ ہیں مصرع سے واو و ہا و یا و نون و تا لیکن واو غیر ملفوظ تین طرح پر ہے
واو عطف و واو بیان ضمہ و واو اشمام ضمہ لیکن واو عطف جیسا کہ دلدار و دل و نگہ
وہدو دشمن و دوست لیکن واو بیان ضمہ جیسے واو دو و تو کہ یہ آخر دری میں یہ
دونو تلفظ میں نہیں آتے اور کتابت میں واسطے دلالت ضمہ دال و تا کے لکھے جاتے ہیں
پس جب یہ درمیان بیت کے واقع ہونگے تقطیع سے ساقط ہونگے جیسے از تو
پشت من دوتا شدہ اور اگر یہ آخر بیت میں واقع ہونگے ایک حرف ساکن محسوب
ہونگے جیسے سہ ہمسر با بر آستانہ تو اسلئے کہ آخر بیت کو سوا حرف ساکن کے چارہ نہیں ہے
یا جب یہ دونو واو کشیدہ پڑھے جاینگے تو تقطیع میں محسوب ہونگے لیکن واو اشمام ضمہ
واو معدولہ جیسے واو خواجہ و خوانچہ و خویش و خواب و خود و خوشتن و خور و خواہ
و خواستہ اور مانند اسکے کہ حرکت خے کے ان کلمات میں در اصل فتح ہے اور اوسکو
بو ضمہ کی دی ہے اور اشمام بمعنے بو یا نیدن ہے واو اشمام ضمہ تلفظ میں نہیں آتے بہرحال
بالکلیہ تقطیع میں ساقط ہوتے ہیں اور لغت دری میں قبل ان واوون کے سوا خے
کوئی اور حرف نہیں ہوتا اور معلوم ہو کہ حرکت خے کے فتحہ مایل بہ ضمہ خواب و خود وغیرہ
میں ہے اور درخویش و خویش میں ضمہ مایل بکسرہ ہے پس قافیہ اندود کا اور لفظ
خود کا ساتھ شد و بد دونو کے صحیح و درست ہوگا لیکن ہاے مختفی کہ واسطے اظہار حرکت
ہوتی ہے جیسے ہمہ رسم قلا پیالہ خانہ جامہ رفتہ گفتہ کہ اسکو ہاے وصلی بھی کہتے ہیں جیسے
رشید سمرقندی نے اپنی تجنیس خوارزمی میں لکھا ہے کہ سوا اسکے ہاے اصلی کے جمیع ہاے
معلوم کہ آخر اسکا وہ فعال میں واقع ہوتے ہیں واسطے دلالت فتحہ ماقبل کے ہوتے ہیں اور وہ

عملی میں لیکن چار لفظوں میں واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے ہوسکتی ہیں اور وہ کہ چشمہ
ہیں اصطلاح زبان ... ہی میں مکسور آسکتے ہیں نہ مفتوح بہرحال ہاے کہ تلفظ میں نہ آسکے
اگر درمیان بیت کے پڑے بوجہ وجود یا بالکل ساقط ہوتی ہے تقطیع میں اور اگر آخر بیت میں
پڑے بضرورت سکون جیسا کہ قبل ازین کہا گیا ایک حرف ساکن محسوب ہوگی لیکن یہ بھی
سمجھ لے اگر ساتھ یا کے لکھیں حال اس یا کا مثل ہا کے ہے جیسا کہ کہا گیا لیکن
نون - وہ نون ساکن کہ لامحالہ خیشوم یعنی بینی سے نکلیگا اور وہ حرف کہ خیشوم بینی سے نکلے
اسکو غنہ کہتے ہیں پس وہ نون بعد حروف مدہ کے واقع ہو جیسے کمان کمین کمون یا بعد
حروف مدہ کے واقع نہ ہو جیسے تن من دونو کو غنہ کہتے ہیں اور اطلاق لفظ غنہ کا نون پر
منحصر نہیں بلکہ مثل نون میم بھی حروف غنہ سے ہے جیسے ہم تم اور یہی دونو حروف غنہ ہیں
پس اور یہ دونو قابل درازی و کوتاہی زمان سکون کے ہوسکتے ہیں اور خیشوم یعنی
دماغ سے ادا ہوسکتے ہیں پس وہی نون غنہ کہ بعد مدہ کے واقع ہو اگر مضاف نہ ہو اور
حرف آخر معطوف علیہ کا نہ ہو تو ملفوظ نہ ہوگا اور تقطیع میں بھی محسوب نہ ہوگا جیسے کمان
بدوم بروزن فاعیلن اور خون بہا بروزن فاعلن اور یہین نگین بروزن مستفعلن
لیکن جب یہ نون مضاف ہوگا یا جب آخر معطوف علیہ میں واقع ہوگا تو ملفوظ بھی ہوگا
اور تقطیع میں محسوب بھی ہوگا مثال مضاف کی جیسے نشان من بروزن مفاعلن اور خون دل
بروزن فاعلان مثال معطوف علیہ بروزن مفتعلن مثال عطف کے جیسے جان و مال فاعلن خون و غم
فاعلات جیسے جان و مال فاعلات اور حروف مدہ حروف علت ہیں کہ حرکت انکے ماقبل کی
موافق انکے ہو جیسے واو ساکن ماقبل مضموم اور الف کہ لامحالہ ساکن ہوتا ہے ماقبل
مفتوح اور یاے ساکن ماقبل مکسور کہ مجموع ان حروف کا لفظ واے سے ہے لیکن تا
ہوتا ہے ساکن کہ ماقبل اسکا ساکن ہو جیسے رفت دست بخت جب درمیان بیت کے
واقع ہوگی متحرک ہوکر تقطیع میں محسوب ہوگی جیسے دست بردم بروزن فاعلاتن اور جب
آخر بیت میں واقع ہوگی اگر وہ جزو زیادہ وزن عروضی سے نہوگا تو ساتھ ایک حرف
ساکن کے محسوب ہوگی یعنے ساکن محسوب ہوگی جیسے اس مصرع میں کہ اسکے نرگس

پرخار توست ٭ بروزن مفعول مفاعلن مفاعیل اور اگر وزن عروضی سے زیادہ ہوگی
تقطیع مین ساقط ہوگی جیسے اس مصرع مین سه او چشم امیر سخت غمبزا ست ٭ بروزن فاعلاتن
مفاعلن فعلاتن یا بیشتر او بچشمے فاعلاتن امیر سخ مفاعلن تغمزیس فعلاتن چونکہ تا وزن
فعلاتن سے افزون ہے ساقط ہوگئے اور ہر تا کہ قبل اوسکے دو ساکن دیگر ہون جیسے
راست خواست دوست پوست ریخت بیخت جب درمیان بیت کے واقع ہو
اور تلفظ مین لاسکتے ہون پس سات ماقبل اپنے کے سات ایک حرف متحرک کے محسوب
ہوگی جیسے سه باخت دل با تو مہر ٭ بروزن مفتعلن فاعلان - اور اگر تلفظ مین آ سکی
تقطیع سے ساقط ہوگی سه مصرع بیکوست زنت جفانہ نیکوست ٭ دو تو چکہ لفظ تقطیع سے
ساقط ہوتے ہی اور جب یہ تا سے ساکن آخر بیت مین پڑی ہمہ حال ساقط ہوگے
اسواسطے کہ اوزان عروض مین تین ساکن کسی صورت سے جمع نہین ہوسکتے اور اسی
طرح اول مین وسط مین آخر مین بیت کے جہان کہین تین ساکن جمع ہون البتہ ساکن
سوہین کہ وزن فعل سکون العین واللام سے زیادہ ہوگا ساقط ہوگا سه مصرع سه چو گشتا
سپ با او دلہر اسپ تخت ٭ اور مصرع سه کار دبر داشت کار او بگذار ٭ پس با کے
گشتاسپ و لہراسپ اور دال کار د گزار د اور تا سے داشت کہ یہ حروف وزن فعل
سکون العین واللام سے زیادہ واقع ہوئے ہین تقطیع سے ساقط ہوگئے کلیہ یہ ہے
کہ اثنائے شعر مین زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اور دو ساکن تین ساکن چار
ساکن بھی جمع نہین ہوسکتے بسبب باطل ہوجانے وزن عروض کے اور اگر اثنائے
شعر مین واقع ہوتے ہین دوسرا ساکن متحرک ہوجاتا ہے اور تیسرا ساقط لاکن آخر شعر پر
دو ساکن جمع ہوسکتے ہین اور تیسرا ساکن آخر مین بھی ساقط ہوگا مثال دو ساکن جیسے
کار یار یہ اکثر اثنائے شعر مین واقع ہوتا ہے اسلئے کہ بنا لغت فارسی کے اعراب پر نہین
لہذا جمع ہونا دو ساکنون کا فارسی مین موجب کلفت نہین جب بابت شعر مین لیکر اوزان
عروضی مین بموافقت موزون یہ ایک حرف ساکن محسوب ہوگا تقطیع مین دو سبب
ہوجائیگا کما قیل مثال تین ساکن کے جیسے گوشت پوست اور مثال چار ساکنون کے جیسے

خواست لیکن حق یہ ہے کہ واو والف مخلوط التلفظ خواست مین بجاے حرف واحد مرکب ہے
پس زیادست تین ساکن سے ممکن نہین وہ بھی آخر شعر مین اور تیسرا ساقط ہو جائیگا اور
کبھی ان تینون ساکنون مین بعض حرف بحقیقت ساکن نہین ہوتا بلکہ وہ مجہول الحرکت
ہوتا ہے مثال لفظ پارس کے سے پر حرکت ربودہ و مختلسہ ہے جیسا کہ قبل ازین کہا گیا
غرض اس اطناب سے یہ ہے کہ اصول ارکان عروض مین سبب متوسط جیسے کار بار
اور وتد کثرت جیسے عیان نہان کچھ وجود نہین رکھتے پس وہ کوتہ نظر کہ جسکا یہ قول ہے
بطلان اوسکے قول کا متحقق ہو جاسکے اور معلوم ہو کہ تقطیع اوزان بحور و ارکان بحور کا جاننا
واجب و ضروری ہے تاکہ امتیاز تقطیع وزن حقیقی و وزن غیر حقیقی سے حاصل ہوسکے

فصل

اب شروع کرتے ہین ہم شرح بحور و دوایر مع ابیات شواہد
فاشلہ بر سبیل استمداد اللہ الموفق والمعین دایرہ اول [illegible]
بحور اوسکی تین ہین ہزج رجز رمل بحر ہزج سالم اجزا اوسکے مفاعیلن آٹھ بار ہے اور
وہ زحافات کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین سترہ ہین عربی عامہ قبض کف مکاففت
مراقبت فارسی عامہ تسبیغ عربی مختص بابتدا خرم شتر خرب فارسی مختص بابتدا کوئی
زحاف وضع نہین ہوا کسی رکن کے لیے اصول ارکان سے عربی خاص باعاریض و
ضروب قصر حذف تسبیغ ازالت ترفیل فارسی خاص باعاریض و ضروب ذلل ہتم جب بتر
فایدہ اہل فارس قصر کو بطور زحاف ہر رکن مین لاتے ہین اور یہ منجملہ تصرفات فارسیہ ہے
فافہم وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان ہزج سے منشعب ہوتے ہین اکیس ہین ۲۱
ق ع مفاعلن مفاعیل مضموم اللام ف ع فاعلن مفعول مضموم اللام مفعولن ع م
مفعولن مفعول مضموم اللام فاعلن س ع خ مفاعیل مسکون اللام فعولن مفاعیلان
مفاعلاتن خ ع فعول مسکون اللام فعل متحرک العین فل ع مسکون العین مفعول مسکون اللام
فعلن مسکون العین مفعولان فاعیلان [illegible] یہ بحر دوائر مسدس ہے از روے بنا
دایرہ مجتلبہ مین اور بتمام [illegible] مستعمل ہے اور مشطور یعنی مثلث نہین آسکے لیکن اہل فارس
[illegible] وزن مصراع فارسی مصراع عربی کو بھی چار کبھی لاتے ہین من حافظ

شعر اسکی سے مشہور ہی گر ہی ہمراہی اردو غالب مشہور حافظ؛ صنے ہا نلک من ہنوز
تبع الدنیا و اھلہا بروزن مفاعیلن ۲ بار اشعار شافعی من تحقیق واقعہ صفحہ ۵۴ سطر ۳

ہزج وافی مقبوض

لو ان المرء یحیی بعد اھلہ   لکان الخلق طرا سعداء اللہ

مفاعیلن مفاعلن مفاعلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ہزج وافی محذوف مقصور

کفی فی فضل مولانا علی   وقوع الشک فیہ انہ اللہ

ایضا ومات الشافعی لیس یدری   علی ربہ ام ربہ اللہ

ہر دو شعر بروزن

مفاعیلن مفاعیلن فعولن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

قطعہ شافعی من ہمان صفحہ ہزج مجزو سالم یعنی مربع

علی حبہ جنہ   قسیم النار والجنہ

وصی المصطفی حقا   امام الانس والجنہ

بروزن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

من گلستان سعدی ص ۶۴ س ۹ ہزج وافی اخرب مقبوض محذوف

فتشابہ بالوری حمار   علا جسدا لہ خوار

مفعول مفاعلن فعولن دوبار

فارسی میں یہ بحر مثمن سے اردو سے بنا کما قیل اور مجزو یعنی مسدس بھی مستعمل ہے اور شاذ یعنی مربع بھی لاسکتے ہیں لیکن مثمن کو سالم و مزاحف دونو طرح لاتے ہیں بخلاف مسدس کہ اسکو سوا مزاحف کے سالم نہیں لاتے اور اگر کوئی سالم لاسکے اتیانگا للضرب تو خلاف وضع ہوگا اور یہ ہو کہ یعنی مثمن سے نہیں ہو سکتا کما قیل ابیات سالم میں لکھا تھا اسنے مرحوم بہ منقبت امام شافعی و ثنا میں مولانا و مولی الکونین حضرت امام موسیٰ رضا علیہ والثناء و جعلہ فداہ واقعہ ص ۱۱ س ۳

هزج مثمن سالم

بگردون تیره ابرے بامدادان برشد از دریا | جواهر خیز و گوهر بیز و گوهر ریز و گوهر زا
چمن از فر فروردین چنان نازان بدیع چین | که طوس از فر شاه دین برابین نه گنبد خضرا
امام ثامن ضامن حریمش چون حرم ایمن | زمین از حرمت او ساکن سپهر از عزم او پویا
نظام عالم اکبر قوام شرع پیغمبر | فروغ دیده حیدر بسر و رسینه زهرا
نهال باغ علیین بهار مرغزار دین | نسیم روضه یاسین شمیم دوحه طه
خوشا آن عهدے که با معشوق بودم همنشین تنها | ز لعلیان پیام بوسه مے آمد و زان لبها

جمله اشعار بروزن مفاعیلن هشت بار

هزج مثمن مخنق مقبوض از ناصر علی

دیدن وز خود رفتن طرز آشنائیها | پیش آن صنم بودن عالم جدائیها

فاعلن مفاعیلن چار بار

من کلیات قاآنے واقعه ص ۳۵ س ۱۸ هزج مثمن مقبوض

نسیم خلد مے وزد مگر ز جویبارها | که بوے مشک میدهد هواے مرغزارها
ز شعر بوستان نشسته اند قمریان | چو مقریان نغمه خوان بجمع و خیر منبرها

ایضا

من کلیات قاآنے ص ۵۰ ۳ س ۱۸

بنفشه رسته از زمین بطرف جویبارها | و یا گسسته حور عین ز زلف خویش تارها

یہ سب اشعار بروزن مفاعلن هشت بار

هزج مثمن مکفوف مقصور من الهم

زهے حسن و زهے عشق و زهے نور و زهے نار | زهے خط و زهے زلف و زهے روے و زهے یار

بروزن مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل دوبار

هزج مثمن اخرب مکفوف و مخنق مقبوض و مخنق محذوف من قاآنی

حق اگر از تخمه کیان باشد | بے قدر تر از تخم ماکیان باشد

بروزن مفعول مفاعیل فاعلن فعلن دوبار

شیرازی سے مشہور ہی گرچہ خواہی از و غائب مشو حافظا ❊ متی ما تلق من تہوی
دع الدنیا و اھملہا بروزن مفاعیلن ۴ بار اشعار شافعی من حدیقہ تحقیق واقعہ صفحہ ۵ سطر ۳

ہزج وافی مقبوض

لو ان المرتضی ابدی محلہ ❊ لکان الخلق طرّا سجدا لہ

مفاعیلن مفاعلن مفاعلن ❊ مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ہزج وافی محذوف مقصور

کفی فی فضل مولانا علی ❊ وقوع الشک فیہ انہ اللہ

ایضاً وما تالشافعی لیس یدری ❊ علی ربہ ام ربہ اللہ

ہر دو شعر بروزن

مفاعیلن مفاعیلن فعولن ❊ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

قطعہ شافعی من ہمان صفحہ ہزج مجزو سالم یعنی مسدس

علی حبہ جنہ ❊ قسیم النار و الجنہ
وصی المصطفیٰ حقا ❊ امام الانس و الجنہ

بروزن مفاعیلن مفاعیلن دوبار

من گلستان سعدی ص ۶۴ ہزج وافی اخرب مقبوض محذوف

فتشابہ بالوری حمار ❊ علی الاجساد لہ خوار

مفعول مفاعلن فعولن دوبار

فارسی مین یہ بحر مثمن ہے اردو سے بنا کما قیل اور مجزو یعنی مسدس بھی مستعمل ہے اور سطی یعنی مربع بھی لاتے ہین لیکن مثمن کو سالم و مزاحف دونو طرح لاتے ہین بخلاف مسدس کہ اوسکو سوا مزاحف کے سالم نہین لاتے اور اگر کوئی سالم لائے اسکا مربع تو خلاف وضع ہوگا اور یہ ہوسک یعنی مثمن سے نہین ہوسکتا کما قیل ابیات سالم من کلیات آتش مرحوم منقبت امام ثامن ضامن مولانا و مولی الکونین حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام و الثناء روحی فداہ واقعہ ص ۱۱ س ۲

هزج مثمن سالم

بگردون تیره ابر ے بامدادان برشد از دریا　　جواهر خیز و گوهر بیز و گوهر ریز و گوهر زا
چمن از فر فروردین بپیمان تازان بدیع چین　　که طوس از فر شاهین سرایت [illegible] خضرا
امام ثامن ضامن سریشش چون حرم امن　　زمین از حزم او ساکن سپهر از عزم او پویا
نظام عالم اکبر قوام شرع پیغمبر　　فروغ دیده حیدر سرور سینه زهرا
نهال باغ علیین بهار مرغزار دین　　نسیم روضه یاسین شمیم دوحه طه
خوش آن عهدے که با معشوق بودم همنشین شبها　　سر قلیان پیام بوسه مے آورد زان لبها

جملا اشعار بروزن مفاعیلن هشت بار

هزج مثمن مخنق مقبوض از ناصر علی

دیدن و ز خود رفتن طرز آشنائیها　　پیش آن صنم بودن عالم جدائیها

فاعلن مفاعیلن چار بار

من کلیات قاآنی واقع ص ۲۵ س ۱۸ هزج مثمن مقبوض

نسیم خلد مے وزد مگر ز جویبارها　　که بوے مشک مے دهد هواے مرغزارها
فراز سرو بوستان نشسته اند قمریان　　چو مقریان نغمه خوان بمروحین بیدلها

ایضا

من کلیات قاآنی ص ۵۰ ۳ س ۱۸

بنفشه رسته از زمین بطرف جویبارها　　و یا گسسته حور عین ز زلف خویش تارها

یه سب اشعار بروزن مفاعلن هشت بار

هزج مثمن مکفوف مقصور من الهم

زهے حسن و زهے عشق و زهے نور و زهے نار　　زهے خط و زهے زلف و زهے حور و زهے یار
بروزن　مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل　دوبار

هزج مثمن اخرب مکفوف و مخنق مقبوض و مخنق محذوف من قاآنی

حق اگر از تخمه کیان باشد　　بے قدر تر از تخم ماکیان باشد
بروزن　مفعول مفاعیل فاعلن فعلن　دوبار

هزج اخرب و مخنق مقبوض از کتاب پریشان قاآنی ص ۳۲ س ۲

گر دل طلبد دلبر و ز جان طلبد جانان | اینک سر من و اینک دل اینک سر و اینک جان دوبار

بر وزن | مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

هزج اخرب مکفوف محذوف از کتاب پریشان ص ۱۹ س ۲۲

ای رفته پی صید غزالان سوی صحرا | باز آ به سوی شهر پی صید دل ما

بر وزن | مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن دوبار

هزج اخرب مکفوف و یک رکن سالم در عروض و ضرب مخنق شده همان قصیده

زان حقه بود در دل من شکّی پنهان | زین حقه بود در رخ من اشکی پیدا

بر وزن | مفعول مفاعیل مفاعیلن فعلن دوبار

هزج اخرب مکفوف مقصور محذوف همین قصیده

گه بر گره زلف تو بستم از آن اشک بدامن | گه بر گره عیب نشستم اندین اشک بسیما

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن دوبار

هزج اخرب مکفوف مقصور از پریشان ص ۲ س ۵

عید آمد و آفاق پر از برگ و نوا کرد | مرغان چمن را از طرب نغمه سرا کرد

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل دوبار

هزج اخرب مکفوف عروض محذوف و ضرب مقصور از پریشان ص ۱۱ س ۱

یار از من و از بندی من بود گریزان | وا سال گریزد ز من از صحبت اغیار

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن | مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

هزج اخرب مخنق مقبوض و مکفوف و محذوف و در مصرع اول یک رکن حشو سالم از پریشان ص

۴۸ س ۹

ماه رمضان آمد ای ترک سیمبر | برخیز و مرا سبحه و سجاده بیاور

مفعول مفاعیلن مفعول فعولن | مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

هزج اخرب حشو مقصور و مکفوف از پریشان ص ۳۲ س ۱۲

در شهر رسے امسال بهر سو کُنم گام — هر کس غنچه دارد و گلچهره گل اندام

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل

ہزج اخرب بعین قصیدہ عروض و ضرب مخنق مقصور

هر شام کشد تنگ مرا غوششش تا صبح — هر صبح زند چنگ بگیسوئیش تا شام

مفعول مفاعیل مفاعیلن مفعول — دوبار

ہزج اخرب مکفوف مقصور از مد تحقیق مصنفہ مولوی روم مسمے بہ جلال الدین ص ۹ عمر

ان هردو سرافراز که اندر ره اسلام — تا کار نه شد راست نیاسود ... بود

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — دوبار

ہزج اخرب مکفوف عروض مقصور و ضرب محذوف از گلستان سعدی ص ۳ س ۳

این مدعیان در طلبش بیخبرانند — کان را که خبر شد خبرش باز نیامد

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل — مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہزج اخرب مکفوف محذوف مقصور از گلستان سعدی ص ۸ س ۹ قطعہ

اے سیر ترا نان جوین خوش ننماید

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

معشوق من است آنکه بنزدیک تو زشت است

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب ایک رکن حشو سالم مصرع اول میں باقی ارکان مکفوف مقصور

حوران بهشتی را دوزخ بود اعراف — از دوزخیان پرس که اعراف بهشت است

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیل — مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

ہزج اخرب مکفوف عروض و ضرب سالم از گلستان سعدی ص ۱۲ س ۱

گوسفے رگ جان میگسلد زخمه ناسازش

ناخوشتر از آوازه مرگ پدر آوازش

مفعول مفاعیل مفاعیلن — دوبار

ہزج مجزو یعنی مسدس

جدا از ہموطن یکشب گذاری کن   خزان گردیدہ خود را بہاری کن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہزج مجزو محذوف مقبوض از کتاب پریشان ص ۱۲ س ۲۵

زہے احمق کہ از غیر حماقت   سواد چشم را نشناسد از مو

مفاعیلن مفاعیلن فعولن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعلن

ایضاً   من حضرت والد علام در صنعت مقلوب مستوی

امید آشنایان شادی ما   امید آباد ہم آبادی ما

ہزج مسدس مقبوض و ضرب مقصور گلستان سعدی ص ۲۲ س ۱۱

بدریا در منافع بیشمار است   اگر خواہی سلامت بر کنار است

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

ایضاً   بوزن اوسے از گلستان سعدی ص ۱۴ س ۱۹

چون کنعانرا طبیعت بے ہنر بود   پیمبرزادگی قدرش نیفزود

ہزج مسدس مقبوض و ضرب محذوف قطعہ از گلستان سعدی ص ۴۹ س ۱

ازین مہ پارہ عابد فریبی   ملائک صورتی طاوس زیبی

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

کہ بعد از دیدنش صورت نبندد   وجود پارسایان را شکیبی

ایضاً   بوزن اوسے از گلستان ص ۱۳۱ س ۱

اگر صد سال گبر آتش فروزد   چو یکدم اندرون افتد بسوزد

ایضاً   بوزن اوسے قطعہ از گلستان سعدی ص ۴۳ س ۹

شنیدم گوسفندے را بزرگے   رہانید از دہان و دست گرگے

شبانگہ کارد بر حلقش بمالید   روان گوسپند از وے بنالید

کہ از چنگال گرگم در ربودے   چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے

شعر اوسط بین عروض و ضرب مقصور و شعر آخر موافق وزن اول

هزج مجزو اخرب مقبوض عروض مقصور ضرب محذوف قطعه از گلستان ص ۱۰۲ س ۱۲

دونان نخورند گوشه ارند — گویند امید به که خورده
مفعول مفاعلن مفاعیل — مفعول مفاعلن فعولن

اخرم و مخنق مقبوض و محذوف منه

روزی بینی بکام دشمن — زر مانده و خاکسار مرده
مفعولن فاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن ص

مثلا
از دست و زبان که برآید — کز عهده شکرش بدر آید
مفعول مفاعیل فعولن دوبار

هزج مجزو اخرب مقبوض عروض و ضرب سالم از گلستان ص ۹

از دست تو مشت بر دهان خوردن — خوشتر که بدست خویش نان خوردن
مفعول مفاعلن مفاعیلن دوبار

ایضاً
بر وزن اول از پریشان ص ۲۲ س ۶

گستره بهار زیر بین زیبا — چون چهره نگار شد چمن زیبا

همین قصیده اخرب مقبوض و عروض مسبغ و ضرب سالم

لبهای تو بهر بوسه خلقت کرد — از حکمت خویشتن خالق یکتا
مفعول مفاعلن مفاعیلان — مفعول مفاعلن مفاعیلن

همین قصیده اخرم مخنق مقبوض عروض و ضرب سالم

در جان شنو زبس که چرخ سبه معلت — در کین تو زهی چو دهر بی پروا
مفعولن فاعلن مفاعیلن دوبار

همین قصیده اخرب محذوف عروض و ضرب سالم اخرب مکفوف عروض و ضرب مخنق

سی ملک مخلد ترا مقطع — سفی ذات سوید ترا مبدا
مفعول فعولن مفاعیلن دوبار — یا مفعول مفاعیل مفعولن دوبار

تنبیہ اس جگہ عروض و ضرب کا مقطوع لانا غرابت سے خالی نہیں کیونکہ
ہمین قصیدہ مصراع اولی اخرب مقبوض و عروض سالم و مصراع ثانی اخرم محذوف مقبوض
با نکہت زلف عنبر افشانت   عنبر خیزد ز کام اثر درہا
مفعول مفاعلن مفاعیلن   مفعولن فاعلن مفاعیلن

ہزج مربع سالم من العجم

دلم بردی بر دا باشد   دلم غمگین چرا باشد
مفاعیلن مفاعیلن دوبار

ہزج مربع مکفوف محذوف

چرا یار نہانی   عنادم چہ نہانی
مفاعیل فعولن دوبار

ہزج مربع اخرب مسبغ

اے شاہ ہمہ لشکر   شادست بتو چاکر
مفعول مفاعیلن دوبار

ہزج مربع اخرب مقصور مسبغ

من سے بتو چنین زار   تو از دور ہمی خند
مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل

ہزج مشطور بغیر تسبیغ عروض مسبغ و ضرب سالم

ہوشم بہ نگاہے برد   جانانہ چنین باید
مفعول مفاعیلان   مفعول مفاعیلن

تنبیہ حالت تسبیغ مین رکن دوم مین تسبیغ لائین تو ہو سکتا ہے کہ رکن دوم عروض مین ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا لیکن در اصل یہ اک مصراع مسمط چار خانہ کا ہے مین کیا تاویل کی جائیگی اول یہ کہ مربع کو مضاعف کر لیا ہے یعنی مستزاد ثانیا بسبب اجتماع دو ساکن ایک ساکن تقطیع مین محسوب نہ ہوگا لیکن اس وزن کو صاحب العجم نے اوزان

لکھا ہے جیساکہ ذکر اسکا اوزان ثقیل مین آئیگا اور یہی اوفق ہے کہ اسکو اوزان
ثقیل سے جانین اور بعض لوگ جو اسکے تقطیع یون کرتے ہین مفعول مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن۔ اور اس تقطیع مین دال باقی رہتا ہے لیکن صحیح نہین اسلیے کہ جب رکن
اخرب کے بعد رکن سالم آیا تو ضرور تھا کہ رکن ثالث بھی اخرب ہوتا حالانکہ یہان ایسا
نہین ہے اور حکم اسکا بتفصیل آگے اسی بحث مین آئیگا اور مثنویون مین اوزان پہلویات کہ
کہ لحونات کو اوسکے راشیان کہتے ہین یہ ہے چمن چشمے کمی خواہش بکنجے ۞ مفاعیلن
مفاعیلن فعولن بین انجم و انج ہو کہ مفعول مفاعلن مفاعیل ۞ مفعول مفاعلن فعولن ۞ مفعولن
فاعلن مفاعیل ۞ مفعولن فاعلن فعولن ۞ ان چاروزنون کے آمیزش سے باہم دگر ابیات
ناموزون نہین ہوتے چنانچہ مثنوی تحفۃ العراقین خاقانی و لیلی و مجنون نظامی اسی
وزن پر ہے اور اسی طرح اجتماع مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل ۞ مفاعیلن مفاعیلن
فعولن کی آمیزش باہم درست ہے چنانچہ مثنوی شیرین خسرو نظامی و یوسف زلیخائے
جامی و مثنوی زلالی اسی وزن پر ہے حاصل یہ ہے کہ اجتماع قصر و حذف عروض و ضرب
مین ورا سے مصرع یعنے ورا مطلع کے ہر جگہ جائز ہے اور اوسی طرح اذاییل مین اخرم
و اخرم کا اجتماع جائز ہے بشرط تناسب یعنے نظم ارکان گسستہ ہونے پاوے اور اس
بحر مین حالت تسبیغ مین کہ اخرب ہو مراقبت ہے درمیان یا و نون مفاعیلن حشو کے پس
یا مفاعلن مقبوض آئیگا یا مفاعیل مکفوف اور لابد رکن سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا یہ کلیہ ہے
کہ ہزج مسدس اخرب مین بعد مفعول کے رکن ثانی مقبوض آئیگا یا مکفوف وجوباً و لزوماً
بایین طور مفعول مفاعیل مفاعیلن ۞ مفعول مفاعلن مفاعیلن ۞ مفعول مفاعیل فعولن
مفعول مفاعلن فعولن ۞ مفعول مفاعیل مفاعیل ۞ الخ مین رکن ثانی سالم بعد مفعول کے نہ آئیگا
بایین جہت کہ نظم ارکان گسستہ ہو جائیگا لیکن بیت مثمن مین بعد مفعول کے
رکن سالم آتا ہے ساتھ شرط اس بات کے کہ اس رکن سالم حشو کے بعد ایک رکن اخرب
دوسرا ضرور ہونا چاہیے اور یہ قید لزوم و وجوب بہ حیثیت بلاغت مقرر ہے اور جملہ ارکان
ہزج مین مراقبت ہے درمیان یا و نون کے نہین چاہیے باہم دونو ساقط ہون تا مفاعل

باقی رہے اور اس اسقاط یا و نون کے سبب سے چار متحرک جمع ہوجائیں ایسا نہ
جیسا کہ قبل ازین کہا ہے اور ضروب ابتر متغیر نہیں ہوتے ہیں وہ ضرب کہ بنا بیت اول
قصیدہ و غزل کی اوس پر ہو سکے ہو پس وہ درمیان جملہ قصیدہ کے لازم ہے۔ اور اگر
عروض اول مفاعیلن ہو تغیر اوسکا بھی نہیں چاہیے لیکن اگر عروض اول فعولن ہو
دیگر میں ہو سکتا ہے کہ مفاعیل اوسکے جگہ پر لائیں کذا فی انجم اور اسی طرح اگر عروض
اک رکن سالم اور دوسرا مسبغ لائیں بشرطیکہ وزن دایرہ سے نہ خارج ہو مخل وزن نہ ہو
اور یہ بھی قاعدہ کلیہ ہے کہ سب اوزان میں مطلقاً بس جگہ بیت مصرع لاتے ہیں مثل
مثنوی و مطلع قصاید و غزل کے انہیں عروض تابع ضرب ہوگا اور پھر بعد اس مطلع کے
اشعار میں ضروب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہیں لیکن عروض اشعار دیگر میں
رہتا ہے جبکہ وہ مزاحف ہوتے ہیں اور عروض سالم کا حکم قبل ازین لکھا گیا اور فارسی میں کا
حال کل اعاریض و ضروب کا جملہ بحور میں قیاس کرنا چاہیے فصل بیان رباعی کے
واضح ہو کہ مفعولن فاعلن مفاعیلن اور مفعول مفاعلن مفاعیلن ان دو وزن اخرم و
میں کہ قبل ازین مذکور ہوئے اگر اک سبب خفیف زیادہ کیا جاے پس وزن دو بیتی
اور تخریج اسکا رودکے شاعر متقدمین شعراے عجم سے ہے اور حقیقت اس وزن
استخراج کی یہ ہے رودکے ایک روز کہیں جاتا تھا راہ میں چند اطفال کو دیکھا کہ
مشغول جوز بازی ہیں اور بعض اشخاص اون اطفال کے بازی طفلانہ کو تماشہ
کر رہے اونکے تحو سیر میں رودکے بھی اون لوگوں میں شریک ہو کر ناظر تھا
اک طفل نے چند جوز گو میں پھینکے سب جوز گو میں آئی لیکن اک جوز گو سے باہر نکل گیا
بہر جست قہقہر غلطان غلطان اوسی گو میں آگیا۔ کودک جوز انداز کے منہ سے
یہ کلمات نکلے غلطان غلطان ہمے رود تا سر گو رودکے کو وزن ان کلمات کا
مطبوع ہوا پس رجوع کیا اوسنے قوانین عروض کی جانب اور اس وزن کو
بحر ہزج مثمن سے استخراج کیا جامعان صناعت موسیقی کو یہ وزن نہایت مطبوع
اور عادت اسطرح پر ہے کہ اس صنف کی بیشتر مبنی ہو ابیات تازی پر اوسکو قول کہتے

اور اس جنس کی ہزج کے ہے اوزان قطعات فارسی پر تالیف ہوا ہو اوسکو غزل وغیرہ
کہتے ہیں اور متاخران اہل عجم اس وزن کے ملفوظات کو ترانہ کہتے ہیں اور اس وزن کے شعر
جزو کو یعنے مصراع کو دو بیتی کہتے ہیں کہ بنا اوسکی زیادہ دو بیت سے نہیں ہے۔ اور مستعمل اس وزن کا
رباعی کہتے ہیں اس مناسبت سے کہ بحر ہزج اشعار عرب میں مربع سے زیادہ نہیں آئی بطریق
استعمال پس ہر مصراع اس وزن کا ایک بیت عربی ہو سکتا ہے کذا فی العجم پس یہی وجہ ہے
کہ ترانے کو قدمائے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چار بیتی کہا ہے یعنے اوسمین ہر مصراع
ایک بیت ہے اور تازی میں اوسکو رباعی کہتے ہیں اور چاروں مصرعوں میں قافیہ لانا واجب
جانتے ہیں لیکن نزدیک متاخرین جو مربعات اس وزن اعرب کے مستعمل ہیں یہ وزن بھی
متروک ہے اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصراع شمار کرتے ہیں فارسی میں اور رباعی کو
دو بیتی کہتے ہیں اور تعبیر سے مصراع آخر کو خصی کہتے ہیں اور اوسمین قافیہ شرط نہیں جانتے اور خصی
لغت میں خصیہ کردہ شدہ کو کہتے ہیں مناسبت ظاہر ہے کذا فی معیار الاشعار اور یہ ظاہر ہے
کہ اس وزن میں ہمیں مستعمل شعرائے عجم ہیں اشعار عرب میں نہیں اور یہ وزن رباعی اشعار عرب
میں نہ تھا اور اس وزن کے جزو چہارم کے زحاف چار ہیں ہتم جب ابتر ازل چنانچہ تفصیل ان کی
قبل ازین کی گئی۔ اور جب یہ مقدمات معلوم ہوئے جاننا چاہیئے کہ ابتدا اس وزن کے
مفاعیل کے یا مفعولن سے ہوتے ہیں یا مفعول سے۔ ہرگاہ جزو اول مفعولن آئیگا جزو دوم
فاعلن یا مفعول یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ہرگاہ جزو دوم فاعلن یا مفعول ہوگا جزو سوم مفاعیلن
یا مفاعیل ہوگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعیلن ہوگا تو جزو سوم مفعولن یا مفعول آئیگا اور بس اور ہرگاہ
جزو اول مفعول آئیگا جزو دوم مفاعیلن یا مفاعلن یا مفاعیل آئیگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعیلن
ہوگا جزو سوم مفعول یا مفعولن ہوگا اور ہرگاہ جزو دوم مفاعلن یا مفاعیل ہوگا تو جزو سوم مفاعیل
یا مفاعیلن ہوگا۔ اور ان دونو شکلوں میں یعنے شجرہ اخرم و اخرب میں جزو سوم مفاعیلن یا مفعولن
یا مفاعیل یا مفعول ہوگا پس مفاعیلن و مفعولن کے بعد رکن چہارم فع ہوگا یا فاع اور مفاعیل
اور مفعول کے بعد رکن چہارم فعل ہوگا یا فعول اور بس۔ اور ان چار تمامیت دو دو صدر سے
دو بیتی کے بیست و چار (۲۴) وزن حاصل ہوتے ہیں تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ وزن ترانہ

ان دس رکنون پر منحصر ہے ایک مشابہ بہ سالم اور نو مزاحف لیکن مزاحف ۱ مفعول اخرب ۲
مفعولن اخرم ۳ فعول اہتم ۴ فاع ازل ۵ فعل مجبوب ۶ فع ابتر ۷ مفاعلن مقبوض ۸ مفاعیل مکفوف
۹ فاعلن اشتر یعنے مخنق مقبوض لیکن مشابہ بہ سالم ۱۰ مفاعیلن ان دس رکنون کے سوا اور کوئی
رکن رباعی مین نہین آسکتا اگرچہ ایک رباعی سے ۱۶ رکن ہوسکتے ہین لیکن اس تعداد کے پورا کرنے
کے لیے انھین دس رکنون سے بعض رکن بجز اول و آخر سے مخصوص نہین مکرر ہونگے جیسا
کہ امثلہ سے ظاہر ہوگا۔ اون ارکان عشرہ سے دو رکن مفعول اخرب اور مفعولن اخرم صدر
و مطلع سے مخصوص ہین یعنی رباعی کا پہلا رکن اخرب ہوگا یا اخرم اسلیے کہ خرم زحاف مختص اوایل
سے ہے ہان اگر مفعول یا مفعولن حشو مین آئیگا تو اول کو مخنق مکفوف اور دوسرے کو مخنق کہینگے
اسلیے کہ تخنیق زحاف عامہ سے ہے اور اون ارکان عشرہ سے چار رکن فعول اہتم فعل مجبوب فاع ازل
فع ابتر مخصوص ہین بعروض و ضرب سے پس چوتھا رکن رباعی کا ایک ان ارکان اربع سے ہوگا
اب باقی رہے اون ارکان عشرہ سے چار رکن ۱ مفاعلن مقبوض ۲ مفاعیل مکفوف ۳ فاعلن اشتر
یعنے مخنق مقبوض ۴ مفاعیلن مشابہ بہ سالم یہ مقامات حشو مین آئینگے اور مفعول مخنق مکفوف ہوکر اور
مفعولن مخنق ہوکر جنکا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی حشو مین آئینگے پس ارکان صدر و مطلع دو اور حشو کے
چھ اور عروض و ضرب کے چار علحدہ علحدہ ہوئے اگرچہ عقلی طور پر ترانے کی کتنی ہی قسمین نکلتی
ہون لیکن از روے استعمال ۲۴ ہی ہین اور وجہ حصر و ضبط کی ایک مقدمہ پر موقوف ہے جو مشتمل
دو شعبون پر شق اول اصل مین ہر مصراع رباعی کا پہلا رکن مفعول ہوتا ہے اور دوسرا رکن یا مفاعلن
یا مفاعیل ہوتا ہے اور تیسرا رکن فقط مفاعیل ہوتا ہے اور چوتھا رکن فعول یا فعل ہوتا ہے پس
اصل مین رباعی بجاے ارکان عشرہ جو اوپر مذکور ہوے ان ارکان خمسہ سے مخصوص سمجھے جاتے
شق ثانی سوا پہلے رکن کے باقی ارکان کے سرے کے حرف کو ساکن بھی کر دیتے ہین بزحاف
تخنیق اسلیے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جہان تین حرکتین متوالی جمع ہوسکتے ہین بیچ کے حرف کو ساکن
کر دیتے ہین بشرطیکہ رکن ماقبل کا آخر حرف متحرک ہو اور چونکہ ابتدا بہ سکون محال ہے اس
کے ساکن حرف کو رکن ماقبل کے حرف آخر سے جسے متحرک ہونا چاہیے ملا دیتے ہین پس باقی ماندہ
رکن رباعی کے آمیزش کی وجہ سے نکلتے ہین اور وہ یہ ہین ۱ مفعولن ۲ فاعلن ۳ مفاعیلن ۴ فاع

دفع مثلاً مفعول مفاعلن میں جب ہم مفاعلن کو ساکن کرکے رکن ماقبل کے لام سے ملائیں کہ متحرک ہے پس مفعولم فاعلن ہوگا حسب قاعدہ عروض مفعولم کو مفعولن سے نقل کرینگے اسی طور پر جب مفعول مفاعیل میں میم کو ساکن کرکے مفعول کے لام سے ملائینگے تو مفعولم فاعیل ہوگا نقل کرینگے مفعولن مفعول سے وقس علی ہذا علی ارکان الباقی اب ان دونوں شقوں پر غور کرنا چاہیے کسواسطے کہ جب رباعی کے پہلے رکن مفعول کے ساتھ دوسرا رکن مفاعلن دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے یہ دو شکلیں پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعلن ۲ مفعولن فاعلن اور جس وقت دوسرا رکن مفاعیل دو طرح سے لگایا جائیگا تو اس سے دو شکلیں پیدا ہونگی ۱ مفعول مفاعیل ۲ مفعولن مفعول الحاصل دوسرے رکن کے ملنے سے یہ چار ثنائے شکلیں نکلیں اب اگر ان چار شکلوں سے ہر ایک شکل کے ساتھ تیسرا رکن دو طرح سے لگایا جاتا تو اس سے بھی آٹھ شکلیں پیدا ہوتیں لیکن اول کی دونو شکلوں میں دوسرے رکن کا آخر حرف ساکن ہے یعنے نون مفاعلن و فاعلن پس ان دونو شکلوں میں تیسرا رکن یعنے مفاعیل ایک ہی طرح سے لگایا جائیگا بغیر تخنیق یا یوں طور سے مفعول مفاعلن مفاعیل اور مفعولن فاعلن مفاعیل معہذا اول کے دونو ثنائے شکلوں میں تیسرے رکن کے ملنے سے دو ہی ثلاثے شکلیں رہیں جو مذکور ہوئیں اور چونکہ آخر کی دونو ثنائے شکلوں میں رکن دوم کا آخر حرف متحرک ہے اس سبب سے ان دونوں میں تیسرا رکن دونو طرح سے لگایا جائیگا پس تیسرے رکن کے ملنے سے ان آخر کی دونو ثنائے شکلوں سے چار شکلیں نکلینگی ۱ مفعول مفاعیل مفاعیل ۲ مفعول مفاعیلن مفعول ۳ مفعولن مفعول مفاعیل ۴ مفعولن مفعولن مفعول الغرض آخر کی دونو ثنائے شکلوں سے جب تیسرا رکن ملا تو یہ چار ثلاثے شکلیں نکلیں اور دو شکلیں ثلاثے اول کے دونو ثنائے شکلوں سے نکل چکی ہیں پس مجموع چھ شکلیں ہوئیں ان چھ شکلوں میں چوتھا رکن فعول دونو طرح سے لگایا جائیگا تو بارہ شکلیں نکلینگی اور اسی طرح جب چوتھا رکن فعل دونو طرح سے ملایا جائیگا تو اس سے بھی بارہ شکلیں نکلینگی پس کامل طور پر رباعی کی چوبیس ۲۴ شکلیں ہوئیں اب ہم ان چھ ثلاثے شکلوں میں ترتیب وار چوتھا رکن چار طرح سے لگاتے ہیں

شعبۂ اول	۱	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۲	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
	۳	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۴	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
شعبۂ دوم	۱	مفعولن فاعلن مفاعیل فعول	۲	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
	۳	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	۴	مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
شعبۂ سوم	۱	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۲	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
	۳	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۴	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
شعبۂ چہارم	۱	مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۲	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
	۳	مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۴	مفعول مفاعیلن مفعولن فع
شعبۂ پنجم	۱	مفعولن مفعول مفاعیل فعول	۲	مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
	۳	مفعولن مفعول مفاعیل فعل	۴	مفعولن مفعول مفاعیلن فع
شعبۂ ششم	۱	مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲	مفعولن مفعولن مفعولن فاع
	۳	مفعولن مفعولن مفعول فعل	۴	مفعولن مفعولن مفعولن فع

ان چوبیس ۲۴ وزنون سے بارہ وزن جنکے سری پر مفعول ہے اخرب کہلاتے ہین اور باقی بارہ جنکے سرے پر مفعولن ہے اخرم کہلاتے ہین لیکن محقق طوسی علیہ الرحمہ سب کو اخرب فرماتے ہین کیونکہ اصل مین پہلا رکن مفعول اخرب ہی ہوتا ہے اور مفعولن اخرم دوسرے رکن کی تسکین حرف اول کی وجہ سے ہوجاتا ہے ان چوبیس وزنون سے جن وزنون مین سبب وتد سے زیادہ ہین وہ ثقیل و نامطبوع ہین اور جنمین وتد سبب سے زیادہ ہین وہ خفیف و مطبوع طبع ہین اسی سبب سے عموماً اخرب کے اوزان اخرم کے اوزان سے سبک اور پسندیدہ ہین۔ اوزان اخرب مین بلکہ کل وزنون مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ہے اور سب سے زیادہ ثقیل مفعول مفاعیلن مفعولن فع ہے اسلیے کہ چھ سبب برابر ہوگئے ہین ہر وزن اخرم مین سب سے زیادہ خفیف وزن مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ہے کیونکہ اسمین سبب اور وتد برابر ہین اور اوزان اخرم مین بلکہ سب وزنون مین سب سے زیادہ ثقیل وزن مفعولن مفعولن مفعولن فع ہے اس سبب سے ایک

کوئی وقت نہین ہے سبب ہی سبب ہین چنانچہ ان اوزان کے ملانے مین دقیقہ تناسب سے غافل نہین رہنا چاہیے اور وزن لطیف کو سات وزن ثقیل کے آمیزش دینا چاہیے تاکہ اجزا اعتدال ہوجائین اور متناسب رہین اور جو لازم ہے کہ تینون مصرع اس وزن کے باقافیہ ہون نہین چاہیے کہ وہ قوافی متغیر ہون لیکن مصراع سوم مین کہ اوسکو خصی کہتے ہین اگر بجاے فع فاع آجاے اور بجاے مفعول فعل آجاے جایز ہے اور تینون مصراع باقی مین فعول کا قافیہ فاع ہوسکتا ہے لیکن ان دونون کا فعل اور فع قافیہ نہین ہوسکتا اور فعل و فع کا قافیہ ہوسکتا ہے لیکن ان دونو کا فعول و فاع قافیہ نہین ہوسکتا ان اعتبارات سے بھی بہت اشکال نکل سکتے ہین لیکن ہمکو مقصود او نہین اشکال مستعملہ کا بیان تھا کما قلت اگرچہ اہل فن نے رباعی کو چوبیس ۲۴ وزنون مین منحصر رکھا ہے لیکن بعض ناواقفون نے اپنے عدم وقوف کی جہت سے چند اوزان رباعی کے اور بھی نکالے ہین انھین سے ایک وزن مفعول مفاعلن فعولن فعلن ہے چنانچہ وہ اس مصرع ع کیا کیا نہ فلک نے خاک چھانی میری
اسی وزن پر تقطیع کرتے ہین حالانکہ اونکی یہ صریح غلطی ہے۔ اس مصرع کا وزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع ہے اونھون نے بوجہ ناواقفی مفاعیلن کے آخر سے ایک سبب کم کرکے مفاعیلن کو فعولن بنایا اور اس سبب کو فع سے ملاکر فع کو فعلن کر لیا اور یہ نہ خیال کیا کہ رباعی مین فعولن اور فعلن کہین نہین آتا بلکہ فعولن و فعلن پہ کیا حصر ہے کوئی رکن سوا ان ارکان مذکورہ بالا کے نہین آسکتا الغرض کوئی رباعی ایسی نہین جو چوبیس ۲۴ اوزان مذکورہ بالا سے خارج ہو اور اگر ہو تو اوسکو رباعی نہ کہنا چاہیے کیونکہ رباعی ان اوزان سے مخصوص ہے لیکن یہ اوزان رباعی سے مخصوص نہین بلکہ ان اوزان مین قطعہ وغیرہ بھی کہہ سکتے ہین جیسا کہ امثلہ سے ظاہر ہوگا اگر ایک مصراع رباعی کا وزن اخرب مین ہو اور دوسرا وزن اخرم مین بہ خلط جایز ہے اور اسی طرح قصیدہ و غزل وغیرہ مین بھی اگر چند شعر وزن اخرب مین ہون اور چند شعر وزن اخرم مین جایز ہے امثلہ جو اس وزن پر ہین اور رباعی نہین ہین چنانچہ ابو طاہر خاتونی کہتا ہے

قطعہ

او ستادگان مهر که دل ریش تیم | از فعل تو نیک و از بد اندیش تیم
در کیش تو آئین نکوکاری نیست | ایزد داند که من بد این کیش تیم
با هیچ خودی مرا بود خویشی و بس | بیگانه طبع خویش خوش خویش تیم
تا کی بر من زنی زبد فعلی لاف | گر تو گرگی بطبع من میش تیم
در نیکی و در بدی نیم همسر تو | سیه کار تیم و لیک با نیش تیم
گفتی که چرا دوانی و باز پسی | زان باز پسم که چون تو در پیش تیم

وزن دوبیتی اور اشعار میں

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض وضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۴ س ۱۰ بیت

فرق است میان آنکه یارش در بر | با آنکه دو چشم انتظارش بر در

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع — دوبار

از گلستان سعدی ص ۷ س ۱۳ بیت

درد ار طبیب صبر می فرماید | وین نفس مریض را شکر می باید

از گلستان سعدی ص ۱۸ س ۱۶ بیت

شاید پس کار خویشتن بنشستن | لیکن نتوان زبان مردم بستن

وزن دوبیتی شجرہ اخرم سے مصراع اول شجرہ اخرب سے مصراع ثانی اور عروض وضرب ابتر از گلستان سعدی ص ۱۰۹ س ۴

عاجز باشد که دست قدرت یابد | برخیزد و دست عاجزان برتابد
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع | مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض وضرب ازل از گلستان سعدی ص ۱۱۹ س ۴

مارا بجهان خوشتر ازین یکدم نیست | کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست
ای آنکه باقبال تو در عالم نیست | گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع — دوبار

وزن دوبیتی مصراع اول شجرہ اخرب سے اور مصراع ثانی شجرہ اخرم سے عروض وضرب ازل

از گلستان سعدی ص ۱۹ س ۶

اوستاد و معلم چو بود بے آزار	خرسک بازند کودکان در بازار

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

وزن دوبیتی مصراع اول شجرہ اخرب ہے اور مصراع ثانی شجرہ اخرم سے عروض ازل ضرب مجبوب از گلستان سعدی ص ۶۷ س ۱۱

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور	ور زر داری بزور محتاج نی

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب ہر دو مجبوب از گلستان ص ۲۸ س ۱

اثر اگر بجائے قسمت بر دم کرے	عذر شش بنہ ار کند بعمر سے ستمے

مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	دو بار

ایضاً

ہمین وزن از گلستان ص ۱۷ س ۱

صیاد نہ ہر بار شغالی ببرد	باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

وزن دوبیتی شجرہ اخرب سے عروض و ضرب اہتم از گلستان ص ۱۱ س ۱

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست	چون روز شد او بمرد و بیمار بزیست

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	دو بار

لیکن ابیات ثقیل کہ وزن ہزج مین قدمائی کے ہے یہ ہین من المعجم بیت ہزاج مثمن مقبوض

چرا ہی نگار منم ہمیشہ نزد من ناید	بتا مرا انسیا یدز ار نا لیدن بدرد دلا

مفاعلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	دو بار

بیت اخرم

مر یار انگار ینا دو اخو اہی ز پہلوی	کہ یار سے کردم آن باید بکار عشق بیزاری

مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ان اوزان کے ناخوش ہونے کا باعث اختلاف نظم و عدم تناسب ارکان ہے کما قیل

اور منبع الرازی اس شاعر نے اختلاف اجزا شعر مین زیادہ جایز رکھا ہے بنسبت دیگر

شعرا کے لاجرم اپنے اشعار مذیل کو اور بعضے تثلیث کو ساتھ اوزان مستعمل عجمی وزنون کے
ناخوش کیا ہے جیسا کہ مثمن اخرب مین قبض و تخفیق تسبیغ لایا ہے بیت

زینہار ہمی نہ دہیم درد مستی آن سایہ این رخ ورد — خوبان چو گل دو نیم سینے سرخ نیمے زرد

مفعول مفاعلان مفعول مفعولان — مفعول مفاعلان مفعولن مفاعلان

اور جیسا کہ مسدس اخرب و اخرم مین امیر شاعر نے کہا ہے

مشکین گلگی سرو بن بالا سے — بادو چشم شہلا و چہ شہلا سے

بروزن مفعول مفاعیلن مفعولن — مفعولن مفاعیلن مفاعیلن

اور اسی طرح اخروب مکفوف و اخرم و سالم کو جمع کیا ہے یعنی بروزن مفعول مفاعیل مفعولن مفاعیلن فعولن رجز اجزا اسکے مستفعلن آٹھ بار۔ اور وہ زحافے عربی و فارسی کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین سولہ ہین عربی عامہ خبن طے خبل مکانفہ فارسی عامہ رفع تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع خلع قصر حذف اذالت ترفیل تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب حجج طمس حذذ صلم تشعیث ایل سے عربی و فارسی مین کوئی زحاف نہین وضع ہوا اور وہ اجزا کہ ساتھ ان زحافات کے ارکان رجز سے منشعب ہوتے ہین بائیس ہین ع ع مفاعلن فعلتن مفتعلن ف ع فاعلن مفعولن ع خ مفعولن فعولن مستفعلان مستفعلاتن مفاعلان مفاعلاتن مفتعلان مفتعلاتن فعلتان ف خ فاعلان مفعولان فعلان بسکون عین فعلن فعلن فاع فع ان مین جو زحافات سے ہوتا ہے وہ عام طور پر اور جو خاص ہین وہ خاص طور پر واقع ہوتی اور انکی شہادت ملتی نہین ہیں لیکن لحاظ ترتیب تحریر بالا کیونکہ غرض صرف بیان ہے سو وہ حاصل ہوتی۔ واضح ہو کہ یہ بحر عربی مین مسدس ہے اور وسط بنا اور مسدس مستعمل بھی ہے اور مجزو یعنی مربع اور مشطور یعنی مثلث اور منہوک یعنی دو رکنی بھی شعر ہین) انتہی۔ رجز وافی شعر اول مقبوض و مطوی و شعر ثانی سالم از گلستان سعدی علیہ الرحمۃ

صفحہ

ما ہمہ مستند کرالحمد ہیچ — لکہتیت و رزق الحکم صاحب

مستفعلن مستفعلن مفاعلن — مفتعلن مستفعلن مستفعلان

یا معشر الخلان ھو لوا الکما فی لست تدری ما یقال للوجع

مستفعلن ۶ بار

فایدہ معلوم ہو کہ عربی مین ایک ہی قسم کے نظم مین بعض شعر مزاحف اور بعض شعر سالم لاتے ہین لیکن فارسی مین یہ خلاف ہرگز جایز نہین ہے

رجز مجزو سالم قطعہ

لی خمستہ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ المصطفی و المرتضی و ابناھما و الفاطمہ

مستفعلن مستفعلن دو بار

وزن بیت مشطور یعنی مثلث مستفعلن مستف ۲ علن مستف

وزن بیت منہوک مستفعلن مستفعلن

فارسی مین یہ بحر دوالی و مجزو و مشطور مستعمل ہے اور منہوک مثمن مین نہین ہو سکتی کما قیل

رجز مثمن سالم از کلیات قاآنی صفحہ ۱۹ قصیدہ

ساقی بیہ رطل گران زان می کہ دہقان پرورد اندہ ببرد غم بشکرد شادی دہد جان پرورد

مستفعلن ۸ بار

ایضا سالم من امیر خسرو دہلوی من غیاث

اے چہرہ زیبا ے تو رشک بتان آذری ہرچند وصفت میکنم لیکن ازان بالاتری

رجز مثمن مطوی مخبون از کلیات قاآنی [illegible]

دوش کشاد اختران والی چرخ چارمین کرد اوج آسمان میل بہ مرکز زمین

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دو بار

بہمین قصیدہ رجز مثمن مطوی مسکن مخبون مطوی

کردم زمین صرا ے خود میل وزم قدم برون گشتہ جہان و کوہ و دشت بسیار و کم ہمین

مفعولن مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

رجز مثمن مطوی من غیاث مفتعلن ۸ بار

می شگفد گل بچمن ها نسیم سحری　ده چه شود گر کنی پیالۀ من باده ها

رجز مثمن مخبون مطوی منقله جامی من غیاث

فغان کسان بر سحری بکوئی تو بسکه زرم　چه نیست ره سوی تو ام بام دوم

مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن　دوبار

رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع من جامی از غیاث

سرو نخوانمت که او نیست بدین رعنائی　ماه نگویمت که نیست بدین زیبائی

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن　دوبار

رجز مثمن مطوی مرفوع من المعجم

پیام کرده است بمن بلبه من طفلکی　که تو بمدح ملکان نه از قیاس

مفاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلن　مفتعلن مفتعلن مفاعلن فاعلن

رجز مجزو سالم یعنی مسدس من غیاث

ساقی بعشرت گوش در دوران گل　گزار از کف جام تا پایان او

مستفعلن مستفعلن مستفعلن　دوبار

رجز مجزو مطوی من غیاث

نیست مرا جز تو نگاری دگری　می نکنی هیچ بکار من نظری

مفتعلن مفتعلن مفتعلن　دوبار

رجز مجزو مخبون من المعجم

کنون که گردد از بهار خوش هوا　فزون شود بهر دل اندیشه هوا

مفاعلن مفاعلن مفاعلن　دوبار

رجز مجزو مطوی مقطوع

ای دل من هست بدرد ارزانی　تا نکند بار دگر نادانی

مفتعلن مفتعلن مفعولن　دوبار

رجز مجزو مخبون مطوی مذیل من المعجم

زمین نبگذ نبود از آسمان　　چنانکہ نخل تو ز من نبگذاست

مفاعلن مستفعلن مفاعلن　　مفاعلن مفتعلن مفاعلان

رجز مجزو مقطوع من المجم

عاشق شدم بر دلبرے عیارے　　شکر لبے سنگین دلے خونخوارے

مستفعلن مستفعلن مفعولن　　دوبار

رجز مشطور یعنے مربع سالم من المجم

اے بہتر از سرو اوری　　بکشا کے کارم را دری

مستفعلن مستفعلن　　دوبار

رجز مشطور مطوی مقطوع الضرب من المجم

نا بیوز سیلی و برخ　　سرخ شد از شکنا رسکہ

مستفعلن مفتعلن　　مستفعلن مفعولن

رجز مشطور مرفل من المجم

اے دل صبوری کن چہ سود داشت　　اے ہجر تو کس عاشق نبود داشت

مستفعلن مستفعلاتن　　دوبار

اس بیت مین تا آخر قافیہ سے ساقط ہے تقطیع مین محسوب نہین اسواسطے کہ اقتضے نایۃ جزو ضرب و عروض مستفعلاتن ہے کہ اوپر اصل فعل کے ایک سبب زیادہ ہی اور حرف تا اس قافیہ مین اوپر مستفعلاتن کے بھی زیادہ ہے پس ساقط ہو گئی کذا فی المجم اور معلوم ہو کہ اس بحر مین مکانفہ یعنے خبل ہے کذا فی شرح معز جیبہ رمل اجزا اسکے فاعلاتن آٹھ بار — اور وہ زحاف عربی و فارسی کہ اس بحر کے ارکان سے ملحق ہوتے ہین اٹھارہ ہین مفتگا عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت صدر عجز طرفان فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف بتر تسبیغ تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب عرج ربع ردس طمس جحف اور مقصد اوایل سے ہیت القدیمین کو سے زحاف و قطع نہین ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان

زحافات کے ارکان رمل سے منشعب ہوتے ہیں اونیس ہیں ع ع فعلاتن بکسر
فاعلات بضم تا فعلات بکسر عین و ضم تا ف ع مفعولن ع خ فاعلات یا فاعلان بسکون تا
فعلان یا فعلات بکسر عین و سکون نون و تا فاعلن فعلن بتحریک عین فعلن بسکون عین فاعلا
بتشدید یا فعلیان بتحریک عین و تشدید یا مفعولن مفعولان فعلان یا مفعول بسکون نون و
فعلن بسکون عین ف خ فعول بسکون لام فعل بتحریک عین فاع بسکون عین فع ان فر
جو عام ہیں وہ عام طور پر اور جو خاص ہیں وہ خاص طور پر رائج ہوئے اور ان زحافات کے
شواہد ہما لکھے جائیںگے بغیر لحاظ ترتیب تحریر یا الا کیونکہ غرض فقط بیان سے ہے یہ بحر ہا
عربی میں مسدس اور رو سے بنا ہیں حالت قصد لیل سکی مثل ہزج و رجز وغیرہ کے ہے اور
مجزو یعنے مربع بھی آئی ہے اور مشطور و منہوک نہیں آئی ہے یعنے شعر مثلث و شعر دو رکنی
منقول جناب میکائیل کہ وقت گہوارہ جنبانی حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی
و ریان دینے میں یہ کلمات کہتے جاتے تھے اور جناب روح الامین رمل وافی مخبون عروض
اول شعر مخبون محذوف و عروض شعر ثانی مخبون محذوف مسقط و ضرب مخبون محذوف

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَهْرًا مِنْ لَبَن ۔۔۔ لِعَلِیٍّ وَحُسَیْنٍ وَحَسَن

فاعلاتن فعلاتن فعلن ۔۔۔ فعلاتن فعلاتن فعلن

کُلُّ مَنْ کَانَ مُحِبًّا لَهُمُ ۔۔۔ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ غَیْرِ حَزَن

فاعلاتن فعلاتن فعل ۔۔۔ فعلاتن فعلاتن فعلن

اشعار رجزیہ من کلام معجز نظام لسان اللہ تعالیٰ شانہ و حجۃ اللہ تعالیٰ فی الخلق فاسرار
سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی فداہ رمل وافی مخبون وعروض

مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور

کَفَرَ الْقَوْمُ وَقِدْمًا رَغِبُوا ۔۔۔ عَنْ ثَوَابِ اللّٰهِ رَبِّ الثَّقَلَیْن

فاعلاتن فعلاتن فعلن ۔۔۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلان

ایضاً
رمل مخبون عروض محذوف ضرب مخبون مقصور

قَتَلَ الْقَوْمُ عَلِیًّا وَابْنَهُ ۔۔۔ حَسَنَ الْخَیْرِ کَرِیْمَ الْاَبَوَیْن

فعلاتن فعلاتن فاعلن — فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مخبون عروض محذوف وضرب مقصور

حتقا صنم وقالوا اجمعوا — واحشروا الناس الی حرب جبل

فعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فعلاتن فاعلات

عروض مخبون محذوف وضرب مقصور

خیرة الله من الخلق ابی — ثم امی فانا ابن الخیرتین

فاعلاتن فعلاتن فعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

رمل مخبون عروض مخبون ومحذوف وضرب مخبون مقصور

فضة قد خلصت من ذهب — فانا الفضة وابن الذهبین

فاعلاتن فعلاتن فعلن — فعلاتن فعلاتن فعلات

ایضاً مثله مسبوغ

وابی شمس وامی قمر — فانا الکوکب وابن القمرین

فعلاتن فاعلاتن فعلن — فعلاتن فعلاتن فعلات

رمل مخبون عروض محذوف ضرب مشعث مقصور

عبد الله غلاما یافعا — وقریش یعبدون الوثنا

فعلاتن فعلاتن فاعلن — فعلاتن فاعلاتن فعلات یا فعلان

رمل مخبون عروض محذوف ضرب مقصور

یعبدون اللات والعزی معا — وعلی کان صلی القبلتین

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فعلاتن فاعلاتن علات

اقتباس کلام معجز نظام آنحضرت صلی الله علیه وعلی جده وابیه وامه واخیه واخوانه واخواته وازواجه وبناته واولاده واعوانه وانصاره ولعنة الله علی اعدائهم اجمعین

رمل محذوف بعض رکن سالم اور بعض رکن مخبون

ستیعی مالک بن نهم — مالک عذب فاذکرونی

دوبار فاعلاتن فاعلاتن

أو سمعتم بغصیب | أو شهدنا فانه یوتے

فاعلاتن فعلاتن | فاعلاتن فاعلاتن

وانا السبط الذی من | غیر جرم قتلونے

وبجدی الجنة بعدا | لقتل هذا عوضونے

ایتکم فی یوم عاشور | کا خمسا نظرو لی

کیف استسقی لطفل | فابوا ان یرحمونے

وسقوه سهم بغی | عوض الماء المعین

بالوزر وهم اب | هذا رکان الحجون

تلکم قد جحوا اقوا | ل رسول الثقلین

فالعفو عما سلفتم | تنبیہ فی کل حین

کلام شعر از گلستان سعدی ص ۴۴ س ۱۶ مثال رمل وافی مخبون مشعث

وافا نین علیها جلنار | علقت بالشجر الاخضر نار

فعلاتن فعلاتن مفعولن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن

اور فارسی میں یہ بحر رمل وافی مثمن ہے از دوسہ بنا جیسا کہ کہا گیا اور تجزیہ میں مسدس اور مشطور یعنی مربع بھی مستعمل ہے رمل وافی سالم از گلستان ص ۳۶ س ۹ فاعلاتن چہار

گر گشتی در حرم بخشی رونق دل بیاستاکم | خود در افروان بنا شد ہر چہ فرما کے بیاکم

رمل وافی محذوف العروض والضرب ور دیگر ابیات میں بعض عروض مقصور قصیدہ

شاہ نور الدین نعمت اللہ ولی ص تحقیق ص ۴۵۴ س ۲

دم بدم دم از ولائے مرتضیٰ باید زدن | دست دل بر دامن آل عبا باید زدن

دوبار فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دم مزن با ہر کہ او بیگانہ باشد با علی | ور نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن

رو بروئے دوستان مرتضیٰ باید نہاد | مدعی را تیغ غیرت بر قفا باید زدن

لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار — این سخن را از سر صدق و صفا باید زدن
در دو عالم چهارده معصوم را باید گزید — پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن
پیشوا بایدت جستن بتولا با رسول — پس قدم مردانه در راه خدا باید زدن
از زبان نعمة الله منقبت باید شنید — بر کف نعلین سید بوسها باید زدن

رمل مثمن مخبون مشکل مسلح ابیات بالا منقول از مناقب مرتضوی بلا کشفی از کتاب محقق

من علی را دوست دارم خلق گو بد گو مرا — پس خدا و مصطفی جبرئیل باشد رافضی

رمل مثمن مخبون مجرد عن تشعیث مقصوره ضرب مخبون مقصور

فرض کردم که بیاد تو دلم خورسند است — لاکن این دیده دیدار طلب را چه علاج
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

رمل مثمن مخبون مقصور العروض و الضرب من جناب دبیر رحمه الله تعالی

کلک نقاش که صورتگر ابروی تو بود — نقش کج بست که بد نظرش روی تو بود
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان دوبار

رمل مثمن عروض مقصور ضرب محذوف از پریشان قاآنی ص ۲ س ۱

در شب تاریک شمع ار بود پروانه سوز — لیک چون شد روز سوزد بال و پر پروانه را
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رمل مثمن مخبون ابتر یا مشعث محذوف من مثنوی میر نجات موسوم به گل کشتی

بازو دل برد ز من پرفن باتیهو سے — شیر اندام بپیچد تو چو کشتی گیرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن دوبار

فایده اس بحر میں معاقبت قایم ہے درمیان نون فاعلاتن اور الف فاعلاتن دیگر کے کہ پیچھے اوسکے آئے پس مسدس میں پانچ جگہ معاقبہ ہوگا نون فاعلاتن اول و الف فاعلاتن ثانی سے اور نون فاعلاتن ثانی اور الف فاعلاتن ثالث سے اور نون فاعلاتن ثالث و الف فاعلاتن چہارم سے اور نون فاعلاتن چہارم و الف فاعلاتن پنجم سے اور نون فاعلاتن پنجم و الف فاعلاتن ششم اور بیت مثمن میں سات جگہ معاقبہ ہوگا نون فاعلاتن اولین و الف فاعلاتن دومی

دومی

اور نون فاعلاتن دومی اور الف فاعلاتن سومی اور نون فاعلاتن سومی اور الف فاعلاتن
چارمی اور نون فاعلاتن چارمی اور الف فاعلاتن پنجمی اور نون فاعلاتن پنجمی اور الف فاعلاتن
ششمی اور نون فاعلاتن ششمی و الف فاعلاتن ہفتمی اور نون فاعلاتن ہفتمی و الف فاعلاتن
ہشتمی رمل مثمن مشکول حافظ

بلا زبان سلطان که برساند این دعا را — که بشکر پادشاهی ز نظر مران گدا را

ایضاً من نظیری

تو بخویشتن چه کردی که بما کنی نظیری — بخدا که واجب آمد ز تو احتراز کردن

ایضاً من سعدی ص گلستان ۸۸ س ۶

عجب است با وجودت که وجود من نماند — تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن نماند

ایضاً از پریشان قاآنی ص ۱۱ س ۹

نه تو دست عهد دادی که بمهر سر نتابم — بچه جرم روی تابی که بری ز جسم تابم

یہ چاروں بیتیں بروزن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن دوبار

اور ان ابیات میں صدر و طرفان ہے اسواسطے کہ فعلات اول سے نون گرا ہے
بمعاقبت الف فاعلاتن دوم اور فعلات رکن اول صدر ہے اور الف اس فعلات اول کا
بغیر معاقبت ساقط ہوا ہے اسواسطے کہ قبل اسکے کوئی رکن نہیں ہے کہ جسکے ساتھ معاقبت ہو
کذا فی العجم اور بموجب قول محقق علیہ الرحمہ ان میں عجز و طرفین ہے فعلات اول مکفوف ہے
بمعاقبت الف فاعلاتن دومی اور یہ سقوط آخر رکن سے ہوا ہے عجز ہے اور فعلات سومی
مخبون و مکفوف ہے بمعاقبت نون ماقبل و الف مابعد یعنی طرفین یا طرفان ہے کذا فی
معیار الاشعار رمل مثمن مخبون مشعث من محقق علیہ الرحمہ از معیار الاشعار

چکنم هرچه کنم با تو نمی‌دارد سود — بجز آن حیله ندانم که ز عشقت بگریزم

دوبار فعلاتن فعلاتن مفعولن

رمل مثمن مخبون عروض مخبون محذوف ضرب ابتر من پریشان ۱۲ س ۵

در دلم هست دو صد عقده ز اسرار قضا — که بجز قرآن کس از وی گره نگشاید

فاعلاتن فعلاتن فعلن — وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون وعروض وضرب مخبون مقصور کلیات قاآنی ۴۲ س ۴

غم و شادی است که با یکدگر آمیخته‌اند — با مه روزه به نوروز در آمیخته‌اند

فعلاتن فعلاتن فعلات — دو بار

رمل مثمن مخبون همین قصیده عروض مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور

در کفی رشته و تسبیح و کفی ساغر می — راست با عقد ثریا قمر آمیخته‌اند

فاعلاتن فعلاتن فعلن وضرب فعلات

رمل مثمن مخبون محذوف ص کلیات قاآنی ۸۸ س ۵

باز نزدیک شد ای دل که زمستان گذرد — دور بستان شود و دمه بستان گذرد

فعلاتن فعلاتن فعلن — دو بار

رمل مثمن مخبون ومسکن وعروض ابتر وضرب مخبون ومحذوف همین قصیده

ابر بر طرف چمن گریان گردید — لاله بر صحن دمن خندان گردد

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن — وضرب فعلن

ایضاً — مثل بیت سابق ص کلیات قاآنی مرحوم ۸۷ س ۸

ناخدا کشتی بی لنگر را چون آرد — ایمن از موجه طوفان و بلا حدثان

رمل مثمن مخبون وعروض مخبون محذوف وضرب ابتر ص گلستان ۱۲ س ۹ عکس بیتش اول

نه دیده مرد سپاهی را تا سر بدهد — و گرش زر ندهی سر بنهد در عالم

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن — وضرب فعلن

رمل مثمن مخبون وعروض مخبون مقصور وضرب مشعث مقصور ص گلستان ۶۳ س ۱

هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد — بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

فاعلاتن فعلاتن فعلات — وضرب فعلان

رمل مثمن عروض محذوف وضرب مقصور ص گلستان ۱۹ س ۱۶

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد — زود بینی کش به شب روغن نباشد در چراغ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — و ضرب فاعلاتن

رمل مثمن صدر مخبون و یک حشو سالم و یک عروض و ضرب سالم و یک عروض مخبون و باقی ارکان هم مخبون ص گلستان ۴۰ س ۱۵ قطعه

نه بر اشتری سوارم نه چو اشتر زیر بارم | نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم
فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن | فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم | نفسی میزنم آسوده و عمری میگذارم
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن | فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی جمله ارکان مخبون ص گلستان ۱۱۸ س ۱۱

در سر کار تو کردم دل و دین با همه دانش | مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دانی

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن — دو بار

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی ارکان حشو مخبون و عروض و ضرب مخبون محذوف ص گلستان ۹۹ س ۱۹

تا ندانی که سخن عین صواب است مگو | آنچه دانی که نه نیکوش جوابست مگو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — دو بار

رمل مثمن صدر و ابتدا سالم باقی ارکان حشو مخبون و عروض و ضرب ابتر ص گلستان ۱۰ س ۱

پیل کوتا کتف و بازوی گردان ببند | شیر کو تا کف و سرپنجه مردان ببند

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — بابت

رمل مثمن عروض و ضرب مقصور ص گلستان ۱۲ س ۱۸ شمسی

پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیر دست | دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — دو بار

رمل مجزو سالم ص کلیات قاآنی ۱۴۱ س ۱۰

ای بجه از رفتی و گر بر روزگارت ‖ یاد بهروزی قرین روزگارت — فاعلاتن چهار بار

رمل مجزو مقصور ص گلستان ۱۸ س ۱۹

ظالمی را خفته دیدم نیمروز ‖ گفتم این فتنه است خوابش برده به ‖ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دو بار

رمل مجزو مخبون عروض مخبون مقصور ضرب ابتر قطعه از گلستان سعدی ص ۲۹ س ۲

دوست تر هیچکس از من نیست ‌ ‌ و این عجب تر که من از وی دورم

فاعلاتن فعلاتن فعلان ‌ ‌ فاعلاتن فعلاتن فعلن

رمل مجزو مخبون و عروض مخبون محذوف ضرب ابتر منه

چکنم با که توان گفت که او ؛ در کنار من و من مهجورم ؛ فعلاتن فعلاتن فعلن و ضرب فعلن

رمل مجزو مخبون و عروض مشعث مقصور و ضرب مخبون مقصور من المعجم

ای تماشاگه شاهان فرد ؛ مشتری طلعت و مریخ نبرد ؛ فاعلاتن فعلاتن فعلان و ضرب فعلان

رمل مجزو عروض و ضرب مقصور و عروض بیت دوم محذوف من گلستان ص ۱۵

قطعه آن شنیدستی که در صحرای غور ‌ ‌ بار سالاری بیفتاد از ستور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ‌ ‌ دو بار

گفت چشم تنگ دنیا دار را ‌ ‌ یا قناعت پر کند یا خاک گور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‌ ‌ و ضرب فاعلان

رمل مجزو عروض و ضرب مقصور و عروض و ضرب دو بیت آخر محذوف من مولوی جلال الدین رومی

از عدد تحقیق ص ۲۴۴ س علم ظاهر سر بسر قیل است و قال ؛ نی ازو کیفیتی حاصل نه حال

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ‌ پای استدلالیان چوبین بود ؛ پای چوبین سخت بی تمکین بود

فاعلن

گر باستدلال کار دین بدی ‌ ‌ فخر رازی راز دار دین بدی

فاعلن

اور منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار کا ان و سوائے شیخ بهاءالدین آملی کے اکثر مین بحر

فاعلان

رمل مجزو من المعجم مخبون عروض و ضرب ابتر

ای ابر دوست تو داری دامنی ؛ جان بسر تیر چی ببوانمی ؛ فعلاتن فعلاتن فعلن دو بار

اس بیت مین بحر ہے اسواسطے که فاعلاتن دوم و پنجم سے الف ساقط ہوا ہے بمعاقبت نون

فاعلاتن اولین و چہارمین اور الف فاعلاتن اولین ہے معاقبت ساقط ہے اسلیے که قبل

اوسکے کوئی جزو نہین که سات اوسکے معاقبت ہو کذا فی المعجم رمل مشطور سالم یعنے مربع من المعجم

من چه شستم ؛ و از غم عشقت پر ندم ؛ رمل مشطور مخبون منه دلم آواره تو کردی ؛ خرد م پاک تو بردی

فاعلاتن ‌ فاعلاتن دو بار ‌ فعلاتن ‌ فعلاتن فعلاتن دو بار

اور بعض نے رمل مخبون کو سولہ رکن پر بنا کیا ہے یعنے ہشت رکن کو مضاعف کر لیا ہے لیکن ظاہر ہے

ضرب بھی ہیں اور تا و انفون کے کہ سالم ہیں مثمن بحر طویل سے بالانکہ بحر طویل اور بحر ہے کما قال

مصنف اللہ بخاری رمل مخبون شانزدہ بار

رنگ رخسار تو در گوش و قدر و عارض و خال لبت ای سہی مہ جبیں رو بی و تبسم

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن و دو بار

شفق و کوکب و شام و سحر و ... گلزار بہشت آراستہ با لال و طرف چشم و گوش

معلوم ہو کہ ... فاعلاتن و فاعلن و فاعلات ہوں سب کل میں ہم

لیکن فعلن ... ہو سکتے ہیں ضرب بھی ہیں۔ اور

عروض فاعلن ... ہو سکتا ہے سوا مصرع کے

اور بعض رکن مخبون اور بعض سالم لاتے

ہیں اور عروض مخبون کو ساتھ ضرب سالم کے جمع کرتے ہیں جیسا کہ قطعہ سعدی سے

نہ بہ استشہد ... آخرہ کما قیل اور اجتماع مخبون و سالم صدر و ابتدا میں

درست ہے جیسے شعر ... گشتہ با دل ... کما مر۔ اور تسبیغ و تذییل مخل

وزن نہیں بشرط آنکہ بیت دایرہ سے خارج نہ ہو اور صرف عروض میں یا عروض

و ضرب دونوں میں یا مختلط ... جائز ہے اور یہی احکام مجزو کے بھی ہیں فارسی میں

لیکن تسبیغ و اذالہ کے لانے میں شرط خروج دایرہ نہیں اسواسطے کہ فارسی کا دایرہ

مثمن ہے البتہ عربی میں کہ دایرہ مسدس ہے تسبیغ و تذییل بیت دایرہ سے خارج

ہو گی جبکہ وہ سالم ہو گی اور اگر بحر مزاحف ہو گی تو بیت دایرہ سے خارج ہو گی

کما قیل۔ اور جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون بیت یعنے فعلاتن آٹھ بار

مشتبہ ہو ... کامل مقطوع سے فارسی میں اسواسطے کہ قطع فارسی میں

عام ہے جیسے متفاعلن کو مقطوع کرینگے متفاعل ہوگا

فعلاتن سے لیکن فعلاتن رمل سے بے نقل حاصل ہوتا ہے اور

کامل سے بہ نقل لہذا اعتبار کرنا اس وزن کا رمل سے اولے و انسب ہے

فافہم لیکن اینا بتہ

تقبیل رمل مثمن مخبون مجحوف شعر کرد جدا اے طرفہ پسر ردے نکو داری + رسم ستمگاری وجفا عادت و خودداری - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دوبار بیت مجحوف سبنیع بقول صاحب المعجم اور مخبون محذوف در روس بقول محقق - زتیہمار ایدل تر بدہ سیر کلاہین زو دتا بادہ بجنبیش آورکہ عمر با بادہ دائم سود - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع دوبار اور مخبون مجحوف مشعث مسعود شعر سے راست کن طارم آراستہ کن گلشن + تازہ کن جادہ جانانہ یمی روشن - بیت دیگر من سلمان ساوجی سے آن کند قہر تو با ظالم کہ با گل دی + آن کند لطف تو با عدل کہ با تن مے - ہر دو شعر بروزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع دوبار بیت مخبون مربع سے بجہان گر بسزا حرمت من دانی + نہ مرا آنکہ کندی خوار و گہے رانی بروزن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل مسدس مخبون محذوف مختلف الاجزا شعر سے لبیہ اگر تو نخواہی شغل باے لبساتیش تو ہمیدون بزمانے - فعلاتن فعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلاتن مجحوف مسدس شعر سے من ترا آئے بت خریدارم + گر تو تار انا خریداری - فاعلاتن فاعلاتن فع

دائرہ دوم کہ اوسکو فارسی میں دائرہ مختلفہ کہتے ہیں اور عربی میں دائرہ مشتبہ اسکا نام ہے بحور اسکے چار ہین منسرح مضارع مقتضب مجتث دائرہ عربی میں یہ بحور مسدس ہین اور دائرہ فارسی میں مثمن ہین اور بخلاف عربی فارسی میں یہ بحور سالم متروک ہین لیکن بحذف ساکن سبب دوم جملہ ارکان سے بنا بر وضع دائرہ مشتبہ مزاحفہ مثمنہ مستعمل ہین باین طور کہ منسرح ومقتضب کو مطوی مقید کرتے ہین اور مضارع کو یہ مکفوف اور مجتث کو یہ مخبون کما قیل اور دوا وسکے بھی بطریق زحاف مستعمل ہین ہین القوہین لیکن بہ تسلیم زحاف مشروط فارسی ہین اور اہل عرب مثمن ان بحور کو نہین لاتے عام اس سے کہ مزاحف ہون یا غیر مزاحف اور اہل عجم دوائی یعنی مثمن یا بعض کو مجزو یعنی مسدس اور بعض کو مشطور یعنی مربع اور بعض کو منہوک یعنی ثنے لاتے

ہیں لیکن منهوک وزن مسدس سے کرتے ہیں اسلئے کہ مثمن سے ممکن نہیں کما
قیل اور یہ بحر دونوں لغتوں میں مستعمل ہیں سوا مقتضب ہے کہ وہ خاص تازی
ہے لیکن یہ تتبّعین فی الجملہ فارسی میں آئی ہے منسرح --- اجزا اسکے - اصل مستفعلن
مفعولات مستفعلن مفعولات سے مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات دو بار
پس مفتعلن کہ در اصل مستفعلن ہی پہلا رکن اور فاعلات کہ در اصل مفعولات
ہے دوسرا رکن پس یہ بحر مرکب ہے یعنی دو رکنی ہے --- اور وہ زحاف عربی
وفارسی کہ مستفعلن مطوی سے ملحق ہوتے ہیں سولہ ہیں - عربی عام
چھ ہیں طے - خبل مکانفہ عامہ فارسی رائج تسکین - عربی خاص بہ اعاریض
وضروب عرج طمس اور مختص بہ اوائل سے عربی وفارسی میں کوئی زحاف
وضع نہیں ہوا اور وہ اجزا کہ سات ان زحافات سے اس مستفعلن مطوی سے
منشعب ہوتے ہیں بائیس ہیں ع ع - مفاعلن - مفتعلن - فعلتن
ف ع فاعلن - مفعولن ع خ - مفعولن - فعولن - مستفعلان
مستفعلاتن - مفاعلان - مفاعلاتن - فعلتان - مفتعلان مفتعلاتن
ب ج - فاعلان - مفعولان - مفعولاتن - فعلان مسکن الاخیر
فعلن - فعول - فاع - فع - اور وہ زحافات کہ رکن مفعولات سے
ملحق ہوتے ہیں گیارہ ہیں مخصوص ہوتے عامہ - خبن طے خبل - فارسی عامہ
رفع تسکین - عربی خاص بہ اعاریض وضروب وقف - کسف - صلم فارسی
خاص بہ اعاریض وضروب - جدع نحر - اور مختص اول سے کوئی زحاف
وضع نہیں ہوا اور وہ اجزا ان زحافوں سے منشعب ہوتے ہیں سترہ ہیں
ج ع - فعولات - یا مفاعیل بضم تا ولام - فاعلات بضم تا - فعلات بتحریک
عین وضم تا - ف ع - مفعول بضم لام --- ع خ - مفعولان -
فعولان طے یا مفاعیل بوقف آخر - مفعولن - فعولن - فاعلان یا فاعلات
فاعلن - فعلن بتحریک عین - فعلن بسکون عین - فعلان -

اسے ثانیہ یا پانچ متحرک متوالی جمع ہونگے - اور مراقبہ غالب ہے یعنی کثیر ہے چنانچہ صدر میں مفاعلن اور مفتعلن دونوں آتے ہیں جیسے مفاعلن فعلات مستفعلن یا مفتعلن فاعلات مفتعلن اور یہ کثیر بھی ہے مثلاً صدر میں فعلاتن فاعلات مستفعلن کہتے ہیں کذا فی شرح خزرجیہ - فارسی میں یہ بحر واقعی مثمن ہے زحافات عربی و فارسی دونوں آتے ہیں عام طور پر خاص خاص طور پر لیکن از روے استعمال عروض وضرب کو یا موقوف لاتے ہیں یا مکشوف یا مجدوع یا منحور یا مقطوع - منسرح واقعی مطوی موقوف عروض وضرب وحشو ہم مطوی موقوف از گلستان ص ۶۵ س ۳ - کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بے فائدہ است وسمہ برابروی کور

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار -

منسرح مطوی مرفوع بعض عروض - پشت دوتای فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام
وضرب مطوی موقوف وبعض عروض - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن
وضرب مرفوع وحشو مصراع جا مطوی - حاجت محض است گر لطف جہان آفرین + خاص کند بندۂ مصلحت عام را
موقوف قطعہ از گلستان واقعہ ص ۹ س ۱ - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار
وصف ترا گر کنند ور نکنند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن

منسرح مطوی منحور عروض وضرب - نوش لب لعل تو قیمت شکر شکست + سنبل زلف تو رونق عنبر شکست
مطوی موقوف من الوری از حدائق البلاغت - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات دو بار
منسرح مطوی مسکن مطوی موقوف - بنگر بجام من شد شتران بردہ + یک سخن از من بان مرد سخندان برد
موقوف قطعہ خاقانی من المعجم - مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بار
گویا خاقانیا این ہمہ ناموس چیست + نہ ہر کہ گوید ولیست آنکہ خاقان برد
مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلن

بعض جانتے ہیں کہ یہ قطعہ بحر بسیط مطوی سے ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اسواسطے

یا فعلات بتحریک عین و سکون آخر - فعلان یا فعلات بہ سکون عین و آخر
مخبول مسکن موقوف
مفعلن - فخ - فاع بہ سکون عین فع - اور اس بحر میں معاقبہ ا
مجنون مکسوف مسکن ہے - یعنی یا کسف یا تخنیق - پس اس بحر کے زحافات مجموع الکیس ہوئے
مثلا لفہ یعنی
میں - طے - خبل - معاقبہ - مراقبہ - مکالفہ - رفع - تسکین - قطع - خلع
خبن - قصر - حذف - تذییل - ترفیل - تسبیغ - وقف - کشف - صلم - جا
بحر - عربی میں یہ بحر وافی مسدس ہے اجزا اسکے مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار اور منہوک یعنی مثنی مستعمل ہے اور مجزو یعنی مربع اور
مشطور یعنی مثلث مستعمل نہیں اور عربی میں زحافات فارسی نہیں آتے
اور جو عامہ ہیں وہ عام طور پر اور جو خاص ہیں وہ خاص طور پر آتے ہیں
بین الفریقین لیکن اوزان مستعملہ اس کے یہ ہیں کذا فی معیار الاشعا
وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مطوی - مستفعلن مفعولات مستفعلن ؍ مستفعلن مفعولا
وزن بیت وافی عروض سالم ضرب مقطوع اس وزن کو خلیل نہیں لایا
مستفعلن مفعولات مستفعلن ؍ مستفعلن مفعولات مفعولن -
وزن بیت وافی عروض مطوی ضرب مقطوع کذا فی المفتاح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ؍ مستفعلن فاعلات مفعولن -
وزن بیت منہوک یعنی مثنی ضرب موقوف - مستفعلن ؍ مفعولان
وزن بیت منہوک ضرب مخبول - مستفعلن + فعولات
اور سوا ضرب کے سب رکنوں میں خبن یعنی مفاعلن و فعولات اور طے
یعنی مفتعلن و فاعلات اور خبل یعنی فعلتن و فعلات استعمال کرتے
لیکن عروض میں معاقبہ ہے یعنی سین و فا سے عروض میں صرف ا
یا فقط طے لاتے ہیں اور خبل نہیں لاتے اسواسطے کہ اگر خبل لائیں تو
فعولات سے ملکر پانچ حرف متحرک متوالی جمع ہوں اور یہ جائز نہیں کہ
ثقل ہے مثلا کہیں مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا و فا و عین و لا

بحر بسیط میں فاعلات نہیں ہے —

منسرح مجنون مکشوف — ای زلف پا بجا آشفته ودرهمی + همخوابه قمری همسایه صنمی
من کلام قاآنی — مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دو بار

منسرح مجنون مکشوف مطوی موقوف از همین قصیده — شاید که از تو کند قمر آنچه نقش چو وہ + کاندر حسن تو کامل وجود همی
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلات + مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن

ان شعروں کو اس بحر سے قطع کریا اولے ہے بہ نسبت بسیط کے اسلیے کہ بسیط میں رکن دوم فاعلات نہیں ہے سوا اسکے یہ بحر فارسی میں مستعمل ہے اور وہ نہیں اور اس جگہ اشکلہ میں کشف وقف کو بطور عادہ لائے ہیں پس یہ مجملہ تصرفات فارسی ہے —

منسرح مطوی عروض وضرب — حل معمای نقش نخواند + آنکه کند حل صد هزار معما
منحور مقطوع از پریشان ص ۱۲ — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار
فهم سخنا سما مدعی ادکس چگونه کند کس + هست نه شاید زدن بپنجه صبا
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

منسرح مطوی عروض وضرب مجدوع — دوست گر جلوه گر شود بقیامت + هست قیامت چو دوست جلوه گر آید
مصراع ثانی مطوی موقوف نشان آنی — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن
مطوی منحور از گلستان ص ۱۲ — شب بجر وصل آفتاب نخواهد + رونق بازار آفتاب نگاه
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع —

صدر مطوی مکسوف مشعث مطوی عروض — ساقی دین باده ہی سبز رستان + ساغر بی را کمن زریع زمستان
وضرب منحور از پریشان ص ۱۱ — مفعولن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع
ایضاً بوزن اولی قطعه از — اول اردی بهشت ماه جلالی + بلبل گوینده بر منابر قضبان
گلستان ص ۹ — مفعولن فاعلات مفتعلن فع دو بار
برگل سرخ از نم افتاده لالی + همچو عرق بر عذار شاهد غضبان
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار

صدر مشعث مطوی عروض مصراع اولے مجدع و ضرب منحور — جنبش مژگان دلیل

جنبش ما لست + جنبش جان چیست بیک قدرت یزدان -
مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع + مفتعلن فاعلات مفتعلن فع -
کے بود ش آگہی ز جنبۂ قدرت + آنکہ ندارد جز جنبش فرگان -
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع - دو بار

تقطیع شعر آخر بطور دیگر بھی ہو سکتی ہے مثلاً صدر مطوی حشو مرفوع و حشو دیگر مخبون و عروض مجبول مکشوف و ضرب اصلم جیسے مفتعلن فاعلن مفاعلن فعلن بتحریک عین و ضرب فعلن بہ سکون عین و قس علی ہذا ان اشعار میں تقطیع بطور مذکور ہو سکتی ہے -

صدر و ابتدا مطوی عروض مجدوع — گر نشدی بر تیرہ برفۂ خورشید + پایۂ شبہان آفتاب ...
ضرب مخبور از پریشان ص ۲ س ۷ — مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع و ضرب ...
صدر و ابتدا مطوی مسکن و مرفوع — الحق شرم آیدم برین لب شکر + بوسہ دہی لبی جوالا
و مخبون عروض و ضرب اصلم از کلیات — مفعولن فاعلن مفاعلن فعلن دو بار
قاآنی ص ۱۵ س ۲ — بطور دیگر مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار
مطوی عروض مجدوع ضرب منحور — حضرت قائم مقام مسند قدر + احمد جیسے احمد ...
از کلیات قاآنی ص ۱۴۳ س ۱۲ — مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع و ضرب فع
مطوی و عروض منحور ضرب مجدوع — یار دل آزار من وفا نشناسد + وہ کہ عجب بیمثل ستمگار
و حشو مصراع ثانی مطوی موقوف — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + مفتعلن فاعلات مفتعلن

از غزلیات قاآنی ص ۹ س ۲۵
مطوی عروض و ضرب مجدوع — حال گرفتار خواہی از دل من پرس + بیا بنگر بود ...
ابتدا مطوی مسکن ہمین غزل — مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع + مفعولن فا -
مطوی عروض منحور ضرب مجدوع — حالت بیمار خاصہ درد دل + وان مرض ...
منہ — مفتعلن فاعلات مفتعلن فع و ضرب فاع

ابیات مسدس

ابیات مسدس من المعجم صدر و ابتدا سالم حشو مطوی عروض و ضرب سالم

اے دلبر جان فزائے تندی مکن + با عاشقان خوش سر انسی تندی مکن

مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار

مطوی عروض مقطوع و ضرب مطموس و بقول صاحب المعجم احذ مسبغ

دوریست از مہر یار و آرامم + تا شدم از پیشش آن صنم دور

مفتعلن فاعلات مفعولن + مفتعلن فاعلات فعلان

مرفوع سالم

دارا شدم ما نشد یار قصب ہا + از فر مگش آن ترک دیبا شب

مستفعلن مفعول مستفعلن دو بار

اور اس بیت مرفوع کی تقطیع مطوی مکشوف بروزن مستفعلن مستفعلن فاعلن بھی ہوتی ہے لیکن یہ بحر رجز ہے نہ منسرح فافہم

مجزو مخبون

چہرا ہمی نگارا تو جفا کنی + وفا کن ارنہ بارے تو جفا مکن

مفاعلن مفاعیل مفاعلن دو بار

یہ بیت مخبون الاجزا گران ترسب وزنوں سے ہے اس واسطے کہ اس میں دس وتد مجموع اور دو وتد مفروق ہیں۔

بیت مربع مخبون مکشوف

حلقہ شد است پشتم + ہمچو دو زلفکانت

مستفعلن فعولن مفتعلن فعولن۔

اور خورشیدی شاعر نے ایک بیت وافی میں کہی ہے کہ قطع وسطے مصراع اول میں اور وسطے بدون قطع مصراع

مستفعلن / مستفعلن / مستفعلن

مصراع دوم مین اوسکی عروض وضرب مخبون مقصور ہے شعر ــــ تا کی گوئی ز عشق و تا کار
سود ندارد گریستن چه کنم ــــ مفعولن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فع + اور جب مصراع اولین سے فاعلات کو ساقط کر کے مفعولن کے باہم ملائیں
اور کہین مفعولن فاعلات مفعولن فع ہے اور بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
ہوگا اور یہ وزن دوبیتی کا ہے کما مر اور اوسی شاعر نے ایک اور بیت کہی ہے
ان دونو بحرون مین اوسکی تقطیع ہو سکتی ہے شعر ــــ دلبر اکنون عتاب دارد با
عنبر بار و زلف خرمن خرمن + مفعولن فاعلات مفعولن فع اور ہزج دوبیتی پر
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور مسعود سلمان شاعر نے تین بیتین کہی ہین کہ دو بیتین
اوسکی اور بروزن دوبیتی کے ہین قطعہ عہدے کردم کہ تا بر تو نایم + بوسہ ندہم بر آن
عقیقین شکر بار + تعشق زرد و سازان نغمت + نے بستانم ز میگساران سے
ہرچند روی ترا نہ بیم لالہ + چشمت بو سے ترا نبویم عنبر ہر دو بیت نخستین کو اگر
مفعولن فاعلات مفعولن فع کے تقطیع کرین بحر منسرح ہوگی اور اگر بروزن مفعولن
فاعلن مفاعیلن فع کے تقطیع کرین بحر ہزج سے وزن دوبیتی کا ہوگا اور اگر
ہر دو مصراع بیت سوم بجائے مفتعلن مفعولن ہوتا تو وہ بیت بھی اوسی وزن دوبیتی
کے ہوتی اور فع منسرح مین مجبور ہے اور ہزج مین ابتر — ابیات ثقیل من
المنسرح بیت مطوی مخبون موقوف ــــ لشنو و نیکو شنو کہ نیست گران + پہلوا
سماع تجسر والی طرق مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن + مفاعلن فاعلان مفا
فاعلان بیت مخبور منقطع المخشو لامع شاعر ــــ تا سلامت سجدہ آمد بسا
جلیست از حرمی بجو جنت ما وے مفتعلن فاعلات مفعولن فع + مفتعلن فاعلا
مفتعلن فع بیت مثمن منقطع موقوف ــــ اور از نیکو کی قارون کرد
مارا خواہی کز خم قارون کش مفعولن فاعلن مفعولن فاعلات وضرب فاعلا
بیت منقطع موقوف مخمور ــــ جو زار اگرم کن پیا نگ مغنی + پر دیبا
رنگ وہ بیادہ روشن + مفعولن فاعلات مفتعلن فع دوبار بیت مطوی

مکشوف مطموس اور بقول صاحب المعجم مثمن مقطوع و مکشوف احذ مسبغ
ہے سرو است آن بالا ماہ است آن یار و لے + زلف است این یا چوگان خاست
آن یا گوئے مفعولن مفعولن مفعولن فعلان دو بار بیت مثمن سالم و موقوف
مطوی ہے آن روشنائی کہ بود گشتہ نہان در زمین + آنکہ بمشرق رسید
واز طرف آن بر دمید مستفعلن فاعلات مفتعلن فاعلن + مفتعلن فاعلات
مفتعلن فاعلات ابیات مجزو و تذییل بیت مجزو مطوی ہے عشق محبت
جمع و دید مرا + رفت بر آتش نگر امید مرا + مفتعلن فاعلات مفتعلن +
مفتعلن فاعلن مفتعلن شعر مسدس مقطوع ہے تازہ ترا از تازہ برگ نسرینی
دوست ترا دیدہ و دل و دینی + مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار شعر مطوی
العروض و مقطوع الضرب ہے دل بربودی زمن کنون چہ کنم + سود ندارد
مرا پشیمانی مفتعلن فاعلات مفتعلن + مفتعلن فاعلات مفعولن بیت مجزو
مقطوع مطوی ہے از دل با من نماند چیز بسی + واز جانان با من نماند
چیز بوئے مفعولن فاعلات مفعولن دو بار بیت مطوی احذ ہے روی نگاران
زمین جیبے + کز در دل و جان مرا طیبے مفتعلن فاعلات فعلن دو بار بیت
احذ مسبغ و او مطموس ہے این ہمہ از ما شنے بفرسود + ہمبر ندارد مرا ہمی
سود مفتعلن فاعلات فعلان دو بار بیت مرفوع الصدر والابتداء است ہے رنج
بے بر ہمی برد دل من + نیست جز غم زیار حاصل من + فاعلن فاعلات مفتعلن
دو بار اور یہ بیت خفیف مخبون سے ابھی ہو سکتی ہے بروزن فاعلاتن مفاعلن
فعلن بیت مطوی مقطوع ہے شد دمن ہیچو موئے در ہجران بتا بہ
[illegible] سوئے [illegible] شد جانان + مفتعلن فاعلات مفعولن دو بار ابیات مطوی
شعر مربع مطوی موقوف ہے خیز و بیار ہے انگار بادہ [illegible] مفتعلن
فاعلات دو بار شعر مربع مخبون ہے دلبر من کجا رفت و از بر من جدا رفت
مفتعلن مفاعیل دو بار مربع سالم و مطوی موقوف نہ [illegible] خمار [illegible]

ہین یہ گوئی کہ بادہ سما است مستفعلن فاعلات فافہم ۔ مضارع
یہ بحر عربی و فارسی دونون لغتون مین مستعمل ہے ابتدا اسکے دائرہ عربی
مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار اور فارسی مین اصل مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار سے مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع
لات دو بار پس مفاعیل کہ دراصل مفاعیلن ہے پہلا رکن اور فاع لات
کہ دراصل فاع لاتن ہے دوسرا رکن ہے پس یہ بحر بھی دو رکنی ہے اور وہ زحاف
عربی و فارسی کہ مفاعیلن سے ملحق ہوتے ہین سترہ ہین اور فرع اکفیل
مین عربی عامہ قبض کف معاقبت مراقبت فارسی عامہ تخنیق
عربی مخصص بہ اوایل خرم شتر خرب فارسی مین مخصص باوایل کوئی زحاف
واقع نہین ہوا ہے لیکن خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف
تسبیغ اذالت ترفیل فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب بتر زلل ہتم
جب ع مفاعلن مفاعیل فاع مفعولن فاعلن مفعول ع م مفعولن
مفعول فاعلن ع خ مفاعیل فعولن مفاعیلان مفاعلان ف ع
فعلن فعلن مفعولان فاعلان فاع فعول مفاعیل مفاعیل
فاع لاتن منفرد ہو کے دو زحاف اس رکن سے ملحق ہوتے ہین عربی عامہ
کف قبض لیکن ذکر اس قبض کا عروضیون نے نہین کیا ہے ۔ مین
فارسی عامہ کوئی نہین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب کف حذف
قصر وقف تسبیغ فارسی خاص بہ اعاریض و ضروف جب سلخ طمس ہتم اور مخصص
بہ اوائل اس رکن کے لئے کوئی زحاف نہین ہین القوم اس جہت سے کہ
رکن مفروق اوائل مین نہین ہوسکتا اور جو اسکی کہی گئی ہے ع ع فاع لاتن
بضم تا فلع لتن ع خ فلع لن فاع لات بسکون تا فعلن فاع لاتان
ف خ فا ع سکون نہین
عربی مین یہ بحر مجزو بھی مستعمل ہے

وزن بیت مجزو عروض و ضرب ہر دو سالم
صدر و ابتدا مکفوف　　مفاعیل فاع لاتن دو بار
وزن بیت مجزو صدر و ابتدا مقبوض　　مفاعلن فاع لاتن دو بار
اور درمیان یا دونوں مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونوکا بہم جائز نہیں لا بحالہ
سقوط ایک کا لا بعینہ واجب ہے پس مفاعیلن فاع لاتن نہ ہوگا البتہ یا مفاعیل
ہوگا یا مفاعلن یا مفعول اور عروض و ضرب میں کف بھی لاتے ہیں جیسے مفاعیل
فاع لات لیکن کف جب آخر شعر میں آئیگا آخر کو لا محالہ ساکن کرینگے بضرورت
شعر فارسی میں یہ بحر وافی یعنی مثمن مستعمل ہے اور مجزو یعنے مسدس اور
مشطور یعنے مربع او مثلث بھی لائے ہیں لیکن بہ سبب مزاحف مستعمل ہیں نہ سالم
مضارع بیت مثمن مکفوف مقصور صبا دوش آوریدہ بوئے زلف یار
جہان گشت تند بوئے زلفین آن نگار ٭ من المعجم　　مفاعیل فاع لات مفاعیل
فاع لات دو بار
بیت مکفوف مقصور محذوف ٭ بیا بہ حجرہ مستنگارین دو گہر ٭ لطافت نمود دوش
سنبہ بدون زحد ــــ منہ　　مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لن دو بار
منہ بیت رکن اول اخرب رکن ثانی
سالم از غزلیات قاآنی ص ١٥اس ١ـ　　اے تیرہ زلف درہم امی نافہ تتار بے
کار من از تو درہم روز من از تو تارے　　مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دو بار
آخرب مقصور من المعجم　　اے عہد دین و دولت عہدت خجستہ باد ٭ دایامت
از حوادث ایام رستہ باد ـ　　مفعول فاع لاتن مفعول فاع لات دو بار ـ
اخرب مکفوف منہ ٭ اے خنجر مظفر دولت ملک عالم ٭ وے گوہر مطہر تو روئے
نسل آدم　　مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن دو بار ـ
اخرب مکفوف محذوف من جناب والد علام طاب ثراہ ـ چلے ہیں قدم
پہ ایک مہینے کی راہ ہے ٭ رویت ہلال نعل کی اسپ گواہ ہے

فاع لات مفاعیل فلع لن دوبار ۔ بہ تعریف اسپ کبیر مرثیہ میں
ایضاً من کلیات قاآنی ص ۲۶۶ س ۴ قصیدہ آمد برم سحرگہ آن ترک سیمتن
باطرۂ سیاہ تر از دود گلخن ۔
ایک رکن حشو سالم کبیر مزاحف ہیں مفعول فاع لاتن مفعول فلع لن ۔
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن ۔
یہیں قصیدہ بہیں طور سوزیش فزار رویش آزرم نمالیہ + رویش ز بر بولیش مبیۂ
سیمین مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن ۔
اخرب مکفوف مقصور از صد تحقیق من حافظ شیراز ص ۴۵۶ س ۶ ۔ انرا کہ
دوستی علی نیست کافر است + گو زاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش ۔ مفعول فاع لا
مفاعیل فاع لات دوبار ۔
اخرب مکفوف محذوف مقصور یہ ۔ امروز رند ہام بولائے تو یا علی + فردا
بروح پاک امامان گواہ باش ۔ مفعول فاع لات مفاعیل فلع لن وفرد
فاع لات

فصل ۵

از کلیات قاآنی ص ۷۰ س ۲۰ دو مصرع میں ایک رکن حشو سالم ہی چون نان شبے دراز
کہ جدا شستے قضا + یکرہ بریدہ نافش تار ورخصا ۔ مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لن + مفعول فلع لاتن مفعول فاع لن
صدر اخرب حشو مقصور اور پہر مکفوف عروض محذوف اور مصرع ثانی میں ابتدا
اخرب اور ایک حشو سالم اور پہر اخرب اور ضرب محذوف ہے ۔ شمع و بے
چراغ زروئے منورش + اشمہ مہجور وز روشن بزم منورا ۔ مفعول فلع لات
مفاعیل فاع لن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن ۔ آری چراغ و
نیاید بحکم عقل + چون چہرہ بر فروزد خورشید خاورا ۔ مفعول فاع لات
فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن ۔
قصیدہ قاآنی ص ۱۵ س ۲۳ اخرب حشو مہہ سالم وعروض مسبّغ

درخواب دوش دیدم آن سرو راستین را + بر رخ حجاب کرده از شوخی آستین را
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن دوبار + چون کرد مہرہ سیم در دست حقہ بازان
ہر لحظہ چرخ دادی آن حقہ زرین را — مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لاتن — قاآنیا دعا گو این مدعا بپرداز + رحمت مدہ ازین
بیش سلطان راستین را — مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتان وضرب فاع لن
اخرب وبعض رکن حشو سالم وبعض مقصور قصیدہ قاآنی ص ۲۰۶ س ۲۲ — یا سبلے
بعنبرہ گفتی آشفتہ کردہ دوشے + از تکہت دہ ارغوان پایہ پیام ... بپیر تا — مفعول
فاع لاتن مفعول فاع لات + مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
ایضاً قصیدہ قاآنی ص ۲۰۶ س ۷ عکس بیت اول دوشم بگر چہ بود کہ ہیچم
نبرد خواب + پروین برخ فشاندم تا لرزد آفتاب مفعول فاع لات
مفاعیل فاع لات + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن
اخرب بعض رکن حشو مقصور وعروض وضرب مقصور قصیدہ قاآنی ص ۱۲ س ۲۲
اے ترک می فروش ای ماہ میگسار + بنشین دمی بنوش بر خیز و مے بیار
مفعول فاع لات مفعول فاع لات دوبار
یہین قصیدہ — راہ خطا مرو ترک عطا مکن + بیخ وفا مکن تخم جفا مکار مفعول فاع لن مفعول
فاع لن وضرب فاع لات ف ان ابیات مین مقام حشو مین حذف لائے ہین پس
معلوم ہوا کہ حذف لانا فارسی مین بطور عامہ جائز ہے لیکن یہ منجملہ تصرفات فارسیہ
ہے فافہم ۱۲ ای گوہمت سخن ہر گر ہست ببر + ہی بوہمت دہان ہے بوہمت عذار مفعول
فاع لن مفعول فاع لن وضرب فاع لات — ای ترک کا شعرای شمع نما لفر + ای سرو کاشمر
ای ماہ قندہار مفعول فاع لن مفعول فاعلن وضرب فاع لات از غزلیات قاآنی ص ۱
س ۲ عروض وضرب سالم — ای زلف عزم سرکشی از روی یار داری + تا از ہشتے خود عیار داری
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلات دوبار ابیات مسدس الاخرب ہو کہ جب اس بحر کو مسدس کرتے
ہین تو بنا بر معمول چوتھا رکن کہ فاع لاتن ہے اوسکو دور کرتے ہین مثلاً مفاعیلن

فاع لاتن مفاعیلن اور کبھی رکن مفاعیلن حشو کو صدر کے برابر لاتے ہیں اور آخر میں فاع لاتن لاتے ہیں جیسے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور اسی کو ہمنے قبل ازین تسدیس یہ نوع ثانی کہا تھا اور یہ وزن بحر قریب کا ہے اور اسی وجہ سے بعض بحر قریب کا علیحدہ وجود نہیں جانتے فافہم

قصیدہ قاآنی ص ۲۶۸ س ۲۵

صبح آفتاب چون ز فلک سر زد | با هم بخشم سمندان بر زد
مفعول فاع لات مفاعیلن | مفعول فاع لاتن مفاعیلن
اسکے لبس کہ خندہ خندہ لک نعش | بر لب بتہ قند مکرر زد

مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار

هم بر کنش بکینہ سر کش بست | با هم بر پشش بجانم آذر زد
مفعول فاع لات مفاعیلان | مفعول فاع لات مفاعیلن
شیر خدا علی کہ حسام او | آتش بجان فرقہ کافر زد

مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار

قصیدہ قاآنی ص ۱۲۶ س ۱۹

چون زین سخی بکوہ آن بینی | بر پشت باد تخت سلیمان را
مفعول فاع لات مفاعیلن دو بار
خواہی عزیز مصر چنان گشتن | پدرود گو چو یوسف کنعان را

بہ وزن اول

گیرم کہ ملک یا بس گلستان است | اید دون خزان رسیدہ گلستان را
مفعول فاع لات مفاعیلان | وضرب مفاعیلن
در خصم یا دما بت ثعبان است | من تیرہ ابرم آفت ثعبان را

بہ وزن اول عروض مسبغ ضرب سالم

در بد کنش بہ سختی سوہان است | تفتیدہ کورہ ام من سوہان را

بر وزن اول عروض صحیح ضرب سالم

اخرب مخرّ و محذوف   تا چند زین مجادله کردن + اے خون من گرفته بگردن —

مفعول فاع لات فعولن دو بار

ابیات مجزو به نوع ثانے

اخرب مکفوف من الوری از حدائق البلاغت

تا مالک جهان را مدار باشد   فرمانده آن شهریار باشد

مفعول مفاعیلن فاع لاتن دو بار —

اخرب مکفوف محذوف من الوری از حدائق البلاغت

گو آصف جم گو بیا ببین   بر تخت سلیمان را نشین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

بنشستن پیل دلکو دام دود   در هم زده صفها کو حور عین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

ابیات ثقیل کذا فی العجم

بیت مثمن مسلوخ

عاشق شده ام بر آن بت ناسازگار   صبر هم و باد با غم او کردگار

مفعول فاع لات مفاعیل فاع دو بار بیت مطموس مثمن سه آن خوب روئے دلبر بیدادگر + کاندر غمانش سوخته گشتم جگر + مفعول فاع لات مفاعیل فع دو بار اس وزن مین اگر بجاے ضرب خرم استعمال کرین وزن دو بیتی کا ہو جیسا کہ منسرح مین بیان کیا گیا مثلاً شعر سه آن دلبر از بلا همی بر پرهیزد + هر روز هم فتنه جوئی انگیزد مفعولن فاع لات مفعولن فع جب اسکی تقطیع کی جائے بر وزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع وزن دو بیتی کا ہوا اور فع اس بحر مین مطموس مثمن ہے اور بحر ہزج مین ابتر تھا مسدس مخنق اے ماه را بجوبی مانند + بنگر یکے بهر سو بنده مفعول فاع لاتن مفعولن بیت مسدس ابتر سه دل از یار بے وفا بکش + بود یار

بیوفا نخوش ہند مفاعیلن فاع لات فع بیت اخرب مخبون مقصور ؎ کان نخر بگو دیدار جابکی سوار
شیرین گفتار مفعولن فاع لاتن مفعولن بیت سریع مکفوف مقصور ؎ مرا کرد بیقرار سنبل پرشکن ہم
ہیں ناخوشترین کل اوزان ہیں اسواسطے کہ لطف نا تناسب رکھتی ہیں جیسے شعر ہی
صنم مہربانی بجائے تو ؎ مفاعلن گرو دانی بجائے من + مفاعلن فاع لاتن مفاعلن
اگراس وزن میں فع لاتن کو مخبون کرے تو خوش شعر ہوتا اس جہت سے کہ اوس میں
وتد اور فاصلہ اور سبب کے استعمال پایا لیکن الف فاع لاتن اس بحر میں ساکن
وتد مفروق ہی نہ الف فاع لاتن مرکب اور یہیں زحافات اسباب ہیں اور اسی جہت
سے تفاوت نقل اس بحر کے ارکان میں ہے — اور سابر بحر دائرہ مختلفہ و مشتبہ میں وزن
سالم عذب و مقبول نہیں ہے جیسا کہ بعض متقدمین نے کہا ہے بیت مثمن سالم ؎
بسنبل چون سمن را پوشیدہ ہی تو گوئی بہ شیفر ودی ای شنید کہ اموختی نگاری
مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن بیت مسدس سالم ؎ بگیتی در ار مسلمان
ز کافر نہ بیند کس چون سلیمان ابن ناصر مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار بیت مربع سالم ؎ دلم بردہ آن گلستانش + دو زلفین دلستانش —
مفاعیلن فاع لاتن اور فارسی میں مثلثات بحور اگرچہ مشترک ہیں لیکن اس
بحر میں بطور مسمط چار خانہ کے لاتے ہیں اور اس وزن کا عروض نہیں ہو سکتا
مقطوع ضرب ہے اوسکی شناخت یہ ہے اور ضرب مجبوب آتی ہی یعنی مفاعیلن سے
فعل اور اس نوع میں شعر بہت کم کہے ہیں قصیدہ و غزل مطلقاً نہیں کہتے جب
اسکو مثل مسمط چار خانہ کے لاتے ہیں تو دو نہیں سے تین قافیہ متفق اور چوتھا مختلف کہ
موافق ہو دو قوافی بیت ثانی سے اور یہاں چوتھے سے مراد پہلا رکن دوسری بیت
مثلث کا ہے کہ جو موافق ہوگا ساتھ اسی بیت ثانی کے دو قافیوں سے یہ حاصل یہ
ہوا کہ ایک بیت مثلث میں تین تین قافیہ ہونگی جو پر دوسری بیت مثلث کے تین قافیوں سے مختلف
ہونگے اور بعض مطرب اسکو پارسی باربد اور بعض چہار دو راہ کہتے ہیں
اور باربد نام مطرب خسرو پرویز کا ہے پس بیان اور چاردہ یعنی سحر اور را

سرکندہ دار

وہ بھی نغمہ و مقام و پردہ و اصول و خوانندگی مین برہان مثال اوسکی یہہ ہے بیت دل
از یار سنگدل گسل ہ مفاعیل فاع لات فعل دوسری بیت صنم سوز غم مدہ
ز کرم مدہ اگر اس وزن مین حروف متحرکہ ثلثہ سے فا کو ساکن کرین یہ وزن ہو مفاعیل
فاع لاتن فع مثال اوسکی بیت ہ بنا مردمی بجز انگوشتی اور یا سی وزن مین ضرب
اول بھی مسکن ہوتی ہے مفاعیل فاع لات مفاع مین او مفاع محذوف مقصور ہے
یعنے اهتم ہے پس متحرکہ ثلثہ یعنے تا و میم و فا سے میم کو ساکن کرین تو یہ وزن ہوگا
مفاعیل فاع لاتن فاع اور فاع اول ہی مثال اسکی ہ ازلب چنین گزیدم یار
اور از ید پنج اول و یائے مجہول مزید علیہ زیرامن برہان

مقتضب — یہ بحر ساتھہ اہل عرب کے خاص ہے اصل اسکی دائرہ مشتبہ عربی
مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور دائرہ مختلفہ فارسی مین اصل مفعولات
مستفعلن چار بار ہے اور اس بحر مین شعر تازی و فارسی کم ہین اور جسقدر اشعار
پائے جاتے ہین مین القوسین و سب مربع ہین — اور فارسی مین چاہئی تھا
کہ اس بحر کو دائرہ سریع سے لاتے اسواسطے کہ مجزو مسدس کا مربع ہو سکتا تھا اور کوئی
بحر ایسی نہین ہے کہ اصل مین مثمن الاجزا ہو اور استعمال مین مربع الاجزا ہو لیکن چونکہ جملہ
بحرین دائرہ مختلفہ و منتزعہ کے تو مین چار ایک دائرہ مین رکھین اور پانچ ایک دائرہ
مین رکھین اور چونکہ اس وزن بحر مین شعر نادر ہین تو چندان اسکی ترتیب کی جانب
التفات نہین کیا پس ہم بھی اوسی نسق پر اس بحر کو لائے اور زحاف اس کے جو رکن
مفعولات سے ملحق ہو گئے ہین گیارہ ہین جو منسرح مین بیان ہوئے لیکن اون گیارہ
مین سے مستعمل اتنے ہین عربی عامہ طی خبن او مراقبت فارسی عامہ
رفع عربی خاص یہ اعاریض و ضروب کسف ع ع فاعلات فعولات
یا مفاعیل عشے مفعول ع خ مفعولن اور وہ زحاف جو مستفعلن سے ملحق ہوئے
ہین سولہ ہین جو منسرح مین بیان ہوئے لیکن اون مین سے مستعمل اتنے ہین عربی
عامہ طی فارسی عامہ تسکین عربی خاص یہ اعاریض و ضروب قطع ع مفتعلن

ن سے ہی مستفعلن سے خ مفعولن — عربی مین عروض وضرب دونوکو مطوی لاتے ہین جیسے فاعلات مفتعلن دوبار مربع مین اور صدر وابتدا مین درمیان فا وواو مفعولات کے مراقبت ہی یعنی دونون رکن صدر وابتدا مخبون ومطوی نہین چاہیے یعنے اسقاط دونوکا اور اثبات دونوکا اسقاط جائز نہین بلکہ اثبات ایکا دونسی لازم ہے پس فعلات ومفعولات نہ ہوگا فاعلات ہوگا یا فعولات ہوگا حاصل یہہ ہی کہ بین القومین مفعولات کو سالم نہین لاتے اور مخبل لاتے ہین یہ کلیہ ہے اور جب یہ بحر فارسی مین مثمن ہو درمیان مفعولات حشو کی مراقبہ رہیگا —

لیکن فارسی مین ابیات مستعمل اسکے یہ ہین

مقتضب مشطور مطوی یعنی مربع مطوی ترک خوبروئی مرا + کو چرا نشود نفشہ

فاعلات مفتعلن دوبار —

مقتضب مشطور مقطوع — اندوفا چہ بر کردی + خون من بسر کردی

فاعلات مفعولن دوبار —

مقتضب مخبون — ہمی دل زمن ببرد + بکے کو دکے سفری

مفاعیل مفتعلن دوبار

مقتضب مطوی سالم — دست باز دار از دلم + ورنہ جان زتن بگسل

فاعلات مستفعلن دوبار — اور مثمن کو سوا مطوی کے نہین لاتے بیت مثمن یہ

اے نشستہ عاقل وبر کف نہادہ رطل زری + باچہ اندازہ غم آن روز باز پرس خوری

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن دوبار

بیت مسدس مطوی موقوف — آن بزرگوار یکے فضل کرد + در گذشت ایچہ زمین ود

یہ نسق اہل فارس کذا فی العجم — فاعلات مفتعلن فاعلان دوبار —

بیت مرفوع الصدر والابتدا بہ نسق اشعار عرب ۱۲ منہ — اے سعتری بیدہ تاکی مرا + داری ہمی دجفا اندر

مفعول مستفعلن مستفعلن دوبار —

او روا ضح ہو کہ مثمن مطوی مین اگر مین مفتعلن کا ساکن کرین او مستفعلن کہین

مفتعلاتُ فاعلات مفعولن چار بار فرق نہ رہا اس وزن میں اور ہزج اشتر میں جیسے یہ شعر ؎ وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی حاصل حیات ای جان یکدم است تا دانی ❊ بروزن فاعلن مفاعیلن چار بار اور ضرب مقتضب کو تذال یعنی مفتعلان اور معری یعنی مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن لانا روا رکھتے ہیں بر قیاس دیگر اوزان کذا فی معیار الاشعار۔ اور کبھی اس بحر میں ایک حرف حشو میں زائد پڑتا ہے اور اسکو حرف مزوج کہتے ہیں جیسے اس بیت میں ؎ مے پرست ایجادم نشۂ ازل دارم ہمچو دانہ انگور شیشہ در بغل دارم۔ رائی انگور زائد ہے بروزن فاعلات مفعولن چار بار

مجتث یہ بحر دو لغتوں میں مستعمل ہے اصل اسکی دائرہ مشتبہ مسدس عربی میں مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار ہے۔ اور دائرہ مختلفہ مثمنہ فارسی میں اجزا اسکے اصل مس تفع لن فاع لاتن سے مفاعلن فعلاتن چار بار ہیں اور وہ زحافات کہ مس تفع لن مفروقی سے ملحق ہوتے ہیں سات ہیں اور فروع بھی سات ہیں عربی عامہ خبن کف شکل معاقبت عربی خاص بہ اعاریض وضروب قصر ازالہ ترفیل ع ع مفاعلن مخبون مس تفعل مکفوف مفاعل مشکول ع خ فعولن مفعولن م۔ اور زحافات مختصہ اوایل سے کوئی زحاف اس رکن کے لیے وضع نہیں ہوا بین القومین اور نہ عامہ اور نہ خاصہ جیسے کوئے زحاف فارسی میں وضع ہوا اور وہ زحاف کہ فاعلاتن مجموعی سے ملحق ہوتی ہیں اٹھارہ ہیں اور فروع انیس ہیں جو اوایل میں مذکور ہوئے انہیں سے مستعمل اتنے ہیں۔ عربی عامہ خبن فارسی عامہ تسکین عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قصر حذف تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب طمس درس جحف ربع بتر ع ع فعلاتن مخبون ف ع مفعولن مخبون مسکن ع خ فعلان مخبون مقصور فعلن مخبون محذوف فعلان مسکون العین۔ مفعولن ف خ فلع مشعث مقصور محذوف مطموس یا مخبون محذوف مدروس فعل مجحوف او مجبوب مربع فعل مشعث فعلن مسکون العین

عرب جیسے میں یہ بحر مجذوذ یعنی مربع مستعمل ہے

مفاعلاتن مفاعلان مخبون مخبون

[illegible]

وزن بیت مجتث مجزو عروض و ضرب ہر دو سالم — مس تفع لن فاعلاتن

در اوزان ارکان میں خبن و کف و شکل روا رکھتے ہیں مگر ضرب کا اوس میں سوا خبن کے نہیں چاہیے جیسے مفاعلن فعلات لیکن جبکہ رکن قبل ضرب مشکول یا مکفوف ہو تو کف و شکل میں یا ضرب مخبون نہیں چاہیے اسواسطے کہ درمیان آخر ہر رکن کے اور دو حرف دوم رکن دیگر کے معاقبہ ہے یعنے مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن سے لن فا اور تن فا میں یا دونو ساکنون کو سلامت رکھیں یا ایک کو حذف کریں نہ دونو کو اور ضرب میں تشعیث بھی روا رکھتے ہیں

وزن بیت مجتث مجزو مکفوف مقصور یعنی مربع — مس تفعل فاعلات دو بار

وزن بیت مجتث مجزو مشکول مقصور — مفاعل فاعلات دو بار

وزن بیت مجتث مجزو مشعث کذا فی معیار الاشعار — مس تفع لن مفعولن دو بار

فارسی میں یہ بحر وافے یعنے مثمن او مشطور یعنی مربع مستعمل ہے اور بہ تکلف مسدس بھی لائے ہیں

مجتث مثمن مخبون مشعث مقصور — اگر مرد عدو جانتی دمانی ہست + کہ زندگانی تو بیز جاودانی

از گلستان سعدی ص ۳۳ س ۲ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات دو بار

ایضا بوزن اول از گلستان — زکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار + کہ آب چشمۂ حیوان درون

سعدی ص ۳۳ س ۲

ایضا ص ۹۱ س ۸ بروزن اول + قرار در کف آزادگان نگیرد مال + نہ صبر در دل عاشق نہ آب

ابیات مجتث مثمن بن — نوشتہ اند بر ایوان فردوس کا تبان قضا + ہی ہول و بی بسعد جہد

عد تحقیق ص ۹۰ س ۱ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن و ضرب فعلان

بعض عروض مخبون محذوف — علی الصبح مجدد ہر چہ ہست ہست + اگر تو مو من بایکی بکن

و بعضا عروض ابتر و جملہ ضروب مشعث مقصور — کہ نیست دین ہدی را تقول بایکن سول + امام خیر علی العبد مجد
بد نشانان منشین حافظا تو لاکن + نجات خلق طلب کن مجاز
حرام زادہ و بد فعل و شوم و لی بنیاد + بعدح شاہ کجا کے تحاید اداد

مطاوعت بمنافق چه میکنی بگذر + زیاده گفتن ناخوش [illegible] استغفار

قطعه از گلستان سعدی ص ۱۴۹ — معلمت همه شوخی و دلبری آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت

ص ۳۴ بروزن اولی بعض عروض مخبون محذوف و بعض عروض مشعث مقصور و همه ضرب مشعث مقصور — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان — دو بار

من آدمی بچنین شکل و قد و خوی و روش + ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت

از گلستان ص ۳۴ س ۱۳ — بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای + ولیک می نتوان از زبان مردم رست

عروض مخبون مقصور و ضرب مشعث مقصور — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان و ضرب فعلان

از غزلیات قاآنی — دلم بزلف تو عهدی ببسته بود شکستی + میان ما و تو موی علاقه بود گسستی

ص ۱۷ س ۱۶ مجتث — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار

ایضاً از غزلیات قاآنی ص ۴۴ — [illegible] تو باغ [illegible] حوری + [illegible] لطافت و نوری

ص ۱۰ س ۲۳ بروزن اول

ایضاً از پریشان قاآنی — سخن مگوی که مینا نگون شد از صهبا + [illegible] اشاره کن [illegible] قلقل

ص ۵ س ۱۰ بروزن اول

از گلستان سعدی ص ۶۵ س ۴ — اگر بهر سر مویت هنر دو صد باشد + هنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

عروض و ضروب ابتر — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن دو بار

از گلستان سعدی ص ۴۷ س ۱ — امیدوار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان

عروض ضرب مخبون محذوف — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بیت مجتث مثمن مشعث مجبوب — سیاه چشما این دل چگونه بردی + کنون که بردی [illegible] چه کردی

مفاعلن مفعولن مفاعلن فع دو بار

قطعه از گلستان سعدی ص ۵ س — ز صحبت دوستی برنجم + [illegible]

عروض بیت اول — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات و ضرب فعلن

وزن بیت ثانی — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن [illegible] فعلان

[illegible]

یہ حاجتیکہ روی تازہ روی وخندان رود * زود نبندد کار کشادہ پیشانے
بیت اول مثمن مخبون وعروض مخبون محذوف وضرب ابتر — اور بیت
کے مصراع اول میں بعض رکن مخبون وعروض ابتر — اور مصرع ثانی میں دو رکن
شعث مقصور او را یک بیت اور اصل وغیرہ علیہ کے جولائی ہیں یہ —

بیت مسدس سالم — اے لعبتی سروقدے سیم ساعد مشتاید اگر یاری ہی یاری ساعا
ابنا ہمالعب — مستفع لن فاع لاتن فاعلاتن دو بار

بیت مرفوع الصدر من الحجم — اے پسر می بیاور باز برابطہ مغ مثمن بیاور بازر
فاع لن فاعلاتن فاعلاتن

اس جگہ سہو ہے اسلئے کہ یہاں مستفع لن مفروق ہے اور مفروق میں رفع نہیں آتا
سوا مستفعلن مجموعی کے فافہم

بیت مشطور یعنی مربع مخبون — جفا مکن کہ نشاید + رہی بکش کہ نشاید
مفاع لن فعلاتن دو بار

اور ابیات ثقیل جیسے بیت مسدس مخبون سے بہار بود بچشم خزان ودی کہ نشاد بود برا
نگار من — مفاع لن فعلاتن مفاع لن دو بار۔ اور علت اس بحر مسدس کے ثقل
یہ ہے کہ ارکان اسکے مثمن میں منتظم ہیں او پر دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک
سبب اور دو وتد اور ایک فاصلہ اور ایک سبب کے جب ایک جزو اسمیں
کم کیا گیا وہ انتظام مختل ہوگیا اسلئے کہ نظم اوس مسدس کا او پر دو وتد اور ایک فاصلہ
اور ایک سبب اور دو وتد دیگر کے ہے اور اسمیں تناسب نہیں ہے اور اگر
ایک سبب اوپر ان سب کے بڑھایا جاوے تو وزن سبکتر ہو جائے جیسے یہ بیت
مجوف ہے

بیت مثمن — اسیر حسرت آن زلف چو چنبر نگار رم + بدرد فرقت او تلخ روزگار
مفاع لن فعلاتن مفاع لن فع دو بار

اور یہ بیت سبکتر بیت پیشتر سے ہے ہر چند کہ فاصلہ زیادہ ہے لیکن تناسب

اسمین ہے اور اکثر گرانی و ناخوشی شعر کے لسبب نامتناسب ہونے اسباب کے ہوتی ہے
کذا فی العجم اور اس بحر مین معاقبہ ہے درمیان نون مس تفع لن اور الف فاعلاتن
کے اور درمیان نون فاعلاتن و سین مس تفع لن کے کذا فی شرح خزرجیہ —
دائرہ سوم کہ اوسکو مشتبہ کہتے ہین بحور اوسکے پانچ ہین سریع و غریب یعنی جدید و قریب
و خفیف و مشاکل یا مشاکل — یہ بحور سب مسدس الاصل ہین عربی و فارسی مین اور
سریع و خفیف ایسی ہے دونو لغتون مین مستعمل ہین اور جدید و قریب و مشاکل خاص
فارسی مین مستعمل ہین اور مخترع متاخرین ہین بقول بعضے اور بقول اصح و اضح انکا بھی
قابل ہے —

سریع — اجزا اسکے عربی و فارسی مین اصل مستفعلن مستفعلن مفعولات
ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات دو بار اور اس بحر کے زحافات مجموع دس ہین طے خبن
خبل تسکین قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور مستفعلن مجموعی کے سوا زحافون
سے اس بحر مین مستعمل ہین عربی عامہ طے خبن خبل مراقبت غالباً اور
مکانفہ فارسی عامہ تسکین اور خاص اعاریض و ضروب کے زحاف عربی و فارسی
خارج ہوگئی کیونکہ اوائل مین ہے لیکن قطع کہ اہل فارس اوائل مین بھی لاتے ہین
باقی رہا پس یہ فارسی مین عامہ شمار ہے مفتعلن — مفاعلن — فعلتن —
ف ع — مفعولن — مفعولن — اور مفعولات کے گیارہ زحافون سے اس بحر
مین چھ مستعمل ہین — عربی عامہ خبن طے خبل اور زحافات عامہ فارسی کے
اس بحر مین نامستعمل ہین — لیکن عربی خاص بہ اعاریض و ضروب وقف کسف
صلم فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب جدع نحر ع فعولات یا مفاعیل فاعلات
فعلات ع غ مفعولان مفعولن — فاعلات — فاعلن — فعلن — فعلن
فع — فاع — فع — پس زحافات عامہ عام طور پر آسکتے اور اعاریض و ضروب
مین زحافات خاصہ آسکتے اور عروض و ضرب موقوف یا مکشوف یا مطوی موقوف یا
مطوی مکشوف یا مخبول مکشوف یا اصلم یا مجدوع یا منحور آسکتے لیکن عربی مین مجدوع

ورنہ انکی اصلی کہ یہ زحافات فارسیہ سے ہین البتہ عربی مین عروض کو مطوی یا
مکشوف یا مخبول مکشوف یا موقوف یا مکشوف اور ضروب کو مطوی موقوف و مطوی مکشوف
و اصلم لاتے ہین اور استعمال اہل عرب مین یہ بحر دائرہ یعنی مسدس اور مشطور یعنی
مثلث ہے اور مجزو یعنی مربع ہو اور منہوک یعنی ثنی مستعمل نہین ۔

سریع دائرہ عروض و ضرب مطوی مکشوف

وصدر و ابتدا سالم و حشو مطوی از گلستان — مستفعلن مستفعلن فاعلن دو بار ۔

ص ۵۴ س ۲ قطعہ لما رأت بیدیہ یعملہ شباکا دمی شفقا القلم

بیت صدر و ابتدا مخبون حشو مطوی تقول ہذا صمم صبت وانما الرقیۃ للئام

عروض و ضرب مطوی مکشوف — مفاعلن مفتعلن فاعلن دو بار

وزن بیت والی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن
و ضرب مطوی موقوف من معیار الاشعار — مستفعلن فاعلان ۔

وزن بیت والی عروض مطوی مکشوف — مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن
و ضرب اصلم من معیار الاشعار — مستفعلن فعلن ۔

وزن بیت والی عروض و ضرب مخبول مکشوف من معیار الاشعار — مستفعلن مستفعلن فعلن دو بار

وزن بیت موقوف مشطور یعنی مثلث من معیار الاشعار — مستفعلن مستف + علن مفعولان

وزن بیت مشطور ضرب مکشوف — مستفعلن مستف + علن مفعولن

فارسی مین اوزان مستعملہ کی ابیات مذہب یہ ہین

بیت مطوی موقوف از پریشان ص ۴۲ س ۲۳ — وہم خیال حسد و حرص کبر + گر زدہ زائل شود ای مرد راہ
مفتعلن مفتعلن فاعلان دو بار

بیت مطوی عروض و ضرب مکشوف از پریشان ص ۴۳ س ۲ — خرد و سہ بیچ زعرب وانجم + کاہ مہ جاری بزبان قلم
مفتعلن مفتعلن فاعلن دو بار

بیت مطوی عروض مطوی موقوف ضرب مطوی مکشوف — عمر بہ تکلف بسر مبر بیار + تا کہ بہ بینی تو چو سامان شوم

مفتعلن مفتعلن فاعلان وضرب فاعلن

بیت مطوی مجنون مسکن یا مقطوع وعروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف — سیم بہ سنگ اندر نہان بود بار در اسنگ سیم اندر است

مفتعلن مفعولن فاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلات

بیت مطوی عروض و ضرب اصلم — چند خورم از تو تا ضربت + چند زنی بر دل من حربت

مفتعلن مفتعلن فعلن — دو بار

بیت مجنون عروض و ضرب مطوی مکشوف — دو شمشیر چون دو تا چہ لشکری کی تھی کسی سپہ دو ان لبر

مفاعلن مفاعلن فاعلن دو بار

بیت صدر و ابتدا وحشو سالم و عروض و ضرب مجنون مکشوف — از عشق تو من بجہان سمر م + میسوزد از ہجران تو جگرم

مستفعلن مستفعلن فعلن دو بار

بیت ثقیل یہ بعض مستفعلان فارسی نے کہی ہے کہ نہایت ناخوش ہے اور ثقیل کذا فی المعجم ۔ بگذشت بگذشت سرو لب + فعلن فعلن فاعلن دو بار

اور اس بحر میں مراقبہ سے غالبًا نہ لاؤ گا + پس مفتعلن یا مفاعلن لاوینگے اکثر اور مستفعلن کا لانا کم ہے کذا فی شرح خزرجیہ اور اس بحر میں مکانفہ بھی ہے یعنی خبل لاتے ہیں عربی میں اگرچہ خالی ثقل سے نہیں ہے کذا فی شرح خزرجیہ بحر جدید ۔ کہ اسے غریب بھی کہتے ہیں ۔ یہ منجملہ بحور مستحدثہ ہے کہ بعد خلیل کے حادث ہوئی بقول بعض ۔ اور اجزا اسکے برعکس مجتث ہیں اصل فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن سے فعلاتن فعلاتن مفاع لن دو بار ۔ اور یہ بحر خاص فارسی گویوں کی ہے اور مجزو یعنی مربع بھی لائے ہیں اور اس بحر کا زحاف ایک ہے خبن اور بس اسواسطے کہ زحافات فاعلاتن مجموعی سے کہ اٹھارہ ہیں سوا خبن کے اس بحر میں اور کوئی مستعمل نہیں اور زحافات مس تفع لن مفروقی سے کہ سات ہیں سوا خبن کے اس بحر میں اور کوئی مستعمل نہیں ۔

بیت بموجب دائرہ مجنون — بیا کہ تیغ تو مر بسگال را + بجور دیدہ مستغفر شغال را

فعلاتن فعلاتن مفعلن دو بار

بیت بموجب اصل اجزاے بحر — اے نگارین روی دلبر کم کن ستم لیکن دل من ز غمت رنج تو پر درد و غم

فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار

مجزو یعنی مربع مخبون مثل مجزوی — دل من تو چرا بری + چون غم من نمی خوری

خفیف — فعلاتن مفاعلن دو بار

مجزوی سالم مثل مجزو سے — رونے داری ای سعتری آہستہ گویا چون قمری

خفیف سالم — فاعلاتن مستفعلن دو بار

اس بحر مین مراقبہ لازم ہے یعنی فعلاتن لائینگے یا فاعلات لائینگے لیکن فاعلاتن نہ لائینگے کذا فی شرح خزرجیہ

قریب — یہ بھی منجملہ بحور مستحدثہ ہے کہ بقول اونکے بعد خلیل پیدا ہوئے اور کسو نے بحر خفیف تر اس سے نہین پایا اور اجزا اسکے اصل مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن سے مفاعیل مفاعیل فاع لات دو بارا اور یہ بحر خاص ہے اہل فارس سے اور اس بحر کے زحافات مستعملہ یہ ہین کف خرب خرم قصر حذف تشعیث سلخ طمس معاقبہ لیکن زحافات مفاعیلن سے کہ سترہ ہین اونمین سے وہ زحاف جو اعاریض و ضروب سے خاص ہین خارج ہوجائینگے اسلئے کہ یہان رکن مفاعیلن اوائل ہی مین باقی رہی عام و مختص اونمین سے چار زحاف اس بحر مین مستعمل ہین عربی عام کف معاقبہ مختص اوائل خرب خرم ع ح مفاعیل م مفعول مفعولن اخرب اخرم اور زحافات فاع لاتن مفروق کہ گیارہ ہین اون مین سے جملہ سات ہین ازم عربی عام کف قبض + سوال اس بحر مین رکن آخر فاع لاتن ہے اور یہ فاع لاتن مین کف کو بسبب تحریک آخر رکن شعر مین نہین ہونا چاہیے کہ واسطے کہ سکون آخر شعر کو لازم ہے جواب اس جگہ کف بسبب استخراج بحر از یکدگر ہے پس آخر شعر کو بعد اسکے کف کے ساکن کر لین گے بضرورت لزوم سکون اور نہین کہہ سکتے اس جہت سے کہ بحور دائرہ مشترعہ از یکدگر منفک نہ سکین گے لیکن یہ کہ ہین ک

قصر زحافات دائرہ سے نہیں بلکہ ابتدائی بحور زحافات بحر سے ہے اور یہی قول اتم
ہی اور یہی جواب واسطے قصر کے جملہ بحور دائرہ منسرحہ وغیرہ کے لیے کافی ہے فافہم و خاطر
اجماع ابعض و ضروب حذف قصر تسبیغ فارسی خاص ہے اجماع ابعض و ضروب سالم طمس
مثمن ع فاع لات فاع لاتن ع فاع لن فاع لات فاع لاتان فاع لیان
مفعولان — ان تینوں کا ذکر عروضیوں نے نہیں کیا ہے من مولف ف

بیت آخر ضرب مکفوف و مخذوف — پاینده بتا خیر ... + کس دهد دست که بود شدگی

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

ایضاً از خاقانی بر وزن اول — تو آصف جم کو ببا بین + بر تخت سلیمان را ببین

مفعول مفاعیل فاع لن دو بار

بیت آخر مکفوف عروض و — تا ملک جهان را مدار باشد + فرماندہ او شهریار باشد

ضرب سالم از انوری — مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

لیکن یہ اشعار قریب بوزن مسدس بہ نوع ثانی مضارع ہیں کما قیل —

قصیدہ قاآنی — اے روی تو فہرست نشاط انی + وصل تو به از عمر جاودانی

ص ۲۸ س ۱۴

گر فاختہ قد ترا ببیند + نشناسدت از سرو بوستانی

مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

گیسوے تو طومار دلفریبی + ابروی تو طغرای دلستانی

مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

خواہم کہ بکنجی بحضور اغیار + سرمست شوی از می مغانی

مفعول مفاعیل فاع لاتان + مفعول مفاعیل فاع لاتن

تا مجلس مطرب برقص خواند + تن تن تننا تن تنن تنانی

مفعول مفاعیل فاع لاتن دو بار

واضح ہو کہ عروض مسبغ ان ابیات میں سے چونکہ یہہ بحر مسدس الاصل ہے پس بسبب تسبیغ بیت دائرہ سے خارج ہوگی نزدیک اونکے جو دائرہ مزاحفہ کو بھی اصل قرار دیتے ہیں اور جو بحور دائرہ مزاحفہ کو اصل نہیں قرار دیتے اون کے نزدیک بیت دائرہ سے خارج ہوگی کسواسطے کہ مزاحف ہے اوسکی تزاحف واسطے زیادت ایک حرف ساکن تسبیغ کے کافی ہو سکتی ہے فافہم —

بیت اخرم و اخرب عروض

وضرب سالم — باز آمد یارم بشاد کامی — کے باشم شاد ار کنون نباشم

مفعولن مفعول فاع لاتن دو بار

بیت مربع اخرب — دارندہ ام خدا یست + روزی دہم بجا یست

مسبغ — مفعول فاع لاتان دو بار

اور اس بحر میں مراقبت لازم ہے پس مفعول یا مفاعیل یا مفاعلن ہوگا لیکن مفاعیلن نہوگا کذا فی شرح خزرجیہ

بحر خفیف — بحر اصلی سے ہی اور دونو لغتوں میں مستعمل ہے اور اجزا اسکے عربی و فارسی میں اصل فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے فعلاتن مفاع فعلاتن دو بار ہیں اور زحاف مستعملہ اس بحر کے مجموع نو ہیں — خبن کف قطع شکل قصر حذف تشعیث جحف اسباغ — لیکن ہمیدہ زحاف فاعلاتن مجموعی ہے اس بحر میں آٹھ زحاف مستعمل ہیں — عربی عامہ خبن کف شکل — عربی خاص بہ اعاریض و ضروب تشعیث قصر حذف اسباغ

فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب جحف درس ع ع فعلاتن مخبون

ع خ مفعولن مشعث — فاعلان مقصور — فاعلن محذوف — فاعلیان مسبغ — فعلان مخبون مقصور — اور سی فعلن مخ

ف خ فع مجحوف — فاع مخبون محذوف مدروس در بقول صاحب مجحوف مسبغ

کے زحاف مسبعہ سے اس بحر میں دو مستعمل ہیں — عربی عامہ خبن عربی زحاف بہ اعاریض و ضروب قصر ع ع مفاعلن مخبون — ع خ فعولن مخبون مقصور

عجم سے اس رکن مین کوئی زحاف نہین اور عربی مین یہ بحر وافی یعنی مسدس اور مجزو یعنی مربع مستعمل ہی اور عروض و ضرب سالم یا محذوف یا مخبون مقصور لاتے ہین اور بطریق زحاف باقی ارکان مخبون و مکفوف ومشکول لاتے ہین - کلام ایک شاعر کا بمدائح امیر المومنین حبیب محبوب رب العالمین حضرت علی ابن ابیطالب علیہما الصلوٰۃ والسلام بیت مخبون عروض و ضرب مشعث جمعت فی صفاتک الاضداد فلهذا عزت لک الانداد فعلاتن مفاعلن مفعولن * فعلاتن مس تفع لن مفعولن بیت مخبون الحشو و صدر و ابتدا و عروض و ضرب سالم زاهد حاکم سلیم شجاع * فاتک ناسک فقیر جواد * فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن دوبار - از گلستان سعدی ص ۴۸ س ۱۴ بیت مخبون و عروض مخبون محذوف و ضرب مشعث محذوف - هلک الناس حوله عطشا * و هو ساق یری و لا یسقی - فعلاتن مفاعلن فعلن فعلاتن مفاعلن فعلن - اس ضرب کو عروضیون نے ابتر بھی کہا ہی اور یہ سہو ہی بلکہ مشعث محذوف ہی اسلیے کہ خبن اس بحر مین لازم ہی اور بعد خبن کے بتر سے فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا ہی من معیار الاشعار - وزن بیت عروض و ضرب محذوف منہ فاعلاتن مس تفع لن فاعلن دوبار - وزن بیت عروض و ضرب مخبون مقصور منہ - فاعلاتن مس تفع لن فعلان دوبار وزن بیت سالم فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار - اس بحر مین مراقبت ہی بطور جواز کے یعنے خواہ فعلاتن مفاعلن کہین اور خواہ فاعلات مس تفع لن کہین یا فاعلاتن مس تفع لن کہین کذا فی شرح خزرجیہ ہر چند کہ اس بحر مین خبن لازم ہی باایمہمہ فاعلاتن مس تفع لن کی مثالین اہل فن لائے ہین پھر کہ استعمال مین کیا دخل ہی قیاس کو من مولفہ مجزو سالم یعنی مربع سالم من معیار الاشعار ۵ لیت شعری ما ذا اشتکی * ام عمی فی امرنا - فاعلاتن مس تفع لن دوبار بیت مجزو عروض سالم ضرب مخبون مقصور منہ کل خطب ان لم تکونوا * غضبتم یسیر فاعلاتن مس تفع لن و ضرب فعولن * در میان حرف آخر رکن اول یعنی نون فاعلاتن اور حرف دوم رکن دوم یعنی سین مس تفع لن کے معاقبہ ہی یعنی دونو سلامت رہینگے یا ایک گر یگا نہ دونون اشعار عرب مین کذا فی معیار الاشعار فارسی مین کہ نون فاعلاتن البتہ ثابت رہیگا اور سین مس تفع لن ساقط ہوگا احتیاج معاقبت کے نہین کذا فی المعجم فارسی مین بھی یہ بحر مسدس مستعمل ہی مثمن مستعمل نہین اور جو بعض مصنفان عجم مثمن لائے ہین وہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہی بیت مخبون ہمہ ارکان منہا طاقت فراق ندارم * جز بوصل تو اتفاق ندارم * فعلاتن مفاعلن فعلاتن دوبار بیت عروض و ضرب مشعث محذوف اور بقول عروضیان ابتر بیدلشان ص ۳ س ۱۶ ظلم باشد کہ سر فرود آید * بدو عالم خدا پرستان را فاعلاتن مفاعلن

فعلن دوبار قطعه از پریشان ثنا است عروض وضرب شعث مقصور بقول محقق بقول صاحب المعجم مقطوع مسبغ - یک سر گرم صحبت خویشند بغافلند از خدا اولو الالباب - فاعلاتن مفاع لن فعلان دوبار ایضا عروض مخبون مقصور وضرب اشعث مقصور اور یہی اولی ہی یا مقطوع مسبغ - ای خوشا حال عارف کز شوق هر سحر دیوانه بر در حبیب + فاعلا مفاع لن فعلان ضرب فعلان - از گلستان سعدی ص ۱۲ س ۱۹ - راستی موجب رضای خدا ست کس ندیدم که گم شد از ره راست + عروض وضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاع لن فعلان دوبار گلستان سعدی ص ۳۴ س ۲ - کس نیاموخت علم تیر از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد + عروض یا اشعث محذوف - اور یہی اولی ہی اور ضرب مخبون مقصور -

فاعلاتن مفاع لن فعلن ضرب فعلان

از گلستان سعدی ص ۳۳ س ۱۷ عروض ابتر یا اشعث محذوف اور یہی اولی ہی اور ضرب اشعث مقصور یا ابتر مسبغ لیکن یہ خوب نہیں اور شعر دیگر بیت عروض وضرب اشعث مقصور - شکر بے صفت از من بپرس + بیدل از بی نشان چگوید باز فاعلاتن مفاع لن فعلن وضرب فعلان ۲۵ - بیت مخبون محذوف من المعجم - ز عاشقان نهان چه گیری + قصد از بیدلان چکنی + فاعلاتن مفاع لن فعلن دوبار - بیت مخبون وضرب اشعث منه - من بچشم اسیر سخت غریبم + چه شود گر بچشم دشمن خوارم + فاعلاتن مفاع فعلاتن + ضرب مفعولن + بیت عروض مجحوف مسبغ بقول روی تو چون آئینه زده صاحب المعجم وبقول محقق محذوف مطموس یا مخبون محذوف داشته پیش نقش آذر مدروس اور یہی اعلی ہی اور ضرب مجحوف یہی اولی ہی یا محذوف منه فاعلاتن مفاع لن فاع یا مخبون محذوف مطموس ضرب فع +

بیت مجحوف مسبغ منه اور اولی غمزه چون تیر زلف چون قیر + چشم پر خواب زلف پر تاب مخبون محذوف مدروس فاعلاتن مفاع لن فاع دوبار +

رودکی اس بحر کو بہ تثمین لایا ہے لیکن ناخوشتر ہے مثال اوسکی یہ ہی شعر گر گند یاری بغم عشق آن صنم + شوا ندر بود زین دل غمخواره رنگ غم + فاعلاتن مفاع لن فعلاتن مفاع لن مجزو اصل مسدس سے یعنی مربع چه کنی با کسے جفا + که بود از تو مبتلا + مخبون من معیار الاشعار فعلاتن مفاع لن دوبار +

بحر مشاکل یا متشاکل

یہ بحر مستحدث ہے کہ بعد خلیل کے وضع ہوئی اشعار ریختہ کے اس وزن میں اکثر ہیں بہ نسبت اشعار فارسی کے اور اجزا اسکے اصل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار اور یہ عکس قریب ہے زحاف اس بحر کے چار ہیں کف قبض قصر حذف مشکل رہ زحاف فاع لاتن معروف ہے صرف کف اس بحر میں مستعمل ہے مفاعیلن سے چار زحاف ہے کف و قبض خاص سے قصر و حذف۔

بیت صدر ابتدا مکفوف و حشو	ای نگار سیہ چشم سیہ موئے سرو قد نکو روئی نکو کوئی
مکفوف عروض و ضرب مقصور ابیض	فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار
بیت محذوف الضرب العروض صدر	اے سپہر بہار و باغ بہ لطافت مرغ خوبی بہار و باغ بہ لطف
و ابتدا سالم و حشو مقبوض	فاع لاتن مفاعلن فعولن دو بار
بیت مجزو مکفوف مقصور	روزگار خزان است باد سرد وزان است
	فاع لات مفاعیل دو بار

بیت مثمن مکفوف مقصور اس بحر کی تقطیع ترو تازہ شعری کارجان زخم عشقت اے نگار ستمگار ہست چون سر زلفین دل بیتاب پریشان۔ فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل دو بار۔ لیکن از ریختہ یات فصیح اس وزن میں اکثر ملفوظات ریختہ مربع پائی گئی ہیں کذا فی البحر اور اس بحر میں مراقبہ لازم ہے یعنے فاع لات مفاعیل مفاعیل کہینگے یا فاع لاتن مفاعلن مفاعلن کہینگے مفاعیلن مفاعیلن سالم نہ لائینگے کذا فی شرح خزرجیہ دائرہ چہارم کہ اوسکو متفقہ کہتے ہیں اور اس دائرہ میں بحر قدیم سے سوا بحر متقارب کے نہیں لیکن بعض متاخرین نے برعکس متقارب بحر متدارک وضع کی اور اوسکو غریب و متدانی و متسق وغیرہ بھی کہتے ہیں اور مراد بعض حرفا ہیں سے سیبویہ ہے لیکن بقول اصح واضح اسکا بانی خلیل ہی کما قیل اور اسواسطے

کہ تا دائرہ متفقہ بے فائدہ ہنو وہ نو بحروں کو ایک دائرہ میں لائی اگرچہ اوپر ان
اوزان کے اشعار عرب کے کم ہیں بخلاف فارسی کے اندو نو بحروں کو واسطے نا
دائرہ کے لائے و باللہ الموفق والمعین وہو حسبی ونعم الوکیل ۔

بحر متقارب بنا اسکی اوپر پانچ حرف کے ہے اور اند دونوں کے اور
حا سے مجزو ہیں اور اجزا اسکے عربی و فارسی میں فعولن آٹھ بار ہیں اور
زحاف اس بحر کے نو ہیں عربی عامہ قبض فارسی عامہ تخنیق عربی مختصہ او
ثلم شرم فارسی مختصہ اوایل سے کوئی زحاف وضع نہیں ہوا عربی خاص عارض
و ضرب قصر حذف تسبیغ بتر فارسی خاص ۔ اعاریض و ضروب سینہ اور فر و
لکے گیارہ ہیں ع ع فعول ف ع فعلن فاع یا فعل بتحریک آخر ع
فعلن فاع یا فعل بتحریک آخر ع فعول بسکون لام و تحریک
عین فعولان ف ع فعل فعلان

پس جو زحاف کہ اول شعر کے ہیں وہ اوایل میں اور جو اواخر کے ہیں وہ اواخر میں
اور جو عام ہیں وہ عام طور پر واقع ہونگے لیکن اوزان مستعملہ اسکے یہ ہیں ۔

شعر عربی منکلام حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ وقت رجز معرکہ کربلا
متقارب وافی سالم — أمیر حسین ونعم الامیر لہ لمعۃ کالسراج المنیر
فعولن فعولن فعولن فعولن دو بار

شواہد فارسی من کتاب پریشان قاآنی ص ۲ س ۶ متقارب وافی سالم یعنی مثمن
سالم فعولن ۸ بار — کنار افق از شفق گشت رنگین ٭ چو پہلوی سہراب از تیغ رستم
متقارب مثمن محذوف من کتاب — علی سینہ خاص جان آفرین ٭ ولی در حقیقت نہان آفرین
پریشان قاآنی ص ۳ س ۶ — فعولن فعولن فعولن فعل دو بار
متقارب مثمن مقصور من کتاب — چو سیلی کہ آرد بدریا گذار ٭ بسانش ہیچ روز قیامت
پریشان قاآنی ص ۷ س ۱
من کتاب گلستان سعدی ص ۲ س ۱۵ — نماند ستمگار بدروزگار ٭ بماند برو لعنت پایدار

۱۸ از گلستان سعدی ص ۳۰ س ۱۷

بدست آہک تفتہ کردن خمیر + بہ از دست بر سینہ پیش امیر

ہر بیت فعولن فعولن فعولن فعول دو بار

متقارب مثمن عروض محذوف ضرب مقصور قطعہ از گلستان ص ۶۶ س ۵

چہ خوش باشد آہنگ نرم و حزین + بگوش حریفان مست صبوح

بہ از روی زیباست آواز خوش + کہ این حظ نفس است و آن قوت روح

فعولن فعولن فعولن فعل و ضرب فعول

بیت اثلم و اثلم مقصور ثقیل تر است جہت آنکہ اجزا اسکے مختلف ہیں من المعجم

یار بی مہر دلم را ببرد + پس بر عنا و ندامت بسپرد

فعل فعولن فعولن فعول + فعلن فعولن فعولن فعول

بیت اثرم و محذوف ثقیل تر بجہت اختلاف اجزا منہ

روی لوای ماہ پیکر سیر + مرا کرد از جان و دل بیخبر

فعل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعل

بیت ابتر بھی ثقیل تر ہے منہ

مرا اے نگارم سخن باشد + بہ تنہائی چون شکر

فعولن فعولن فعولن فع دو بار

بیت مجزو اسالم یعنی مسدس سالم

بیو سہ نگارا چو لوشے + بیاسح چو حنظل چرا ئے

فعولن فعولن فعولن دو بار

بیت مجزو محذوف

ترا گویم اے مشک سر + بجر نے شدا ستی شمر

فعولن فعولن فعل دو بار

اور اردو کی شاعروں نے دو بیتیں مقبوض و اثلم کی ہیں صنعت سجع میں سے گل بہار ہے بت تتا رسے بہ نبید وا ہے چرا نیار سے نبید روشن چو ابر بہمن + شہر گلشن چرا نہ بارے - بر وزن فعول فعلن فعول فعلن دو بار لیکن اس جگہ مقبوض و مخنق کہیں تو ہو سکتا ہے اگرچہ ضرورت نہیں اسلئے کہ فارسی میں ثلم و ثرم عام ہے ہیں نہ مختصہ اوائل کذا فی المعجم اور اس وزن مقبوض و اثلم کو مضاعف بھی لائے ہیں من مولف سو علی الف میں اے سلامی عجب طرح کا مزا ملا ہے بہشت و کوثر لواک طرف کو قسم خدا کی خدا ملا ہے - فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن دو بار اور بعض نے احتمال کیا ہے کہ یہ وزن

مفاعلاتن چار بار ہے حالانکہ یہ احتمال غلط اور سراسر باطل ہی اس جہت سے کہ ترفیل
زحاف اوتاد سے ہے نہ اسباب سے اور مفاعیلن مین سبب خفیف آخر مین ہی
فافہم اور اون لوگون نے اسکا معروف غیر مروج نام رکھا ہے اور ایک شاعر
اس وزن مقبوض واثلم مین ایک حرف زیادہ نظم کیا ہے مصرع اگر یہ پیمان نہ بود
یکجا کہ راست فتادہ یا کسم الاہ سال تقطیع سے ظاہر ہے اور یہ سراسر سہو یا
باطل ہے۔ اور بیت شاعر زدہ کی ایک رکن اثلم اور ایک رکن سالم مین ہے
سے زلف دلاویز و سہ روبیت تیرہ شب است و آتش ہوسے + جامہ صبر و
عشقت و امن یوسف دست زلیخا فعل فعولن آٹھ بار —

بحر متدارک۔ یا تدارک اجزا اسکے عربی و فارسی مین چار بار فاعلن مفاعلہ
دائرہ اسکا ثقیل تر ہے بجہت آمیختگی اسباب کے سات اوتاد کے اور ہر ایک
سبب کہ متقدم ہے اوپر ایک وتد کے اور ہر ایک وتد درمیان دو سبب کے
طرفین سے اس بحر کے زحافات دس ہین اور فروع بارہ خبن تسکین قطع حذ
خلع اذالت ترفیل تشعیث طمس عرج عربی خاص خبن فارسی عام تسکین
زحاف عربی مین بھی پایا جاتا ہے پس اسکو مشترک کہنا چاہیے لیکن ازبسکہ
فارسی مین اکثر ہے پس منسوب بفارسی ہوا مختصر اوکل سے ہین القوبین کلی
زحاف وضع نہین ہوا عربی خاص بہ اعاریض و ضروب قطع حذذ خلع اذالت
ترفیل تشعیث فارسی خاص بہ اعاریض و ضروب طمس عرج ع ع مخبون فعلن —

ف ع – فعلن س ع خ – فعلن – فعلان – فعل ——— فاعلان
مقطوع محذوف مذال مخلوع ای مخبون وقطع مخبون مسکن مذال
ف ع فا ع فاعلاتن فعلاتن
ہمین بقول محقق اور بقول فذا احد مذال مرفل یا اثلم مخبون مرفل یا مخبون متمم
اور یہ خوب نہین کہ بعد نقصان حذف کے زیادت اذالت

فعول بسکون اللام فعلان
مخبون مسکن مذال
مخبون مع الحذف کذا فی جامع القواعد
بیت مشتمل بر ایک مشعث سالم شعث
شکست سرگشتہ ام از غم ہجر تو + کہ جفا سے کنم و لیر اعفو کن
من معیار الاشعار
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن دو بار

بیت مثمن مجنون کہ اسمین سبب خفیف اصل ہین اور یہ ثقیل ہے ہی وزن اول سے مثمن مجتم — جنگلے ضیمے دل من سپرد + لیس ان ان لعناد بلا سپرد

فعلن فعلان فعلن فعلن دو بار

بیت مثمن مقطوع — تا کے یار او رنجم داری + تا کے بہ یار آری خواری

فعلن فعلن فعلن فعلن دو بار

واضح رہے کہ شعرائے عجم قطع کو جملہ اجزائے بیت مین لا نا روا رکھتے ہین کما قیل اور اس وزن کی تقطیع ہزج مسدس اخرب مکفوف محذوف سے بھی ہوسکتی ہی جیسے مفعول مفاعیل فعولن اور رمل مخبون مسکن و ابتر سے بھی ہوسکتی ہے جیسے مفعولن مفعولن فعلن کذا فی معیار الاشعار —

بیت متدارک مثمن مخلع — سنبل سیہ بر سمن مزن + لشکر حبش بر یمن مزن —

فاعلن فعل فاعلن فعل دو بار

بیت متدارک مخبون — مے دلنم مسکم حوصلہ کہ قدح زن گردش سر نشود

شانزدہ رکنی — سجل بست سکسی آن قدرت کہ دماغ جنون ہو دہ سر نشود

متدارک مقطوع شانزدہ — امشب یارم آمد از در ولیش دیدم چہ ال گشتم

رکنی یا مسکن مخبون — قربان کردم دل بر دلبر چون جان تا دیدم جان گشتم

متدارک شانزدہ رکنی بعض — یار کے ہر سم نفش زندہ بدلہ گو شوخ و دلبر خوب خوش نشست

رکن سالم و بعض مخلع و بعض — طرۂ اش عبر سکرش حریر عارضش ہما با لمعتقش ہشت

مجنون احرج ارکلیات قاآنی — نقشبند روح گوئی از نخست صورت لبش بالشہ درست

لعل پارہ زآب خضر شست لبش دعل با شکر سرشست

وزن بیت اول — فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعل فاعلن فعول

فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعول

وزن بیت ثانی — فاعلن فعول فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعول

فاعلن فعل فاعلن فعول فاعلن فعل فاعلن فعول

مجزو مخبون — دل من بد تا سبر سی + جبہ دعا و عمل لیسے

فعلن فعلن فعلن دو بار

مجزو مقطوع بطور فارس — جانا در دل گردم + گز مهرت بر گردم

فعلن فعلن فعلن دو بار

یا مخبون مسکن بطور عرب — مربع من معیار الاشعار — سجده کردت بتا + آفتاب از فلک

فاعلن فاعلن دو بار

اور بہ تکلف عروض و ضرب مذال اور معری اور مختلط لاتے ہین فارسی مین اور متقدمین شعرائے پارس بعض رکن مخبون اور بعض رکن مقطوع نہین لاتے کہ اعتدال سے خارج ہے جیسا کہ قول محقق کا ہے لیکن متاخرین فارس کے نزدیک لا بادرست ہے چنانچہ مثنوی شیر و شکر شیخ بہائی علیہ الرحمہ کہ اسی بحر مین ہے اوسمین یہ شعر کہ بعض اجزا اوسکے مقطوع اور بعض مخبون مین ہے وارد ہوا ہے

ای یارب یارب بہای زار + آن یار سیاه خطا کردار

کی تقطیع سات جلے کے باشطور ربہ بہائے زارم بیان مثنوی مین ہو چکی ہے اس جگہ بدون یا تقطیع کیجاتی ہے اسلئے کہ یہ شعر بدون یا اور مع الیا دونو طرح دیکھا گیا ہے مفعولن فعلن فعل فعلان فعلن فعلن فعلن فعلان صدر و ابتدا مقطوع اور بعض اجزائے حشو مقطوع اور بعض مخبون اور ایک رکن حشو مصراع اولی مین مخلع اور عروض مخبون مذال اور ضرب مقطوع مذال تنبیہ یہان مقطوع مذال کہنا خوب نہین اسواسطے کہ بعد نقصان قطع کے پھر زیادت بہ اذالت شنیع ہی کما لا بسیس اس جگہ مخبون مسکن مذال کہنا چاہیے یا اخرج اور یہی اولی ہے لیکن اسی صورت مین ضرب مذکور بوزن مفعول ہوگی فافہم اور قطع کالانبا او اکل و جملہ ارکان مین منجملہ تصرفات فارسیہ ہی کما قیل اور عربی مین سوا آخر کے نہین لاتے البتہ تشکیل کہ بین القویین مشترک ہے اور زحاف عامہ سے ہے پس جملہ ارکان مین لانا اسکا علی السویہ بین القویین جائز ہے اور عربی مین اس بحر کو صوت الناقوس کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ

منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین راہ شام مین ساتھ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ تعالیٰ شانہ وسلامہ علیہ کے جاتا تھا کہ ایک دیر کی جانب گذر ہوا ایک ترسائی اوس دیر مین ناقوس بجا رہا تھا جب اونحضرت نے صدای ناقوس سنی فرمایا کہ ناقوس یہ کہتا ہے حقًا حقًا حقًا حقًا + صدقًا صدقًا صدقًا صدقًا ۔ بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن دو بار ۔ اور اونحضرت نے چند ابیات مشتمل بے اعتباری دنیا اس وزن مین فرمائے چنانچہ ایک بیت جو مذکور ہوئی اونہین ابیات سے ہے

فصل جو نکہ پیش از ین

وعدہ کیا تھا ہمنے کہ بعد تعدید بحور دو دائرہ اصلی ابیات سالم و مزاحف کی تشریح کرینگے ایک دائرہ کی دو دائرہ مجہول و بحور مستحدث سے کہ اوسکو عروضیان پارسی نے تخریج کیا ہے یعنی بہرامی و بزرجمہر قسی و غیرہ نے پس وہ دائرہ منعکسہ ہے کہ بہرامی اپنی کتاب غایۃ العروضین مین لکھتا ہی کہ اس دائرہ کو عبد اللہ قرشی نے تخریج کیا ہے اور جملہ بحور اس دائرہ کے نو ہین ۔ صریم ۔ کبیر ۔ بدیل ۔ قلیب حمید ۔ صغیر ۔ اصم ۔ سلیم ۔ حمیم ۔ اور یہ جملہ بحور مسدس ہین اور ہر بحر مین دو وتد مجموع اور چار وتد مفروق ہین بخلاف دائرہ مشتبہ کے اور ان بحور کو افاعیل دائرہ مشتبہ سے نکالا ہے اور یہ جملہ بحور مستحدث خالی التباس سے نہین اور فساد ہر ایک کا بیان کرتے ہین ہم اور بحور مستحدث کو اوسپر انکے قیاس کرنا چاہیئے بحر صریم مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن دو بار اور خفیف ترین ابیات صریم سے دو وزن ہین ۔ اول مکفوف مقصور شعر سے محذوبیج در دو بار تا بکار کند یار تا لگار دلفگار ۔ بروزن مفاعیل فاع لات فاع لات حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف اشتر مقبوض مسبغ سے نکلتی ہے اور بروزن مفاعیل فاعلن مفاعلان ہے لیکن یہ وزن بسبب اختلاف ارکان اور تفاوت نظم کے مہجور ہی واضع نے اس وزن صحیح سے انحراف کرکے وزن مہمل پہ تقطیع کی اور اس بحر کا ایک مرلہا ۔ وزن ۔ دیگر اخرب شعر سے امروز کرد یار م قصد لشکر تا کشتہ

جانم از در دش بر آورد ۔ بروزن مفعول فاع لاتن فاع لاتن ۔ حالانکہ یہ بیت بحر مضارع مثمن اخرب اشتر مجحوف سے نکلتی ہے بروزن مفعول فاع لاتن فاع فع بحر کبیر مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار اس بحر کے سبکترین اوزان سے ایک مکفوف ہے شعر ؎ آن نگار خوب چہر سیم ذقن ۔ روی خوب درنہان نمود بمن ۔ بروزن فاعلات فاعلات مفتعلن حالانکہ یہ بیت دائرہ مجعول سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے اور وزن سبکترین اوزان سے مکفوف مخبون مشبع ہے شعر ؎ دلم برد بکے ترک ابروان ۔ زغم کرد زبیمار چون زعفران ۔ بروزن فعولات فعولات مفاعلاا حالانکہ یہ بیت ہزج مکفوف مقبوض مشبع سے نکلتی ہے اور بروزن مفاع مفاعیل مفاعلان کے بحر مذیل مس تفعلن مس تفع لن فاعلا دو بار اس بحر کے خفیف ترین اوزان سے مخبون ہے شعر ؎ نگار من من سفری شد ۔ بہی رود چو سرکشان بجہان در ۔ بروزن مفاعلان مفعلاتن حالانکہ یہ بیت بحر کامل موقوص مقطوع سے نکلتی ہے لہذا اور بر اسم وزن کے بحر قلیب فاع لاتن فلع لاتن مفاعیلن دو بار اس بحر کے سبکترین اوزان سے مکفوف مقصور ہے شعر ؎ اے صنم ہی بکش کہ سیر آمد این جفا کمن تا کہ بود ایست ۔ بروزن فاع لات فلع لات مفاعیل حالانکہ یہ بیت مدید مکفوف مجنون مشبع سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلات فاعلاتن فعلیان کے او خفیف ترین اوزان سے وزن محذوف ہے شعر ؎ منعم زار ستم نگار را ۔ خستہ دارمی جان ما را ہجران ۔ بروزن فاع لاتن فاع فعولن حالانکہ یہ بیت مدید مشبع الضرب سے نکلتی ہے اور بروزن فاعلا فاعلیان کے بحر حمید مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اس کے سبکترین اوزان سے مخبون مقبوض موقوف ہے شعر ؎ دوش با مراحون ستاد ۔ تا بوصل جان مرا کرد شاد ۔ بروزن فاعلات مفتعلن

فاعلات ہے حالانکہ یہ وزن مقتضب مسدس مطوی ہے فقط

بحر [illegible]

مستفعلن فاعلات مستفعلن دوبار

بیت سالم اس بحر کی سند

نقش جفا آن ہمہ و آنچہ ہم سے اگر تو را وجان ما راشد وشتی

وزن [illegible]

اس بحر کی سند

ماریزہ نشیم خزان ووی

تشا داید بہر وگلم نگا ہی من

وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن

حالانکہ یہ وزن مجتث مخبون مسدس ہو فقط

بحر [illegible]

فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن اس بحر کی سند [illegible]

ہے جی ترکستان پر ثبت غریب

ہم عشق او چہ زار و نزار ہم

وزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

حالانکہ یہ وزن بحر خفیف مخبون مقبوض ہے فقط

اور اس بحر اصم میں

فاعلاتن کو مخبون کیا ہے

حالانکہ وہ مخبون نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ وہ الف متحرک ہے نہ حرف دوم ساکن

سبب خفیف سے بحر سالم

مستفعلن مفعولات مفعولات دوبار بیت مطوی موقوف اسکی سند

سے تنک او و سے خوب تاد

بادہ بسر دہ چو رنگ یاسمن دہ

یہ وزن مفتعلن فاعلات فاعلات ہے

حالانکہ یہ بیت منسرح مسدس مطوی مکشوف مجنون مذال سے نکلتی ہے

اور یہ وزن مفتعلن فاعلن مفاعلان کے

تنبیہ

فاعلاتن مستفع لن تفع لن

دو بار بیت مجنون اس بحر کی +

ساقیا تا بہ رخان آن نگارین +

کہ ہمی تابد آن رخش چون مشتری +

یہ وزن فعلاتن مفاعلن مفاعلن ہے

حالانکہ یہ وزن بحر کامل موقوص ہے

کہ صدر و ابتدا میں قطع لائے ہیں +

اس لیے کہ قطع فارسی میں خلاف عام سے کیا قبل –

تمام ہو گئیں –

تتمہ بحرین دائرہ منعکسہ کی

ان بحور [illegible] کے ذکر سے مقصود یہ ہے

کہ جو کچھ خلیل نے وضع کیا ہے

اس [illegible] اور مزید نہیں ہے

اور دوسرا فائدہ ان کے ذکر سے یہ ہے –

کہ اگر کوئی [illegible] کوئی وزن

[illegible] وزن مجہول [illegible] لا سکے

[illegible] اس کی آسان [illegible] اس کی

تقطیع کرنے میں [illegible]

نوع ثانی علم قافیہ مین - اور اوسمین چھ باب ہین

باب اول

حد قافیہ اور ذکر حروف قافیہ مین - معلوم ہو کہ قافیہ اصطلاح شعرا مین عبارت ہے آخر کلمات ابیات سے یا اون کلمات سے جو بمنزلہ آخر ابیات ہون کہ بناے قافیہ اوسپر اور اوسکے تکرار پر ہو - اور حد قافیہ مین اختلاف بہت ہے - بعضے صرف حرف روی تنہا کو قافیہ کہتے ہین جیسے حرف (را) نگار و بہار و گہر وثمر مین - اور بعضے تمام کلمہ آخر کو قافیہ کہتے ہین اور یہ طریق توسع مجاز کے ہے بہتر یہ ہے کہ کہین قافیہ مجموع وہ چیز ہے کہ مکرر ہو یا حکم مکرر مین بغیر استقلال کے الفاظ اخیرہ مین بحسب لفظ و معنی - یا بحسب لفظ تنہا - یا بحسب معنی تنہا - کہ وہ الفاظ واقع ہون آخر ابیات و مصاریع مین یا آخر ابیات و مصاریع کے حکم مین اور وہ مجموع الفاظ موافق ہون اون حروف و حرکات سے کہ بعد اسکے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالے - اس قید بغیر استقلال کی اس جہت سے ہے کہ اگر مستقل ہوگا تو ردیف ہوگی کما سیجی ذکرہ فی باب السادس مثال قافیہ متفق اللفظ والمعنی یار و بازار اور مختلف اللفظ تنہا زبان و لسان اور مختلف المعنی تنہا دیدہ و شنیدہ - اور قید او آخر ابیات اس جہت سے کہ تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین - اور قید او آخر مصاریع اس جہت سے کہ تا قوافی مطالع و مثنویات و رباعیات داخل ہو جائین اور قید حکم تکرار اس جہت سے کہ تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملے گی تکرار قافیہ ہو جائیگی - پس حرف آخرین کلمہ قافیہ اگر نفس و اصل کلمہ سے ہو - ماقبل اوسکا دو حال سے خالی نہوگا یا متحرک ہوگا - یا ساکن - اگر ماقبل اوسکا حرف متحرک ہو تو قافیہ صحیح اوس شعر کا ایک حرف اور ایک حرکت سے زیادہ نہوگا جیسے اس مصرع میرو سر باغ سر باید دگر داد و چونکہ کلمہ (داد) و (داد) اس شعر مین آخر بیت مین مکرر ہوتا ہے ردیف ہے اور قافیہ کلمہ دگر ہے اور چونکہ ماقبل (ر) کے کاف مفتوح ہے

قافیہ اس شعر مین رے سے ہے اور حرکت کاف کی ہے۔ نہین جائز ہے کہ اس
قصیدہ مین کوئی ان دونون مین سے متغیر ہو اور ساتھ کسی دوسری چیز سے
متبدل ہو۔ اور اگر ماقبل حرف اصلی کلمہ قافیہ کا ساکن ہو جیسے اس مصرع کے
ع کار دل در عشق یار از دست رفت۔ کلمہ رفت ردیف ہے اور قافیہ
کلمہ دست مین ہے چونکہ ماقبل تے کا ساکن ہے قافیہ اس شعر کا دو حرف ہین
اور ایک حرکت یعنی تے اور سین اور فتحہ دال۔ نہین چاہیے کہ کوئی ان مین
متغیر و متبدل ہو۔ اور اگر حرف آخر کلمہ قافیہ کا اصل و نفس کلمہ سے نہ ہو بلکہ
از روے معنی زائد ہو اور نفس و اصل کلمہ کے اور ساتھ جز واوسی کلمہ کے ملحق ہو
مثلاً چشم ستان مین الف و نون اصل و نفس کلمہ سے نہین ہین بلکہ واسطے معنی
جمع و کثرت کے ساتھ اس کلمہ کے ملحق ہوئی ہین پس قافیہ اسکا شعر مین حرف
نون سے تا بحرکت میم ہوگا اسواسطے کہ بنا قافیہ کی سوا حرف اصلی کے نہین ہے
اور کلمہ مست مین حرف تے آخر مین حروف اصلی سے ہے اور چونکہ ماقبل
ساکن ہے وہ بھی داخل قافیہ ہے پس قافیہ اس جگہ پانچ حرف اور ایک
حرکت ہے بیان حروف قافیہ حروف قافیہ علی المشہور نو ہین اور اون
حروف تسعہ مین روے اصل قافیہ ہے کہ قافیہ بغیر اوسکے متحقق نہین ہوتا اور
حروف ثانیہ دیگر اوسکے ساتھ ملحق ہوتے ہین چار قبل روے کے اور چار بعد
روے کے وہ ان دو بیتون مین جمع ہین ع قافیہ در اصل یک حرف است و
ہشت آنرا تبع ٭ چار پیش و چار پس این نقطہ آنہا دائرہ ٭ حرف تاسیس و
دخیل و ردف و قید آنگہ روی ٭ بعد ازان وصل و خروج است و مزید و نایرہ
من رسالہ عطائی لیکن محقق علیہ الرحمہ نے بعض حروف کو انہین سے قافیہ
مین نہین محسوب کیا ہے حرف ردف و روی مفرد و روی مضاعف
و وصل ان حروف چہارگانہ کو بکار جانا ہے اور خروج و مابعد خروج یعنی
مزید و نایرہ کو داخل ردیف کیا ہے بلکہ وصل متحرک کو بھی ردیف مین

محذوف کیا ہے الحاصل لفظ روی رواسے ماخوذ ہی اور روا لغت مین اوس رسن کو کہتے ہین کہ جسمین شترون کو باندہتین یا ساتہ اوسکے بار اوپر شتر کے باندہتین ہین گویا جملہ اجزائے بیت ساتہ اوس حرف کے بستہ ہین کذا فی المعجم اور بعضی بر ہم تابندہ ہین جیسا کہ بر ہم تابندہ ریسمان اجزائے بیان جمع کرتا ہے یہ حرف بہی ابیات کو بایکدیگر جمع کرتا ہے لہذا بسبیل تشبیہات اوس شخص کے نام رکہا اور روی در اصل بہ تشدید یا ہے لیکن شعرائے عجم بتخفیف اسکو استعمال کرتے ہین اور اصطلاح مین وہ حرف اصلی کہ بنائے قافیہ اور مدار قافیہ اوسپر ہو قصیدہ ہو غیرہ مین اور کوئی بیت قصیدہ کی اس حرف سے خالی نہین ہو سکتے اور ساتہ کسی حرف دیگر کے تبدیل نہین ہو سکتی جیسے رکی اس شعر مین سہ زے قافئے تو دوران چرخ را اخر پس جو حرف کہ آخر کلمہ قافیہ مین نفس و اصل کلمہ ہو اور ساتہ کسی علت کے ملحق نہوا ہو وہ روی ہے جیسے تائے ہست و دست اور نون جہان و زمان اور رائے سر و زر اور یائے رائے و پائے اور شین باش و خشخاش یہ سب ہر آئینہ روی ہو سکتی ہین۔ اور جو حرف کہ آخر کلمہ مین قافیہ اصل و نفس کلمہ سے نہو اور ساتہ کسی علت کے اوسکے ساتہ ملحق ہوا ہو اوسکی چار صورتین ہین قسم اول وہ حرف کہ مانند حروف اصلی کے تمام تلفظ مین ظاہر ہو اور بجہت کثرت استعمال کے نفس کلمہ سے مشابہ ہو جیسے رنجور و مزدور و دستور کہ معنی اسکے صاحب رنج و صاحب مزد و صاحب مسند و قدرت ہین اسواسطے کہ دست بمعنی مسند و قدرت ہے اور ور ہر جا بمعنی صاحب ہے بجہت تخفیف ما قبل واو کو ساکن کیا۔ اور گوشوار و دانشمند بمعنی لائق گوش اور صاحب دانش۔ ایسے الفاظ کے حروف اواخر کو روی قرار دیسکتے ہین بجہت اسکے کہ کثرت استعمال نے انکو ترکیب سے خالی کر دیا ہے اور بمنزلہ کلمہ واحد ہو گئی ہین کذا فی المعجم قسم ثانی وہ حرف کہ اوسکے اصلی اور غیر اصلی ہونے کا ب

اختلاف ہوا اہل لغت مین جیسے خوشا وندا وستوار و دانا وبینا وگویا وشنوا
بکشا وبخار ان الفاظ کے حروف اواخر کو روی قرار دیتے ہین قسم ثالث الف
زاید کہ بسبب کثرت استعمال کے نفس واصل کلمہ سے سا قط ہو لیکن
تلفظ مین ظاہر نہ ہو جیسے ہاے دانہ و دندانہ کہ محض واسطے دلالت فتحہ
لکھتے ہین اور ہاے نکستہ کہ محض واسطے دلالت کسرہ ماقبل کے او
واو تو و دو کہ محض واسطے دلالت ضمہ ماقبل کے لکھتے ہین اس قسم کے
حرف کو روی نہین قرار دینا چاہیئے قسم رابع وہ حرف کہ با شدہ حرف اصلی
تمام تلفظ مین ظاہر ہو لیکن ظاہر الترکیب نہو جیسے الف مثلا با خرد او ندا و شنید
بینش و دانش و نون کردن و گفتن اس نوع کو بھی روی قرار دینا نہین
چاہیے لیکن یہ انواع باعتبارات مختلف ہین والا در حقیقت ایک ہی
نوع زاید کی ہے اور یہ انواع خواہان تفصیل و لحاظ طلب ہین پس چاہیے
کہ ہم ایک فصل ان کی قرار دین اور اوس فصل مین بسبب حروف تہجی بترتیب
الف بے کے جو لغت پارسی دری مین مستعمل ہین بیان کرین اور وہ
دو حال سے خالی نہین یا مفرد ہین یا مرکب کہ اواخر کلمات مین
ہوتے ہین پس مفرد وہ حرف لقریف ہین اور مرکب کلمات ادوات ہین
پس سات ذکر اون حروف زواید مفردہ و مرکبہ کے اونکے معانی اور
علت اونکے الحاق کی سات اواخر کلمات کے بیان کرین تاکہ
اہل طبع کو اوس چیز سے کہ ان حروف سے روی کو چاہیے یا نہین
معلوم ہو جاے اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے و باللہ التوفیق
الف اپنے جنس سے اواخر کلمات مین سات جگہ زیادہ ہوتا ہے اور
نہین ہوتا اول حرف ندا و دعا و تعجب اور وہ ایک الف مفرد ہے
کہ اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے پس معنے ندا و دعا و تعجب کے دیتا ہے جیسے
بزرگا و عالما و بسا بالا ثانی حرف نسبت اور وہ ایک الف ہے

یعنے صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے نسبت کے دیتا ہے جیسے فراخا درازا
اور کبھی قبل اوسکے ایک نون بھی بڑھاتے ہین جیسے فراخنا درازنا تاریکنا
یعنے فراخی و درازی و تاریکی ثالث حرف فاعل اور وہ ایک الف ہے
کہ اواخر بعضے کلمات فعل سے ملحق ہوتا ہے اور معنے فاعلیت کے دیتا ہے
جیسے دانا بینا گویا شنوا رابع حرف تخصیص اور وہ ایک الف ہے کہ اواخر
اسما سے ملحق ہوتا ہے اور تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے اورا بارا اسپ را
جامہ را خامس حرف شکل وہیئت اور وہ ایک الف ہے کہ بعد ہمزہ و سین کے
ایک کلمہ مرکبہ مین ہوتا ہے کہ ساتھ اوس کلمہ کے اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے
جیسے بادشاہ آسا مردم آسا حباب آسا کبھی اس الف کے بعد یا ہوتی ہے جیسے
فلان آسائی بزرگی دارد سادس حرف جمع اور وہ ایک الف ہے کہ ساتھ ہا کے
اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے اور دلیل ہوتا ہے جمع ہونے کی جیسے زرہا گوہرہا
سابع حرف اشباع اور وہ ایک الف ہے کہ اوسکو الف اطلاق بھی کہتے ہین
اور اوسکو متقدمان شعراے عجم مطابق اشعار عرب کے اواخر اشعار فارسی مین
لائی ہین مثلاً مثالا لیکن اشعار عرب مین حرف آخر شعر جب متحرک ہوتا ہے تو بضرورت
سکون آخر شعر اوسکو باشباع پڑھتے ہین پس حالت فتحہ مین الف پیدا ہوتا ہے
اور حالت ضمہ مین واو اور حالت کسرہ مین یا اور اوسکو تعبیر کرتے ہین بالف
اشباع اور بواو اشباع اور بیاے اشباع لفظاً اور لکھتے نہین .
بخلاف اہل فارس کہ وہ الف اشباع کو لکھتے بھی ہین اور واو و یاے اشباع
فارسی مین نہین لہذا اوسکی تحریر کی نسبت بھی کوئی حکم نہین ہے مثال الف
اشباع فارسی مین سے دوش شبے بود خوب درخشانا ؎ واضح ہو کہ الف
ندا و دعا و تعجب و فاعل و اشباع یہ سب مفرد ہین اوران الفات کو بہ نسبت
واحد باہم دگر ردی قرار دینا ہرگز جائز نہین سوا ایکبار کے ساتھ الف مغایر المعنی کے
کہ اوسکے جائز ہونے مین کوئی کلام نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر ایک زوائد سے

اختلاف ہو اہل لغت مین جیسے خوشا و خدا و استوار و دانا و بینا و گویا و
بکشا و بجا ان الفاظ کے حروف او آخر کو روی قرار دیتے ہین قسم ثالث
زائد کہ بجہت کثرت استعمال کے نفس و اصل کلمہ سے سمجھا ہو لیا
تلفظ مین ظاہر نہ ہو جیسے ہائے دانہ و دندانہ کہ محض واسطے دلالت فتحہ
لکھتے ہین اور ہائے نکرسہ کہ محض واسطے دلالت کسرہ ماقبل یا
واو تو و دو کہ محض واسطے دلالت ضمہ ماقبل کے لکھتے ہین اس قسم
حرف کو روی نہین قرار دینا چاہئے قسم رابع وہ حرف کہ ماننداحرف
تام تلفظ مین ظاہر ہو لیکن ظاہر الترکیب نہو جیسے الف شاہا و خدا وندا و شین
ببینش و دانش و نون کردن و گفتن اس نوع کو بھی روی قرار دینا نہین
چاہیے لیکن یہ انواع باعتبارات مختلف ہین ورنہ درحقیقت ایک ہی
نوع زوائد کی ہے اور یہ انواع خواہان تفصیل و کمال طلب ہین پس چاہئے
کہ ہم ایک فصل ان کی قرار دین اور اوس فصل مین بسبب حروف تہجی یعنی
الف سے یے تک جو لغت پارسی دری مین مستعمل ہین بیان کرین اور وہ
دو حال سے خالی نہین یا مفرد ہین یا مرکب کہ اواخر کلمات مین
ہوتے ہین پس مفرد وہ حرف لفظ ہین اور مرکب کلمات ادوات
پس سات ذکر اون حروف زوائد مفردہ و مرکبہ کے اور انکے معانی اور
علت اونکے الحاق کی ساتھ اواخر کلمات کے بیان کرین تا
اہل طبع کو اوس خبر سے کہ ان حروف سے روی کو چاہیے یا نہین چاہئے
معلوم ہو جاے اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے و باللہ التوفیق

الف اپنے جنس سے اواخر کلمات مین سات جگہ زیادہ ہوتا ہے اور
نہین ہوتا اول حرف ندا و دعا و تعجب اور وہ ایک الف مفرد ہے
کہ اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے پس معنے ندا و دعا و تعجب کے دیتا ہے جیسے
بزرگا و عالما و بسا و الا ثانی حرف نسبت اور وہ ایک الف ہے

یعنے صفات سے ملحق ہوتا ہے یعنے نسبت کے دیتا ہے جیسے فراخا درازا
اور کبھی قبل اوسکے ایک نون بھی بڑہاتے ہین جیسے فراخنا درازنا تاریکنا
یعنے فراخی و درازی و تاریکی ثالث حرف فاعل اور وہ ایک الف ہے
کہ اواخر بعضے کلمات فعل سے ملحق ہوتا ہے اور بعضے فاعلیت کے دیتا ہے
جیسے دانا بینا گویا شنوا رابع حرف تخصیص اور وہ ایک الف ہے کہ اواخر
اسما سے ملحق ہوتا ہے اور تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے اورا بارا اسپرا
جامہ را خامس حرف شکل و ہیئت اور وہ ایک الف ہے کہ بعد ہمزہ و سین کے
ایک کلمہ مرکبہ مین ہوتا ہے کہ ساتھ اوس کلمہ کے اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے
جیسے بادشاہ آسا مردم آسا حباب آسا کبھی اس الف کے بعد یا بھی آتی ہے جیسے
فلان آسائی بزرگی دارد سادس حرف جمع اور وہ ایک الف ہے کہ ساتھ ہا کے
اواخر اسما سے ملحق ہوتا ہے اور دلیل ہوتا ہے جمع ہونے کی جیسے زرہا گوہرہا
سابع حرف اشباع اور وہ ایک الف ہے کہ اوسکو الف اطلاق بھی کہتے ہین
اور اوسکو متقدمان شعرائے عجم مطابق اشعار عرب کے اواخر اشعار فارسی مین
لائی ہین مثلاً مثا لا لیکن اشعار عرب مین حرف آخر شعر جب متحرک ہوتا ہے تو بضرورت
سکون آخر شعر اوسکو باشباع پڑہتی ہین پس حالت فتحہ مین الف پیدا ہوتا ہے
اور حالت ضمہ مین واو اور حالت کسرہ مین یا اور اوسکو تعبیر کرتے ہین بالف
اشباع اور بواو اشباع اور بیاے اشباع لفظاً اور لکھتے نہین .
بخلاف اہل فارس کہ وہ الف اشباع کو لکھتے بھی ہین اور واو و یاے اشباع
فارسی مین نہین لہذا اوسکی تحریر کی بنسبت بھی کوئی حکم نہین ہے مثال الف
اشباع فارسی مین سے دوش شبے بود خوب و رخشا نا ✽ واضح ہو کہ الف
ندا و دعا و تعجب و فاعل و اشباع یہ سب مفرد ہین اور ان الفات کو بحیثیت
واحد باہم دگر ردی قرار دینا ہرگز جائز نہین سوا ایکبار کے ساتھ الف بغایہ اجتناب کے
کہ اوسکے جائز ہونے مین کوئی کلام نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر ایک زوایدسے

واسطے نفس زیادت کے اپنے کلمہ مین اصل ہے لیکن الف فاعل کو خاص لفظ دانا و بینا و گویا و شنوا مین باہم دگر تقفیہ مین بعض شعرا نے جائز رکھا ہے اس جہت سے کہ اس الف کو ان الفاظ مین بمنزلہ نفس و اصل کلمہ شمار کیا ہے یعنے ترکیب اون کلمات کی اس الف سے تمام ہوئی ہے اسلیے کہ لغت دری مین بین اور دان اور گو اور شنو صحیح نہین ہے جب تک کہ حرف یا ساکن اونکے الحاق نہین وہ لفظ معنے تمام نہین دیتے جیسے بین بدان بگو بشنو بس جبکہ دانا و بینا و گویا و شنوا کے تمامی اس الف سے ہوئے یہ الف اصلی ٹھہرا اسی جہت سے اوری اور اکثر شعرا دانا و بینا کو باہم دگر قوافی مین لائے ہین بخلاف بادشاہا اور خدایا کہ الفات انکے کلمات تمام سے ملحق ہوئے ہین نہ یہ کہ ان الفات سے اونکی تمامی ہوئی ہے پس یہی وجہ ہے دانا و بینا مین ایطائی خفی ہونے کی جیسا کہ اپنی جگہ بیان اوسکا آئیگا انشاء اللہ تعالے اور حرف مرکب جیسا کہ آسا و زرہا و مرا و ترا و چرا کہ ہر ایک کلمہ علیحدہ ہے مانند کلمات ادوات کے پس قصیدہ مین ایک آئین سے جائز ہے ساتھ نہ ہونے جنس واحد کے لیکن بعضے شعرا نے قافیہ مرا و ترا و چرا و کرا باہم جائز رکھا ہے کہ ایک قصیدہ مین لائین اسواسطے کہ ہر کلمہ سے ایک حرف ساقط کر کے ہر کلمہ لائے ہین او کلمہ را کو ساتھ اونکے مرکب کیا ہے بخلاف بارا و شمارا کے کہ کلمہ را ان کلمات مین ظاہر الترکیب ہے جب با و شما کو کلمہ را سے جدا کرین معنے اپنے دینگے لیکن میم مرا سے جدا کرین معنے اپنے نہ دیگا اسی جہت سے وراق کہتا ہے شعر ❊ ہمہ ملاحت و آہستگی و شرم ترا است ❊ ہمہ ملامت و دل خستگی و عشق مرا است ❊ دل من و دل تو چون دو یار ساختہ اند ❊ مرا است آن تو آن من اے نگار چرا است ❊ مرا نشاط قرین است تا تو پیش منے ❊ ولا بیار قرینے بجز نشاط کرا است ❊ قیاس یہ ہے کہ ان الفاظ کو اگرچہ ایک دو بیت فاصلہ ذرکھین اور پراگندہ استعمال کرین جائز ہے لیکن کلمات امر جیسے بیا بکشا بنا کہ صیغ لغت دری مین بیاسے و بکشاسے و بنماسے ہین اگر اسواسطے توسع مجال قافیہ کے حرف

یا حذف کرین جائز ہے کہ باہم دگر تقفیہ مین الف کو ردی قرار دین ساتھ شرط اس بات کے کہ بکثرت ہوا ور اسی طرح الفات جمع کلام عرب سے جیسے اعدا و احشا و اعضا اور الفات ممدودہ کہ فارسی مین بقصر ملفوظ ہوتے ہین جیسے ضیا بہا و دعا و ثنا چاہیے کہ ان الفات کو باہم دگر ردی قرار دین لیکن چاہیے کہ بہت نہ لائین اور وہ الفات کہ بدل تنوین ہوتے ہین جیسے بابت دجلا و اشتہا نہین چاہیے کہ ان الفات کو ردی قرار دین اور جیسے مرحبا اور اصلا کہ مرحبا کو عرب مین واسطے تعظیم مہمان کے کہتے ہین اور مرحب مصدر میمی ہے بمعنی فرخ شدن اور الف علامت نصب ہے اسواسطے کہ ترکیب مفعول مطلق مین واقع ہوا ہے بحذف فعل اور اصل مین یون تھا رحبت بلادک رحبا یعنی فراخ شدہ ہوا تیرے خانہ فراخ شدنی پس بجہت تخفیف فعل کو مع متعلق حذف کیا اور نصب کو واسطے دلالت حذف اوسکے محذوف کے باقی رکھا مرحبا حاصل ہوا اور اسی طرح اصلا بمعنی ہرگز اور الف کہ آخر اصلا مین ہے واسطے وقف کے ہے یا عوض تنوین کے ہے پس ان الفات کو بجنس واحد باہم دگر ردی قرار دینا نہین جائز ہے درحقیقت ان کلمات مین اور سوا انکی حالت ثلثہ مین حالت رفع و نصب و جر مین نون تنوین ہوتا ہے جیسے جاء زید و رایت زیدا و مررت بزید پس یہ نون تنوین ساتھ نون مغایر الجنس کے ردی ہو سکتے ہین بلا خلاف لیکن کلمہ امر و نہی باہم قافیہ نہین ہو سکتے جیسے بکن و مکن و بنشین و منشین اور کجا و اینجا کا باہم قافیہ کر سکتے ہین کہ ترکیب کجا و اینجا غیر ظاہر ہے لیکن ترک اولی ہے اور انجا و اینجا نہین چاہیے اور باد و پاد و چہار پا و چراغ پا کہ ہر ایک ساتھ دوسرے معنی کے ہے اور معنے اصلی باقی نہین رہے ہین باہم قافیہ ہو سکتے ہین سبب اس جنس سے کوئی حرف زاید نہین ہے کہ اوسکو آخر کلمات سے ملحق ہو لیکن کلمہ آب کہ اکثر جگہ متکرر ہوتا ہے جیسے گلاب بمعنی عرق گل و دولاب سیلاب گرداب غرقاب سیماب خونناب زرداب نوشاب خوشاب شاداب سیراب

پایاب زرآب شوراب جلاب کوزاب تیزاب سپیداب اور
پوشیدہ نہین ہے کہ آب گرداب و سیماب و دولاب و سپیداب و سیراب
و خوشاب مین بمعنی طراوت و رونق ہے پس باہم قافیہ ہو سکتا ہے اور
آب و زرآب و گرداب و سیلاب سیراب و پایاب ان سب مین آبکے
معنے ایک ہی ہین لہذا باہم قافیہ نہین چاہیئے ہان اگر مراد غرق آب و سیلاب سے
بلاے ناگہانی ہو اور گرداب کو علم تصور کرین تو باہم قافیہ ہو سکتا ہے اور
خوناب و زرداب باہم قافیہ ہو سکتا ہے اور آب جلاب اور گلاب و جلاب
بھی ہو سکتا ہے اور آب و گلاب بھی باہم قافیہ ہو سکتا ہے جبکہ گلاب کو بمعنے
علم متبحر گل لین نہ بمعنے عرق گل کیونکہ بعض متاخرین مثل انوری کے آب و گلاب کا
قافیہ باہم لاتے ہین بطریق جواز اور اسی طرح آفتاب و ماہتاب باہم چاہیے
علمیت کے جہت سے اور تاب بمعنے تافتن اور تاب بمعنے طاقت
وقوت اور تاب بمعنے حرارت اور تاب بمعنے روشنائی باہم دگر قافیہ ہو سکتے ہین
بجہت مغایرت معنے کے ست جنس تا سے جو اواخر کلمات سے ملحق ہوتے
ہین ضمیر مخاطب ہے جیسا کہ اسپیت و غلامت آخر اسما مین اور نزدوت اور
بپروت اواخر افعال مین اور حروف رابطے است ایک کلمہ ہے کہ
اواخر کلمات مین فایدہ دیتا ہے ربط صفات کا ساتھ موصوفات کے اور
اور یہ اختصاص لغت فارسی سے رکھتا ہے جیسے فلان آمدہ است و فلان
رفتہ است و فلان غلام است و فلان توانگر است پس یہ تا باہم دگر بہ جنس
واحد قافیہ نہین ہو سکتین البتہ دوست و نیکوست قافیہ ہو سکتے ہین اسلیے کہ سین
و تاے دوست اصلی ہے اور نیکوست مین سین و تا حرف رابطہ ہے اور
وہ بھی اپنے حد ذات مین اصلی ہے اور اگر قافیہ واو کو کرین اور سین و تاے
اصلی کو وصل و خروج کہین ہو سکتا ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان اوسکا آویگا
انشاء اللہ تعالے اور خوست و دوست و جست و خاوست وغیرہ کو

قافیہ مین باہم دگر لا سکتے ہین اور اسی طرح ماست و راست و انجابت
و زیباست کو لا سکتے ہین لیکن تاے تانیث عربی کہ بحالت وقف مین
ہا ہو جاتی ہے جیسے نعمت و حرمت و دولت و سعادت وغیرہ شعرا نے
ان قوافی مین تا ہاے کلمات مذکورہ کے ماقبل کا التزام کیا ہے جیسے
قافیہ قسمت ساست است و نعمت کے لاتے ہین اور تاے تانیث
قسمت کو ردی کرتے ہین لیکن تے کے ماقبل کو تمام قطعہ مین نگاہ رکھتے ہین
اسی طرح قافیہ سلامت و ملامت مین بھی میم کی رعایت رہتی ہے اور
اسی طرح امارت و استدارت و طہارت کے تقفیہ مین حرف را کو کہ ماقبل تا کے ہے
نگاہ رکھتے ہین اور یہ التزام صنعت ابیات سے نہین ہے کہ جسکو شعرا لزوم
مالا یلزم کہتے ہین بلکہ نگاہ رکھنا ماقبل تاے تانیث کا قافیہ مین لازم ہے کہ دونو
حرف شریک ہین قافیہ مین لیکن اردو گویون نے تقفیہ انکا جائز رکھا ہے بغیر
تحفظ حرف ماقبل تا کے بطریق تعدد اور اسی طرح تا ہاے مصدریہ کا
قافیہ باہم اور تا ہاے جمع کا قافیہ باہم نہین ہوتا ہے جیسے نزہات و اجبات لیکن
اردو گویون نے اسے بھی جائز سمجھا ہے البتہ تا بالکل اصلی اور تا ہاے جمع کا قافیہ باہم دگر
متفق علیہ ہے جیسے نزہات و آب حیات بلا اختلاف ث یہ حرف فارسی
مین نہین ہے جیم فارسی یعنی چ کہ اوایل چراغ و چاکر مین ہے اور
آخر مین واسطے تصغیر کے ہوتی ہے اور وہ چ ہے موصول ساتھ ہاے بیان
حرکت کے جیسے غلامچہ و بادامچہ و سراچہ و باغچہ اور جیم تازی و جیم عجمی کو جمع کرنا
نہین چاہیے جیسے خواجہ و سراچہ کہ ردی مختلف ہوگی اور جائز ہے کلیچہ و دیچہ
لیکن کلیچہ و مفچہ و غنچہ جائز نہین ہے اور اسی طرح لباچہ و باچہ و سراچہ بھی باہم جائز
نہین جبکہ جیم فارسی کو ردی قرار دین اور اسی طرح باغچہ و بادامچہ بھی جائز نہین ہے
لیکن بعض محققین کے نزدیک بادامچہ تصغیر بادام کے نہین ہے جیسا کہ پاچہ تصغیر
پا کے نہین ہے اور قیاس یہی ہے کہ ح پارسی مین نہین ہے لیکن عربی مین

غنشت اور رحمدو ند یعنے سیمون نجاست یہ فارسی اصلی ہے یا تحول از خ فارسی پر
بالطرف شین آیا ہے آخر کلمات مین لیکن بالکلمہ آخر کلمات مین آتی ہی جیسے
سنگلاخ یعنے سنگستان اور دیولاخ یعنے جا بیگاہ دیوان کے زوائد اس جنس سے
دو قسم سے زیادہ نہین ہین ایک حرف نعت اور وہ میم دنون و دال ہین کہ
اواخر صفات مین آتے ہین جیسے دانشمند و حاجتمند و دستمند و دردمند
[illegible] ارجمند اور نزدیک اسی باب کے واو ونون و دال
خویشاوند و خداوند ہے دوسری قسم حرف جمع اور وہ نون و دال ہین کہ اواخر
کلمات مین فایدہ دیتے ہین رابطہ صفات کا ساتھ ایک جماعت کے جیسے
عالمند و جاہلند و مے آیند و مے روند اور جب نون و دال جمع کا منفصل ہین
ہوتا ہے بضرورت التقاء ساکنین ہمزہ مفتوحہ اول مین اوسکے لاتے ہین جیسے
آمدہ اند و نشستہ اند اور جو یہ مقدمہ معلوم ہوا خداوند و خویشاوند کا قافیہ باہم
جائز ہے اور حاجتمند و دردمند باہم جائز نہین لیکن حاجتمند و دانشمند
باہم جائز ہے اسواسطے کہ دانشمند علم ایک عالم کا ہوا ہے اور ترکیب اوس سے
زایل ہوگئی ہے چنانچہ انوری حاجتمند و دانشمند کا قافیہ باہم لایا ہے اور
صحیح لغت دری مین ماقبل دال کے سوا [illegible] (ر آ ز آ نون) کے اور کوئی حرف نہین ہوتا
جیسے گردید و ... کارد آرد و کمند گزند اور غیر اوز او نون اگر ماقبل دال کے ہو وہ
ذال معجمہ ہے جیسا کہ بحث ذال معجمہ مین بیان اوسکا آئیگا انشاء اللہ تعالے پس
دال زوائد اس جنس کے تین سے زیادہ نہین ہین بطرف مضارع اور وہ دال
کہ آخر کلمات مین فایدہ فعل مضارع کا دیتا ہے جیسے دہد کند و نہد کنند اور حرف جمع
اور وہ یا دال ہین کہ اواخر کلمات مین آتے ہین اور ضمیر جماعت حاضرین کی ہوتے
ہین جیسے آمدید رفتید مے آئید مے روید اور واسطے ربط جماعت کے بھی ہوتے ہین
جیسے عالمید و توانگرید اور حرف دعا وہ الف و دال ہے کہ آخر کلمات مین آتا ہے
اور وہ صیغہ دعا کا ہوتا ہے جیسے بدہاد و برساد و باد و صباد پس ان زوائد کا

باہم قافیہ لانا جائز نہیں البتہ ہر ایک زوائد ثلثہ سے ایکبار ساتھ مغایر الجنس کے
قافیہ ہو سکتا ہے اور کلمات واوی جیسے زود و دود و شود و بود و اندود و آلود و آسود
باہم قافیہ ہو سکتے ہیں کہ واو انکے اصلی ہیں لیکن بود و نبود باہم قافیہ نہیں ہو سکتے
اور کلمات یائی جیسے بید و خورشید و ناہید باہم قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن جیسے
آئید و رود ید و کنید و ہستید سے سوا ایک کے باہم قافیہ نہیں ہو سکتے اور اسی طرح
قوافی مجرد جیسے لگد و نمد کہ باہم قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن جیسے کند و رود و آید سے
سوا ایک کے باہم قافیہ نہیں ہو سکتا ذال معجمہ فارسی میں واضح ہو کہ وہ دال
کہ ماقبل اوسکا متحرک ہو جیسے نمد و ستد و کند و ابد و رود و نخود یا وہ دال کہ ماقبل
اوسکے ایک حرف آئے حروف مد و لین سے جیسے الف قبل دال نہاد و بنیاد
و شاد و باد اور واو و دود و سود و بود و افزود و اندود و بہبود و رود اور یائے
خورشید و ناہید و جاوید یہ سب ذال معجمہ ہیں چنانچہ خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں ؎ آنانکہ بپارسی سخن میرانند ٭ در معرض دال ذال را ننشانند ٭
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود ٭ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند ٭ اور ابن
یمین کہتا ہے ؎ تعیین دال و ذال کہ در شعر وی نفتد ٭ ز الفاظ پارسی بشنو
زانکہ مبہم است ٭ حرف صحیح و ساکن اگر پیش او بود ٭ دال است و ہرچہ ہست
جز این ذال معجم است ٭ اور نزدیک اہل غزنین و بلخ و ماوراء النہر کے فارسی
میں ذال معجمہ نہیں ہے اور یہی حق ہے کذا فی المعجم مولف کہتا ہے کہ بعد حروف
مد و لین دال کو معجمہ کہنا شاید بمعنے مصطلح اہل عجم کے ہو نہ بمعنے نقطہ دار جیسا کہ خود
لفظ معجم اپنے معنے پر شاہد ہے — لیکن یہ تاویل دال معجمہ کے لیے ہو سکتی ہے
نہ ذال معجمہ کے لیے اور یہاں ذکر ذال معجمہ کا ہے پس یہ کہیں کہ یہ اصطلاح
بعض اہل عجم کی ہے اور مسئلہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح مسلم اور ذال معجمہ اعجام
اور دال کا باہم قافیہ ہو سکتا ہے جیسے بعید و دید وغیرہ از زوائد اس حرف کے
نو ہیں حرف فاعل اور وہ کاف فارسی و الف و راء ہے کہ اواخر افعال میں مفید

یعنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے کردگار و پروردگار و آفریدگار اور آخر اسمامین صفت ہوتا ہے جیسے ستمگار و سازگار اور اسی کے نزدیک ہے یادگار و نگار۔ اور اسی کے نزدیک کاف تازی و الف ورا ہے کہ اواخر اسمامین مفید معنے فاعلیت کو ہوتا ہے جیسے جفاکار و زیان کار و بدکار اور اسی قبیل سے دال و الف ورا ہے جیسے جانداری و نگہدار و خزانہ دار و رہ دار اسی قبیل سے ہے بختیار و دولتیار۔ حرف حرفت و صناعت اور وہ کاف فارسی ورا ہے کہ اواخر اسمامین آتے ہین جیسے زرگر تیرگر کمانگر کاسہ گر حرف مصدر اور وہ الف ورا ہے کہ اواخر افعال مین آتے ہین اور معنے مصدری کا فایدہ دیتے ہین جیسے رفتار کردار گفتار اور بمعنے صفت بھی ہوتے ہین جیسے مردار گرفتار بدرفتار گفتار۔ حرف شکل و شبیہ اور وہ سین و الف ورا ہے کہ آخر اسمامین معنے شکل و شبیہ کے دیتا ہے جیسے مردم سار دیوانہ سار گرگ سار اور معنے صفت بھی دیتا ہے جیسے شرمسار نگونسار اور معنے مقام کے بھی دیتا ہے جیسے کوہسار شاخسار رخسار اور حرف تفضیل اور وہ تا ورا ہے جیسے نیکوتر نزدیک تر عالمتر۔ حرف لیاقت و مشاکلت اور وہ واو الف وار ہے کہ اواخر اسمامین معنے لایقی و مانندی کے دیتا ہے جیسے شہوار گوشوار مردوار بادشاہوار یعنے لایق شاہان و گوش و مرد۔ حرف حمایت اور وہ واو مفتوح ورا ہے کہ آخر اسمامین اوسے اسم کی خداوندی کے معنے دیتا ہے جیسے تاجور ہنرور پیشہ ور یعنے خداوند تاج و ہنر و پیشہ اور نزدیک اسی معنے کے واو ساکن ورا ہے کہ او آخر اسماے مین آتا ہے جیسے مزدور رنجور گنجور دستور۔ حرف شہوت و نوع اور وہ بے اور الف ورا ہے مفتوحہ کہ او آخر اسمامین معنے شفقت و میل طبع کے دیتا ہے جیسے مہ پارہ سخن پارہ شہوت پارہ اونین یا بعض واسطے انہا حرکت کے ہے حرف نسبت و عرض اور وہ زا و الف ورا ہے کہ او آخر اسماے نباتات مین آتا ہے مفید معنے اختصاص موضع ساحات او سی نباتات کا

جیسے لالہ زار و کہسار و گلزار اور نزدیک اسی معنے کے با و الف ور ا ہے کہ اواخر اسما میں آتا ہے اور فائدہ اوسی اسم کے تخصیص کا دیتا ہے جیسے ہند بار و دریابار و زنگبار اور معنے وصفی بھی دیتا ہے جیسے گل پربار و ثمر بار اور مفید معنے فاعلیت کو بھی ہوتا ہے جیسے گہربار و شکربار یعنے گہربارندہ و شکربارندہ اور جو حروف زوائد اس حرف کے معلوم ہوے نہیں چاہیے کہ ایک شعر میں کردگار و پروردگار جمع کریں لیکن کامگار و سازگار و یادگار و زنگار کو بہم جمع کرسکتے ہیں لیکن زبان کار و بدکار نہیں چاہیے اور آفتاب وار و شاہوار باہم چاہیے اس لیے کہ ایک واسطے تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے لیاقت کے اور گوشوارہ و استوار بہم چاہیے بجہت خفا کثرت استعمال کے لیکن اس صورت میں بنا بر مشہور خالی ایطائے خفی سے نہ ہوگا اور جامہ وار و نامہ وار بروسے باہم نہیں چاہیے لیکن گفتار و کردار بہم چاہیے اور ہشیار و زنگیار نہیں چاہیے اور گہربار و شکربار نہیں چاہیے اور مردار و گرفتار نہیں چاہیے لیکن سات تذرو قافیے کے تقفیہ ہو سکتا ہے اور یادگار و نگار بہم چاہیے اور رخسار و کہسار چاہیے اور سنگسار و نگون سار چاہیے اور مردم سار و کاوسار نہیں چاہیے اور کشت زار و لالہ زار نہیں چاہیے اور جہاندار و خبردار بھی نہیں چاہیے لیکن جبکہ جہاندار علم ہو تو باہم تقفیہ ہو سکتا ہے اور دوست یار و بختیار نہیں چاہیے لیکن جبکہ بختیار علم ہو تقفیہ ہو سکتا ہے اور پردہ دار و سیدار نہیں چاہیے لیکن آبدار و پائیدار چاہیے اس لیے کہ اول بمعنے طراوت و رونق ہے اور ثانی بمعنے مضبوط ہے اور رنجور و مزدور و دستور باہم چاہیے جبکہ مزدور و دستور علم ہوں یا بجہت کثرت استعمال کے کما قیل لیکن بنا بر مشہور اس صورت میں خالی ایطائے خفی سے نہ ہوگا اور بہتر و بدتر باہم نہیں چاہیے اور ناسور و تاجور باہم نہیں چاہیے اور پیغمبر و داور چاہیے اس لیے کہ پیغمبر علم ہے اون برگزیدگان عالم کا جو منجانب حضرت حق سبحانہ و تعالے عز اسمہ مامور برسالت ہوے ہیں اور اسی طرح دلبر و رہبر چاہیے اور بازار و بیزار چاہیے اور بہتر و پس تر نہیں چاہیے اور راہگیر و گفگیر و دستگیر

چاہیے اور انجیر و بید انجیر چاہیے اور گزیرہ ناگزیر چاہیے نہ اس جنس سے کوئی
حرف زوائد نہیں ہے پس قوافی میں سازند و ناسازند چاہیے اور سپید ازند و کلیچ انداز
چاہیے اور رہروندہ و اقروندہ چاہیے اور فروزندہ و افروزندہ چاہیے اور گریز و مگریز نہیں
چاہیے اور دمسازندہ و دمسازندہ چاہیے اور ہنرورزندہ و کشاورزندہ چاہیے ہیں اس جنس کے
حرف زائد نہیں لیکن حرف شکل و ہیئت اور وہ دال و یا و ہیں ہے کہ اواخر
اسما میں آتا ہے شکل و شبیہ کے معنے کا فائدہ دیتا ہے جیسے ترنج دیس و خامہ دیس
یعنی شکل ترنج و شکل پیشہ خامہ و مردم دیس اسے بصورت آدمی و تند دیس ای
صورت آنکہ ہیچہ اور قوافی میں دستاس و خراس باہم نہیں چاہیے اور ہراس
و سپہراس نہیں چاہیے اور دسترس و فریادرس چاہیے اور کس و ناکس نہیں
چاہیے اور ہوس و پابوس چاہیے اور مردم دیس و تند دیس چاہیے کہ ایک واسطے
تشبیہ کے ہے اور ایک واسطے دشنام کے ہے سات صورت بیان کے
شین حرف زائد اس جنس کے دو حرف ہیں حرف تشبیہ اور وہ واو شین ہے
کہ آخر اسما میں آتا ہے فائدہ تشبیہ کا دیتا ہے جیسے ماہ وش و پری وش اور حرف
مصدر و ضمیر و اضافت ہے اور وہ شین مفرد ہے کہ اواخر اوامر میں آتا ہے معنے
مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے روش و بینش و پرورش اور جیسے اواخر صیغہ ماضی
و مستقبل میں آتا ہے ضمیر غائب کی ہوتا ہے جیسے بردش و برفتش اور جیسے اواخر
اسما میں آتا ہے اضافت کا فائدہ دیتا ہے جیسے اسپش و غلامش پس ماہوش
و حوروش کا قافیہ باہم نہیں چاہیے اور بخشش و دہش نہیں چاہیے اور بتراش
و قلم تراش چاہیے اور باش و شاباش چاہیے اس لیے کہ شاباش اصطلاح میں
تحسین کے لیے ہے ترکیب اس سے نکل گئے ہے اور سات شینہائے اصلی
جیسے باش و خشخاش اور تاخاش و پرخاش چاہیے بشرطیکہ یہ ترکیب مکرر نہ ہو
اور گوش و سیاہ گوش باہم چاہیے اور جوش و سرجوش چاہیے اور سرپوش و سیہ
پوش چاہیے اور بیگانہ و خویش و ازان خویش چاہیے و کیش و بدکیش نہیں

چاہیے اور پیش و فراپیش نہیں چاہیے لیکن یہ کہ ایک بمعنے ماضی ہو اور بس
اور صاد و ضاد و طا و ظا و عین مہملہ و قاف فارسی میں نہیں لیکن عربی میں ہیں غین معجمہ
و فا اس جنس سے کوئی حرف زاید نہیں ہے فارسی میں کاف زواید اس جنس کے
تین ہیں حرف تصغیر جیسے مردک و اسپک اور حرف کاف بدل جاسکتا ہے
کہ لفظ میں لاتے ہیں جیسے بندگک و آہستگک کہ یہ کاف بدل جاسکے بندہ و آہستہ
کے ہیں اور اسی طرح بندگی اور آہستگی اور حرف صفت اور وہ نون و الف و کاف ہے
کہ اواخر اسما میں آتا ہے معنے وصفیت کے دیتا ہے جیسے خمناک شرمناک و زرین
گیاہ ناک و جامہ زرناک پس انہیں بجنس واحد باہم قافیہ نہیں ہو سکتا الا ہم اس
جنس کا کوئی حرف زاید نہیں ہے میم زواید اس جنس کے چار ہیں حرف ضمیر و ربط
و اضافت و عدد و لون اور وہ میم مضمر ہے کہ جب اواخر افعال میں آتا ہے حکایت
نفس واحد متکلم کی ہوتا ہے جیسے رفتم و گفتم و بیایم و بگویم اور جب یائے مکسور ساتھ
اوس میم کے ضم ہوتی ہے ہیں وہ میم حکایت النفس جماعت کی ہوتا ہے جیسے رفتیم
و بگوییم اور اواخر اسما میں حرف اضافت ہوتا ہے جیسے عالمم و توانگرم جمع توانگریم و عالمیم
اور حرف عدد وہ میم ہے کہ آخر عدد میں تخصیص عدد کا فایدہ دیتا ہے اور اوسکو میم مالمد
من العدد کہتے ہیں جیسے ششم و پنجم حرف لون کہ اواخر الوان میں آتا ہے ملول ساتھ
اوسی لون کے یعنے فایدہ دیتا ہے تخصیص لون کا جیسے سرخ فام زرد فام یا سرخ فام
زرد فام اور قوافی میں تام و دشنام بھی چاہیے اس لیے کہ دشنام بجہت
کثرت استعمال کے بمنزلہ کلمہ واحد ہو گیا ہے دام و پیدا دام نہیں چاہیے اور کام
ناکام بھی چاہیے اگر کام بمعنے مراد ہو اور ناکام بمعنے ضرورت ہو اور دستکام
و شنکام نہیں چاہیے اور دم و دمادم اور ہم و باہم چاہیے اور باہم و درہم اور دم
کردم چاہیے اور میمات زواید سے ایک سات میمات اصلی کے جائز ہے نون
زواید اس جنس کے گیارہ ہیں حرف صفت و جمع و تعدیت و اضافت اور
وہ الف و نون ہے کہ اواخر افعال و صفات سے ملحق ہوتا ہے معنے فاعلیت کے

دیتا ہے جیسے رخشان ودرخشان وگریان وخندان وافتان وخیزان اورجب
او آخر اسما مین آتا ہے معنے جمع کے دیتا ہے جیسے اسپان ومردان وزنان
اورجب او آخر افعال امر مین آتا ہے علامت تعدیہ کے ہوتا ہے جیسے بگریان
وبخندان وبرسان وبدوان اورجب میم ساکن او سے الف ونون کے ضم کیا جاتا ہے
ضمیر نفس جماعت کے ہو جیسے اسپمان وزرمان یعنے اسپ ما ہم وزر ما ہم اور
کبھی درمیان میم و الف کے یا بھی ہوتی ہے جیسے اسپمایان وزرمایان اور
اگر تا بجائے میم لائین ضمیر جماعت حاضرین کی ہو جیسے اسپتان وزرتان اور اگر
شین لائین ضمیر جماعت غایبین کی ہو جیسے اسپشان وزرشان اورجب الف
ونون او آخر اوقات مین لائین حرف اضافت ہو جیسے سحرگاہان یعنے سحرگاہ وناگہان
یعنے ناگاہ وبامدادان یعنے بامداد اوراسی طرح اور نیم شبان ونیم روزان حرف
حفظ وحراست اور وہ الف نون ہے کہ او آخر اسما مین آتا ہے اک چیز کی
وصف کے نگاہ رکھنے کا فایدہ دیتا ہے جیسے پاسبان ونگاہبان وگلہبان حرف
ظرف اور وہ دال والف ونون ہے کہ او آخر اسما سے ملحق ہوتا ہے معنے ظرف کے
دیتا ہے جیسے قلمدان وآبدان وسرمہ دان حرف مصدر اک نون ساکن ہے
کہ او آخر افعال ماضی مین علامت مصدر کے ہوتا ہے جیسے گفتن ورفتن حرف
موضع وسعدان اور وہ سین وتا والف ونون ہے کہ او آخر اسما مین او سی اسم کے
موضع کی تخصیص کا فایدہ دیتا ہے جیسے گلستان وسنبلستان وکوہستان
حرف عدد اور وہ کاف عجمی والف ونون ہے کہ او آخر اعداد مین تخصیص کا
فایدہ دیتا ہے جیسے یگان ودوگان وسہ گان یعنے یک یک ودو دو وسہ سہ
حرف تشبیہ اور وہ شین والف ہے کہ او آخر اسما مین مشابہت کا فایدہ
دیتا ہے جیسے مردم سان ودیگرسان اور اسی معنے مین دیگرگون وگندم گون
ونیلگون ہین حرف تخصیص اور وہ یا ونون ہے کہ او آخر اسما مین تخصیص یا ہیئت
کا ساتھ یعنے صفات کے فایدہ دیتا ہے جیسے زرین وسیمین وسنگین وچوبین

وشیرین اور نزدیک اسی شخص کے بہترین و شستین و بازپسین و بہین و شستمین
و یارین اور بعض اسما مین کاف فارسی بڑہاتے ہین جیسے غمگین و اندوہگین و سہمگین
پس باغبان و آبدان اور پاسبان و نابدان چاہیے اور خندان و گریان چاہیے
بشرطیکہ اشتمال اسکے قصیدہ مین بہت نہون اور بخندان و بگریان نہین چاہیے اسواسطے
کہ حرف تعدیہ ساتھ کلمات تام کے ملحق ہوا ہے بخلاف خندان و گریان کے
کہ الف نطابقت ہے اور بستان شبستان و گلستان و نیستان چاہیے اسواسطے کہ یہ
بمنزلہ یک جز و ہو گئی ہین اور گلگون و گندم گون نہ چاہیے لیکن جبکہ گلگون کو بمعنے
مطلق اسپ کے لین اور درون و برون چاہیے اور دگرگون و گوناگون چاہیے
بسبب الف اتصال کے اور زمین و فرزین و خرزین و تبرزین چاہیے اور زرین
و سیمین نہین چاہیے اور این و چنین چاہیے اگر ایک واسطے اشارت کے ہو اور
دوسرا واسطے تشبیہ کے اور این و ہمین و چنین و ہمچنین نہین چاہیے اور پوستین
و راستین چاہیے اور زیرین و زبرین نہین چاہیے اور افعال امری جیسے بنشین و
ببین و بگزین چاہیے بجہت لازم ہونے سبب کے استعمال فارسی مین اور فوقانیات
کو جب ہاے ساکنہ کے ساتھ موصول کرتے ہین یعنے لیاقت و نسبت کے لیے
مین جیسے مردانہ بادشاہانہ و بیگانہ و پاسبانہ جائز ہے کہ ان فوقانیات کو ردی کرین
جیسا کہ انوری نے کہا ہے قطعہ کتارہ وند روشن نیوشتی و فرشتے ؎ سماع شنفتے
شراب مغانہ ؎ چو اندر وثاق ادہی بانوشتہ ؎ فروریختی خردہ صوفیانہ ؎ کہ احوال
گیتی قوا سے ندارد ؎ ولاچند ازین حالت ابلہانہ ؎ اور جب فوقانیات تخصیص کے
ہاے ساکنہ کو موصول کرتے ہین جائز ہے کہ قافیہ کرین جیسے زرینہ و پوزینہ اور فوقانیات
مصدر باہم قافیہ نہین ہو سکتے بجنس واحد لیکن ساتھ مغایر الجنس کے ایکبار قافیہ
ہو سکتے ہین واو اس جنس کے دو حرف زائد ہین ایک حرف تصغیر ہے بعض
خراسانیون کے لغت مین جیسے مردو و پسرو اسے مردک و پسرک جیسا کہ ایک
شاعر نے کہا ہے مصرع ؎ بر بابا نظر سے میکنی اے پسرو ؎ دوسرا حرف بیان ہمہ

یعنی [illegible] فارسی [illegible] فوقانیہ [illegible] درازتر ۱۲

اور روده او دوده تو ہے کہ صحیح لغت دری میں تلفظ میں نہیں آتا ہے واسطے بیان حرکت
دال و تا کے ہوئے تو لکھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ساتھ بود و خود و گوشہ کے قافیہ کریں اگرچہ
در اصل بودہ و خودہ و گوشہ ہے اور اسی طرح زانوہ بازوہ گیسوہ و ردہ وہ
باہم ہو سکتے ہیں اگرچہ در اصل روئے و موئے ہیں ہا دو قسم پر ہے ایک اصلی
دوسری وصلی لیکن اصلی وہ ہے کہ حالت اضافت و جمع و تصغیر و وصل میں
تلفظ میں آتے ہیں۔ اور شعر میں ساتھ ایک حرف کے محسوب ہوتے ہیں جیسے ہا
زرہ و گرہ و ماہ و شاہ و انبوہ و اندوہ کہ حالت اضافت میں مثلاً کہیں زرہ من
و ماہ آسمان و اندوہ او و انبوہ فوج اور تصغیر میں زرہک و ماہک اور حالت
جمع میں ماہہا و زرہہا اور حالت وصل میں ماہ ہست و انبوہ ہست لیکن ہائے وصلی
وہ ہے کہ کسی صیغہ میں تلفظ میں نہ آئے اور حالت جمع و تصغیر میں کاف عجمی کے ساتھ
بدل ہو جیسے دایگان و دوشیزگان و جامگک اور بجز ضرورت وزن شعر ساتھ ایک
حرف کے محسوب نہیں ہوتی جیسے مصرع ساختہ ام دیدہ در حیرت ہمیشہ
اسی جہت سے ہائے وصلی کو ردی قرار دینا نہیں چاہیے اور رشیدی سمرقندی نے
قسمت ہائے میں لکھا ہے کہ ہائے اصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے نہ دے
جیسے شانہ و بہانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کریں شان و بہان باقی رہیگا
بسکون نون اور معنے اپنے نہ دیگا اور ہائے وصلی وہ ہے کہ کلمہ بغیر اوسکے معنے اپنے
دے جیسے نشانہ و میانہ کہ اگر ہا ان کلمات سے ساقط کریں وہی معنے اپنے دینگے
کہ ساتھ اوس ہا کے رکھتے تھے اور یہ قول باطل و فاسد ہے اسواسطے کہ نشان و بہان
نہ اس جہت سے معنے تمام نہیں دیتے کہ ہا اونسے ساقط ہوئی ہے بلکہ اس جہت سے
معنے نہیں دیتے کہ نون مفتوحہ ساکن ہوا ہے اور ادائی معنے کی اون کلمات میں
حرکت نون سے ہے اور ہا کو سوائے دخل نہیں کرتی لیکن الا بفتحہ نون اور بکسر ہی جو
کہا ہے کہ بغیر ہا کے اور ساتھ ہا کے معنے تمام دے یہ بھی غلط ہے اسواسطے
کہ نشانہ اور لفظ ہے اور نشان اور لفظ ہے اور میانہ اور لفظ ہے اور میان اور لفظ

اور وندانہ اور لفظ سے اور وندان اور لفظ سے پس تصریح ہاآت اصلی و وصلی اور پنج صواب ور الحسنے کے وہ ہے کہ جو کہی گئی اور جب یہ مقدمات معلوم ہوئے ہاآت وصلی دو طرح پر ہے نوع اول وہ ہے کہ اواخر کلمات مین اپنے ماقبل کے حرکت پہ دال ہونے کے سوا کوئی فایدہ زاید نفس کلمہ مین نہین دیتے اور اوسکو ہاے ساکنہ بفتح تاے فوقانیہ کہتے ہین اسی کو ہاے وقف بھی کہتے ہین یعنے متکلم حالت وقف مین اوپر اوسکے خاموش ہوتا ہے اسواسطے کہ وقف اوپر حرف ساکن کے درست آتا ہے جیسے ہاے گہ وابہ وغیرہ اسی کو ہای مختفیہ بھی کہتے ہین نوع دوم وہ ہے کہ سوا دلالت حرکت ماقبل کے معنے زاید کا فایدہ نفس کلمہ مین دے اور وہ پانچ طرح پر ہے اول ہاے صفت کہ اواخر صیغہ ماضی مین آتے ہین الصاف بعضے افعال کا فایدہ دیتی ہی جیسے کردہ و آمدہ اور ردہ و نشستہ و نہفتہ و افگندہ و افتادہ اور اسی معنے مین ساتہ اسم جامد کے بھی موصول ہوتے ہین جیسے مردہ و زندہ و یکسالہ و یکماہہ و بکروزہ ثانی ہاے تخصیص کہ اواخر بعضے اسما مین آتے ہین اور اوس نوع کو اپنی جنس سے ممتاز کرتے ہین اور اوسکو تخصیص النوع من الجنس کہتے ہین جیسے دندانہ دندان سے اور دستہ دست سے اور پایہ پاے سے اور تنہ تن سے اور چشمہ چشم سے اور زبانہ زبان سے اور اسی معنے مین میانہ و نشانہ و سینہ و زرینہ و پشمینہ و چوبینہ و اوارہ و بنفشہ و ہفتہ و خزینہ و تراشہ ہین کہ ان مین ہاآت ہر نوع کو اپنے جنس سے موصول کیا ہے ثالث و رابع ہاے لیاقت و نسبت کہ اواخر جمع اسما مین آتے ہین معنے لیاقت و نسبت کے دیتی ہین جیسے مردانہ بادشاہانہ و ترکانہ و ظالمانہ کہ یہ ہاآت ان مواضع مین فایدہ دیتے ہین ایک کام کی لیاقت اور نسبت کا کہ جو ساتھ ایک جماعت کے خاص ہو خامس ہاے فاعل وہ ہے کہ اواخر بعضے افعال مین معنے فاعلیت کا فایدہ دیتی ہین جیسے آیندہ و روندہ و کنندہ اور یہ جملہ ہاآت اپنے ماقبل کے فتحہ پہ دلالت کرتی ہین لیکن ہاآت سہ و چہ و نہ و کہ ان چار کلمات مین دلالت کرتے ہین اپنے ماقبل کے کسرہ پر پس تواسفے ہاے مین کاہ و خرگاہ

وبیگاه بہم چاہیے اور گاہ گاہ و اشگاہ چاہیے اور بیگاہ و بیگاہ نہ چاہیے اگرچہ اوسکے جواز کی
ایک وجہ ہو سکتی ہے اور گاہ گاہ و ہرگاہ نہ چاہیے اور گاہ و چاشتگاہ نہیں چاہیے
اور خرمن گاہ و ناگاہ چاہیے اور ستودہ و شنودہ چاہیے اور دہ و یازدہ چاہیے
اور بعض پرنا و دیبا و بکنا سے الف حذف کرتے ہیں اور ہا بجائے الف لاتے
ہیں جیسے پرنہ و دیبہ و بکنہ اور اسی طرح راہ و ماہ و چاہ سے الف گراتے ہیں
جیسے رہ و مہ و شہ و چہ اور بعضے ہائے زیادت سابق دیبا و پرنا و بکنا اور اصلی ہے
کہ راہ و ماہ و شاہ و چاہ بالف ہو اور دیباہ و بکناہ و پرناہ سے ہا ہو و اللہ اعلم
کذا فے الجم یاز وابدا اسکے پانچ ہیں حرف ضمیر اور وہ یا ہے کہ اواخر اسماسے
ملحق ہوتی ہے اور مجہول ہوتی ہے جیسے اسپی خریدم و غلام مردی آمد حرف شرط و جزا
اور وہ یا ہے کہ اواخر افعال ماضی میں آتی ہے شرط و جزا کا فایدہ دیتی ہے جیسے
اگر نخواستے ندادے و اگر نگفتے نشنودے اور اسی معنے میں سے کا شکے بیا مدے
وکاشکے برفتے حرف نسبت اور وہ یا ہے کہ اواخر اسما میں آتی ہے اور معروف
ہوتی ہے جیسے عراقی و خراسانی اور اسی معنے میں چاہیے وا ہستے و نیکوئی و مردی
وہم کاری وہم شہرے حرف لیاقت و لزوم اور وہ یا ہے کہ اواخر صیغہ مصدر مجرد
میں آتے ہیں اور معنے لزوم فعل و لایقی فعل کے دیتی ہے جیسے آن سخن گفتنے است
یعنی لازم ہے کہنا اوسکا و خور دنیست یعنے لایق ہے کہانا اوسکا اور قوافیے یا
میں مثل پائے و جائے کے جائز ہے اور بکشائے و بنمائے و و مائے جائز ہے
لیکن بہت نہو اور سبے و لبے و سمن قدسے کا قافیہ ادیب صابر اپنے سوگندنامہ میں
لایا ہے لیکن سے و چے و کے نہ چاہیے لیکن وہ چار حرف کہ اول روی کے
واقع ہوتے ہیں سو تاسیس و دخیل و ردف و قید است اول تاسیس ہے
اور تاسیس لغت میں بمعنے بنیاد نہادن اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ تاسیس ہو اوسکو
مؤسسہ بالتشدید کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ اک الف ہے کہ قبل روی کے
آتا ہے اور درمیان اوسکے اور روی کے اک حرف متحرک وا سطہ ہوتا ہے

خواہ مضموم ہو خواہ مفتوح خواہ مکسور ضمہ جیسے تجاہل و تساہل فتحہ جیسے داور و یاور
کسرہ جیسے لاون و یاون ان الفات کو تاسیس اس جہت سے کہا کہ غایت
و انتہا حروف قافیہ کی ساتھ اس الف کے ہے اور جو حرف کہ قبل اس
الف کے ہو باب قافیہ میں کوئی دخل نہیں رکہتا ہے اور چونکہ غایتہ اساس و بنیاد
قافیہ کی شعر میں یہ حرف ہے لہذا اس کا نام تاسیس رکہا اور شعر فارسی میں
بیشتر شعرا اسکی جانب التفات کرتے ہیں جیسے رافعی کہتا ہے ۔ گشت از دل
من قرار تائب ؛ کار من شد از نوائب ؛ دل غمخوار و دل فریب شادان ؛
غم حاضر و غمگسار غائب ؛ لیکن التزام تاسیس کا قافیہ میں شاعر کو ضرور نہیں ہے
یعنے واجب نہیں ہے بلکہ مستحسن ہے اگر نہ لائیں تو ہو سکتا ہے مثلاً یاور کو ساتھ
گوہر کے اور دل کو ساتھ سایل کے اور گل کو ساتھ تغافل کے قافیہ کر سکتے ہیں
بلا خلاف ثانیے دخیل اور دخیل لغت میں میانہ در آئندہ اور اصطلاح میں وہ حرف
متحرک کہ درمیان حرف روی و تاسیس کے واقع ہو جیسے واو داور و یاور
اور یاے بایل و سایل اور ہاے تجاہل و تساہل اور اشعار عرب میں دخیل
اسی جہت سے کہتے ہیں کہ درمیان دو حرف کے دخیل و لازم ہوتا ہے لیکن وہ
ساتھ اپنی جنس کے لازم نہیں ہو سکتا ہے یعنے رعایت اس حرف کے تکرار کی
لازم نہیں ہے جیسا کہ قافیہ سایل ساتھ کامل کے لا سکتے ہیں لیکن اگر شاعر نے
الف تاسیس و دخیل کو ساتھ حرف معین کے خواہ ساتھ حرف مختلف کے
اپنے اوپر لازم کر لیا ہو تمام قصیدہ و غزل وغیرہ میں پس اوسوقت میں عدول اوس سے
نہیں ہو سکتا دو ایک شعر میں اور اشعار فارسی میں دخیل کو حایل بہی کہتے ہیں اس
معنے سے کہ درمیان دو حرفون کے حایل ہوا ہے ثالث ردف اور ردف لغت
میں ایک چیز کہ پیچہے ایک چیز کے ہو اور اصطلاح میں عبارت ہے حروف مدہ سے
یعنے الف ساکن ماقبل مفتوح اور واو ساکن ماقبل مضموم اور یاے ساکن ماقبل
مکسور کہ قبل روی کے بغیر واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہوں پس ردف اصلی

الف و واو و یائے ساکن ماقبل مفتوح و مضموم و مکسور سے عبارت ہے اور وہ
دو طرح پر ہے نوع اول یہ کہ درمیان ردف و روی کے کوئی حرف ساکن نہ آیا ہو
جیسے الف شجاع و وداع اور واو حور و طور اور یائے نگین و جبین اور اسکو ردف
مفرد اور ردف اصلی کہتے ہیں نوع دوم یہ کہ درمیان ردف اصلی اور حرف روی کے
کوئی حرف ساکن فاصل ہو اور واسطہ ہو مثل فائے یافت و تافت اور سین دوست
و پوست اور خائے گریخت و ریخت اسکو ردف زائد اور ردف مرکب کہتے ہیں اور قوافی
میں رعایت تکرار ردف کے مطلقاً واجب ہے خواہ اصلی ہو خواہ زائد ضرور ہے کہ کوئی
انداؤن سے متغیر و متبدل نہ ہو اور جو قافیہ کہ مشتمل بہ ردف ہو اسکو مردف بہ سکون راء و
فتح دال مخفف کہتے ہیں پس اگر ایک ردف رکھتا ہو یعنی ہر ایک الف و واو و یائے
ساکن مذکور سے اسکو مردف بہ ردف مفرد کہتے ہیں اور اگر دو ردف رکھتا ہو یعنی ایک
ردف اصلی اور ایک زائد اسکو مردف بہ ردف مرکب کہتے ہیں یعنی ردف اصلی و زائد
ترکیب دیا گیا پس حروف ردف زائد بحکم استقرا چھ ہیں کہ بعد الف و واو و یائے ساکن
مذکور کے آتے ہیں جیسے اس بیت میں رسالہ جامی سے منقول ہے سہ ردف زائد
شش بود اے ذوفنون * خا و را و سین و شین و فا و نون * اور اس ترکیب میں یہ
جمع ہیں شرف سخن لیکن مردف بہ الف و خا و واو و خا و یا و خا مانند تاخت ساخت
دوخت سوخت گریخت ریخت لیکن مردف بہ الف و را و واو و را جیسے کارد آرد
مورد اور فارسی میں قافیہ مورد کا دوسرا نہیں ہے اور مثال یا و را کی بھی فارسی میں
نہیں لیکن مردف بالف و سین و واو و سین و یا و سین جیسے کاست ماست دوست
پوست گریست زیست لیکن مردف بالف و شین و واو و شین جیسے داشت کاشت
گوشت فارسی میں قافیہ دوسرا گوشت کا نہیں اور مثال یا و شین کی بھی نہیں لیکن
مردف بالف و فا و واو و فا و یا و فا جیسے یافت تافت کوفت روفت شیفت
شگیفت فریفت اور یہ لغت دری میں صحیح ہے لیکن نون سوا الف کے جمع نہیں
ہوتا اور حرکت ماقبل مضموم ہونے سے بھی پس واو و نون اور یا و نون کے امثلہ فارسی

مین تہین مثال حروف بالف و نون خوانند بامدرراند اور خواجہ نصیر الدین طوسی
علیہ الرحمہ نے ردف زایدکو داخل روی کیا ہے اور روی متضاعف نام رکھا ہے
اور حروف ردف زاید مین اک حرف زا ے مثلثہ بڑہا کر سات حرف کہے ہین
باین نہج کہ حرف اول ایک اون حروف ہفتگانہ سے ہو اور بعد اوسکے حروف دوم
ایک ان چہہ حرفون سے ہو سا یا و تا و جیم و دال و سین و کاف * پس امثلہ مذکورہ
بعض حروف ثانی کو شامل ہین اور جو بعض حروف ثانی کہ باقی رہے اونکی امثلہ یہ ہین
کاشک کوشک بانگ پارس جباسپ کوچ شترک نغز گذا فی معیار الاشعار اور
معلوم ہو کہ حرکت ماقبل واو و یاے ساکن کہ اون دونون ہی کی جنس سے ہو دو طرح
پر ہے مشبعہ و ملینہ ضمہ مشبعہ جیسے حور طور اور ضمہ ملینہ جیسے شور گور اسی طرح کسرہ مشبعہ
جیسے نیل زنجبیل کسرہ ملینہ جیسے شیر سیر پس متقدمین شعرا ضمہ مشبعہ کو مرفوع معروف کہتے
ہین اور ضمہ ملینہ کو مرفوع مجہول کہتے ہین اور کسرہ مشبعہ کو مکسور معروف اور کسرہ ملینہ کو
مکسور مجہول پس جمع کرنا قافیہ معروف کا سات مجہول کے جائز نہین لیکن اہل عجم نے
بعض کلمات عربی مین الف ردف اصلی کو بطریق امالہ سات یاے مجہول کے تبدیل
کیا ہے پس وہ الفاظ فارسی کہ جنمین یاے مجہول ہو سات اون کلمات عربی کے
کہ جنکا امالہ زبان فارسی مین کیا ہو قافیہ کرسکتے ہین جیسے حسیب رکیب شکیب حجیب
من سعدی سہ بقدرت نگہدار بالا و شیب * خداوند دیوان روز حسیب * من نظامی
سہ بفوہا ے لشکر درآمد شکیب * کہ دست از عنان رفت و پا از رکیب * من انوری
سہ تا ماہ رویم از من رخ در حجیب دارد * نے دیدہ خواب دارد نے دل شکیب دارد *
من حکیم سنائی سہ باوجودش ازل پذیرآمد * بکہ آمد ولیک دیر آمد * من ظہوری
عشق آورد در ستیز مرا * گندمی عقل کرد تشیز مرا * من مرزا صائب مرحوم سہ
اے زبون در حلقہ زنجیر زلفت شیرہا * سر بصحرا دادہ چشم خوشت نخجیرہا * اور جامی
اپنے رسالہ مین لکہتا ہے کہ نہ جمع کرنا قافیہ معروف کا سات مجہول کے واجب ہے
چنانچہ تقفیہ نیکی و نزدیکی مین کمال اسمعیل پر اعتراض کیا ہے رباعی کمال اسمعیل سہ

بادل گفتم تو بارے ای دل تنگی * کز من دوری بیار من نزدیکی * دل گفت که بادهان و
زلفش عمر لیست * تا میسازم به تنگی و تاریکی * حالانکہ خود بھی کہا ہے اور بکثرت کہا ہے
من جامی سے سخن نه تنها خواهم این خوبان شہر آشوب را * کیست در شہر انکه خواهان نیست
روئے خوب را * ایضاً منه از کتاب یوسف زلیخا سه کلید سے را که شد خداند از سوم
بود کار کلید سوم معلوم * اور معلوم ہو کہ حرکت ما قبل الف ردف مین بھی تغیر ہوتا ہے
لیکن اوسکا اعتبار نہین کیا ہے جیسے بخوان بدان کہ کلمہ اول مین فتحہ ما قبل الف
کو ضمہ سے رکھتا ہے اور کلمہ دوم مین فتحہ ما قبل الف کو کسرہ سے دیتا ہے اگر اسکی رعایت
کریں تو مستحسن ہوگا مین رسالہ عطائی حق یہ ہے کہ اہل فارس مین جمع قافیہ معروف
با مجہول بلاخلاف جائز ہے جیسا کہ اونکی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل عرب
اجتماع واو و یا ردف مفرد مین ایک ہی بیت مین درست جانتے ہین اور محمود
و حمید کا قافیہ اور مسعود و شدید کا قافیہ باہم لاتے ہین اور اسطرح کے قافیہ اشعار
عرب مین کثیر ہین اور ردف وہ ایک چیز ہے کہ پیچھے روی کے آتا ہے پس اگر کوئی
کہے کہ ردف تو پیش از حرف روی ہوتا ہے پھر کس جہت سے اوسکو ردف
کہتے ہین جواب یہ ہے کہ ردف شعر اگرچہ لفظاً و کتابتاً مین پیش از حرف روی ہے
لیکن حساب اوسکا بعد حرف روی کے نظر با حوال قافیہ ہے اس لئے کہ بنائے شعر
روی پر ہے اور ہو سکتا ہے کہ شعر جملہ حروف قافیہ سے خالی ہو لیکن روی سے کہ شعر
بے روی کے شعر نہین ہو سکتا پس جب مردم قافیہ پر نظر کرتے ہین اولاً روی کو دیکھتے
ہین کہ درست ہے یا نہین بعد اوسکے ردف کو دیکھتے ہین کہ صحیح ہے یا نہین پس جو نظر
احوال ردف پر بعد از فراغ تعرف حال روی ہے اس جہت سے اسکو ردف
کہتے ہین اگرچہ تلفظ مین پیش از روی ہے اور معلوم ہو کہ ردف زاید بھی دو طرح پر ہے
ردف زاید مرکب بیان اوسکا سات ردف اصلی کے ہوا یا ردف زاید مفرد
پس وہ ایک حرف ساکن ہوتا ہے کہ قبل روی کے آتا ہے اور حرف قید و ردف
اصلی سے نہین ہوتا جیسے قوس فردوس حلم علم عقل نقل چتر ستر قفل لعل اصل فصل

رابع حرف قید اور قید لغت مین یعنے بند ہے اور اصطلاح مین ایک حرف
ساکن غیر ردف کہ بے فاصلہ قبل روی کے آئے معلوم ہو کہ وہ حروف ششگانہ
ارادف کہ جنکو بحکم مجاورت الف و واو و یاے مدہ کے یہ ارادف اصلی ہین زاید کہا
جبکہ وہ ارادف اصلی سے خالی ہون اونکو حروف قید کہتے ہین اور ردف نہین
کہتے اور عربی مین حروف قید کثیر ہین لیکن فارسی مین حروف قید دس ہین جیسے انکو
بیتون مین من عطاے سے بودہ ۔ بہ لفظ عجم حرف قید ۔ بہ لفظ عرب گرچہ باشد کثیر ۔
بود باو خا را و زا سین و شین ۔ دگر غین و فا نون و با یاد گیر ۔ ابر گرد و بخت تخت و ہرد
سرد ، وزد ، دزد ، و سست ، درست ، و گشت ، دشت ، و نغز مغز و رفت ہفت ، و بند کند
ونز سہر شہر اور سوا ان دس کے حروف دیگر بھی ممکن ہین جیسے تا جبر مین اور حق یہ ہے
کہ ہر ساکن غیر مدہ کہ قبل روی کے ہو بے فاصلہ پس وہ حرف قید ہے پس ردف
زاید مفرد قید مین داخل ہو جائیگا لیکن تعداد حروف قید مین افزونی لازم آئیگی
اور وہ در حقیقت ہے اور التزام حروف قید کا مانند التزام حروف ردف کے
لازم ہے سات کسی حرف کے بدل نہین سکتا اور اختلاف اوسکا جائز نہین
مگر بضرورت تنگی قافیہ یعنے جب شاعر تبدیل حروف قید کا محتاج ہو جاے کہ
قرب مخارج حروف رعایت کرے تا قبح اوسکا کمتر معلوم ہو جیسے فردوسی
علیہ الرحمہ نے کہا ہے شعر سا چہ گفت ان خداوند تنزیل و وحی ۔ خداوند امر
خداوند نہی من سعدی سہ یک طاس پیہم صباحی ۔ بہتر ز ہزار مرغ و ماہی الصاہی
سہ چہ مقصود شام و چہ بود و چہ بحر ۔ چہ روستا بید و شیراز شہر پس قرب مخارج ملحوظ
اس عیب کو پوشیدہ کیا ہے ایضا منہ سالکا اے شاہ آفاق کسری بعدل ۔ اگر
من ہم توانی بہ فضل ۔ اور اسی فصل مین ہے فضل و نسل اور مفضل و بعدل اور
زلف و عرف اور ابر و فقر اور یہ جائز ہے بسبب قرب مخارج کے لیکن شاعرین
لازم جانتے ہین سوا اون حروف کے جنکو شعرای متقدمین کہہ چکے ہین اگرچہ احتیاط
اون حروف سے بھی انسب ہے اور جمع کرنا باہم واو ردف و واو قید کا نہین

چاہیئے جیسے طوسی و فردوسی کہ واو طوسی ردف ہے اسواسطے کہ ماقبل اوسکا
مرفوع ہے حرکت موافق ہے ساتھ واو کے اور اسی کو مدہ کہتے ہین اور واو فردوسی کا
قید ہے کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہے حرکت مخالف ہے ساتھ واو کے اور اسی کو
غیر مدہ کہتے ہین لیکن محقق علیہ الرحمہ نے حرف قید کو ردف مین داخل کیا ہے اور
ردف کو بعض شعرائے عجم باین عبارت لکھا ہے کہ ایک حرف ساکن ہو پیش از روی
بلا واسطہ خواہ حرف مدہ ہو خواہ غیر مدہ فافہم لیکن چار حرف کہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین
وصل و خروج و مزید و نایرہ جیسے اس بیت مین جمع ہین من قایل ﴿ ان چار حرف
بعد روی گر سے شمار ٭ وصل است و ہم خروج و مزید است و نایرہ ٭ اول اونکا
حرف وصل ہے اور وصل لغت مین بمعنے پیوستن ہے اور اصطلاح مین اوس
حرف زاید سے عبارت ہے کہ روی سے ملے خواہ مشہور الترکیب ہو جیسے میم قافیہ
کارم و دارم مین خواہ غیر مشہور الترکیب ہو جیسے ہائے قافیہ لالہ و پرکالہ در انحالیکہ
ظاہر ہو اور رعایت تکرار وصل کی واجب ہے اور بحکم پیوستگی باروی نام اوسکا
وصل رکھا اور حرف وصل فارسی مین دس ہین کہ اس بیت مین جمع ہین ﴿ ہم الف
ہم دال و تا و یا و سین ٭ میم و کاف و نون و ہا و حرف شین ٭ اور ہو سکتا ہے کہ زیادہ
اس سے بھی ہون پس الف جیسے یارا و پروردگارا و گویا و جویا مین اور دال جیسے
پاید و تابد مین تا جیسے رویت و مویت مین یا جیسے شرابی و کبابی مین سین جیسے شناست
بابست مین میم جیسے جگرم خرم مین کاف جیسے دندانک زخندانک مین نون جیسے گفتن
سفتن مین ہا جیسے شستہ و شودہ مین شین جیسے کلامش پیامش مین اور معنے ملنے کے
روی سے یہ ہین کہ ساتھ مابعد اپنے کے کلمہ علیحدہ نہو یا اگر کلمہ علیحدہ کے ہو والا
ردیف ہوگی جیسے اس بیت مین ﴿ ہرچند فقیر و بے نوا است ٭ درویش غنی
را اغنیا است ٭ پس لفظ است ردیف ہے اور اس بیت مین ﴿ اگرچہ درویش
بس بینوا است ٭ بصورت غنی ز اغنیا ست ٭ سین است ردیف نہین ہے بلکہ سین
وصل ہے اور تا خروج ثانی حرف خروج لغت مین بمعنے بیرون آمدن ہے اور

اصطلاح میں وہ حرف کہ ساتھ حرف وصل کے وصل ہو بغیر فصل کے اور خروج اس
جہت سے نام رکھا کہ شاعر حرف وصل سے ساتھ اوس حرف کے باہر آتا ہے اور
تکرار خروج بھی قوافی میں واجب ہے مثال وصل کی جیسے داریم شماریم کہ یا حرف
وصل کا اور میم خروج ہے اور دیدست چیدست میں میم وصل ہے اور یا خروج اور دیدست
شنیدست میں یا میم وصل اور تا خروج ہے ثالث حرف مزید اور مزید لغت میں
یعنی زیادہ کردہ شدہ ہے اور یہ حرف از بسکہ خروج پر زیادہ کیا گیا ہے لہذا اسکا نام
مزید رکھا اور اصطلاح میں وہ حرف کہ خروج سے ملے جیسے شین گستیمش و پیچیدستمش
میں اسکا تا روی ہے یا وصل ہے میم خروج ہے شین مزید ہے اور رعایت تکرار
مزید کی قافیہ میں واجب ہے مثال خروج کی اور بعض نے مزید کو زاید بھی کہا ہے
رابع حرف نایرہ اور نایرہ لغت میں یعنی رمندہ ہے چونکہ یہ حرف کنارے حروف
قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا کہ درمیان حروف سے رمیدہ ہے اور کنارہ گرفتہ ہے
پس اسی جہت سے نایرہ نام رکھا اور نایرہ اصل میں نوائر سے ہے اور آتش کو
نار کہتے ہیں اس جہت سے کہ مضطرب و رمندہ ہو اور عرب میں کہتے ہیں امراۃ نوار
یعنی زن پارسا رمندہ از ریبہا اور اسی معنے کو ابو مسلم کہ فحول اساتذہ سے ہے نقل کرتا ہے
کہ نوار صفت انجم اور مصراع میں ہے نوار کھا المرأۃ النّافر من الرجل اور اصطلاح میں
عبارت ہے اوس حرف سے کہ مزید سے ملے خواہ ایک ہو جیسے شین سپردمشن و
پرورشمش میں کہ دال روی ہے میم وصل ہے تا خروج ہے میم مزید ہے شین نایرہ
خواہ زیادہ ایک سے ہو جیسے [illegible] و سپردیمتش میں کہ دال روی ہے میم
وصل ہے تا خروج ہے یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہیں اور جو کچھ کہ بعد اسکے بھی ہو
نایرہ ہے اور رعایت تکرار نایرہ کی قافیہ میں واجب ہے مثل مزید کے اور
نایرہ کو نایر بھی کہتے ہیں اور وہ قافیہ کہ اوسمیں حرف نایرہ ہو فارسی میں قلیل الاستعمال ہے
تمام ہوا بیان حروف قافیہ کا الحمد للہ کما ہو اہلہ و مستحقہ باب الثانی بیان میں
حرکات قافیہ میں اور وہ چھہ ہیں اس بیت میں جمع ہیں من عطائی سارس و اشباع

وحدو واے نیکراست ٭ باز توجیہہ پست و بجری و نفاذ ٭ اول رس بفتح را و تشدید سین
مہملہ یعنے ابتدا ہر چیز کے اور چونکہ ابتدا ئے حرکات قافیہ اس حرکت سے ہے لہذا رس
نام رکھا اور رس بمعنے پنہان کردن چیز کے ۔۔۔ و نام چاہ و بقیہ قبیلہ ثمود کہ اصحاب الرس
عبارت انھین سے ہے و بمعنے چاہ کندن و گور کندن و اصلاح کردن میان قوم
و فساد کردن و ہو من الاضداد و دانستن چیز کے و دیدن من صراح اور اصطلاح مین
حرکت ماقبل الف تاسیس ہے کہ سوا فتحہ کے نہین ہوتی جیسے حرکت قاف
و ہمین قابل و سایل ۔ اور ہمراہ تکرار تاسیس تکرار حرکت ماقبل تاسیس بھی ہوگی
اور وہ لوگ کہ تاسیس کو حروف قافیہ سے نہین شمار کرتے ہین رس کو بھی حرکات
قافیہ سے نہین جانتے ہین دوم اشباع اور اشباع لغت مین بمعنے سیر کردن
اور اصطلاح مین حرکات دخیل کو کہتے ہین بحکم اس بات کے کہ حرف دخیل مخالف
حرف تاسیس و ردف کے ہے کہ وہ دونون ساکن ہوتے ہین اور حرف دخیل
متحرک پس حرکت دخیل کا نام اشباع رکھا اور وہ حرکات ثلثہ ہوتے ہین جیسے
فتحہ واو یاور و اور کا اور ضمہ با ئے تجاہل و تکاہل کا اور کسرہ یائے سایل و مایل کا
اور اختلاف اشباع قوافی مین کہ مشتمل بحرف وصل نہو جائز نہین ہے اور اگر مشتمل
بہ وصل ہو جائز ہے من سعدی ؎ چو خواہد کہ ویران کند عالمے ٭ نہد ملک در پنجہ
ظالمے ٭ و لہ ؎ آدمی را ادبست لازم است ٭ عود را گر بو نباشد ہیزم است ٭
اور اگر حرف وصل نہو جیسے غالب و طالب ہین کہ لام حرف دخیل ہے اور الف
تاسیس ہے اور با روی ہے اور کسرہ لام کا اشباع ۔ التزام اس حرکت کا لازم ہے
اگر کل قصیدہ مین الف تاسیس کو مرعی رکھینگے اس حرکت کو اشباع کہینگے اور اگر
الف تاسیس کا التزام نہ کرینگے پس اس حرکت کو توجیہہ کہینگے جیسا کہ بعد اسکے
بیان کرینگے ہم اور نہین چاہیے کہ حرکت ماقبل روی ساکن متغیر ہو کذا سوم حذو
حذو بفتح حائے حطی و سکون ذال معجمہ بمعنے برابر کردن دو چیز با ہم چنانکہ برابر بودن ان
و نشستن من منتخب چونکہ حرکت ماقبل الف و واو و یائے ردف برابر حرکت قبل

تاسیس کے ہوتی ہی لزوم مین پس اوسکا نام حذو رکھا اور اسی طرح حرکت
ماقبل حرف قید کو کہ اکثر مواقع مین برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہوتے ہین
لزوم مین پس اوسکو بھی حذو کہتے ہین لہذا اصطلاح مین حرکت ماقبل ردف وقید کو
حذو کہتے ہین اور وہ ردف الف مین فتحہ یاے یار و فتحہ خاے خار ہے اور ردف
واو مین ضمہ جاو نون جور و نور اور ردف یا مین کسرہ میم و تا سے سیر و تیر ہے اور حرف
قید مین بھی تین طرح پر ہے جیسے فتحہ رعد و سعد و ضمہ گفت و سفت و کسرہ علم و حلم
از انجا کہ حرف ردف متبدل و متغیر نہین ہو سکتا لہذا وہ حذو کہ ساتھ ردف کے ہو
متغیر کرنا اوسکا ہرگز جائز نہین لیکن قید کہ بعض جا متبدل ہو سکتا ہے یعنی جب
حرف قید بدل جائیگا حرکت اوسکے ماقبل کی کہ اوسی کا نام حذو ہے وہ بھی بدل جائیگی
الحاصل وہ حذو کہ ساتھ حرف قید کے ہو وہ مختلف و متبدل ہو سکتا ہے اوس جگہ پر
کہ حرف روی متحرک ہو بحرف وصل قافیہ موصول ہین جیسے کمال اسمعیل نے کہا ہے
رباعی ۔ کز سوز دلم یک نفس آہستہ شود ؎ از دود درون راہ نفس بستہ شود ؎
در دیدہ از ان آب نمیگردانم ؎ تا ہرچہ نقش تست آن شستہ شود ؎ لیکن جبکہ
قافیہ موصول نہو تبدل حذو ہرگز جائز نہین جیسے دست و پست مین اختلاف حرکت
دال و باے فارسی ۔ اور اوسجگہ کہ حرف قید نون ہو تغیر حذو کا جائز نہین رکھتے ہین
اسواسطے کہ بجہت غنہ کے کہ نون مین ہے اختلاف ماقبل نون فاحش تر ہوتا ہے
جیساکہ شاعر نے کہا ہے ۔ شہا ز چشمہ تیغ تو چرخ نیرنگی ؎ بشست دامن دوران
ز آب یک رنگی ؎ اور تا آخر قصیدہ حرکت ماقبل نون کو نگاہ رکھا ہے اور باوجودیکہ
یہ قصیدہ موصول ہے حذو کو تبدیل نہین کیا کذا فی انجم چہارم توجیہ جیسے گردانیدن
روے را بسوے چیزے ہین اس حرکت کو اس جہت سے توجیہ
کہا کہ روی دو حالتین دو منہ رکھتے ہی اگر مقید ہوتی ہی منہ اوسکا طرف
حرکت ماقبل کے ہوتا ہے اور اگر مطلق ہوتی ہی منہ اوسکا طرف حرکت
مابعد کے یعنے طرف حرکت وصل کے ہوتا ہے اور روی مقید ہی ساکن کو

کہتے ہین اس جہت سے کہ حرکت ماقبل روی نے اوسکو سات سکون کے مقید
کیا ہے اور روی مطلق روی متحرک کو کہتے ہین کہ موصول بحرف وصل ہیں گویا وہ
مطلق العنان ہے اور اصطلاح مین بھی توجیہ عبارت ہے حرکت ماقبل روی ساکن سے
جیسے یہ شعر المعجم مین ہے ۔ خیال آن بت خورشید روے وسیم ذقن * بخواب ودل
بکے صورتے شود بسن * آن قوافی مین نون ساکن روی ہے اور فتحہ حرف ماقبل
نون کہ قاف و میم ہے ہر ایک مین حرکت توجیہ ہے اور کسی صورت سے تبدیل ہونا
اوسکا جائز نہین ۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تعریف صادق آتی ہے اوپر کسرہ یاے زایل
و مایل کے حالانکہ حرکت یاے زایل و مایل اشباع ہے کیونکہ دونو لفظون مین
حرف دخیل ہے اور حرکت حرف دخیل کو اشباع کہتے ہین پس تعریف توجیہ و
اشباع دونو صادق آئین پس ایک ان دو تعریفون سے ناقص ہے یا دونو ناقص
ہین لیکن اگر تعریف اشباع مین تخصیص کرین اور کہین کہ اشباع عبارت ہے حرکت
دخیل سے اون قوافی مین کہ مشتمل ہون اوپر حروف وصل کے جیسا کہ مایلی و زایلی
اور ساقیش و باقیش بہ سکون یا اور توجیہ مین تخصیص کرین اور کہین کہ توجیہ عبارت ہے
حرکت ماقبل روی ساکن سے کہ مشتمل بحرف وصل نہو جیسے ضمہ ماقبل لام گل و مل
و کسرہ ماقبل لام دل و گل و فتحہ ماقبل لام حل و شل ۔ دونو تعریفین صحیح ہوتی ہین اور
موید اس تخصیص کا یہ ہے کہ کتاب حدایق العجم مین شمس قیس آخر بیان اشباع مین
نقل کرتا ہے کہ حرکت دخیل کو قوافی موصولہ مین اشباع کہتے ہین اور قوافی مقیدہ
مین توجیہ کہتے ہین اور رعایت تکرار توجیہ قوافی مین لازم ہے اختلاف اوسکا
کسی طرح جائز نہین ۔ اور جامی اپنے رسالہ مین نقل کرتا ہے کہ توجیہ عبارت ہے حرکت
ماقبل روی ساکن سے اور نہین چاہیے کہ وہ مختلف ہو مگر اوسوقت کہ روی متحرک ہو
بجہت حرف وصل کے جیسا کہ اس قصیدہ مین انوری کے ۔ اے مسلمانان فغان از دور
چرخ چنبری * واز نفاق تیر و قصد ماہ و سیر مشتری * اور اسی قصیدہ مین سامری
و عنصری کا قافیہ لایا ہے اور خاقانی کہتا ہے * چشمہ خضر ساز لب از لب جام کوثری

کو ظلمات بجز جست آینہ سکندری ٭ کو ز حجاز کعبہ را رخصت آمدن بود ٭ در حرم خدایگان کعبہ کند مجاوری ٭ پور سبکتگین تو سے دولت آبا زخدمت ٭ بندہ دور دولت رشک روان عنصری ٭ سعدی کہتا ہے ٭ نیاید در ایام او برد لہ نگویم کہ خارے کہ برگ سگلے ٭ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ سخن خالی اشتباہ سے نہین ہے اسواسطے کہ توجیہہ حرکت ماقبل روی ساکن کو کہتے ہین پس ہرگاہ روی متحرک ہو وہ حرکت ماقبل توجیہہ نہین ہے نہ یہ کہ وہ حرکت توجیہہ ہے اور مختلف بھی ہوتی ہے اور مقوی اس اشتباہ کا یہ ہے کہ معیار الاشعار مین اور کتاب حدایق العجم مین بھی لکھا ہے کہ ہرگاہ روی متحرک ہو وہ حرکت توجیہہ نہین ہے جواب یہ ہے کہ مراد جامی کی یہ نہین ہے کہ جسوقت روی متحرک ہو چاہیے کہ توجیہہ مختلف ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جسوقت روی متحرک ہو حرکت ماقبل روی کو چاہیے کہ مختلف ہو اور یہ سخن باتفاق صحیح ہے اور یہ قول عطائی شاگرد جامی کا ہے اور معیار الاشعار مین ایک جگہ فصل سوم مین کہ احکام حروف و حرکات قافیہ مین ہے یہ عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہہ جائز رکھا ہے اور ایک جا فصل دہم مین کہ بیان عیوب قوافی فارسی مین ہے یہ عبارت لکھی ہے کہ اختلاف توجیہہ جیسا کہ اختر و عنصر و شاعر مین اگر روی متحرک ہو وہ عیب مرتفع ہوتا ہے کسواسطے کہ اس صورت مین حرکت ماقبل توجیہہ نہوگی پس ان دونو قولون مین تضاد ہے اور صاحب العجم لکھتے ہین کہ توجیہہ حرکت ماقبل روی کو کہتے ہین کہ موصول نہو اور آخر مبحث اقوا مین لکھتے ہین کہ جب روی موصول ہو حرکت ماقبل کو اوسکی توجیہہ کہتے ہین لیکن اختلاف اوسکا عیب نہین ہے پس ان دونون مین بھی تضاد ہے جواب یہ ہے کہ اطلاق توجیہہ کا قول اول محقق مین اور قول ثانی مین صاحب العجم کے بطریق مجاز ہے ساتھ اعتبار اوس چیز کے کہ تھی یعنے قبل اسکے یہ حرکت بوقت سکون روی بحقیقت توجیہہ ہوئی ہے مثل اطلاق کاتب کے اوس شخص پر کہ بالفعل کتابت نکرتا ہو اور سابقا کتابت کرتا ہو۔ مولف حقیر کہتا ہے کہ روی موصول کہ حرکت اوسکے ماقبل کی مختلف ہو قوافی غیر ذخیل مین بہت سا اوسکا

کوئی نام اور لقب دیگر واضع نے وضع نہیں کیا حالانکہ قوافی غیر دخیل مع الوصل میں
اسی حرکت کا نام اشباع رکھا ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور قافیہ غیر دخیل مع الوصل میں
مثل اشعار مذکور انوری و خاقانی و سعدی جنکے قوافی میں حرکت ماقبل روی
مختلف ہے اوسکا اعتبار نہیں باینوجہ اوسکا نام بھی نہیں رکھا اور مجازاً اوسکو بھی
کہدیتے ہیں جیسا کہ رفع تعارض اقوال میں ذکر کیا گیا اور ترجمہ اوسکا مبحث ششم میں مصنف
پنجم میں بنا بر مذاق اہل عرب محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور
حَل اور حِل کثیر الاستعمال ہے لیکن قبیح ہے اور بعضے اختلاف توجیہہ بضم و کسر جائز کہتے
جیسے قُل اور حِل مثل اختلاف ردف بواو و یا جیسے عود و عید اور جیسے وہ جائز ہے یہی
جائز ہے اور سب مواضع میں قبیح اس نوع اختلاف کا اور انواع اختلاف سے کم
جانتے ہیں پس فارسی میں تتبعاً للعرب قافیہ شیر سات بز کے اور دولتش سات بلش کے
اور قالب سات غالب کے اور غزل سات گل کے اور آذر سات اختر کے جائز ہو
جیسا کہ شعرا نے کہا ہے ؎ غالب دہلوی مرحوم سے بھی در فروغ کہ چون برد وداد
زسیما ئے چو از شیر دہد ؎ کمال اسمعیل سے اے زرایت ملک و دین درنازش
در پرورش ؎ اے شہنشاہ فریدون فر و اسکندر منش ؎ سایہ حق است یارب سایہ اش
پاینده دار ؎ آنکہ فرض است از میان جان دعا ئے دولتش ؎ سعدی سے چون
تا بہ چہار شد غالب ؎ جان شیرین بر آید از قالب ؎ نظامی سے شیرین چو ہماع
این غزل کرد ؎ بگریست بگریہ سنگ گل کرد ؎ حضرت والد علام طاب ثراہ سے
بے نظیر اول شدم امثال آخر بے انیس ؎ بے قافیہ و ردیف ہنر بے انیس ؎ لیکن تتبع
اہل عرب اگر مقصود ہو تو احتیاط اوسے ہے پنجم مجری کی اور مجری اصطلاح میں حرکت
روی کو کہتے ہیں جبکہ موصول ہو بحرف وصل اور اپنے جائے رفتن لغت میں ہے
اور اسی جہت سے اسکو مجری کہتے ہیں کہ ابتدا اجریان صوت کے حرف وصل میں
حرف روی سے ہو سکتی ہی جیسے مطلع ؎ اے مسلمانان فغان از دور چرخ چنبری
کہ صوت یا اس شعر میں سوا حرکت را کے کہ روی ہے لفظ میں ظاہر نہیں ہوتی ہے

اور التزام اسکا یعنے حرکت کا بجنسہ تمام قصیدہ مین مستلزم ہے یعنے
کسی وجہ سے متبدل نہین ہوسکتا ہشتم نفاذ اور نفاذ لغت مین بمعنے جاری گشتن
فرمان اور اصطلاح مین حرکت وصل کو کہتے ہین اور حرکت خروج و حرکت مزید
و حرکت نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہین اور اسکو نفاذ اس جہت سے کہتے ہین کہ جب حرف
وصل متحرک ہو حرکت اوسکی نفوذ کرے ساتھ حرف خروج کے اور اسی اعتبار سے
اشعار فارسی مین حرکت خروج و مزید و نایرہ کو بھی نفاذ کہتے ہین لیکن جبکہ نایرہ متحرک کم
اور یہ کمتر ہے اور رعایت تکرار نفاذ کی مطلقاً واجب ہے حرکت وصل مین جیسے
اس بیت مین عطائی کہتا ہے ؎ اے دہریم آنکہ زخم وار ہائیم ؛ مرہم آوری یکسی
ناتوانیم ؛ نون روی ہے یا وصل ہے کہ بسبب میم خروج متحرک ہے اور حرکت
خروج و مزید جیسے حرکت میم و شین اس بیت شمس قیس مین ؎ تا کے بچون دیدہ
و دل پریشان ؛ از رہ برون روندہ برہ آورمشان ؛ راروی ہے یا وصل ہے
میم خروج ہے اور شین مزید ہے اور میم و شین دونو متحرک ہین اور حرکت نایرہ کہ
کمتر ہے مانند حرکت میم کے اس بیت مین ؎ این دل کہ بدست تو سپردیمش ؛
اے جان بدہ اکنون کہ بہر دستیمش ؛ دال روی ہے سین وصل ہے تا خروج ہے
یا مزید ہے میم و شین نایرہ ہے اور ایک ان دونو حرفون سے متحرک ہے یعنی اول کو
متحرک کہینگے اور دوسرے کو ساکن اس جہت سے کہ آخر شعر کو لابدی ساکن ہونا چاہیے
اور شمس الدین فقیر اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ نایرہ متحرک نہین ہوتا حالانکہ ایسا
نہین ہے البتہ قلیل الاستعمال ہے یہ ہین جملہ حروف و حرکات قوافی اشعار عرب
و عجم واللہ اعلم بالصواب باب ثالث بیان اوصاف روی اور القاب قافیہ مین
باعتبار اوسی روی کے معلوم ہو کہ روی کی دو قسمین ہین ساکن و متحرک پس ساکن کو
مقید کہتے ہین بجہت وابستہ ہونے اوس روی کے ساتھ ماقبل اپنے کے جیسے
اثر و خبر و کار و بار اور متحرک کو کہ حرکت اوسکی بجہت حرف وصل کے ہوتی ہے
مطلق کہتے ہین بسبب اسکے کہ وہ موصول ہوتی ہے ساتھ مابعد اپنے کے جیسے

اثرم خرم کارم یارم اور ہر ایک اس روی مقید و مطلق سے بھی دو طرح پر ہے پس اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے ساتھ اوس روی کے نہو روی مقید مجرد اور مطلق مجرد کہتے ہیں اور اگر کوئی حرف حروف قافیہ سے ساتھ اوس روی کے ہو تو ساتھ اوس حرف کے نسبت کرتے ہیں پس القاب روی مقید چھ ہیں

اول — مقید مجرد مانند دل و منزل
ثانی — مقید بتاسیس و دخیل متحد جیسے — سایل و مایل
ثالث — مقید بتاسیس و دخیل مختلف جیسے — تجاہل و تغافل
رابع — مقید بردف مفرد — مثل نور و ظہور
خامس — مقید بردف مرکب جیسے — ریخت و بیخت
سادس — مقید بحرف قید مثل — عقد و نقد

اور القاب روی مطلق کے بارہ ہیں

اول — روی مطلق مجرد — مانند گلے و بلبلے
ثانی — مطلق بتاسیس و دخیل متحد جیسے — سایلم و مایلم
ثالث — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف جیسے — تجاہلم و تغافلم
رابع — مطلق بردف مفرد مثل — نورم و ظہورم
خامس — مطلق بردف مرکب جیسے — ریختہ و بیختہ
سادس — مطلق بحرف قید جیسے — عقدش و نقدش
سابع — مطلق بخروج مجرد مانند — بخریم و بہریم
ثامن — مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج
تاسع — مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج
عاشر — مطلق بردف مفرد باخروج
حادی عشر — مطلق بردف مرکب باخروج
ثانی عشر — مطلق بحرف قید باخروج

ثالث عشر مطلق بخروج ومزید مجرد جیسے نصر یدش وپدیدش

رابع عشر مطلق بتاسیس ودخیل متحد باخروج ومزید

خامس عشر مطلق بتاسیس ودخیل مختلف باخروج ومزید

سادس عشر مطلق بردف مفرد باخروج ومزید

سابع عشر مطلق بردف مرکب باخروج ومزید

ثامن عشر مطلق بحرف قید باخروج ومزید

تاسع عشر مطلق باخروج ومزید ونایرہ مجرد جیسے آوریشان وپریشان

عشرون مطلق بتاسیس ودخیل متحد باخروج ومزید ونایرہ

حادی عشرون مطلق بتاسیس ودخیل مختلف باخروج ومزید ونایرہ

ثانی عشرون مطلق بردف مفرد باخروج ومزید ونایرہ

ثالث عشرون مطلق بردف مرکب باخروج ومزید ونایرہ

رابع عشرون مطلق بحرف قید باخروج ومزید ونایرہ

یہ جملہ القاب چوبیس ہین اور اول چھہ لقب روی مقید کے مذکور ہوے ہے مجموع تیس لقب قافیہ کے ہوے باعتبار روی کے اور جب تاسیس ودخیل کو کہ لانا اوسکا شاعر پر لازم نہین ہے اعتبار نہ کرین تو دس لقب کم ہوجاینگے بیس لقب باقی رہینگے اور بعض عروضی ان قوافی ملقبہ کو سات ان القاب کے انواع قوافی اور بعضے اصناف قوافی کہتے ہین

باب رابع

حدود قافیہ ہین باعتبار تقطیع - اور وہ پانچ ہین جیسے اس بیت مین سے متکاوس متراکب دگر آمد متراوف پس ازان شد متراکب پس ازان شد متواتر ۵ اول متکاوس اور تکاوس لغت مین بمعنے انبوہ کردن جیسا کہ عرب مین کہتے ہین تکاوس یعنے گیاہ شک درہم رستہ وبنیک بہم نشستہ اور بجہت کثرت حرکات کے اس قافیہ کو ساتھ تراکم گیاہ وبدرہم رستگی گیاہ سے تشبیہ کے کذا فی المعجم اور اصطلاح مین جمع ہونا چار حرف متحرک کا ساتھ ایک حرف ساکن سے کہ آخر مین ہو جیسے شکنمش مین کہ بعد چار حرف متحرک کے

ایک حرف ساکن ہے مثال اوسکی نظم مین مصرع ؎ خدا ہم ولا عہد وفا شکنمش ٭
بوزن مستفعلن مستفعلن فعلاتن اور یہ فعلاتن رکن مستفعلن سے حاصل ہوتا ہے بزحاف
خبن خبل جسکو ہم نوع عروض مین بیان کر چکے ہین اور یہ فاصلہ کبرے ہے اور یہ اشعار
فارسی مین مذہب نہین ہے لیکن بعض متقدمین بہ تکلف لائے ہین لیکن وہ اعتبار سے
ساقط ہے دوم متراکب اور تراکب لغت مین معنے برہم نشستن ہے اور اصطلاح
مین تین حرف متحرک سات ایک حرف ساکن کے کہ آخر مین ہو جیسے شکند فلکند کہ بعد تین
حرف متحرک کے اک حرف آخر ساکن ہے اور یہ فاصلہ صغری ہے جیسے یہ مصراع
؎ با صد قلق سے رنجش نگرم ٭ بروزن مستفعلن فعلن - اور بجہت اسکے
کہ تین متحرک لفظ و شعر مین سکتہ مین چار متحرک ہے لہذا اسکا اک نام رکھا کہ تراکم مین یکمتر
سکاوس ہے سوم مترادف اور ترادف لغت مین باہم ہونا اور اصطلاح مین
باہم ہونا دو حرف ساکن کا ہے پیاپے ایک قافیہ مین جیسے باربار یار نظار سیر عذیر
مثال اسکے مصرع مین من سنائی علیہ الرحمہ ؎ نائب مصطفی بروز غدیر کرده زشرع
خود مرا ورا امیر ٭ اور یہ دراصل وتد مفروق ہے کہ بضرورت آخر شعر ساکن ہوتا ہے
قافیہ مین اور مترادف اس قافیہ کو اس جہت سے کہا ہے کہ دو حرف ساکن پیاپے
اور مترادف ہین پس مترادف نام رکھنا اس قافیہ کا باعتبار اونہین دو حرف
ساکن مترادف کے ہے چہارم متدارک اور تدارک لغت مین معنے
دریافتن ہے اور اصطلاح مین دو حرف متحرک ایک حرف ساکن کے اور یہ
وتد مجموع ہے جیسے خرد کند چمن وطن مثال اوسکی مصراع مین ؎ بنام خداوند
جان و خرد ٭ بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے اور اس قافیہ کو متدارک اس
جہت سے کہا کہ حرکت دوم نے اول حرکت کو پایا ہے بغیر تخلل ساکن کے یا دونو
حرکتون نے ایک ساکن کو پایا ہے پنجم متواتر اور تواتر لغت مین معنے پیاپے شدن
اور اصطلاح مین لینا دو ساکنون کا ایک متحرک کو پس و پیش اور یہ سبب خفیف ہے
جیسے خارا دارا مصرع ؎ نگارینا چرا با من نسازی ٭ بروزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

اس قافیہ کو متواتر کہتے ہین اس جہت سے کہ دو ساکن ایک متحرک سے پس و پیش
پیاپے ہین اور نہایت حروف قافیہ یہ ہے کہ اسجگہ بیان ہوئے اور زیادہ اس سے
امکان نہین ہے اور ہر ایک ان قوافی سے کہ شمار کئے گئے سات کلمہ ردیف کے
حروف ہو سکتے ہین اگر وزن اقتضا کرے واللہ اعلم بالصواب باب خامس
عیوب قوافی ہین اور وہ دو طرح پر ہے ایک قسم عیوب ملقبہ قافیہ کی ہے
اور دوسرے قسم غیر ملقبہ قافیہ کی ہے لیکن عیوب ملقبہ قافیہ یعنے جن عیوب کا
نام رکھا گیا ہے اور وہ چھہ ہین اقوا اکفا سناد ایطا غلو تعدی لیکن اقوا لغت مین
بمعنے بازگشتن پیچ و تاب ریسمان و تمام شدن زاد اور جب زاد شاعر تمام ہوتا ہے
تو ایسے قافیہ لاتا ہے اور اصطلاح مین اختلاف حذو کا یعنے اختلاف حرکت
ماقبل ردف و قید کا کہ اسکو حذو کہتے ہین اور اختلاف حرکت ماقبل روی ساکن کا
کہ جسکو توجیہ کہتے ہین پس اختلاف حذو سات حرف ردف کے جیسے دُور و دَور
اور شُور و شَور اور اختلاف سات حرف قید کے جیسے دَشت زِشت کُشت اور
اختلاف توجیہ جیسے شکَر عنصُر شاعر یہ سب صورتین اصلا جائز نہین لیکن جبکہ
روی موصول ہو تو اختلاف حذو ردف و قید کا اور اختلاف حرکت ماقبل
روی کا جائز ہے مثال اختلاف حذو با ردف مع الوصل جیسے طوسی و فردوسی مثال
اختلاف حذو با قید مع حرف وصل جیسے آہستہ و بستہ و شستہ مثال تغیر توجیہ
مع حرف وصل من عرفی علیہ الرحمہ سے باحسن و جمال تو پری را * دعوی نرسد برابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو * آموختہ سحر ساحری را * اور اسی طرح اختلاف حذو
بطریق مجہول و معروف جیسے رُود و زُود و سِیر و شِیر اور تغیر توجیہ کا بطریق اشباع
و غیر اشباع جیسے ابرو و نیکو یہ سب جائز ہے سابقاً اسکے نظایر مین اشعار اساتذہ
مذکور ہو چکے ہین ثانی اکفا اور اکفا لغت مین بمعنے روی از مقصد گردانیدن
چونکہ روی اصل قافیہ ہے جب شاعر نے اوسکو تبدیل کیا تو گویا منہ مقصود سے
پھیر آیا لہذا اس عیب کا نام اکفا رکھا اور اصطلاح مین اختلاف حرف روی ہے

بغیر اعتبار مخرج خواہ بعید ہو خواہ قریب اصلا جائز نہین لیکن بعض متقدمین اختلاف
حرف روی کا ساتھ حرف قریب المخرج کے جائز جانتے ہین اور اسکا نام اجازہ
رکھا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے نہایت ناخوش و اقبح ہے ہرگز جائز نہین چنانچہ
شمس قیس کہتا ہے کہ وہ نظم جو مشتمل باین عیب ہو اوسکو شعر نہ کہینگے جیسے احتیاط
و اعتماد اور صلاح و پناہ و کاف عجمی و عربی جیسے شک و سگ اور باے عربی و فارسی
جیسے کسب و اسپ اور خواجہ و سراچہ اور گز و گژ من سعدی ع کسان را درم
داد و تشریف و اسپ ٭ طبیعہ است اخلاق نیکو نہ کسب ٭ بیت دیگر من انجمہ
تو بیا ار اندرین کار احتیاط ٭ زانکہ چیزی بر تو ندارم اعتماد ٭ اس صورت مین چاہیے
کہ بجاے طاے حطی دال لکھین جیسے بیت ظہوری مین ع فرزر از استقامتش خراد
زندہ کرد است کجروی زنہاد ٭ پس خراد در اصل خراط تھا فارسیون نے طا کو دال کے
ساتھ بدل کیا اسجگہ بضرورت قافیہ نہ ہر جگہ بلا ضرورت قافیہ جیسا کہ بعض کا قول ہے
کہ اس لفظ کو فارسی قرار دینا چاہیے حالانکہ ایسا نہین ہو سکتا ہان مفرس کہ سکتے ہین
ثالث سناد بالکسر لغت مین بمعنے اختلاف و ہم پریشان راے و پراگندہ عقل
شدن جیسا کہ عرب مین کہتے ہین خَرَجَ القَومُ مُتَسَانِدِینَ یعنے باہر آے قوم باندازہاے
مختلف و رایہاے آشفتہ اور اصطلاح مین پریشان ہونا حرف ردف کا ہے
ہمجنس اپنے سے یعنے اختلاف حرف ردف کا ہے خواہ اصلی ہو خواہ زاید پس
اختلاف ردف اصلی جیسے زندگانی و دوبہی اور اختلاف ردف زاید جیسے شناخت
و تافت اور گوشت و پوست پس فارسی مین اختلاف ردف اصلی و زاید کا جائز
بلا خلاف لیکن عربی مین جائز جیسا کہ عمد و حمید اور نزول کا باہم قافیہ کرتے ہین اور یہ
اشعار عرب مین کثیر ہے اور اختلاف حرف قید کو بھی سناد کہتے ہین جیسے قدر و ابر
این بیت مین ع گرچہ در کوے تو اشک عاشقان را قدر نیست ٭ ہیچو اشک ما بجے
ہو سے وان در ابر نیست ٭ یہ بھی ناجائز ہے لیکن جبکہ اختلاف قید کا ساتھ حرف
قریب المخرج کے ہو تو عیب کم معلوم ہوتا ہے من سعدی کہ ای شاہ آفاق کسری

بہ عدل ٭ اگر من نہ نامم تو بالی بفضل ٭ اور سناد اختلاف اشباع کو بھی کہتے ہین یعنے اختلاف حرکت دخیل کو اور یہ بھی جائز نہین روی غیر موصول مین مثل قافیہ تجاہل و کاہل کے لیکن جبکہ روی موصول ہو جائز ہے جیسے تجاہلی و کاہلی رابع ایطا لغت مین بمعنے قدم بر قدم دیگر نہادن چونکہ یہ عیب بھی خوار و پامال ہے لہذا ایطا نام رکھا اور اصطلاح مین ایک ہی قافیہ کا اعادہ کرنا دوسرے قافیہ کے مقام پر اور وہ دو طرح پر ہے جلی و خفی پس ایطاے جلی علی المشہور وہ ہے کہ تکرار ایک قافیہ کی لفظاً و معناً ظاہر ہو جیسے الف و نون جمع یاران و دوستان و مبارزان و دلیران مین اور جیسے الف و نون فاعل تابان و درخشان و خندان و گریان وغیرہ مین اور ہم سابقاً ان زواید کو بحث روی مین بالتفصیل بیان کر چکے ہین فارجع الیہ اور ایطاے جلی عیوب فاحش سے ہے لیکن اشعار مردف مین اساتذہ لاتے ہین اسواسطے کہ بجہت ردیف کے عیب کم معلوم ہوتا ہے جیسے اک تا سے سعدی کلام خواجہ حافظ مین سے دل سراپردہ محبت اوست دیدہ آئینہ دار طلعت اوست ٭ منکہ سر بر نیاورم بدو کون ٭ گردنم زیر بار منت اوست اگر من آلودہ دامنم چہ عجب ٭ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست ٭ دوسرا کلمہ الف و نون فاعل کلیم کہتا ہے سے بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان است ٭ بعندلیب چہ فرمودہ کہ نالان است سوم یا و نون نسبت کمال اسمعیل کہتا ہے رباعی سے از خاک چو آیینہ رنگین بیرون اندوہ کنم از دل غمگین بیرون ٭ گر خواہ نظارہ راعروسان چمن ٭ سر بار دریچہ ہا سے چوبین بیرون ٭ چہارم قافیہ جمع عربی کا جیسے صفات کائنات و ابرار و اطوار و احوال و اشکال تا سے سعدی اور جمعہا سے عربی کہ بہ فارسی دار دوطن مردف اور غیر مردف بھی رائج ہین اور جواز انکا من قبیل مسلمات شعرا ہے البتہ اصناف دیگر مشتمل بہ ایطا جو سوا انکے مذکور ہوئے مطلقاً جائز نہین فافہم پس ایطاے خفی علی المشہور وہ ہے کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر نہو جیسے دانا و بینا و آب و گلاب اور یہ نزدیک اکثر شعرا کے جائز ہے اوسوقت مین کہ بکثرت نہو و مع ذالک بہتر ہے کہ اس نوع کے

قوافی کو پہلو میں ایک دوسرے کے نہ لائیں اور بعض اوس تکرار کو کہ امر و نہی میں ہو
مانند بیا و میا کے اسی قبیل ایطائے خفی سے جانتے ہیں باوجودیکہ سمیا بدون ترکیب
کوئی معنے نہیں رکھتا پس تکرار اس قافیہ میں ظاہر نہوگی، اور وہ تکرار کہ نفی و اثبات
میں ہو جیسے برفت نرفت یہ باتفاق اس قبیل جواز سے نہیں بلکہ عیب فاحش ہے
اور بعض ترا و مرا کو بھی ایطائے خفی سے جانتے ہیں اور سابقا ذکر اسکا
اوپر کے ہو چکا ہے اسجگہ حاجت اعادہ کی نہیں مولف ہیچمدان کہتا ہے کہ عروضی تعریف ایطائے
جلی میں کہتے ہیں کہ تکرار اوس قافیہ کی جو ظاہر الترکیب ہو اور ایطائے خفی وہ
کہ تکرار اوس قافیہ کی ظاہر الترکیب نہو فیہما نظر اسواسطے کہ جو شخص جس
چیز کا عالم ہے اوسپر حقیقت اوس چیز کی ظاہر ہونا چاہیے پس ظاہر الترکیب نہوتا
نزدیک اہل علم کے باوجود علم کیا معنے رکھتا ہے البتہ اگر جاہل ہے تو وہ پایہ
اعتبار سے ساقط ہے اوسکے عدم وقوف کو اصطلاح قرار دینا کیا معنے رکھتا
پس باین معنے وجود ایطائے خفی ثابت نہیں ہوتا اور جلی کہنے کی ضرورت نہیں
جبکہ ایطائے خفی باین معنے ثابت نہو ہاں جبکہ ایطائے خفی ثابت کیا جائے تو ایطائے
جلی کہنے کی ضرورت ہوگی لہذا ہمارے نزدیک ایطائے خفی وہ ہے کہ تکرار اوس
قافیہ کے ہو کہ جسکے حرف آخر کے اصلی و غیر اصلی ہونے میں اختلاف و اشتباہ ہو
بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بزوائد ہے اور بعض کا قول ہو کہ وہ مشتمل بزوائد نہیں
یا حکم عدم اشتمال زوائد میں ہو جیسے گویا شنوا دانا بینا کہ بعض شعرا اس الف کو نفس
و اصل کلمہ کے حکم میں جانتے ہیں کہ ترکیب ہر لفظ کی اس الف سے تمام ہوئی ہو
اس جہت سے کہ لغت دری میں گو شنود ان میں صحیح نہیں ہیں جب تک کہ حرف
باسات اوسکے الحاق نکریں وہ الفاظ معنے تمام نہیں دیتے جیسے بین بدان بگو
بشنو پس جبکہ دانا بینا گویا شنوا کی تمامی اس الف سے ہوسے یہ الف اصلی ٹھہرے
یہی باعث ہے کہ انوری اور اکثر شعرا یہ قوافی لاتے ہیں خلاف پادشاہا خداوندا
کے کہ الفات انکے ملحق ہوئے ہیں کلمات تمام سے نہ یہ کہ ان الفات سے اونکی تمامی

ہوئی ہے اور اسی طرح کلمات امر جیسے بیا بکشا بنما کہ صحیح لغت دری مین بیاے
بکشاے بناے ساکت یا کے ہین اگر واسطے توسع مجال قافیہ کے حرف یا حذف
کرین جائز ہے اس صورت مین یہ ہر اک کلمہ جداگانہ متصور ہونگے بمقابلہ ہیبات
سابق کے اور اسی طرح بیا و سیا کہ سیا بغیر میم کوئی معنے نہین رکھتا ہے اور استوار
وخویشاوند کہ بعض انکو کلمہ واحد جانتے ہین اور بعضے ان کلمات مین زوائد کے قائل
ہین پس ان الفاظ مین درحقیقت اشتباہ عارض ہے باعتبارات مختلفہ لہذا
ان الفاظ کی تکرار مین ایطاے خفی ہے بخلاف آب و گلاب و گل و گلبرگ کہ انمین کوئی
وجہ خفا نہین ہے اور قافیہ شایگان بمعنے فراخ و چیز بسیار و کار چیز و لایق و سزاوار
اصل مین شاہگان تھا اسکو ساکت ہمزہ ہلیئہ کے بدلگیا اور یہ نام ایک گنج کا ہے گنجہاے
خسرو پرویز سے اور چونکہ قافیہ شایگان کثیر ہوتا ہے بہ تشبیہ فراوانی مال و زر
گنج یہ نام رکھا اور اصطلاح مین شایگان من قبیل ایطا ہے پس جو قافیہ کہ
مشتمل بہ شایگان ہو اوسکو شایگان کہتے ہین اور شمس قیس کہتا ہے کہ جو قافیہ
کہ روی اوسکے اصلی نہو شایگان ہے جیسے فارسی مین گفتن و کردن و کندہ و بردہ
وغیرہ اور ہم ان زوائد کو بحث روی مین لکھ چکے ہین فلاحظہ اور ہندی مین
کہنا سنا پھرنا اور پھر سنا کہنا انمین ایطا ہوگا اس لیے کہ نا علامت مصدر ہے
جیسے کہنا سنا پھرنا انمین پھرا سنا کہا مین الف اصلی نہین ہے اس لیے کہ انکی
اکثر صیغ مین یہ الف نہین ہے مثلا پھرتا ہے پھریگا پھرنہ پھر پھرنے والا
تقفیہ انکا ناجائز ہے لیکن یہ الفاظ جب بہ تعدیہ آئینگے تو ایطا نہ ہوگا جیسے سنایا
پھرایا کہوایا انمین الف اصلی ہے اس لیے کہ اکثر صیغ مین یہ الف باقی رہتا ہے
مثلا پھراتا ہے پھرائیگا پھرانہ پھرا پھرانے والا پھرایا گیا اور اسکے مصادر مین بھی
الف ہے جیسے سنانا پھرانا کہوانا پس تقفیہ انکا جائز ہے ہجم غلو بمعنے دست بلند کردن
تا قدر کہ توان بلند کردن من غیاث و بمعنے ہجوم من لطایف اور اصطلاح مین غلو وہ ہے
کہ اک قافیہ مین روی متحرک ہو اور اک قافیہ مین ساکن ہو جیسے اس بیت مین من

خواجہ حافظ سہ صلاح کار کجا و من خراب کجا ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ششم تعدی یعنے از حد در گزشتن ہے منتخب اور اصطلاح میں یہ حرف
وصل ایک قافیہ میں ساکن اور ایک قافیہ میں متحرک ہو جیسے زارم دارم خوار
مدارہ سکے اپنی کتاب مفتاح میں لکھتا ہے کہ غلو و تعدی جبکہ مخل وزن
ہوں معیوب ہیں والا غلو اور تکرار انکی واجب ہوگی کذا فی معیار الاشعار ہفتم
تضمین یعنے ضامن گردانیدن کسی را۔ یہ عبارت ہے نوع شعر سے کہ سابقاً مذکور
ہوئے اور اصطلاح میں وہ قافیہ کہ اوسکے معنی موقوف و منحصر ہو اوپر اپنے
مابعد کے جیسے اس رباعی خسرو میں سے درس کہے با تو مانند الا خورشید کہ ہر صبح
برون آید تا خدمت کند و پائے تو بوسد اما نہ ناسے تو لبسوئے او کہ تا بوسد پا
لیکن عیوب غیر ملقبہ قافیہ یعنے جنکا کوئی نام نہیں رکھا گیا وہ بہت ہیں منجملہ اونکے یہ
کہ اک قافیہ کو تغییر دین سات قافیہ دیگر کے اگر اشارت اوسکے جانب ہو تو
معیوب نہ ہوگا اس لیے کہ ہر عیب کہ اوسکے جانب اشارت کی جائے عیب
نہیں ہے والا عیب ہوگا پس مثال اوسکی جو باشارت معیوب نہیں ہے قصیدہ
شیخ آذری سے نازشام کہ از گردش قضا و قدر ز بام چرخ بیفتاد خسرو خاور
بناے قافیہ را یک الف زیادہ کنم بشرط آنکہ نگرند خوردہ اہل نظر سوال کردہ
از ان نور دیدہ ابرار کہ اے بذات تو آوردہ کائنات اقرار دیگر اختلاف روی
ظہور و خفا میں بنسبت تلفظ جیسے اس قطعہ قاجی سے نقش بتان منتشیدہ است از بنام
بہر بیت من نکنم کن بت در میان آن دو چہ در دودہ قلم مانند چون شمع زندہ نام بنگر
کہ بہ بیت یکے زندہ میان دودہ قافیہ بیت اول میں مراد دودہ سے حرف تی ہے کہ دس
عدد ہ برکھتے ہیں جب لفظ بت میں یعنے بادو تا میں ی زیادہ کریں بیت ہوا اور قافیہ بیت
ثانے میں مراد دودہ سے حرف دی ہے دو مرتبہ اور زندہ سے مراد حی ہے اور جب
حی کو درمیان دو یا کے لائیں حیی ہوا پس معلوم ہوا کہ حرف روی ہے قافیہ بیت
اول میں اور ظاہر ہے اور قافیہ بیت ثانی میں یائے مختفی ہے اور یہ عیب ہے۔ اور

اسی قبیل سے ہے عدم رعایت تکرار باقی حرکات حروف قافیہ کی ۔ باب
سادس بیان حاجب و ردیف و قافیہ معمول مین لیکن حاجب لغت مین بمعنے
پردہ دار ہے چونکہ حاجب قبل قافیہ کے واقع ہوتا ہے گویا اوسکا پردہ دار ہے
لہذا اوسکا نام حاجب رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے اوس کلمۂ مستقل سے یا
اون کلمات مستقل سے یا اون کلمات سے جو حکم مستقل مین ہون قبل قافیہ کے
تکرار پائین جیسے اس رباعی مصنفہ عطائی مین مثال حاجب مستقل لفظ یار ہے ۔
ہر چند رسد بر نفس از یار غمے ٭ باید نشود جدا دل از یار دمے ٭ نان رو کہ چو
نیک بنگری آن غمہا ٭ از جانب اوست اگر از یار کمے ٭ مثال حاجب بحکم استقلال
لفظ ور سے ٭ زدہ عشق تو آتشم در جان ٭ سوخت جانم بوصل کن درمان ٭ اور اگر
دو قافیون کے درمیان مین حاجب ہو نہایت مستحسن ہوتا ہے جیسے رباعی امیر
معزی ۔ اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت ٭ سست است عدو تا تو کمان داری
سخت ٭ حملہ سبک آری و گران داری لخت ٭ پیری تو بہ تدبیر و جوان داری بخت
اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہو اوسکو محجوب کہتے ہین لیکن رعایت تکرار حاجب کی
واجب نہین ہے بلکہ من باب لزوم مالا یلزم ہے اگر رعایت کرین اک نوع صنعت
اور اگر رعایت نکرین کوئی قباحت نہین۔ البتہ تکرار ردیف کی واجب ہے کذا فی
معیار الاشعار پس ردیف لغت مین پیچھے سوار کو کہتے ہین سوار شدہ بر یک اسپ
اور حال ردیف کا ساتھ قافیہ کے ایسا ہی ہوتا ہے کہ قافیہ و ردیف آگے پیچھے
برابر ہوتے ہین ایک بیت مین یا مصاریع مین اور اصطلاح شعرا مین عبارت ہے
اوس کلمہ سے یا اون کلمات سے کہ مستقل و منفصل ہون تلفظ مین بعد تمامی قافیہ کے
اور بعینہ تکرار پائین جملہ اواخر ابیات مین اسطور پر کہ شعر اوسکا معناً اور وزناً احتیاج ہو
ساتھ اوسکے اور بغیر اوسکے موزون و معنوی نہ ہو جیسے شعر ۔ گر دل و دست
بحر و کان باشد ٭ دل و دست خدایگان باشد ٭ اور جائز ہے کہ تمام بیت ردیف
و قافیہ ہو جیسے ۔ ای دوست کہ دل زبندہ بر داشتہ ٭ نیکوست کہ دل زبندہ

برداشتہ ٭ اے دوست وشکوست قافیہ ہے باقی اور سب ردیف ۔ اور بعضے متقدمین ردیف ہی کو حاجب کہتے ہیں کذا فی المعجم ۔ اور نزدیک محقق علیہ الرحمہ کے ردیف میں تکرار لفظ معتبر ہے نہ تکرار معنے اور یہی قول اصح ہے جیسے بیت حافظ مغفور ۔ ز چشم بد رخ خوب ترا خدا حافظ ٭ کہ کرد جملہ نکوئی بجاے ما حافظ ٭ اور نزدیک محقق کے استقلال لفظ بھی ردیف میں شرط نہیں ہے اسواسطے کہ اونکے نزدیک جو کچھ بعد حرف وصل کے ہو یعنے حرف خروج و مزید و نایرہ یہ سب داخل ردیف ہیں بلکہ نزدیک اونکے اگر حرف وصل بھی متحرک ہو داخل ردیف ہے جیسے سپردیمش و سپردیمش میں دال روی ہے یا وصل تا خروج یا مزید اور میم و شین نایرہ اور یہ چاروں حروف وراے روی داخل ردیف ہیں مثال متحرک وصل کی جیسے ساختیمش و انداختیمش میں تا روی متحرک اور یا میم وصل متحرک اور شین خروج ہیں حرف مابعد وصل اور خود وصل متحرک داخل ردیف ہے اور تکرار اونکی [illegible] ہوگی کذا فی معیار الاشعار اور معلوم ہو کہ ردیف مخترع اہل عجم ہے اور اہل عرب نے اس بات میں اونکی متابعت اختیار کی ہے اور اختلاف ردیف کا لفظ کسی طرح جائز نہیں خواہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل اور مستقل یعنے کلمہ تنہا بکار سے استادہ شوندہ یعنے ایک کلمہ جداگانہ قافیہ سے کہ مختلف نہ ہو لیکن اختلاف ردیف اوسوقت میں جائز ہے کہ اشارت اوسکے جانب کی جاے جیسے ابیات مقفہ کمال اسمٰعیل میں ۔ سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آید ٭ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آید ٭ اسی قصیدہ میں بعد چند بیت کے ردیف کو متغیر کرکے کہا ہے ۔ ز بہر فال زمانی شدم با بلبلان کہ بر ایام چنین خوشگوار می آید ٭ اور کبھی ردیف ایک جا ترایدبھی آتی ہے اور اسکے بارے میں صاحب معجم لکھتے ہیں کہ جو ردیف شعر میں ممکن نہ ہو اور شعر معنا اوس سے مستغنی ہو معیب و قبیح ہے حالانکہ شعراے متقدمین و متاخرین کے کلام میں ایسی ردیف بطریق شاذ آئی ہے من خاقانی ۔ تیغ زری از سپہر بہار ا ٭ در حلقہ درع مصطفے را ٭ من انوری ۔ با ہر سخنے کہ آید راضی سواے دل آخر ٭ ما را [illegible] از بہر بگے را ٭

مین حافظ مرحوم سے محرم راز دل شیدا سے خود ۞ کس نمے بینم ز خاص و عام را ۞
مین میرزا صائب مغفور سے کشتہ ناز تو می غلطد بخون تا روز حشر ۞ بر نیاید زود
خون از زخم تیغ تیز را ۞ در صورتیکہ زخم کو اضافت دین اور کہتے ہین کہ بعض اشعار
اساتذہ مین قافیہ بھی زاید آیا ہے جیسے سعدی نے کہا ہے بدرگاہ لطف و
بزرگیش بر ۞ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر ۞ لیکن ظاہر یہ ہے کہ لفظ بر واسطے تاکید
معنے کے ہے کہ موقوف اوپر قافیہ کے نہین ہے ایضاً من سعدی بدریاچہ
پر اشک یاقوت فام ۞ بحسرت ببارید و گفت اے غلام ۞ حق یہ ہے کہ زیادت
ردیف و قافیہ معیب و قبیح ہے کما قیل -- اور معلوم ہو کہ جو شعر مشتمل بر قافیہ ہو اوسکو
مقفی کہتے ہین اور جو شعر کہ مشتمل بر قافیہ و ردیف ہو اوسکو مقفے و مردف کہتے ہین اور
جیساکہ واجب ہے کہ قافیہ مختلف نہ ہو اوسی طرح واجب ہے کہ ردیف بھی مختلف
نہ ہو اگرچہ دراصل ذکر ردیف واجب نہین بلکہ مستحسن ہے اور ایک صورت اشتراک
قافیہ و ردیف کی ہے اور اوسے قافیہ معمولہ کہتے ہین اور معمولہ ماخوذ عمل سے اور
عمل لغت مین بمعنے کار کردہ شدہ و ورزش کردہ ہے اور قافیہ معمول نزدیک متقدمین
عیوب سے ہے اور نزدیک متاخرین صنعت سے ہے اور اصطلاح مین مقابلہ
قافیہ اصلی اک قافیہ ہوتا ہے ساتھ اک ترکیب و تصرف مناسب و شائستہ کے
یعنے اک لفظ کو ساتھ دوسرے لفظ کے یا ایک لفظ کو ساتھ کسی حرف کے
مرکب کرتے ہین تاکہ شائستہ ہو جائے اس امر مین کہ قافیہ بھی ہو سکے اور ردیف
بھی ہو سکے مثال ترکیب لفظ با لفظ جیسے اس شعر مین عادل اور بادل سے از الطاف
خفی شاہ عادل ۞ بہر دم سے برد از دست بادل ۞ مثال ترکیب لفظ با حرف جیسے
اس بیت مین طناز من اور زمن سے با فسون و عشوہ و ناز آن بت طناز من ۞
دل ز دست عاشقے بر داشت نے تنہا ز من ۞ لیکن تکرار اس قافیہ کی نہین چاہیے
ورنہ ایطا ہوگا من امیر معزی سے بہارش گرد رخسارش ہمی شمس و قمر خیزد ۞ نگاریکے
لب و یاقوتش ہمی شہد و شکر خیزد ۞ خروش از شہر بنشاند ہر آنگاہ سے کہ بنشیند ۞ ہزاران آتش

برانگیزد ہر نگاہے کہ بر خیزد ٭ ان ابیات مین قافیہ شکر و قمر ہے اور خیزد ردیف ہے
کہ منفصل ہے قافیہ سے اور بیت دوم مین بر خیزد ہم قافیہ و ہم ردیف ہے اور بعضی
اکابر شعرا سے اس باب مین اوسکا اقتدا کر سکتے ہین چنانچہ شرف الدین شاعر نے
ایک قصیدہ مین کہ قافیہ اوسکا در اور خور ہے اور ردیف آئینہ ہے سات لفظ مرآئینہ کو
قافیہ لایا ہے اور امتزاج قافیہ و ردیف کا جائز رکھا ہے شعر ۔ گر عکس روی
خوب تو افتد بہر آئینہ ٭ گردد ز فیض نور چو قرص خور آئینہ ٭ از لفظ محل و صفت کرم است
کاظہر نتیجہ بدر آید بہر آئینہ ٭ پس قافیہ برخیزد وہر آئینہ داخل مثال ترکیب لفظ با لفظین
ہوگا اور اک نوع معمول کی ہے کہ اوسکو تصریف تحلیلی کہتے ہین اور تصرف تحلیلی وہ ہے
کہ ایک لفظ کے دو حصہ کرین اول حصہ کو قافیہ اور حصہ دیگر کو ردیف کرین جیسے
خواجہ حافظ فرماتے ہین ۔ شب از مطرب کہ دل خوش باد وے را ٭ شنیدم
نالۂ دلسوز نے را ٭ عفا اللہ من شر الوانث ٭ جزا اللہ فی الدارین حسبوا
اور اک نوع معمول سے تحریف ہے اگر اوسکی طرف اشارت نکی ہو عیب ہے
والا عیب نہین جیسے ابیات مصنفہ سید عماد الدین موسوی علیہ الرحمہ سو بروانہ
سر رفتہ ہاے پراندیشہ ہر بار اکنون است تیغ کابیو ٭ تلطلا گفتم درین صورت کہ گفتم ٭
ز تخمدان نگار خویش را سیبو ٭ پس لفظ سیب کو متغیر کر کے سیبو کہا ہے اور قافیہ
معمول کو بعضے مصنفین و مولفین نے مثل عطائی وغیرہ کے قسم غیر ملقبہ قافیہ مین
لکھا ہے حالانکہ یہ غیر ملقبہ سے نہین اسواسطے کہ لقب اسکا معمول رکھا گیا ہے مگر یہ
کہ کہین کہ یہ نام رکھا ہوا متاخرین کا ہے متقدمین اسکو امتزاج قافیہ با ردیف کہتے تھے
حالانکہ یہ عبارت بھی حکم علم مین ہے خاتمہ بیان تاریخ گوئی مین جاننا چاہیے
کہ تاریخ تورئیخ (بمعنے وقت چیزی پدید کردن) لغت مین ہے اور اصطلاح مین
اک مصراع خواہ ایک بیت خواہ اک فقرہ نثر کا جو مشتمل ہو وقوع حوادث عظیمہ کا
ساتھ تعیین ماہ و سال و ایام کے (اور مراد وقوع حوادث عظیمہ) سے طوفان
یا زلزلہ یا ولادت یا وفات یا تصنیف و تالیف کتب یا بناے مکانات وغیرہ ہے۔ بہر حال

تاریخ کی تین قسمین ہین۔ اول صوری ثانی معنوی ثالث صوری و معنوی لیکن صوری جسکے الفاظ سے تاریخ ظاہر طور پر نکلسکتی ہو بغیر اعداد حروف جیسے یہ مصرع سے کہ تاریخ سعدی در ایام قسمت یا جیسے یہ تاریخ گلستان کی سے در ان مدت کہ مارا وقت خوش بود ٭ ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود ٭ یا جیسے اردو مین یہ مصرع سے چرخ نے نوابی سہراب کو او تار لیئے بارہ سے باون ہین نواب سہراب معزول ہوئے یا جیسے فارسی مین جناب عظیم تلمیذ رشید حضرت والد مرحوم تاریخ وفات جناب قبلہ و کعبہ سید محمد طالب زادہ سے چار مصحف ہشت جنت اوصیا اثنا عشر ٭ سیر دیوان ازل نوشت بر لوح حساب ٭ رقم در ہند سہ دیوان این بلد کلک عظیم ٭ شد شعبان سال وفات حضرت رضوان مآب ٭ لیکن معنوی جسکے اعداد حروف سے حساب جمل سے بموجب تاریخ نکلسکتی ہو۔ اور اوسکی تین قسمین ہین ایک بحروف معجمہ جسے منقوط بھی کہتے ہین دوسرے بحروف مہملہ جسے عاطلہ اور غیر منقوط بھی کہتے ہین تیسری وہ جو حروف معجمہ و مہملہ دونون کو شامل ہے۔ مثال اول معجمہ کی قطعہ مین مولف سا خت چون ناموس امامین جنت مکان ٭ این معلے بارگاہ بادشاہ کربلا ٭ حرف منقوطی شمردہ اوج تاریخش نوشت ٭ شد بنا بیت العزا اہل بیت مصطفے ش ب ن ی ت ز ی ب ی ت ف ی ان حروف معجمہ سے بارہ سو تراسی سنہ ہجری حاصل ہوتے ہین مثال ثانی مہملہ کی مین مولف سے گفتم بحروف مہملہ سال ٭ در قصر ارم نمود آرام ۔ د ر ص ر ا ر م و د ا ر ا م ان حروف مہملہ سے سنہ مولودی ایکہزار ۔ سنتالیس بر آمد ہوتے ہین مطابق سنہ حال بارہ سو بانوے ہجری کے مثال ثالث جو حرف معجمہ و مہملہ دونو کو شامل ہے قطعہ مین ہوا ہے سہ

خاک بر سر کن صبا در ماتم سلطان نظم ٭ حیف شد برباد اقلیم بلاغت بے دبیر ٭ بنگر اندرین بوستان ہر سرو نخل ماتم است ٭ در چمن نرگس سراپا چشم حیرت بے دبیر ٭ نے دل مہجور را آرام بے وصل حبیب ٭ نے مذاق زندگانی را حلاوت بے دبیر ٭ گشت از بسم اللہ دیباچہ معنی و لفظ ٭ ہست اکنون ابترا جزا ئے طلاقت بے دبیر ٭ عمر گکن

طالب دیدار را شام و سحر ٭ اندرین فرقت سرا یک منظر راحت ہے بہ سیر ٭ مصرع تاریخ
او نقش منشی گردون نوشت ٭ آسمان ہے مہر و دیہیم فصاحت ہے بہ سیر ٭ لیکن صوری
و ہم معنوی یعنے جسکے الفاظ سے اور اعداد حروف سے دونو طرح پر تاریخ نکلتی ہو مثال
تاریخ مسجد سنہ بنائیش یکہزار و دو صد و ہفت ٭ اس مصرع کے الفاظ و اعداد دونو سے بارہ سو
سات حاصل ہوتے ہیں اور یہ اخیر کی دونو قسمیں تین حال سے خالی نہیں ہوتیں
یا ساطع الاعداد ہوتے ہیں۔ انھیں مطلق تاریخ کہتے ہیں امثلہ انکی وہی ہیں جو اوپر مذکور
ہوئے ور امثلہ مرور ہی سکے۔ یا ناقص الاعداد ہوتے ہیں جب اونھیں پورا کرتے
ہیں تو اوسے تعمیہ کہتے ہیں اور تعمیہ داخلی بھی جیسے یہ قطعہ میں مولف سنہ سنت خدا کے
کہ درین خنچہ ہائے سعد ٭ گل گل حدیقہ دل تلمیذ ما شگفت ٭ تاریخ طبع اوج سخنور بقلب
صاف ٭ جام گل گرفت ز شمع ہلال گفت ٭ بارہ سو چھیاسی سنہ اس سے حاصل ہوتے
ہیں بہ الف کہ صاف کے درمیان ہیں ہے گویا وہ اوسکا قلب ہے یا زاید الاعداد ہوتے
ہیں جب اونمیں سے وہ اعداد زاید و خارج کرتے ہیں تو اوسے تخرجہ کہتے ہیں اور تعمیہ
خارجی بھی جیسے یہ قطعہ میں مولف سنہ چون شنیدہ غلام سالہ شفیقم کہ نام او ٭ بار اسکا
دریا پیوستہ عزیز سرنگین ٭ تالاب تازہ کرد بدریا دسے بنا ٭ بر فیض کار نقش ہمہ گفتہ آفرین
آمد روان تازہ در اجسام رہروان ٭ ہم گرد او دو چند شد آبادی زمین ٭ بر داشت آبجو
گفت بسالش ز خضر اوج در شہر ہند چشمہ آب بقا ببین ٭ اسمین سے تیغ آب کے خارج
کرکے بارہ سو تراسی حاصل ہوتے ہیں یا جیسے یہ قطعہ سنہ در باغ فرح بخش گذر کن شاہا ٭
بہ چمن گل و سبزہ نظر کن شاہا ٭ نعمت خان رابر اسے سال تاریخ ٭ از باغ فرح بخش
بدر کن شاہا ٭ کذا فی میزان التاریخ کہتے ہیں کہ دار و غہ باغ سے شاعر کو رنجش تھی
اس تاریخ میں اعداد نعمت خان کا تخرجہ کیا ہے یا جیسے یہ رباعی میں جناب والد علام
طاب ثراہ سنہ اعداد علی گاہ خفی گاہ جلی ست ٭ بر من ز ازل تیمن عنایات ولی ست ٭
چون مادہ وقع شد بگفتم تاریخ ٭ چشم بد دور ہمین اعجاز علی ست ٭ اس تاریخ سے لفظ مادہ
کے عدد و پچاس خارج کرکے بارہ سو اکانوے حاصل ہوتے ہیں یہ رباعی بسال گذشتہ بتاریخ گفتہ

بعد فتح حیشم کے مشتمل یہ مضمون جو بعبارت تصنیف فرمائی گئی تھی تنبیہ اگر ان خوبیون
کے ساتھ تخرجہ جو مشتمل باین زیادت جو مذکور ہوئی مضائقہ نہین والا تعمیہ و تخرجہ
دو نون مین تین عدد تک کمی و زیادتی بہتر ہے کہ حد اعتدال سے تجاوز نہین - اور اہل
سنگون تاریخ غمین کی اور تاریخ خوشی مین زیادت اسی مقدار تک معیوب نہین سمجھتے اگرچہ
یہ امور تحجر طبیعت شاعر پر دال ہین اور اونہین اخیر کی دو نون قسمون کے تحت مین اونہین
تین حالتون کے ساتھ نوعین تاریخ کے اور بھی ہین ایک زبر دوسری بینہ تیسری زبر و بینہ
جو دونون کو شامل ہو چوتھی نوع خلط بعض فقرات زبر کا ساتھ فقرات بینہ کے یا ساتھ
فقرات زبر و بینہ کے لیکن شاعر کو ان صورتون کی طرف اشارہ کرنا لازم ہے اور اشارہ
عام ہے کسی قسم سے ہو چنانچہ میزان التاریخ مین ہے یجوز فی المعمی التاریخ ان یوخذ
اعداد الحروف بحساب الجمل و ان یوخذ بطریق الزبر و البینات و ان یوخذ اعداد بعض
الکلمات بحساب الجمل و بعضها بالزبر و البینات و مع یجب ان یشار الیهما بوجه ما
لئلا یلزم خلاف المقصود جائز ہے معمے اور تاریخ مین یہ کہ لئے جائین اعداد
حروف کے بہ احساب ابجد یا یہ کہ لئے جائین اعداد بطریق زبر و بینات یا یہ کہ لئے
جائین اعداد بعض او بعضین کلمات کے بحساب ابجد اور اعداد بعض بطریق زبر و بینات اور
اوسوقت مین واجب ہے یہ کہ اشارہ کیا جائے اونھین دونون کی طرف ساتھ کسی اشارہ
کے تاکہ نہ لازم آئے خلاف مقصود اور التباس نہو لیکن زبر بفتحتین و بضم اول و
سکون ثانی حروف اول اسمائے تہجی کذا فی المنتخب ور اصطلاح مین باعتبار تلفظ
اسمائی حروف سر حروف کے عدد لینا - چونکہ ہر حرف کے نام مین سرے پر نام کے وہی
حرف ہوتا ہے جسکا وہ نام ہوتا ہے مثلاً (الف) کہ اسکے سرے پر الف ہے اس الف
کے عدد لئے جائین لام فا چھوڑ کر - یا مثلاً دو حرفی حروف سے (با) اسکا سر حرف (ب)
ہے اس (ب) کے عدد لئے جائین (الف) چھوڑ کر - اسے زبر کہتے ہین جیسے اسم شریف
امیر المومنین علیہ السلام کہ (علی) ہے اسکے عدد بحساب ابجد ایکسو دس ہوتے ہین وہی زبر ہے
لیکن بینہ یا بینات بفتح اول و تشدید یاے مکسورہ بمعنی روشن و آشکار کذا فی المنتخب

اسمائی حروف

اور اصطلاح میں باعتبار تلفظ اسماے حروف کے سر حروف چھوڑ کر باقی حروف کے
عدد لینا یعنی دو حرفی حروف سے حرف دوم کے اعداد اور سہ حرفی حروف سے حرف دوم
و سوم کے اعداد لینا مثلاً با کا سر حرف (ب) چھوڑ کر الف کا ایک لیں یا دال (الف) کا سر حرف
دال چھوڑ کر لام الف کے عدد لئے جائیں جیسے اعداد اسم شریف علی کے بحساب بینات
ایکسو دو ہوتے ہیں پس یہ اسم شریف ہم عدد ہوگا لفظ زیان سے کہ اعداد جسکے بحساب
زبر ایکسو دو ہیں اور اسیطرح اسم مبارک حضرت خیر المرسلین و شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم کے اعداد بحساب بینات ایکسو تیرہ ۱۱۳ ہوتے ہیں یہ اسم اقدس ہم عدد ہوگا لفظ
اسلام سے کہ اسلام کے اعداد بحساب زبر اسی قدر ہیں لیکن زبر و بینہ دونوں کے عدد
لئے جائیں جیسے اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعداد بحساب زبر و
بینات دو سو چوبیس ہیں اور یہ اسم مبارک ہم عدد ہے دستہ بیضا یا اقبال دوام سے
کہ ان کلمات کے بھی اعداد بحساب زبر و بینہ یہی ہیں لیکن خیال زبر کا ساقط بینات کے
یا ساقط زبر و بینات کے جیسے مصنف والی علام کتاب شرادہ سال تاریخ کشف بہ
زبر و بینہ شد نسب نظم طور سینا بی کلیم اللہ در منی یعنی انیس بخ ۱۲۹۱ ہجری
۱۲۱ ۲۱۳ ۱۸۴ ۲ ۵ ۶۴

اور ایک نوع اونہیں اقسام صوری و معنوی سے صنعت توشیح میں ہوتی ہے یعنی موشح
قطعہ یا رباعی یا بطور مثنوی چند ابیات کہی اور ہر مصرع کے پہلے حرف اگر جمع کریں تو
اونسے تاریخ حاصل ہو کما مشہور اور ایک نوع اونہیں اقسام صوری و معنوی سے
دایرہ کی تاریخ ہے کما مشہور ہے اور بقرینہ تاریخ میں تعیین سال کو جسکا جمل کہا گیا
ہیں ان دونوں کی تصریح بھی چاہئے لیکن بیان سال واضح ہو کہ مراد سال سے مسلمانوں
کے لئے سنہ ہجری اور مومنین کے لئے سنہ محمدی ہے اور عیسائیوں کے
لئے سنہ عیسوی ہے اور اہل ہنود کے لئے سنہ بکرماجیت ہے اور استدراک
فصول کے لئے سنہ فصلی ہے و قس علیہ ہذا اور مذاہب کے ہیں سنین میں مراد
سنہ ہجری سے ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرت ہے

مکہ معظمہ سے اور تشریف لانا مدینہ منورہ میں جسے الحال بارہ سو بانوے برس کا زمانہ
منقضی ہوتا ہے اور اس سنہ کا آغاز غرہ محرم یوم پنجشنبہ سے ہوا ہے پس ہر محرم کی
پہلی تاریخ سے نیا سال شروع ہوگا۔ اور یہ سنہ تجویزہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہے کذا فی الغیاث اور سنہ مہدوی سے مراد زمانہ ولادت باسعادت حضرت صاحب
الزمان امام المنتظر العالی کا ہے اور ولادت آنحضرت کی عجل اللہ ظہورہ ماہ سنہ دو سو
پچپن ہجری میں مذکور ہے اور موافق دوسرے قول کے سنہ دو سو اٹھاون ہجری میں مسطور
ہے چنانچہ موافق روایت اولی کے فی الحال سنہ مہدوی ایک ہزار سینتیس میں اور
روایت ثانی کے بموجب الحال سنہ مہدوی ایک ہزار چونتیس میں اور نیا سنہ مہدوی
سے مراد زمانہ آنحضرت کی ابتدائے غیبت کا ہوتا ہے اور اسمیں بھی دو قول ہیں
ایک روایت میں سنہ دو سو ساٹھ ہجری تحریر ہیں اور دوسری روایت میں
سنہ دو سو انسٹھ ہجری تحریر ہیں پس بنا بر قول اول کے الحال سنہ مہدوی ایک ہزار
بتیس ہوا اور بنا بر قول ثانی الحال سنہ مہدوی ایک ہزار تینتیس ہیں جیسے سنہ
ولادت پندرھویں شعبان المعظم سے شروع ہوتا ہے اور مقصود سنہ عیسوی کا سے
زمانہ ولادت باسعادت ہے حضرت عیسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کا اور وہ الحال
اٹھارہ سو چہتر میں آنحضرت کا یوم تولد روز یکشنبہ تھا -- ولادت کے دس
دن کے بعد سے یہ سنہ معین ہوا اور ہر جنوری کی پہلی سے شروع سال ہوتا ہے اور
مراد سنہ بکرماجیت سے تاریخ جلوس بکرماجیت ہے اسی کو سمت کہتے ہیں اور وہ
الحال انیس سو اکتیس ہیں اور یہ سنہ چیت سدی سے شروع ہوتا ہے اور سنہ
فصلی سنہ ہجری سے نکالا گیا ہے اور یہ تجویز زمانہ اکبر بادشاہ سے ہوئی ہے اور
وہ الحال بارہ سو بیاسی ہیں اور یہ سنہ کوار کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے لیکن
بیان جمل واضح ہو کہ جمل بضم جیم و تشدید و فتحہ میم بمعنی حساب حروف ابجد اور اسی
معنی میں بتخفیف میم بھی آیا ہے اور انہیں حروف ابجد کو حروف ہجا و تہجی و مفرد
و مبسوط بھی کہتے ہیں اور ابجد ہیں دو ہیں ایک منسوب بحضرت آدم صفی اللہ

علی نبینا والہ وعلیہ السلام ہکذا ابتث جحخ دذرزس شصضطظعغ
فقلم لوھے دوسرے ابجد منسوب بحضرت ادریس علیہ السلام ہے (ابجد
ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ) اور یہ سب گنتی مین اٹھائیس حرف ہا
باین یہ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق
ل م ن و ہ ی — اور یہ سب حروف لفظاً دو حال سے خالی نہین یا دو حرفی
ہوتے ہین یا سہ حرفی لیکن دو حرفی بارہ حرف ہین با تا ثا حا خا را زا
طا ظا فا ہا یا) انہین مسروری کہتے ہین اور یہ مع الیا ہی ملفوظ ہوتے ہین
مثلاً بے تے ثے اسلیے آخرہ تبیہ اور یہ تینون حرف مع الف و
الیا دو نوطرح پر فارسی ہین لیکن سہ حرفی کی دو قسمین ہین ایک جو
مقلوب ہوکر بعینہ حاصل نہین ہوتے وہ تیرہ ہین (الف جیم دال
ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام) انہین
ملفوظی کہتے ہین دوسرے وہ جو مقلوب ہوکر بعینہ حاصل ہوتے ہین وہ
تین ہین (میم نون واو) انہین مکتوبی کہتے ہین — اور فارسی کے چار حروف مخصوص
(پے ژای مثلثہ چی گاف) اور ہندی کے تین حروف مختصہ — (ٹے ڈال ڑے)
ہین یہ ساتون حرف ہم جنس و ہم مخرج ہین — حروف مسلمہ عربیہ لیکے
(پے زے جیم کاف تے دال رے) سے اب ہم انکو اعداد کے سات لکھتے
ہین (الف کا ایک) بے کے دو جیم کے تین دال کے چار ہے کے پانچ
واو کے چھہ) زے کے سات) حے کے آٹھہ) طا کے نو) یے کے دس) کاف کے بیس
لام کے تیس میم کے چالیس) نون کے پچاس) سین کے ساٹھہ) عین کے ستر) فے
کے اسی) صاد کے نوے) قاف کے سو) رے کے دوسو) شین کے تین سو) تے کے
چارسو) ثے کے پانچسو) خے کے چھہ سو) ذال کے سات سو) ضاد کے آٹھہ سو) ظا کے
نوسو) غین کے ہزار لیکن اہل مغرب نے بعض حروف کے اعداد
مین اختلاف کیا ہے وہ لوگ صاد کے ساٹھہ) ضاد کے نو

ہیں سین کے تین سو خا کے آٹھ سو ذال کے نو سو شین کے ہزار لیتے ہیں اور باقی
حروف کے اعداد اوسی حساب اوسی کے موافق لیتے ہیں بعض شعراے عرب نے
زمانہ سابق میں بموجب حساب ابجد مغربہ تاریخیں کہیں ہیں پس اونمیں اوسی اختلاف
مذکور کا لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ حساب میں فرق نہ ہو اور اہل مغرب سے مراد ساکنان
جزایر خالدات و ملک افریقہ وغیرہ ہیں کما فی العیاشہ اور میزان التاریخ میں ہے
ان حرف الکاف وقع فیہ الخلاف اذا کتب منفرداً کما فی ھذا الشعر
بیا انکہ عمرت بغفلت رفت ۔ مگر گفتہ بودی کہ بر باد رفت ۔ فالاکثر علی ان عددہ
عشرون وقیل خمسۃ وعشرون وکذا الاختلاف فی الجیم الفارسیۃ
کما فی ھذا المصراع بروی کار خود اے واعظ این چہ فریادست
فالاکثر علی ان عددہ ثلثۃ والبعض علی ان ثمانیۃ ماحصل ترجمہ یہ
کہ حرف کاف کہ اس صورت سے تحریر ہو (ک) اوسکے اعداد میں اختلاف ہے اکثر کے
نزدیک بیس ہیں اور بعض کے نزدیک پچیس ہیں اور اسی طرح جیم فارسی کہ اس صورت
لکھی جاوے (چ) اوسمیں بھی اختلاف ہے اکثر کے نزدیک عدد اوسکے تین ہیں اور
اور بعض کے نزدیک آٹھ اور صاحب میزان التاریخ لکھتے ہیں کہ تحقیق اس کاف
وجیم کے جو املاے حروف کے وضع کرنے والون سے کی تو بالاتفاق اونھون نے
لکھا کہ ہم کاف مفرد و جیم فارسی مفرد کو اس ہیئت پر لکھتے ہیں مقصود انمین ہاے ہوز کا
شامل کرنا نہیں التماس مولف ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اعداد ان دونو حرفون کے
مقام ضرورت سے تعلق رکھتے ہیں اور دونو طرح پر عدد لینا جایز ہے لیکن کاف کے
بیس لینا قوی ہے اگرچہ قول صحیح یہی ہے کہ تاریخ میں حروف مکتوبی معتبر ہیں نہ
ملفوظی چنانچہ الف ممدودہ کو اگر مد کے ساتھ لکھینگے تو دو عدد لینگے والا ایک لیکن
اکثر کے نزدیک دو عدد ہیں جیسے مرزا طالب علی کلیم نے تاریخ ولادت جو عالمگیر کی
کہی تو اوسمیں الف ممدودہ جو لفظ آفتاب میں ہے اوسکے دو عدد لیکر ایک کا تخرجہ
کیا ہے اور مادہ تاریخ سے اکہزار اٹھائیس سنہ ہجری مستخرج ہوتے ہیں قطعہ

داد ایزد بپادشاہ جہان ❊ خلفے ہمچو نو گل شاداب ❊ چون باین مژدہ آفتاب اندا ❊ خت خویشش برہوا چو حباب ❊ طبع دریافت سال تاریخش ❊ زد رقم آفتاب عالمتاب
اسی طرح الف وصل است کا اگر لکھا جائیگا عدد اسکا لیا جائیگا و الا فلا اور تائی مطولہ جسکی صورت یہ ہے (ت) اسکے عدد چارسو متفق علیہ ہین لیکن تاے مدورہ جسکی شکل یہ ہے (ة) اسکے عدد پانچ ہین۔ مگر اساتذہ نے جو تاریخین نظم کین ہین تو بعض نے تاے مدورہ کے بھی چارسو لیے ہین چنانچہ تاریخ ولادت کسی شاہزادہ دہلی کی سہ بگوشم عقل گفتہ درة التاج ❊ ان کلمات سے ایکہزار اوڑتالیس حاصل ہوتے ہین اور اسی طور پر بعض متاخرین کے تصنیفات مین سے مسجد شہور کی تاریخ جو مشہور ہے سہ تاریخ خضر گفت کہ قدقامت الصلوٰة ❊ انمین بھی تاے مدورہ کے چارسو لیے ہین پس اسجگہ قاعدہ مکتوبی و ملفوظی مین جو تفاوت ہے ظاہر ہے لا یخفی علی ماھر الفن التماس مولف جو تاے مدورہ حالت وقف مین (ہے) ہو کر پڑھی جاے جیسے خطا بوغین ہے کیون الدولہ (امین الدولہ) اسکے پانچ عدد لیے جانے مین اتفاق جمہور ہے۔ اسی طرح الف لام (کریم الدین) کہ رسم الخط مین ہے اعداد اسکے لیے جاینگے اگرچہ ملفوظ نہین ہوتے اور اسی طرح فرخ کے (رے) اگرچہ تلفظ مین دوبار ہے لیکن ایک ہی رے کے عدد لیے جاینگے اور یہی حکم حروف مشددو مدغم پر قیاس کرنا چاہیے بیان ہمزہ کہ در اصل الف ہے بموجب قاعدہ سرحرف کے علم نہیں البعض نے اسکو الف سمجھکر ایک عدد لیا ہے چنانچہ نعمت خان عالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کامگار خان بیرزادہ کی کتخدائی کی تاریخ لکھکر ہمزہ کا ایک عدد لیا قطعہ باہزو گفتم سخن را دستگاہ ہے شہ وتیع ❊ پیش اہل دل بود تاریخ گفتن فرض عین ❊ حرف مدرا ساخت مدغم پیر عقل انگاہ گفت ❊ نحو جائز کرد اینجا التقاے ساکنین ❊ اس مادہ مین التقاے ساکنین کا ہمزہ بجاے الف محسوب ہوا ہے اور سنہ ایکہزار اٹھانوی ہجری حاصل ہوتے ہین لیکن بعض ہمزہ کے عدد نہین لیتے بلکہ بجاے حرکت قرار دیکر مہمل چھوڑ دیتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے اس مادہ مین سہ احصاے سخن ہو کر دکھے جانداد

ہمزہ کو چھوڑ کر ایکہزار چہار الوف سے لیتے ہین اور بعض اس ہمزہ کو بہ شکل یا لکھکر دس عدد لیتے ہین جیسے خطائی عطائی خوشبوئی نکوئی گدائی پارسائی وغیرہ مین اور آئین وغیرہ اندرونِ لفظ مین دو یا کے بیس لیے جاتے ہین اور جس یا پر ہمزہ اضافی ہو خواہ فارسی ہو پھر وہ لکھا جاوے اوسکے بیس عدد لیے جاتے ہین بشرطیکہ یا اشباع پڑہی جاوے جیسے پیچیدہ لیے اور اگر وہ یا بہ اشباع نہ پڑہی جاوے جیسے سپہ کاری رقم اسکے بیس عدد نہین لیے جاینگے اور بعضے الف ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین اور کتابت مین نہین آتے جیسے (اسحٰق) یہ بھی محسوب نہین ہوتے اور اسی طرح حروف مقطعات جیسے ق الم ملفوظ ہوتے ہین اور اعداد بموجب کتابت کے لیے جاتے ہین اور الف مقصورہ جو بشکل یا لکھا جاتا ہے جیسے موسیٰ عیسیٰ اسکے دس عدد لیے جاتے ہین اور اسم اقدس (اللہ) جل جلالہ وعم نوالہ کے اعداد مین ایک الف اور ایک (ہی) اور دو لام محسوب ہوتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے سہ اللہ بود یک الف و ہا و دو لام

تمت ہذہ الکتاب بعون اللہ سبحانہ کما شرعت باسمہ تعالیٰ فہو الاول وہو الآخر والیہ المرجع

قطعات تاریخ مطابق مشعر سال ختم کتاب

مصنف گوہر درج کمال سخنور بے مثال جناب شیخ التفات حسین صاحب متخلص گوہر رئیس بہو

اوج والا سر چو کرد رقم	نسخۂ نو بہ لطف و حسن تمام
از سر درج کلام او فاخر	مہر و مہ ہمسر بلند مقام
شد بیر فلک ثنا خوانش	بلبل سدرہ داد داد کلام
وصف مقیاس از قیاس برون	ارمغان تحفہ بہ خاص و عام
دم سالش دعا نمود گہر	یا الٰہی شود بنجم اسم
بلبل نطق بود صرف دعا	کیک [illegible] رغبت شد الہام
دل من گفت غنچۂ مقصد ۱۲۹۲	قلم گل فشان ریاض مرام ۱۲۹۲

الصناد صنعت ہیچ

چہرہ ساقی شراب ارغوان سے	از لعل لب ہم گوہر فشان سے

باب گوهر مضمون بنازم | که سال ارمغان تحریر سازم
بگو در صنعت تاریخ صنائع | تمام صنعت توشیح سنا را
ز حرف اول مصرع اول | معانی سن هجری شود حل
حروف آخرش گر هم به بینی | سن هجری عیان مبهم به بینی
ز حرف اول مصراع آخر | مسیحی سن بدان ای ذکی ها
ز حرف اول مصراع ثالث | همان تاریخ هجری باز خوا
زبان را ای گهر گوهر فشان کن | ثنای نیر کامل بیان کن

سروع قطعه

سلیمان اوج قدسی دم فلک شان | مسیحای بلاغت فخر سحبا
سخن پرور زبان دان اهل انصاف | سحاب رحمت و دریای اوصا
وحید عصر لاثانی و یکتا | تر و تازه سخن خوشتر ز حلوا
بمهرش دو ماه نور روشن کلامی | فلک رفعت بیان ماه تما
تجلی در مضمون سخن رس | بهم حسن فصاحت طبع اقد
سپند قلب روشن مهر آسا | ضیای کان مضمون اهل لهجا
شمیم عطر معنی دلکش گل | معطر زان مشام روح بلبل
کرم با بخشش ملزوم و لازم | در ایوان عطای او ملازم
بواسطه مهر مطلع ماه مقطع | میان فارسان نظم اشجع
ادیب عقل می باشد ز اغیظ | اساس عقل بی چون و چرا علا
لآلی فرش سخن را عز و تمکین | تجلی بخش منصب هر مضامین

العطا در صنعت توشیح

ساختند خورشید طبع اوج پسند | آنچه توشیح چون شعاع بلند
اولین حرف مصرع اول | عقده سال مسیحی نماید حل
آخرین حرف مصرع اولی | عیسوی سال می کند پیدا

حرف اول ز مصرع ثانی — سال پیدا کند بآسانی
اسکه گه حرف آخرین آخر — می کند سال عیسوی ظاهر

شروع قطعه

معدن علم و مخزن حکمت — منبع جود و چشمهٔ رحمت
خاص الله ارج قبلهٔ ارباب — خاصهٔ حق رسول عرش جناب
اعظم کشور شناسی علے — ناصب رایت ولای علے
صاحب لطف و فیض نیک لقب — صدر او منبر کرامت رب
در جهان فرد بی نظیر و عدیل — دل او سدرهٔ نطق او جبرئیل
ز رفتان نامه اش بصورت گل — زلف خوبان ز نظم او سنبل
آفتاب عروج لطف و عطا — آسمان قدر بدر اوج سخا
قمری از ارج قامتش در باغ — قد آراست با دل پرداغ
تخت شاهی به بزم منبر نشست — تاج مدح حسین بر سر بست

اسمای تاریخی سهولت مشکلات مخزن صداقت نفائس المعلی

مصنفهٔ شمس الشعرا فلک سخنوری جناب میرزا محمد طاهر صاحب متخلص به رفیع خلف و شاگرد جناب اوج

ختم شد ارمغان بصد تحقیق — با هزاران هزار زینت و زین
هر که پرسید سال او ز رفیع — گفتمش فیض قبلهٔ دارین

مصنفهٔ جناب افقار اوج نکته پروری جناب میرزا عبد الحسین صاحب متخلص به شفیع
خلف میرزا محمد هادی حسین عطار برادر زاده و شاگرد جناب اوج

دید چون این کتاب بر سر و چشم جان نهاد — باعث ابتهاج دل بی شک و لا کلام گفت
از پی سال ختم او بود شفیع فکر مند — بلبل طبعش با نجم مرام گفت

مصنفهٔ زبدة الشعرا سخندان کاشف رموز علم فن جناب میر محمد حسن صاحب متخلص به فروغ
خلف اصغر جناب امیر محمد میر واجد علی صاحب مرحوم تعلقدار اوده و شاگرد جناب اوج

چند این رسالهٔ استاد — بر همه شاعران عنایت اوج
پی تاریخ سال ختم فروغ — داد هاتف ندا افاضت اوج ۱۳۰۲

مصنفہ جامع علوم عقلیہ و فلسفیہ واقف نکات شعر و سخن مولف رسالہ اشراق جناب مرزا محمد ہادی صاحب متخلص بہ مرزا شاگرد جناب اوج

نعت بکر است ای مرزا — پے اہل سخن طبع موزون
فکر کردم چو بہر سال سروش — گفت تاریخ ادبی بحور عروض

مصنفہ عروض ناصری جناب حسن مرزا صاحب متخلص بہ عاقل شاگرد جناب اوج

خوشا این نسخہ مقیاس اوستاد — سرور بار تمامش گفت مجید
[illegible] — استغفش گفت عاقل حسن مقصد

مصنفہ مسند رای حشمت و اقبال سخنور با کمال ادیب نواب میر باقر حسین صاحب رئیس مصطفی آباد زادہ جناب نواب امام بانو بیگم صاحبہ شاگرد جناب اوج

بہر دل گشت مصروف مدح و ثنا — چو دید این عجائب سراسر عروض
بینش زبان قدر چو رسید عقل — بگفتہ مفید مطالب عروض

مصنفہ فلک الافلاک معانی جناب میر مصطفی حسین صاحب متخلص بہ ہلال نبیرہ جناب داروغہ سید عبد الوہاب مرحوم رئیس حیدر آباد دکن شاگرد جناب اوج

لحق در فن شعر گوے — مستوجب مدحت و ثنا عروض
سال ختمش ہلال خوش بیان — گفت آئینہ جہان نما عروض

مصنفہ عزت ناصیہ حشمت جناب میر حسن صاحب متخلص بہ بیخود نواسہ جناب بادشاہ میر واجد علی مرحوم تعلقدار شاگرد جناب اوج

نہاد بر سر چشم و سر ارمغان — چو دید ادرا فراست شناس
سروش از غیب سال ختم کتاب — بگفتہ گلستان راحت اساس

مصنفہ نبض شناس نبض ان شعر و سخن امیر ... جناب حکیم مرزا احمد حسین صاحب متخلص بہ فدا شاگرد جناب اوج

اے خدا حق است در مقیاس شعر — آنکہ طبع ذی وقار اوج گفت
گو کہ این اوج ست از انتخاب — سال ختمش انتخاب اوج گفت

مصنفہ سخنور نازک خیال جناب شمس حسین صاحب متخلص بہ ضامن شاگرد جناب اوج

زاین نسخهٔ لاجواب الحق / آورد پیم شواهد العروض
شد من سه صد و شست سال تخمیس / گفتیم قواعد العروض

قطعات تاریخ طبع مقیاس من ابتدای سنه ۱۳۰۴ الی غایت سنه ۱۳۱۲ هجری

مصنفه سرآمد سخنوران ذی کمال جناب میر مهدی حسن صاحب متخلص عقیل مالک نغمهٔ بهار شاگرد جناب اوج

چون شد مطبوع مقیاس ای عقیل / پی وصفش دُر مضمون بسفتم
قیاس از حد تعریفش برون است / ز بهر مرغوب دل تاریخ گفتم

مصنفه سرآمد اهل سخن جناب میر محمد تقی صاحب متخلص به لبیب شاگرد جناب اوج

للّه الحمد طبع شد مقیاس / گشت مطبوع طبع هر کس دید
فیض تاریخ طبع او بنوشت / فیض مقیاس بی قیاس پدید

مصنفه اختر برج سعادت جناب سید محمد صاحب متخلص به قمر نواسه جناب داروغه سید عبد الوهاب مغفور از حیدرآباد دکن شاگرد جناب اوج

اهل فن را پی حصول کمال / الحق این نسخه کانهات فیوض
گشت مطبوع چون بحسن تمام / گفت سال قمر فتوحات فیوض

مصنفه سخندان ذی کمال جناب شیخ مهدی حسن صاحب شاگرد جناب اوج

ذی رساله جناب اوج / عجب رسایل عروض گفت
چو در قلم ز سال طبع چید / خرد مرقع فیوض گفت

مصنفه مجمع سعادت فضیلت مآب جناب امیر الدین صاحب متخلص به نجم رئیس ... شاگرد جناب اوج

استاذنا اوج تخلصه له / و مثله فی الدهر لیس مقابل
الشمس بین نجومها هذا الرجل / بکماله فی الاوج بدر کامل
فی عصرنا ما بارک الصانع له / ان الفحول الاخیار ذا الافاضل
اعجازه ظهر بشان حیاته / بلطافته ما عجز الا باسل
سبحان من فی موجه لفظه / فی نظمه شعراء عصر جاهل
لعروضه بحر و بحر زاخر / من قابل بنکات شعر یافل
اوخیت عاما لا انطبع کتابه / فثنائه لا یستطیع ...

مصنفهٔ سخنور بی عدیل وحید الدهر جناب شیخ بهادر حسین صاحب متخلص به وحید شاگرد

صاحب علم و فضل اوج | افسر جملهٔ ناظمان

مرشد سخنوران کمال | واحد و کامل زمان

سال صفت سرورش گفت | ناظم نادر جهان ۱۲

الف

خدای کمال مرزا اوج | از خدا یافت دستگاه هنر

کرد تصنیف یک کتاب عجیب | داد عیان گشت عز و جاه

سطر سطر هست وجه استحکام | لفظ لفظ هست پایگاه هنر

صفحه او دلیل وادی نظم | هر ورق هست خضر راه

بهر تاریخ فکر چون کردم | هاتفی گفت بارگاه هنر

مصنفهٔ سرگروه ارباب کمال انجمن آرای حشمت و اجلال افصح دوران نواب محمد عباس علی خان بهادر نیشاپوری متخلص به بیخود شاگرد حضرت وحید

خدا لطیف اوج خوش بیان | خسرو ملک سخن شیوا[illegible]

ذاکر و مداح آل مصطفی | مرشد کوی سخنوران

افصح دوران وحید روزگار | ذی کمال و ذی شعور ذی [illegible]

فخر سعدی و حکیم و الوری | همسر حسان نظم [illegible]

ناظم اقلیم معنی و بیان | نکته سنج و نکته فهم و نکته دان

عقده الفاظ معنی را گشود | مشکلات شعر را [illegible]

هر سه تصریح و هم تشنیع کرد | جمله اغلاط شعر [illegible]

از عجم و از هند تا شهر عرب | این کتاب لاجواب [illegible]

چون مرتب گشت با صد اهتمام | شد پسند خلق هر خاص و عام

چار سو از فضل رب ذو المنن | قلزم تحقیق گشته موجزن

طبع چون شد این کتاب بیمثال | از پی تاریخ فکر کردم بهر [illegible]

گفت هاتف سال این گنج سخن | سنج معنی و مصباح سخن

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر
اوسے	اوراوسے	۱۹	۲۶	اسکو	اوسکو	۱۴
وہی	وہنے	۱	۲۸	اثارہم	اثادہم	۸
جزووصل	جزووص	۲	//	بہی کرتاہی	بہی کرکرتاہی	۱۳
الم	ولم	۱۰	۳۰	سے	سے	۱
مثال	مثال ہی	۲۲	۳۱	وجود	وجوہ د	۴
کسر	لیسر	۹	۳۲	ھؤلاء	ھولاہ	۱۹
امثلہ انکی	امثلہ اسکی	۲۱	۳۹	حَسَن	حسن	۹
برنباہی	نبرنباہی	۱۷	۴۰	ابوبکروعمر	ابوبکرعمر	۱۲
ضروب	ضرورب	۳	۴۲	کیا	لیا	۹
اور	ادرا	۲	۴۶	متغیراً	متغیراً	۲۲
بیست وچہارم کہ مجموع	بیست وچہارم مجموع	۴	۵۰	رباعی وفرد	رباعی مستزاد	۱۷
				ابتدا ہیدو وتین	ابتداودوتین	۸
طرفان یاطرفین	طرفان	۲	۵۴	//	دوہین	//
				اصطلاح ہین	اصطلاح اظہارہین	۱۹
مصنف المعجم	مصنف معجم	۱۰	//		ہین	
چودہ زحافون	چودوزحاف	۱۱	//	محدود دو	محذوف عبارت حاشیہ	حاشیہ صحیح
متفعل	متفعن	۱۵	۵۹	مقتضب ہی		
ساکن	سالن	۱۱	۶۷	بپاو	بپاو	۷
سبب	بسبب	۲	۷۷	سوق	شوق	۱۴
بالائی ہرچیز	بالائی چیز	۱۶	۰	وصف	وصفت	۱۸
متوالی	متولی	۱۴	۸۰	دیونڑاو	لونڑاو	۱۴
اس	اَس	۱۵	۸۱	جسے	جیسے	۱۴
تتبع	تتبع	۲۳	۸۲	جفاروا	جفاواسم	۳
ہین	ایمن	۷	۸۳	اوس	اون	۱۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۶	۱	گرادے	گرادیتی	۰	۱۴	تسموت	تسمی
۰	۲	ہوسکہ	ہوسکے کو	۱۱۶	۴	مفاعین	مفاع
۸۹	۴	تقبیح	تسبیح	۰	۸	فعولات	مفاعیل
۹۰	۳	جبین	حسین	۱۲۵	۵	ہڈنگانہ کاو	پڈنگان
۹۱	۱۶	لودکی	رودکی	۰	۱۰	سنے تقلیدا	تقلی
〃	۱۵	ہوتی	موتی	۱۲۰	۲۳	ہر	بجوا
۹۳	۳	تحفظ	تحفظ اس	۱۲۸	۹	خمین	نخمین
〃	۲۳	سر	سرشیخ	۱۳	۱	اول	اور
۹۴	۴	مفاعلتن	مفاعلتن	۱۳۱	۳۰	اور ہوئی آور کر	۱۴۱
۹۵	۳	شیخ ہیں	تکتی ہیں	۱۳۲	۱۵	مشنق	باپگی
۰	۱۰	شیع	جمیع	۱۳۶	۱۶	زنخاعت	شخابا ۱۵۲
۹۶	۱۹	واجب	حبیب	۱۳۸	۱۸	سکو	۱۵۴
۱۲	۱۵	استنیخ	تشبیخ	۱۳۹	۳	پاتیس	پاتیس ۱۵۸
۱۳	۱	مضابیح	مصابیح	۱۴۰	۶	مستفعولات مستفعلن	مستفعولا ۱۶۰
۱۶	۲۱	اگر	+		۱۲	مشطورین	مشطور
۱۵	۵	نانا	لاپاگیا			سوا محزوکی	۱
〃	۵	لف	الف	〃	۱۹	مشطور غیر مجذوذ	مشطور
〃	۱۲	تشنیخ	تسبیح	〃	۲۲	مثمن	مثمن ۱۶۴
۱۸	۱۶	کینے کا	رکھنے کا	۱۴۱	۲	مزاحفت	مزاحف و
۱۹	۴	گردیا	لڑوگا	〃	۴	سالم ہیں	سالم و
〃	۲۲	بعد	مابعد	〃	۶	مثمن	مثمن
۱۱۱	۱۴	ومراقبہ	مراقبہ	〃	۸	و مقتضب مجزو	[illegible]
۱۱۲	۲۲	عروفی	عرفی	۱۴۲	۱۵	مس وتفعلن	مس
۱۱۲	۱۲	مشیخ	مشبیب	〃	۱۶	اجتبر	۱۴

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	فاعلان	مفاعلان	۱۸۲	۱۸	حضرت زین العابدین	حضرت امام زین العابدین
۲۰	آ	آپکا				
۲	او	اور	۱۸۵	۳	ہیں	ہی
〃	شنا	تناسب	۱۸۸	۱۱	نازکی ہوتی	نازکی سے ہوتے ہیں
۲۳	〃	نعمل و نخل				
[illegible]	رراز	دراز	۱۹۲	[illegible]	لودوا	لودوا
۱۱	ابطو	بطور	۱۹۳	۷	از	ار
۱۱	واقع	میں واقع	۱۹۵	۲ حاشیہ	نکلا	نکلی
۲۰	دمثنوی	مثنوی	〃	۶	ہیں	ہر
۲۳	لیے	لیتے	۱۹۷	۱۶	کا وزن	وزن کا
۹	مشطو	مشطور	۱۹۸		سی منفکہ	سے منخج مکفوف (منفکہ)
۱۴	دوائر	فصلے				
۱۹	حر	آخر	〃	۷	ولیکن	لیکن
۱	عما	عما	۲۲	۵	الاالمکتوب	لاالمکتوب
۲	ررانیدن	لرزانیدن	۲۰۴	۹	بجر	ہجر
۵	چاہتے	چاہیے	۲۰۶	۷	باخت	باختم
۱۴	مفاعیلن	مفاعیل	۲۱۹	۸	ہوکے	ہوگی
۹	اجزی	اجزائی	۲۱۹	۵	دل	دل ما
۰	عربی مفاعی	ل مفاعی	۰	۲۱	سیمبر	سیمسبر
۲	اول	اوزن	۲۱۳	۱۱	مست	مشت
۲	مقصود	مقصور	۲۱۴	۲۲	مضافہ	مضاعفہ
〃	مقصود	مقصور	۲۱۵	۲۳	مفاعیل	مفاعل
۲۲	مدر	صدہ	۲۱۵	۱۱	خصیم	خصمیم
〃	فدا	فداہ	۲۲۳	۸	اخروب	اخرب مکفوف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	ص
۲۳۰	۱۸	ور	اور	۲۵۱	۱۹	چولو	چ
۲۳۱	۵	مبلغ	مطلع	۲۵۲	۱۰ حاشیہ		شعبہ
۲۳۴	۷	صد	صدر	۲۵۴	۱۶	نالے	لا
۲۳۶	۳	ہوگا	نقل ہوگا	"	۱۸	امداد	امدا
۲۳۷	۱۹	دو	و	"	۲۱	تمنا	تما
۲۴۳	۱۴	نہیں	وہ	۲۶۳	۳	لیین	کہاں
۲۴۴	۹	اوسلی	اوسکی	۲۶۳	۳	[illegible]	ا
"	۱۳	بجالی	ہین بجا	"	۱۸	مقیالے	مقا
۲۴۵	۲۱	الگار	لگار	"	۲۰	تنثین	تمنا
۲۴۶	۱۸	ضرورت	ضرب				
۲۴۸	۱	کیسے	کسی	۲۷۱	۱۶	حسیر	جب
۲۴۹	۱۵	بکن	مکن	۲۷۷	۵	صرب	ضرب
"	۱۸	کرمت	کیرست	۳۱۴	۱۸	جبائز	ناجائز
۲۵۰	۶	دزد	دہرزو				

تنبیہ اس کتاب مین جہان کہین گلستان کا حوالہ کیا گیا ہے وہان (از گلستان) لکھا
لیکن اہل مطبع نے (من گلستان) لکھدیا ہے پس از گلستان بنانا چاہیے کہ یہی فصیح ہے
اس کتاب مین اہل مطبع جعفری کی خوبی فہم سے اکثر غلطیان رہگئین ہین چنانچہ بعض کی صحت کی گئی
اور بعض رہگئین ہون تو تعجب نہین پس ناظرین کو جہان کہین اشتباہ عارض ہو اوس
مضمون کو دامن عفو مین نہ چھپائین بلکہ مصنف سے دریافت فرمائین فقط

اعلان - اس کتاب کا حق محفوظ ہے کوئی صاحب بدون اجازت مصنف قصد طبع نفرمائین

نوبہار

یہ اعلیٰ درجہ کی مثنوی مصنفہ جناب مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی ... جسکا ہر فقرہ دل کے کھینچنے مین مثل ...
پہر کا ... مین لاجواب قدرتی خیالات کا نمونہ ... اشعار ... نسخے چہپ سکتی ہے کاغذ خط ...
المشتہر — سید مہدی حسن ... مہتمم نغمہ بہار لکھنو بازار ...